تصور
نازش منیر

خلاصہ

کہانی محبت جنون پاکیزگی اور دیوانگی کے گرد گردش کرتی ہے۔بنیادی کرداروں کے تصور سے کوسوں دور انکی زندگی کی تصویر بدل کر وہ رکھ دیکھاتی ہے جس کا محور انکی سوچیں کبھی نہیں رہی۔وجہ جنونیت کا شکار وہ کردار ہے جو جنہیں اپنی چاہت حاصل کرنے کا جنون ہمیشہ سے تھا۔مختلف کرداروں کی زندگی کی تصویر جان کر آپ کو کچھ نرالہ پڑھنے کو ملے گا۔

انتساب

میرے پیارے بابا جان، منیر احمد،

اور میری عزیز ماما جان، نسبا کوثر کے نام۔

اگر میرے الفاظ میں ذرا سی بھی تاثیر محسوس ہوتی ہے تو اللہ کے بعد یہ میرے والدین کی دعاؤں اور تربیت کا نتیجہ ہے۔ جو کچھ بھی میں ہوں، وہ ان کی محبت، قربانیوں اور رہنمائی کا ثمر ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں بے شمار نعمتوں اور عافیت سے نوازے۔ آمین۔

میں اپنے محترم قارئین سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ ان کے حق میں خصوصی دعا کریں۔

پیش لفظ

تُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ ﷺ

وہ جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔

زندگی خیالات کی ایک لامتناہی کائنات ہے۔ یہ خیالات کبھی ہمیں آگے بڑھنے کی طاقت دیتے ہیں اور کبھی ہمیں اپنی حقیقتوں کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔ "تصور" ایک ایسی ہی سوچ کا مظہر ہے، جو ان تمام احساسات اور خیالات کی ترجمانی کرتی ہے جو ہمارے دل و دماغ میں پلتے ہیں، مگر ہم انہیں الفاظ میں ڈھال نہیں پاتے۔

اس کتاب کی تخلیق کا مقصد صرف کہانی بیان کرنا نہیں بلکہ ان خوابوں، خیالوں اور جذبات کو زندگی دینا ہے جو اکثر انسان کے دل کی گہرائیوں میں دفن رہتے ہیں۔ "تصور" ان لمحوں کی عکاسی ہے جب انسان اپنے آپ سے سوال کرتا ہے، اپنی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، اور زندگی کی گہرائیوں میں جھانکنے کی ہمت کرتا ہے۔

یہ کتاب میرے دل و دماغ کی کائنات کا عکس ہے۔ اس کے صفحات پر میں نے ان تمام خیالات کو قلم بند کیا ہے جو میرے لیے ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ میرا مقصد صرف اپنی سوچ کو بیان کرنا نہیں تھا بلکہ قارئین کے دلوں کو چھونا اور انہیں اپنے خیالات کی گہرائی میں لے جانا تھا۔

"تصور" صرف ایک کتاب نہیں، بلکہ ایک سفر ہے — ایک سفر جو قاری کو اپنے خوابوں، خیالات اور احساسات کی دریافت کی جانب لے کر جاتا ہے۔ یہ میرا آپ سے ایک مکالمہ ہے، ایک دعوت ہے کہ آپ بھی اپنی سوچوں کے سمندر میں غوطہ لگائیں اور اپنی حقیقت کو دریافت کریں۔

زندگی کے سفر میں انسان بہت سے جذبات سے گزرتا ہے لیکن کچھ جذبات ایسے ہوتے ہیں جو اندر ہی اندر ہماری روح کو کھا جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک جذبہ "حسد" ہے۔ یہ ایک ایسا احساس ہے جو بظاہر معمولی لگتا ہے، مگر اس کی شدت رشتوں، خوشیوں اور سکون کو ختم کر دیتی ہے۔

حسد ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کو دوسروں کی کامیابیوں اور خوشیوں پر خوش ہونے کے بجائے ان سے نفرت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ نہ صرف ہماری اپنی زندگی کو برباد کرتا ہے بلکہ ان رشتوں کو بھی ختم کر دیتا ہے جو ہمارے لیے قیمتی ہوتے ہیں۔ یہ کتاب اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ حسد کو قابو میں رکھنا کیوں ضروری ہے اور کس طرح ہم اپنی زندگی کو شکر گزاری، محبت اور خود آگاہی کے ذریعے بہتر بنا سکتے ہیں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تصور" میں کچھ ایسے کردار ہیں جنہوں نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی وجہ دی۔ اَشوع، اروحہ، اور عمارہ جیسی لڑکیاں جو حسد اور محبت کی جنگ میں الجھ کر زبردستی کے رشتوں میں بندھ گئیں۔ ہر ایک اپنی آزمائشیں سہہ رہی ہے اور اپنی راحتوں کے لمحے تلاش کر رہی ہے۔ ان کے قصے دل کو چھوتے ہیں، ان کی کہانیاں سچائی اور جذبات سے بھری ہیں، اور شاید اسی لیے میرے دل کے قریب بھی۔

یہ کتاب ان سب کے لیے ہے جو خواب دیکھنے کی ہمت رکھتے ہیں، اپنی سوچ پر یقین رکھتے ہیں، اور تصور کی طاقت کو سمجھتے ہیں۔

۲۰۲۰ کے لاک ڈاؤن کے دوران میرا پہلا ناول "یوں ہم ملے" آن لائن پبلش ہوا، اور اس نے میرے اندر کے لکھاری کو پہچان دی۔ ریڈرز کی بے پناہ محبت اور پذیرائی نے مجھے حوصلہ دیا۔ پھر ۲۰۲۱ میں "محبت ایک جگنو" نے میرے ادبی سفر کو مزید جلا بخشی۔ ۲۰۲۲ میں میرا ناول "چیست حیات دوام" عید اسپیشل مقابلے میں پوزیشن ہولڈر بن کر کتابی شکل میں منظرِ عام پر آیا، اور قارئین نے اسے دل سے پسند کیا۔

۲۰۲۳ میں "تصور" کو مکمل کتابی شکل میں پیش کرنے کی ایک کاوش تھی، لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا، اور درمیان میں کچھ وقفہ آ گیا۔ جو بھی ہوتا ہے، وہی بہتر ہوتا ہے۔ یہ ناول میرا تفصیلی کتابی شکل میں شائع ہونے والا پہلا ناول ہے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

یقیناً کوئی بھی مکمل طور پر پرفیکٹ نہیں ہوتا، اس لیے اگر کتاب میں کوئی غلطی یا کمی رہ گئی ہو تو درگزر فرمایئے گا۔ آپ کی قیمتی آراء کی منتظر رہوں گی، کیونکہ آپ کی رائے میرے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنے گی۔

میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں ان تمام لوگوں کی جنہوں نے اس کتاب کی تخلیق کے سفر میں میرا ساتھ دیا۔ پیاری رمشا منیر اور بدالرجا جنہوں نے نہ صرف میری کتاب کی ایڈٹنگ کی بلکہ کہانی کو خوبصورت طریقے سے آپ تک پہنچانے کے لیے ہر قدم پر میری اصلاح کی۔ نویدہ کوثر، عائشہ منیر، بشریٰ منیر، صبا اکبر اور حرا اکبر جنہوں نے ہر لمحے مجھے یقین دلایا کہ میں یہ کر سکتی ہوں۔ اللہ پاک ان سب کا بخت بلند کرے، آمین۔

ہمایوں بھائی کا بھی شکریہ جنہوں نے میری کتاب کو پبلش کیا۔

دعاؤں کی طلبگار

نازش منیر

WWW.NOVELSHUB.PK

تقریظ

نازش منیر سے میرا تعارف چند سال پہلے انسٹاگرام کے ذریعے ہی ہوا تھا۔ یہ چند سالوں کا تعارف محض ان کی ایک دو مختصر کہانیوں اور دوبار ہوئی ملاقات پر منحصر تھا۔

پھر ایک دن یونہی مجھے ان کا پیغام موصول ہوا کہ بدر مجھے اب اپنی کتاب منظر عام پر لانی ہے۔ چند ایک باتوں پر مشاورت اور دو تین ہفتوں کی محنت کے بعد بالآخر نازش منیر کی پہلی کتاب پبلشنگ کے لیے تیار تھی۔

اب بات کروں "تصور" کی تو اس ناول کی کہانی ایک عام سماجی و رومانوی ناول ہی کے جیسی ہے مگر اس میں جن موضوعات پر بات کی گئی ہے وہ اتنے ہی خاص اور نازک ہیں۔

آج کل جہاں ہر دوسرا لکھاری آپ کو تھرلر ایکشن ناول لکھتا نظر آئے گا ایسے میں آٹے میں نمک کے برابر چند ایسے لوگ بھی ضرور ملیں گے جو معاشرے کی عکاسی کرتے ایسے ناول لکھتے ہیں جن کا موضوع خاندان ہے۔ خاندان اور اس کے معاملات کی پیچیدگیاں، ایسے موضوعات جن سے تقریباً ہر انسان خود کو ریلیٹ کر سکے۔ میری نظر میں یہی کہانیاں در حقیقت اصلاحی کہانیاں کہلانے کی مستحق ہیں۔

کرداروں کی بات کروں تو اس ناول میں آپ کو کرداروں کی بھرمار ضرور ملے گی۔ لیکن ایک ہی طرح کے بہت سے کردار ہر گز نہیں مصنفہ اپنے ناول کے ہر کردار کو ایک مختلف شخصیت دینے میں کافی حد تک کامیاب رہی ہیں۔

کہانی کے دو سب سے اہم کردار اشوع اور انس ہیں اور یقیناً یہی دو کردار میرے پسندیدہ بھی ہیں۔

اشوع کے کردار کی بات کروں تو لکھاری نے اس کردار کو جتنی باریکی سے لکھا ہے وہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

بچپن سے لے کر لڑکپن اور جوانی تک کردار کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس کے کردار کی ڈویلپمنٹ ہی دراصل اس ناول کی پوری کہانی ہے۔ناول کا باقی ہر کردار اس وقت تک ثانوی ہے جب تک کے اس کا اشوع سے کوئی گہرا تعلق آپ کو نظر نہ آئے۔

اشوع کی زندگی کے ٹرامز کیا ہیں اور وہ ان سے کیسے نبٹتی ہے یہ تصور ہی آپ کو بتائے گا۔

انس کی بات کروں تو انس کے کردار پر ہوئی محنت بھی آپ کو پوری کہانی میں سمجھ آئے گی۔بظاہر ایک لاابالی سا نظر آنے والا کردار کہانی کو کس رخ موڑتا ہے یہ بھی تصور ہی آپ کو بتائے گا۔

اندازِ بیاں کی بات کروں تو وہ سادہ اور سلیس تھا۔بے شمار مشکل الفاظ کی بہتات نہ تھی اور نہ ہی جملوں کی ساخت ایسی تھی کے سمجھ نہ آسکیں۔یہی وہ بات ہے جو کسی بھی ناول کو عام فہم بناتی ہے۔

مزاح کے رنگوں سے مزین اشوع اور اس کے خاندانی ٹرامز کی یہ کہانی آپ کو پڑھتے بہت جگہ اپنی کہانی لگے گی۔اس کہانی کے تصور کو ہی آپ اپنا تصور سمجھیں تو غلط نہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ مصنفہ کے قلم میں برکت عطا فرمائے آمین۔

بدر الرجاء

تقریظ

تاریخ شاہد ہے کہ سیکھنے کا عمل اس وقت سے جاری ہے، جب انسان نے اس زمین پر پہلا قدم زمین پر رکھا تھا۔ ابتداء میں اس کا ذہن صرف ارد گرد کی اشیاء تک ہی محدود رہا۔ ہر وہ چیز جو نئی تبدیلی کا باعث بنتی اس کیلئے عقل و شعور کے دروازے کھولتی چلی گئی۔ تاہم ادراک کے عمل کے ساتھ ساتھ احساسات و جذبات نے بھی اس کے دل و دماغ میں اپنی جڑیں پھیلانا شروع کیں تو انسان کو ان کے اظہار کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کی تسکین اس نے زبان سے کی مگر اپنے اندر کے بڑھتے ہوئے ہیجان کی خاطر اسے قلم کا سہارا لینا پڑا۔

یہی وجہ ہے کہ آج کے اس ترقی یافتہ دعر میں بھی لکھنے کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا میں لاکھوں کروڑوں لوگوں نے بہت کچھ لکھا اور اپنے معاشرے میں موجود ہر موضوع کی وضاحت کی۔

بس اسی تصور نے نازش منیر کو بھی قلم اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔

نازش منیر کے مکمل ناول پر ایک نظر ڈالوں تو تمام ادراک فہم دریچوں سے وہ کردار جھانکنے لگتے ہیں کہ زندگی کا گمان ہوتا ہے۔ ان کی تحریر کا حُسن، لفظوں کا پُرکشش چناؤ آپ کو ہر صفحے پر بکھرا معلوم ہو گا۔ تصور کے کردار نہ صرف وقتی بلکہ دائمی ہمارے معاشرے میں نظر آتے ہیں۔ ”تصور“ کی شاید اچھی بات یہ بھی ہے کہ اس کے اثرات قارئین کی زندگی میں کچھ اس طرح آئیں کہ تادیر ان کا اثر برقرار رہے۔

مجھے امید ہے کہ جب آپ تصور کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو نازش منیر کی شخصیت سے آگاہی بھی ہو گی کہ انہوں نے کیسا لکھا، اور کتنا اچھا لکھا۔

کیونکہ آخری فیصلہ ان کا ہوتا ہے جو اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

نازش منیر کے الفاظ اور ان کی روانی قابلِ تعریف ہے۔ میری دعا ہے کہ نازش منیر کا "تصور" لکھنے کا مقصد پورا ہو جائے، اور آپ کو ان کی تحریر پسند آئے۔ اللہ زورِ قلم دے آمین!

ہمایوں ایوب

WWW.NOVELSHUB.PK

مکمل ناول

تصور از (نازش منیر)

رات گہری ہو چکی تھی اور وہ کمرے کے کونے میں بیٹھی اپنے ماضی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں، لیکن ان آنسوؤں سے وہ گناہ دھلنے والے نہیں تھے جنہوں نے اس کی زندگی کو برباد کر دیا تھا۔ وہ لڑکی، جس نے اپنی خواہشات اور ہوس کے ہاتھوں کئی زندگیاں داؤ پر لگا دی تھیں، اب خود ذلت کے اندھیروں میں گم ہو چکی تھی۔

اس نے عزتیں داؤ پر لگا کر بھاگ کر شادی کی تھی۔ وہ سمجھتی تھی کہ یہ شخص اسے ہمیشہ کے لیے سکون اور خوشی دے گا۔ لیکن حقیقت اس کی توقعات کے بالکل برعکس نکلی۔ شوہر، جس کے لیے اس نے اپنے والدین اور عزت کو چھوڑا تھا، اب اسے ہر لمحہ ذلیل کرتا تھا۔ اس کا رویہ سرد اور بے حس ہو چکا تھا۔

سال میں ایک بار، وہ گھر آتا تھا، صرف اپنے ہونے کا ثبوت دینے کے لیے، اور پھر غائب ہو جاتا۔ اس کے جانے کے بعد، وہ اپنی تنہائی اور محرومی کے ساتھ رہ جاتی۔ شوہر نے ملک سے باہر دوسری شادی کر لی تھی، اور اس کی زندگی کا زیادہ حصہ اب وہاں گزرتا تھا۔

اس کی زندگی ایک ایسا بوجھ بن چکی تھی جسے وہ روز اٹھاتی، لیکن ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ مزید تھکنے لگی۔ اسے یاد آیا کہ کیسے اپنی ہوس اور خود غرضی کے ہاتھوں اس نے نہ صرف اپنی بلکہ کئی دوسروں کی زندگیوں کو بھی داؤ پر لگا دیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا انجام ایسا ہی ہونا تھا، کیونکہ اس نے دوسروں کی خوشیوں اور سکون کو روند کر اپنے لیے راستہ بنایا تھا۔

اب، وہ اس کمرے میں بیٹھی، ماضی کے بوجھ تلے دبی ہوئی، سوچ رہی تھی "کیا واقعی محبت یہی تھی؟ یا یہ صرف میری ہوس تھی جو آج مجھے اس مقام پر لے آئی؟"

کمرے کی خاموشی اس کے دل کے شور کو مزید بڑھا رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ ہر قدم جو اس نے لیا، اسے آج اس انجام تک لے آیا تھا۔ اب وہ صرف اپنے کیے کی سزا بھگت رہی تھی، اور یہ سزا شاید زندگی بھر کے لیے تھی۔ وہ ماضی کی بھول بھلیوں میں کھو گئی۔

——*—*—*—*

نامکمل ہیں میری سوچ کے خاکے اب تک

تیری تصویر تصور سے بڑی ہو جیسے

گڑ گڑ گڑ گڑ۔۔۔ شہر لاہور کے ماڈل ٹاؤن میں واقع گھر کی چھت پر بنی منڈیر پر کپڑے سکھاتی لڑکی مشین کا چکر پورا ہونے پر اس کی جانب متوجہ ہوئی ی۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ کمرے میں اس کا فون بج بج کر پاگل ہو گیا تھا۔ وہ سڑھیاں عبور کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی جب کچن کے پیچھلے دروازے سے کوئی ی اندر داخل ہوا تھا۔ اشوع نیازی نے نووارد کی حاضری کو فراموش کرتے کمرے میں قدم رکھا۔ نمبر ری ڈائی ل کرتے اس نے اپنا لیپ ٹاپ کھول لیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"شائی نہ تم نے ابھی تک پریزنٹیشن کی آؤٹ لائن مجھے نہیں بھیجی۔" تیوری چڑھا کر اشوع مخاطب ہوئی۔

"میں نے ایک سو پندرہ کالز اور پچاس میسجز کیے لیکن مجال ہے جو ایک کا بھی جواب دیا ہو۔"

"افففف اچھا مجھے بھیجو میں دیکھ لیتی ہوں۔"

"اوکے اچھی سی پریزنٹیشن بنانا سڑو۔"

"ہمم ٹھیک ہے لڑکی۔"

اس نے فون رکھتے سر صوفے کی پشت سے ٹکاتے اپنا ماتھا مسلا۔ "امی!" وہ جھنجھلائی تھی۔ فون رکھتی نیچے لاؤنج میں آئی ی۔ صبح سے اس کی اماں کی بیڈ شیٹیں, پردے دھونے کے چکر میں وہ اپنی پریزنٹیشن فراموش کر چکی تھی۔ جو کہ اس نے شام چھ بجے تک جمع کروانی تھی اور یونی میں اس کے گروپ نے پریزنٹ بھی کرنی تھی۔

"اشوع ڈال دیے پردے؟" رانیہ صاحبہ نے کھانا میز پر لگاتے اس سے دریافت کیا اور اسے آکر بیٹھ کر کھانے کا اشارہ کیا۔

"امی مجھے بھوک نہیں, آپ سب نے ناشتہ کر لیا؟" وہ سر جھٹکتی انھیں مخاطب کرتی اپنا لیپ ٹاپ لے کر صوفے پر جا بیٹھی۔ رانیہ صاحبہ نے اسے دیکھتے ابرو اچکائی ی۔

"پہلے کھانا کھالو اشوع پھر لگی رہنا۔ انعمتہ نے بھی نہیں کھایا ابھی تک, تمھارے نیچے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔"

"امی پہلے ہی اتنی دیر ہو گ ئی ی ہے, اچھا وقت لگ جائے گا کام میں, اگر وقت پر نہ ہوا تو ٹیچر نمبر کاٹ لیتے ہیں۔" وہ منہ بنا کر بیٹھی رہی۔

"اشوع کبھی وقت پر کھانا بھی کھالیا کرو شکل دیکھو سڑی ہوئی ٹوڑی جیسی ہوتی جارہی ہے۔" رانیہ صاحبہ نے اس کے سامنے سے لیپ ٹاپ اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دیا۔

"امی حد ہوتی ہے مبالغہ آرائی کی بھی۔" وہ چڑ کر ٹیبل کی سمت الٹے قدم بڑھانے لگی۔

"اشوع ہر وقت چڑامت کرو بیٹا خون سڑتا ہے۔" ان کے لاڈ پر اس نے سینے پر بازو باندھتے اپنی معصوم ماں کو دیکھا۔

"پہلے خود ہی دل جلاتے ہیں پھر لاڈ بھی کرتے ہیں۔" وہ پہلی دفعہ مسکرائی تھی۔ اس کی مسکراہٹ بہت مدھم ہوتی تھی۔ گال پر پڑتا ڈمپل گہرا ہوا اور رانیہ صاحبہ اس کے انداز پر سر جھٹکتی اپنے کمرے کی سمت بڑھ گئیں۔ اشوع ٹیبل کے قریب پہنچتے مڑی جب اس کا ہاتھ کسی کے بازو پر زور سے لگا۔

"آہ مر گیا۔" وہ اپنا بازو سہلاتا چیخنے لگا۔ اشوع نے ناگواری سے نووارد کو دیکھا اور اپنی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا انس اتنا اونچا کیوں چیخ رہے ہو؟" انعمتہ پریشانی سے کچن سے باہر آئی۔

"بلبتوڑی نے مجھے پنچ مارا ہے۔"

"جھوٹ۔" اشوع نے ناگواری سے اس کی سمت دیکھا۔

"انس میری بہن کو تنگ مت کرو, وہ ایویں تمھیں کیوں مارنے لگی۔" انعمتہ نے آلو کے گرم گرم پراٹھے میز پر رکھے۔

"ان پر اٹھوں کی قسم تمھاری اس معصوم بہن نے مجھے مارا ہے اور باخدا میں نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔" انس پر اٹھا اٹھا تا شرارتی انداز میں کہتا اشوع کو مرچے لگا گیا۔

"انس بھائی ی سدھر جائیں ورنہ۔" اشوع نے دانت پیسے۔

"سدھارنے والی جب تک نہیں آجاتی مابدولت مجبور ہے۔" انداز سنجیدگی لیے ہوا تھا۔ انعمتہ اس کی بات پر ہنس دی۔

اشوع نے بحث پر لعنت بھیجتے ناشتہ شروع کیا۔ وہ دونوں آپس میں گفتگو کرتے ناشتہ کرنے لگے۔ اشوع لاپرواہی سے ناشتہ کر رہی تھی۔ جب اپنے فون کی رنگ ٹون پر وہ بامشکل آدھا کھایا پراٹھا چھوڑ کر بھاگی۔

"اشوع پہلے ناشتہ مکمل کرو۔" انعمتہ نے سختی سے اسے جھڑکا۔

"آپی بعد میں پلیززز۔" وہ لاڈ سے کہتی صوفے کی سمت چل دی۔ پہلے ہی اس کے لیٹ ریپلائے کی عادت سے اس کے دوست عاجز تھے۔ فلحال وہ کسی سے الجھنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ موبائل محض ضروری کاموں کے لیے استعمال کرتی تھی۔ ورنہ تو دو دو دن بے جان بھی پڑا رہتا اسے پرواہ نہ ہوتی۔

اشوع نیازی ایک بے نیاز خود سر لڑکی تھی۔ اس کی جلالی طبعیت کے باعث لوگ اسے سڑو کا خطاب دیتے تھے۔ لیکن جو ایک مرتبہ اشوع نیازی سے الجھا سمجھو اس نے اپنی عزت نفس اپنے ہاتھوں سے گنوادی۔ اس کا لہجہ بہت مدھم مگر سرد ہوا کرتا تھا۔ وہ باتوں کا بہت گہرا اثر لیتی تھی۔ بچپن سے ہی خاندان والوں کے عجیب رویوں سے اس کی طبیعت حساس تھی۔ بڑھتی عمر کے ساتھ اس نے اپنے لیے اپنے ابو سے شفقت کی چاہت اپنے اندر ہی دبالی تھی۔ وجہ ان کے ابو کا ناگوار لہجہ اور سرد تاثرات ہوا کرتے تھے۔ جو انکی بیٹیوں کے ذکر پر ان کے چہرے پر نمودار

WWW.NOVELSHUB.PK

ہوتے تھے۔ان کے بیٹانہ ہونے کا دکھ ان کے دل میں ایسا کھوٹ کر گیا کہ بیٹیوں کی حیثیت محض ذمہ داری تک ہی محدود ہو کر رہ گ ئی ی۔

نیازی ہاؤ س کے نام سے ایک قطار میں بنے تین گھروں پر مہکتی چہکتی صبح کا آغاز ہو گیا تھا۔سب سے پہلے گھر کی دیوار پھلانگتی روشنی اندر داخل ہوئی ی۔جہاں لان سے ملحقہ ڈائی ننگ میں بیٹھے عزیز نیازی اور انکی شریک حیات شائستہ نیازی ناشتہ کرتے دیکھائی ی دے رہے تھے۔عزیز نیازی اپنے نام ہی کی طرح ہمیشہ سے والدین کے لاڈلے اور اپنی من مانی کرنے کے قائل رہے تھے۔جبکہ ان کی بیگم اپنے نام ہی کی طرح شائستگی کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔ان کے دل اور لہجے میں کوئی ی کھوٹ اور بغض نہیں تھا۔ان کے تین بچے تھے۔

سب سے بڑا اضرار نیازی جو پڑھائی ی مکمل کر کے ابو کے ساتھ کاروبار سنبھال رہا تھا۔اپنے نام جیسا رعب دار طبیعت کا مالک۔باپ کو سلام کرتا ماں سے لاڈ کرتا وہ کرسی پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا۔مسکراہٹ تو اس کی شاندار شخصیت کا خاصا تھی۔ناشتے کے دوران ماں باپ سے ہلکی پھلکی گپ شپ کرتا جب وہ مسکرایا تو لان میں موجود تمام مہک دار پھولوں نے اس کی نظر اتاری۔

گھر کی اوپری منزل پر واقعہ دوسرے کمرے کے بستر میں پڑی لڑکی دن چڑھے تک سونے کی عادی تھی۔اس کا فون لائ ف لائ ن کے میسجز سے بج رہا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی ی۔یہ تھی اروحہ نیازی اضرار سے دو سال چھوٹی مگر ایٹیٹوڈ دیکھانے میں اس کا کوئی ی ثانی نہیں تھا۔اپنی پسند کو جنون بنا کر حاصل کر لینا اس کا پیشہ تھا۔ پڑھائی ی مکمل کر کے وہ فارغ گھر میں ہی ہوتی تھی۔

اس کے ساتھ والے کمرے سے تیزی سے نکلتی لڑکی جو شکل وصورت میں اروحہ نیازی سے بہت مشابہت رکھتی تھی۔یونی کے لیے وہ روز ہی دیر سے اٹھنے کے باعث اپنا پہلا لیکچر چھوڑ جاتی تھی۔اب بھی وہ ہڑبڑاتی ہوئی ی نیچے آرہی تھی۔اس کے کندھے پر ڈالے شولڈر بیگ پر تین چار کی چیز میں "اے" کا ہندسا لٹک رہا تھا۔ساری دنیا کی

WWW.NOVELSHUB.PK

نظر میں وہ عمارہ نیازی کا اپنے نام کا پہلے حرف تھا۔ جبکہ عمارہ نیازی کے لیے وہ انس نیازی کے نام کا پہلا ہندسا تھا۔ وہ دونوں بہنیں طبیعت میں اپنے باپ پر گ ئی ی تھی۔ اپنوں کے لیے بچپن سے ہی ان کے دلوں میں میل رہا تھا جو عمر بڑھنے کے ساتھ حسد میں تبدیل ہو تا گیا۔ جبکہ اضرار نے عادات اپنی ماں سے چر ائی ی تھیں۔ وہ نرم دل اور رشتوں کو پورے خلوص سے نبھانے والا تھا۔

دوسرے گھر کی راہداری سے اندر جائیں تو پہلے کمرے میں موجود التمش نیازی کی بیگم فاتینہ نیازی ان کی ٹائی ی باندھ رہی تھی۔ التمش ایک سلجھے ہوئے بارعب شخصیت کے مالک وکیل تھے۔ انکی بیگم فاتینہ نیازی بہت محبت اور خیال کرنے والی بیوی تھیں۔ شادی کے اتنے سالوں بعد بھی ان کے رشتے سے خلوص اور برکت کی شعائیں پھوٹتی تھیں۔ انکے دو بیٹے تھے۔ بڑا بیٹا احتشام نیازی جو باپ کی طرح ہی سلجھا ہوا مزاج رکھتا تھا آرمی میں کیپٹن تھا۔ اروحہ احتشام کی منگیتر تھی۔

اس سے چھوٹا تھا اپنے نام کا ایک وایک انس نیازی اس کی شرارتیں گھر اسٹریٹ اور یونی ہر جگہ مشہور تھیں۔ وہ ہر وقت شرارت آنکھوں میں سجائے چلتا پھرتا آئی ٹم بوم تھا۔ وہ کسی کو بے جا نہیں چھیڑتا تھا۔ لیکن اس سے پنگا لینے والوں کو بخشتا انس نیازی کا خاصا کبھی نہیں رہا تھا۔ وہ ٹھنڈا کر کے مارنے کا قائ ل تھا۔ اس کا دل اپنی ماں ہی کی طرح دوسروں کو خوشیاں دینا جانتا تھا۔

تیسرے گھر سے ناشتہ کر کے اپنے کمرے میں فائ ل اٹھانے کی گرز سے گ ئی ے عمران نیازی جو سب سے چھوٹا ہونے کے ساتھ سرد مزاج کے حامل تھے۔ ان کی شادی ان کی امی کی جانے والوں کے ہاں ہوئی ی تھی۔

رانیہ بیگم اپنے بھائی ی کی اک لوتی بہن تھیں۔ پڑھی لکھی باشعور خاتون کے سنگ عمران نیازی کی ازدواجی زندگی اچھی گزر رہی تھی۔ ان کی بڑی بیٹی انعمتہ نیازی اپنی ماں کا عکس تھی۔ باشعور ہر فن مولا۔ ہر وقت مسکرانے والی انعمتہ اضرار کی خواہش ہونے کے ساتھ بہت جلد اس کی ہمشیرہ بننے والی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اس سے گیارہ ماہ چھوٹی اشوع نیازی جو خاندان میں سب سے چھوٹی تھی مگر اس کا مزاج بالکل منفرد تھا۔ انعمتہ کے فوراً بعد اشوع کی آمد میں رانیہ صاحبہ کی حالت کافی بگڑ گ ئی ی تھی۔ ننھی انعمتہ کو فاتینہ نے اپنی گود میں لیا تھا۔ وہ انس سے آٹھ ماہ چھوٹی تھی۔ انس کی اپنی رضائی ی بہن انعمتہ سے بہت بنتی تھی۔

جبکہ اشوع کم گو بچپن سے تھی لیکن عمران نیازی کو بیٹا نہ ہونے کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی تھی۔ وہ بیٹیوں کو رحمت سمجھ کر گلے لگانے والے نہیں بلکہ لمحہ بہ لمحہ بیٹا نہ ہونے کا افسوس کرتے رہتے تھے۔ مزید اولاد لینے پر رانیہ صاحبہ کی جان کو خطرہ تھا۔ عمران نیازی بیوی سے چاہت رکھتے تھے مگر اپنی بیٹیوں کے حصے کی چاہت وہ کبھی انھیں نہ دے سکے۔ باپ کے سرد رویے کے باعث اشوع کم عمری میں ہی سنجیدگی کی سڑھیاں پھلانگتی گ ئ ی۔ اس کے سینے میں موجود دل پر ایسا قفل لگ چکا تھا جس پر محبت کی کتنی ہی دستک دے دی جاتی وہ اب کبھی شاد باد نہیں ہو سکتا تھا۔

--*-*-*-*

یونی سے گھر آتے اس کا گرمی سے برا حال تھا۔ تیزی سے لاؤنج میں داخل ہوتی وہ صوفے پر گرنے سے انداز میں آنکھیں موند کر لیٹ گ ئ ی۔

"اشوع انسان بنو۔ اٹھو کمرے میں جا کر فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھا کر لیٹنا۔" رانیہ صاحبہ نے اسے ڈپٹا۔

"امی کیا آپ کو میرے سر پر سینگ نظر آرہے ہیں؟" اشوع شرارت سے اٹھ بیٹھی۔

"تمھارے تو مجھے لمبے کان بھی لٹکتے دیکھائی ی دے رہے ہیں۔" اپنے قریب سے ابھرنے والی آواز پر وہ دبک کر پیچھے ہوئی ی۔ انس کی آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔

"آپ کو اپنے گھر سکون نہیں ملتا یا تائی ی امی آپ کو کھانا نہیں دیتیں۔" وہ دانت پیس کر بولی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اشوع بری بات جاؤ اوپر فریش ہو کر آؤ, ایک بات دس دفعہ کہنی پڑتی ہے پھر اثر ہوتا ہے۔" رانیہ صاحبہ کو بیٹی کے سرد انداز ایک انکھ نہ بھاتے تھے۔

"مجھے ڈانٹ لیجیے یہ جو مجھے بکری کہہ رہے ہیں وہ؟" وہ غصے سے اٹھی۔

"میں نے تو چچی جان اس میمنی کو بکری نہیں کہا۔" انس ہاتھ اٹھا کر بولا۔ رانیہ صاحبہ مسکرائی ی تھی۔

"آپی!" وہ چیختے ہوئے اندر بھاگی۔

"کیا ہو گیا ہے؟" انعمتہ باتھ روم سے نہا کر نکلی تھی۔ اس کے تیور دیکھ کر حیران ہوئی ی۔

"کیا ہوا ہے میری چندا کو؟" وہ برش رکھتی اس کی طرف آئی ی۔

"بھیجا فرائی ی ہو گیا ہے میرا۔۔۔ اتنی گرمی میں گھر آئی ی ہوں اور۔۔۔۔" وہ درمیان میں ہی ٹھہر گ ئی ی۔ رانیہ صاحبہ انعمتہ کو آواز لگا رہی تھی۔ اشوع کی بات ادھوری رہ گ ئی ی وہ منہ بناتی فریش ہونے چل دی۔

کھانا کھانے کے بعد اشوع سامنے بیٹھے انس کو دیکھنے لگی۔ عمارہ یونی میں اس سے اچھا الجھی تھی۔ اور اسے انس سے فری ہونے پر وارن کر کے گ ئی ی تھی۔ وہ تو اس سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی تھی فری تو دور کی بات۔ انس نے ابرو اچکائی ی۔ وہ عمارہ کو ذہن سے جھٹکتی ٹی وی دیکھنے لگی۔

"تم میرے ایکسرے کس خوشی میں کر رہی ہو؟"

اس شخص کی نگاہ سے کچھ مخفی نہیں رہ سکتا تھا۔

"میں کیوں دیکھو گی؟ میں تو لان میں لگے پودے دیکھ رہی تھی۔"

"سم تھنگ اسٹرینج۔" وہ آنکھیں چھوٹی کرتا سوچنے لگا۔ اشوع انعمتہ کے پاس کچن میں آئی ی۔

"آپی آپکو پتہ ہے آج عمارہ آئی ی تھی۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"کہاں؟" وہ برتن لگاتی حیران ہوئی ی۔

"میرے ڈیپارٹمنٹ اور آپکو پتہ ہے اس کے اور انس بھائی ی کے درمیان بہت کچھ ہے۔ انعمتہ اس کی بات پر شاک ہو گ ئی ی۔ کچن کے دروازے میں کھڑا انس حیران ہوا۔

"یہ کس قسم کی فضول باتیں کر رہی ہو ایسا تم سے کس نے کہا؟" انعمتہ کا سر چکر گیا۔

"آف کورس وہی آئی ی تھی۔۔۔ مجھ سے کہہ رہی تھی میرے انس سے دور رہو۔۔۔ ورنہ میرا وہ حشر کرے گی دنیا دیکھے گی۔" اشوع اس کی نقل اتارتی ہنس دی۔

"افففف آپی میرا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔۔ پہلے میرا دل کیا اس کی قینچی کی طرح چلتی زبان کاٹ دوں۔۔ زہر لگ رہی تھی پھر میں نے انس بھائی ی کا سوچا انھیں عمارہ چڑیل میں کیا دِکھا۔۔۔ ارے صحیح کہتی ہے دنیا محبت اندھی ہوتی ہے۔" وہ مذاق اڑانے والے انداز میں کہتی بہن کو دیکھنے لگی۔

"فضول گوئی ی کی بھی حد ہوتی ہے ایسا کچھ نہیں ہے۔ عمارہ کو ایسا مذاق انس کے حوالے سے نہیں کرنا چاہیے تھا۔" انعمتہ سوچ میں پڑ گ ئی ی۔

"مجھے کیا میری بلا سے چکر چلائے یا شادی رچائے۔ مجھے تو سخت غصہ آیا۔۔۔ میں کب فری ہوئی ی انس بھائی ی سے آپی۔۔۔ بہت بدتمیز ہے عمارہ اتنا کچھ سنا کر گ ئی ی تو میں نے بھی اچھی سنا دیں۔" اس کے غصے سے دہکتے چہرے سے کہنے پر دروازے میں کھڑا انس مسکرایا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میمنی ڈیٹس ناٹ فئیر میری شادی پر لڈی کون ڈالے گا۔" شرارت سے کہتا وہ اندر داخل ہوا۔

"انس یہ سب کیا ہے اور تم نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی؟" انعمتہ اس کا بازو تھام کر تشویش سے بولی۔

"میری جان جب بھائی کو کسی سے محبت ہو گی سب سے پہلے تمھیں بتاؤں گا۔" وہ انعمتہ کو بازو کے گھیرے میں لیتا مسکرایا۔

"مجھے فضول ناموں سے مت بلایا کریں۔" اشوع کا غصہ مزید بڑھا۔

انس میری بہن کو کیوں ستاتے ہو۔" انعمتہ جانتی تھی انس اور وہ کوئی بات ایک دوسرے سے نہیں چھپاتے۔ وہ ہلکی پھلکی ہو گئی تھی۔

"میں تو محض مذاق کرتا ہوں یہ خود ہی چڑ جاتی ہے۔" وہ قہقہہ لگاتا ہنس دیا۔

"اپنی عمارہ کے ساتھ مذاق کیا کریں۔" وہ ناک چڑا کر بولی۔

"عمارہ نے جو بکواس کی ہے اسے دفع کرو تم کس خوش فہمی میں جلتی بھنتی پھر رہی ہو۔" وہ شرارت سے بولا۔

"میری جوتی بھی نہیں جلتی۔ ہونہہ۔" اس کے تڑخ کر کہنے پر انعمتہ نے اسے ٹوکا۔

"اشوع مت کرو۔"

"کہنے دو پرنسس ڈیانا کی شان میں گستاخی کرنے والا خادم ان کی ایک تیز نظر سے ہی جھلس کر رہ گیا۔ آہ یہ ظلم مت کریں شہزادی میرے ساتھ۔۔۔ ہاہاہا" وہ شیلف پر گرتا کمال اداکاری سے اس کا مذاق بناتا ہنس ہنس کر دوہرہ ہو رہا تھا۔ انعمتہ نے اشوع کے غصے سے بینچے دانت دیکھتے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"اشوع میری جان۔"

"کوئی ی جان نہیں ہوں میں آپ کی یہی آپ کے سگے بھائی ی ہیں۔۔۔میں تو نجانے کیوں آگ ئی ی اس جہان میں۔"

"اپنا دل جلانے، شکل دیکھو آئی ینے میں جا کر سڑ سڑ کر میمنی بنتی جا رہی ہو۔" وہ مذاق اڑاتا اس کا پارہ چڑھا گیا۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو آئے بڑے اسامہ ملک۔"

"وہ کون ہے؟" وہ ٹھہر گیا۔

"لائی بہ کا ہیرو۔" وہ منہ بسور کر رہ گ ئی ی۔ کہاں وہ اس سے ناولز کا ذکر کر بیٹھی۔ اسے کیا خاک معلوم ہو گا۔

"لائی بہ کا ہیرو ہے تو تم کیوں اس کے گن گا رہی ہو۔"

"آپ کو مس ئی لہ کیا ہے نجانے کب میری اس جھنجال پور سے جان چوٹے گی اففففف۔" اشوع کا انس کے بال نوچنے کا جی چاہا۔

"جب کوئی ی بے چارہ اپنی قسمت پھوڑنے کو تیار ہو جائے گا۔"

"آپ بے فکر رہے میرا ہیرو کوئی ی ایسا ویسا نہیں ہو گا۔ کم از کم میری یہاں سے جان تو چھوٹ جائے گی۔" وہ خاندانی سیاست سے عاجز آگ ئی ی تھی۔

"میمنی وہ تو جیسے تمھیں مارس پر لے جائے گا، ادھر ہی کہی بھیا دیں گے اب اپنی لاڈلی بلبتوڑی کو سات سمندر پار تو بھینجنے سے رہے۔" انس نے انعمتہ کو دیکھتے آنکھ دبائی ی وہ اس کی شرارت سمجھتی مسکرا دی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"سات سمندر پار والا بھی ہو گا چلے گا، آپ کو کس نے کہا ہے میں یہاں شادی کروں گی، آپی سن لیجیے مجھے نیازی ہاؤس کے قریب سے بھی کوئی ی نہیں چاہیے۔" وہ دل دہلانے والی بات بہت آرام سے کر گ ئی ی تھی۔ انعمتہ نے دکھ سے بہن کو دیکھا تھا۔

"ویسے بھی وہ مجھے اسلام آباد میں گھر بنا کر دے گا اور میں کم کم ہی یہاں آیا کروں گی۔" اس کی چلتی زبان کو انس کے قہقہوں پر بریک لگی۔

"یہی نیازی ہاؤس کی پیچھلی زمین پر گھر بنوا دے گے، پجارو میڈم خرید نہیں سکتی اسلام آباد میں گھر بنانے کے پلانز چیک کرو۔"

"آپ سے کسی نے مشورہ مانگا ہے، میرا دل جلانے کے علاوہ بھی کچھ کر لیا کریں، حد ہوتی ہے بندہ منہ سے کچھ اچھا نکال لے۔۔۔ توبہ توبہ۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی آگ بگولہ ہوتی کچن سے نکلتی پیچھے کھڑے دونوں نفوس کو گہری سوچ میں ڈال گ ئ ی۔

——*—*—*—*

"بیل پر ہاتھ رکھ کر اٹھانا بھول گئی ہو؟"

انس جھنجھلا کر کہتا دروازہ کھول کر واپس اندر کی جانب بڑھ گیا۔ اشوع بھی اس کے پیچھے چلتی لاؤنج میں آئی۔

"کب سے باہر دروازے پر کھڑی ہوں۔ شاید امی، آپی گھر نہیں ہیں فون بھی نہیں اٹھا رہیں میرا۔۔۔ ادھر بھی کوئی نہیں۔۔۔ خیریت؟" وہ باورچی خانے میں جاتا اس کی بات پر رکا۔ وہ جو صوفے پر بیگ رکھ کر پانی پینے کے لیے آگے بڑھی تھی انس کی پشت سے ٹکرائی ی۔

"آئی ی ی ی میرا منہ۔" وہ کراہ کر رہ گ ئی ی۔

"سنبھل کر چلنا تھا نا، چیزوں میں ٹکریں مار مار کر تھکتی نہیں ہو میمنی۔" انس سینے پر بازو لپیٹ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"مجھے کوئی ی شوق نہیں ہے اپنا منہ سوجانے کا، پانی پینے جا رہی تھی کچن میں۔" اس کے تنے تیور دیکھ کر انس نے اسے راستہ دیا۔

"پرنسس ڈیانا موسٹ ویلکم۔" انس نے چولہے کی گیس ہلکی کرتے فریج میں سے جوس نکال کر اس کے سامنے رکھا۔ اشوع پانی پینے لگی تھی جب اپنے سامنے حاضر ہوتے اور جوس پیش کرنے والے کو دیکھ کر مسکرائی ی۔ وہی مدھم سی مسکراہٹ کچھ پلوں کے لیے اس کے ہونٹوں پر نمودار ہو کر رہ گ ئی ی۔

"پیچھے گلی میں فوتگی ہوئی ی ہے، وہیں گ ئی ی ہیں تمام خواتین۔" وہ ہنڈیا کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"آپ کیا بنا رہے ہیں؟ میری معلومات کے مطابق آپ کی کوکنگ سکلز کچھ خاص نہیں پھر کس خوشی میں ماسٹر شیف بننے چلے ہیں۔" وہ چولہے کے قریب آ کر ہنڈیا میں جھانکنے لگی۔

"ماسٹر شیف خوشی میں نہیں غم میں بننا پڑ رہا ہے، بہت بھوک لگی ہے، امی سبزی کاٹ کر گ ئی ی تھیں، اب انھیں دیر ہو گ ئی ی، یوٹیوب سے ریسیپی دیکھ کر سوچا خود ہی پکالوں، صبح کا بس ایک کپ چائے پیا ہوا ہے۔"

"اوہاں آپکو تو بخار تھا کل سے اب کیسی طبیعت ہے۔" اس نے مروتاً پوچھ لیا۔

"تمھارے سامنے ہوں۔" وہ شکل بسور کر بولا۔ اس کے انداز پر اشوع کو ہنسی آگ ئی ی۔ انس کے لیے مس سڑو کا موڈ خوشگوار دیکھنا حیرت کا سماں تھا۔ ورنہ تو وہ ہر وقت مرچے ہی چباتی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"او اللہ یہ آپ نے کیا کر دیا۔" وہ چیختے ہوئے گیس بند کرنے لگی۔

"بھنڈی فرائے کر رہا ہوں۔" اطمینان سے کہتا وہ اس کے تاثرات دیکھ کر ٹھٹکا۔

"آپ نے اسے واش کیا ہے۔" وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھ کر رہ گیا۔ انس نے اثبات میں گردن ہلائی ی۔

"اسے واش کیوں کیا؟ کاٹنے سے پہلے دھوتے ہیں بعد میں نہیں، افففف ورنہ بھنڈی لیس چھوڑ دیتی ہے۔" انس نے چمچ ہلایا۔ بھنڈی کے ساتھ چپچپانے والے مادہ کی بھرمار تھی۔ اس نے جھرجھری لی۔

"شٹ ڈیم اٹ۔"

اشوع نے ہنڈیا اتاری اور اسے ویسٹ میں ڈال دیا۔ فریج کھول کر کوئی ی سبزی تلاشنی چاہی۔

"کیا کچھ بھی گھر میں موجود نہیں ہے؟" وہ اس کی جانب پلٹی۔ انس نڈھال تاثرات لیے کھڑا تھا۔

اشوع نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ٹمپریچر چیک کیا۔

"ادھر آئی یں اور بیٹھیں، کتنا تیز بخار ہو رہا ہے، صبح میڈ سن لی تھی کیا؟" فکرمندی سے پوچھتی وہ اس کو بازو سے پکڑے ڈائی ننگ پر بیٹھا کر پلٹی۔

"گوشت ہو گا۔۔۔ سبزی روز فریش آتی ہے۔" اس کی سن کر اشوع نے گوشت کا پیکٹ نکال کر سیلف پر رکھا۔

"یخنی بنا کر دیتی ہوں۔۔ اچھا فیل کریں گے۔" وہ اپنی دھن میں کہہ گ ئی ی۔

"کیا بات ہے میمنی میری دیکھ بال کر رہی ہے۔۔۔ کیا تم مرنے والے کی آخری خواہش پوری کرنے والی کہاوت پر عمل کرتے تو نہیں اتنی مروت دیکھا رہی۔" وہ سرخ ہوتی آنکھیں چھوٹی کرتا مسکرا دیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اللہ نہ کرے اچھا بولنا چاہیے ہمیشہ۔۔۔اس حالت میں بھی آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے۔" وہ گوشت ٹوکری میں نکال کر رہی تھی۔انس میز پر سر ٹکا کر آنکھیں موند گیا۔

"تمھیں بھوک لگی ہو گی؟" اس کی آواز پر یخنی اتارتی اشوع نے سر جھٹکا۔

"لگی تو ہے۔" وہ کندھے اچکا کر رہ گئی۔

"تمھیں کیا لگتا ہے قلوں کے چاول آج تمھیں پیش کیے جائے گیں۔۔۔کیبنٹ سے میکرونی کا پیکٹ نکالو اور بنا لو۔" اس کے انداز پر تلمائے بغیر کام میں جُت گئی۔

دس منٹ بعد میز پر دو باؤل رکھتے ساتھ انس کے لیے دوائی بھی اٹھا لائی تھی۔

"اسے بعد میں بھی لایا جا سکتا تھا۔" وہ شکل بگاڑ کر کہتا باؤل بھی پرے کھسکا گیا۔اس کی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے وہ چڑچڑا ہو گیا تھا۔

"یہ کیا۔۔۔مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔" اشوع نے دوائی اٹھا کر ساتھ کرسی پر رکھ دی۔وہ اس کی حالت کے پیش نظر اسے کسی بچے کی طرح ٹریٹ کر رہی تھی۔

"شاباش فٹافٹ سے یخنی پی لیں۔" دوبارہ اس کے سامنے باؤل کھسکاتے وہ میکرونی سے انصاف کرنے لگی۔

"کتنی رغبت سے کھا رہی ہے اور مجھے یہ پینی پڑ رہی ہے۔" انس دل میں سوچتا منہ بناتا پی رہا تھا۔اچانک اس نے اشوع کے باول سے چمچ بڑھ کر اپنے منہ میں ڈالا۔وہ اس کی حرکت پر زور سے اس کے ہاتھ پر چمچ مارتی آگ بگولہ ہو گئی۔

"شکل پیلی پر رہی ہے لیکن جناب کو چٹ پٹے کھانے کھانا ہیں۔" اس نے میکرونی اس کی پہنچ سے دور کی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"بلبتوری میں بیمار ہوں۔" وہ ہاتھ سہلاتا تلملایا۔

"دوائی کھائی یں۔" اشوع نے غصہ دکھاتے کہا۔ اپنے مزاج کے برعکس وہ کتنی شائستگی سے اس سے پیش آرہی تھی۔ اگر اس کی طبیعت کا خیال نہ ہوتا تو منہ تک نہ لگاتی۔ وہ سر جھٹک کر باہر بجنے والی بیل پر اٹھنے لگی۔

"ٹھہرو میں دیکھتا ہوں۔" دروازے پر آکر انس نے آئی ہال سے باہر جھانکا۔ سامنے عمارہ پلیٹ تھامے کھڑی تھی۔ انس دبے پیر واپس آگیا۔

"امی لوگ آگ ئی یں؟" اشوع نے میکرونی کا چمچ منہ میں ڈالتے استفادہ کیا۔

"نہیں۔" وہ واپس بیٹھتا دوائی نکالنے لگا۔ اشوع نے پانی کا گلاس اس کے سامنے رکھا۔

"تو پھر کون تھا؟"

"رانگ پرسن۔" انس نے کہتے دوائی منہ میں ڈالتے پانی کے ساتھ نگل لی۔ اشوع نے سر ہلا کر نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

کچن کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ کھڑکی سے عمارہ نظر آرہی تھی۔ اشوع نے انس کی سمت دیکھا۔ وہ لاپرواہ بنا بیٹھا رہا۔ اس نے خود ہی آگے بڑھ کر لان سے ملحقہ تینوں گھرانوں میں موجود کچن کا پیچھلا دروازہ کھول دیا۔

"چچی کدھر ہیں اور تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" رعب سے کہتی وہ اندر داخل ہو گ ئی۔

"تائی امی گھر نہیں ہیں اور میں میکرونی کھا رہی ہوں۔" دانت پیس کر اس کے رعب کو خاطر لائے بغیر وہ واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گ ئی۔ انس نے اس کی موجودگی کا نوٹس نہیں لیا۔ وہ اس کے جانے کا انتظار کرنے لگا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"انس تم نے دروازہ کیوں نہیں کھولا میں باہر آئی ی تھی، تمھارے لیے بریانی لائی ی ہوں۔" اشوع نے عمارہ کی سمت دیکھا۔ وہ بریانی کی پلیٹ اس کے سامنے رکھ رہی تھی۔ وہ مگن انداز میں کھاتی رہی۔ انس نے پلیٹ کو چھوا تک نہیں۔

"وہ کیا ہے نا میری امی گھر نہ ہوں تو میں غیر لڑکیوں کے لیے دروازہ نہیں کھولتا۔" عمارہ کو اس کا طنزیہ انداز آگ بگولہ کر گیا لیکن وہ کمال اداکاری سے مسکراتی ہوئی ی۔ چمچ سامنے پڑی پلیٹ میں ہلانے لگی۔

"تمھیں بھوک لگی ہو گی یونی سے آتے تھک گ ئی ے ہو گے۔" اس کے منہ کی طرف بڑھاتا چمچ ہوا میں ہی رہ گیا۔ انس کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے بھوک نہیں میں لنچ کر چکا ہوں، تم جا سکتی ہو، امی ابھی گھر نہیں ہیں۔"

"ابھی تو بڑا مسالے دار کھانے کا جی چاہ رہا تھا، آہاں!" اشوع نے اس کی سمت دیکھتے سوچا۔ عمارہ غصے سے اتنی بے عزتی پر الٹے قدم لوٹ گ ئی ی۔

"نہیں معلوم ہو گا سنیا جی کو بخار ہے، کتنے لاڈ سے بریانی لائی ی ہے، اومائے اللہ۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی ی۔ انس کو اس کی بڑبڑاہٹ پر غصہ آیا۔

"چونچ بند کرو میمنی اور فضول گوئی ی سے پرہیز کیا کرو۔" وہ سنجیدہ تھا۔

"میں۔۔۔ میں نے کب کچھ کہا، کام ڈاؤن مسٹر پہلے ہی بہت ٹمپریچر ہے شاباش اچھے بچوں کی طرح ریسٹ کریں ورنہ آپ کے چاہنے والے کہی دوبارہ آپ کی عیادت کو نہ آ پہنچیں۔" وہ آج پورے موڈ میں تھی۔

"تمھیں کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے۔" کرسی کی پشت پر کہنی ٹکاتے وہ ابرو اچکا کر کھڑا ہو گیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"مجھے آپ کے معاملات کی کیوں فکر ہونے لگی۔" بے نیازی سے کہتی سنک میں برتن رکھ رہی تھی۔وہ مسلسل اسے تنگ کر رہا تھا۔

"منہ بند کر کے لیٹ جائی یں روم میں جا کر۔" وہ برتن دھوتی اس کی باتوں پر کان دھرے بغیر سختی سے بولی۔

"تم ڈر جاؤ گی پتا ہے ہمارے گھر بھوت پریت بھی پریڈ کرنے آتے ہیں۔" صوفے پر لیٹتا وہ رازداری سے کہہ رہا تھا۔

"آپ کے ہوتے جنات کی کیا ضرورت۔" وہ سنگ کے سامنے کھڑی تھی۔انس کی سمت اس کی پشت تھی۔وہ اس کے تاثرات نہیں دیکھ سکتا تھا۔اس نے آنکھیں موند کر صوفے پر سر دھر دیا۔اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔دوائی ی کے زیر اثر کب اس کی آنکھ لگی اور امی لوگ گھر آئی یں وہ نہیں جانتا تھا۔شام میں اس کی طبعیت میں کافی بہتری آئی ی تھی۔فاتینہ کو جب اشوع کی انس کی دیکھ بھال کا معلوم ہوا وہ اس کے واری صدقے جا رہی تھیں۔رات کھانے پر وہ التمش کو بتا رہی تھیں۔انس مسکراتا ہوا اشوع کی دوپہر کی بنائی ی یخنی پینے کے بعد اپنے کمرے میں سونے کی غرض سے بڑھ گیا۔اس نے کبھی تصور نہیں کیا تھا۔اشوع نیازی اس کا اتنا خیال کر سکتی ہے۔کھڑکی کے پار رات گہری ہو رہی تھی۔

——*—*—*—*—*

رات تاریکی میں ڈھل رہی تھی۔بستر پر لیٹے وجود کا چہرہ کبھی لیمپ کی روشنی میں چمکتا اور پھر سیاہی ہر سو پھیل جاتی۔سوئی چ اون آف کرتے عمارہ نیازی کے چہرے پر جنونیت طاری تھی۔سیاہ ریشمی بالوں نے اس کے آدھے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔اس نے آنکھیں موند کر دوپہر کو رونما ہوئی ی ملاقات یاد کی۔اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔جب سے وہ وہاں سے لوٹی تھی اس کا دل عجیب وحشت کا شکار تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

محبت میں شرکت نہیں ہوتی۔ اور محبوب کو کسی دوسرے کے ساتھ تصور کرنا بھی گناہ کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ اور یہاں انس نیازی کو اشوع نیازی کے ساتھ بیٹھے دیکھ اس کے سینے میں موجود دل پر راکھ آگری تھی۔ اس کے جذبات پر لعنت بھیجتے وہ لڑکی کتنے حق سے اس کے محبوب کے قریب بیٹھی تھی۔

محبوب کی تو ہر ادا نرالی لگتی ہے۔ وہ کہے تو سر کے بل چل کر اس کے قدموں میں اپنا آپ ڈھیر کر دیا جائے۔۔۔ وہ جام پلائے یا زہر۔۔۔ کیا مول ہے اپنی ذات کا کہ اف بھی کی جائے۔

عزت نفس کو مار کر وہ ہمیشہ اپنے قدم اس کی ذات کو پوجنے کو بڑھاتی تھی اور وہ بے رحمی سے اس کے جذبات سے لاپرواہ بے عتنائی ی کا مظاہرہ کرتا تھا۔

"انس نیازی تم صرف میرے ہو۔۔۔ تمھارے وجود۔۔۔ تمھارے ساتھ۔۔۔ تمھارے احساس۔۔۔ تمھاری سوچوں۔۔۔ تمھاری خوشبو۔۔۔ تمھارے قرب۔۔۔ تمھارے تمام جذبوں۔۔ کی صرف میں اکلوتی وارث بنوں گی۔ اگر تم نے مجھے دھتکارنے کی قسم کھائی ی ہے تو میں بھی پیچھے نہیں ہٹوں گی۔۔۔ میں نے محبت کی ہے۔۔۔ اور ٹوٹ کر صرف تم سے کی ہے۔۔۔ اور اس میں شراکت میرا وجود برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے میرے علاوہ کسی کی طرف قدم بڑھائے تو میں تمھارے سامنے اس وجود کو جھلسا کر رکھ دوں گی۔ اور تمھیں آخر میں مجھے ہی قبول کرنا ہو گا۔۔۔ محبت اور جنگ میں سب جائز ہے اور مجھے پیادے مار کر جیتنے کا جنون بچپن سے ہی ہے۔" وہ تصور میں اس کے وجود سے مخاطب تھی۔

جنونی انداز میں قہقہ لگا کر آنکھیں موند گ ئ ی۔

——*—*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

شہر لاہور پر چہکتی مہکتی صبح طلوع ہو رہی تھی۔ فجر پڑھ کر اشوع لان میں آگ ئی ی۔ اس نے اپنا چائے کا مگ ہاتھ میں تھامے سبزے پر نظریں ٹکائی یں۔ ہر سو نور کی برسات تھی۔ فلک پر سکون تھا۔ صبح سویرے آسمان کا دیدار کرنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

جب فرشتوں کی آمد ہوتی ہے۔

حمد اللہ کی تلاوت ہوتی ہے۔

افق پر چہچہاہٹ ہوتی ہے۔

بادِ صبا پر نور ہوتی ہے۔

تینوں گھروں کے قطار میں تین لان واقع تھے۔ اشوع اپنے گھر کے احاطے میں بنے لان کے جھولے پر بیٹھی تھی۔ جب اپنی طرف بڑھتے وجود کو دیکھ کر وہ مدھم سا مسکرائی ی۔

"آپی آپ جاگ رہی ہیں؟" انعمتہ اس کے نزدیک آگ ئی ی۔

"سر میں درد ہے سوچا زرہ چہل قدمی کر لوں۔" روز صبح ان کے گھر میں اشوع ہی لان میں آیا کرتی تھی۔

"یہ لیجیے چائے پیجیے آپ کا موڈ خوشگوار ہو گا۔" اشوع نے اس کی طرف اپنا مگ بڑھا دیا۔ دو گھونٹ لے کر انعمتہ نے مگ اسے تھمایا۔ اب ایک گھونٹ وہ اور دو گھونٹ انعمتہ لے رہی تھی۔

"آپی کوئی ی وش کریں؟" وہ دانستہ بولی۔

"کیسی وش؟"

WWW.NOVELSHUB.PK

"ارے آپ کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟" وہ جھولے پر بیٹھی پر جوش ہو کر اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"امم سوچنے دو۔۔۔ میری وش ہے۔۔۔" وہ زرہ ٹھہری پھر کہنے لگی۔ "میرے والدین سکون امیز زندگی بسر کریں۔۔۔ غم کے بادل ان کی زندگیوں سے کہیں دو جا سوئیں اور رحمتوں کا نزول انکی چھوکٹ پر ہو۔۔۔ میں اپنے اپنوں کے سنگ خوشحال زندگی گزاروں۔ آمین۔" وہ مسکرا کر کہتی دو قدم آگے بڑھی۔

"بھلا یہ تو ہر انسان چاہتا ہے اور یہ اپنوں میں اضرار بھائی کا نمبر فرسٹ پر آتا ہے نا۔۔۔ اہمم اہمم۔" اس کے انداز پر وہ جھنپ گئی۔

"تم پر بھی انس کا اثر ہو گیا ہے۔" وہ ہنس کر کہتی واپس چہل قدمی کرنے لگی۔

"ففففف کس جن کا صبح سویرے نام لے لیا۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی افق کی رنگینیاں آنکھوں کے راستے اپنے اندر اتار رہی تھی۔

"اچھا تم بتاؤ زرہ تمھاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟" انعمتہ نے چہرہ اس کی طرف موڑ کر پوچھا۔

"مجھے میری فیملی کے ساتھ مبارک جگہ بیت اللہ ﷻ کا حج کرنے کی سعادت حاصل کرنی ہیں۔ ان شاءاللہ ﷻ ایک روز ضرور ہو گا۔

مجھے رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں مکہ کی پاک سرزمین پر اعتکاف پر بیٹھنا ہے۔ آمین

مجھے مدینہ کی فضا میں سانس بھرنی ہے جس مبارک فضا میں حضرت محمد ﷺ کی موجودگی ہے۔ ان شاءاللہ ﷻ"

"میں ہر سال اعتکاف پر بیٹھ کر یہ دعا شدت سے مانگتی ہوں۔۔۔ اللہ ﷻ جی مجھے اپنے گھر کے نزدیک یہ عمل کرنے کی توفیق دے۔۔۔ رمضان المبارک کی تاک راتوں میں اس سرزمین پر سر ٹکا کر میں اللہ ﷻ سے اللہ ﷻ کو مانگنا چاہتی

WWW.NOVELSHUB.PK

ہوں۔۔۔ جہاں سے وہ کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔۔۔ وہاں نور چاندی میں بستا ہے۔ وہاں تجلیوؤں کی عجب ہوائیں اپنے سنگ برکتیں لے کر چلتی ہیں۔۔۔ وہ دن۔۔۔ ان شاءاللہ ضرور آئے گا جس دن میں مکہ مکرمہ کی سرزمین پر قدم رکھ کر معتبر ٹھہرائی جاؤں گی۔۔۔ مجھے مکمل کر دیا جائے گا۔۔۔ میری سانس میں وہ خوشبو رچ جائے گی۔ جس کے لیے کائنات کے سارے دیوانے وہاں کا رخ کرتے ہیں۔" اس کا چہرہ افق کی سمت اٹھا تھا۔ آنکھیں چمک رہی تھی۔ وہ تصور میں اپنا وجود اسی فضا میں سانس بھرتا محسوس کر رہی تھی۔ اس کا دل بے ربط مہکتی چہکتی فضا میں رقص کرنے لگا تھا۔ فجر کے وقت آسمان سے اترتے فرشتوں نے اس کی دعاؤں پر لبیک کہا اور یہ دعا افق کے بادشاہ کے در پر جا ٹھہری۔۔۔ تصوراتی دنیا میں کوئی مسکرایا تھا۔

لان کے کیاریوں کے قریب کھڑے وجود کے لب زرہ وا ہوئے۔۔۔ آمین کی صدا عرش تک جا پہنچی اور وہ وجود تصور میں اس منظر کا حصہ ہونے کی خواہش رکھتا پلٹ گیا۔

——*—*—*—*

پیچھلے سات منٹ سے اس کا تنفس تیز تھا۔ اور اس کے چہرے کے زاویے بگڑتے جا رہے تھے۔ وہ تھوڑی دیر پہلے یونی سے گھر لوٹی تھی اور آج خراب طبیعت کے باعث ابو دفتر نہیں گئے تھے۔ بڑے تایا ان کی خیریت دریافت کرنے فیکٹری سے آئے تھے۔ وہ کچن میں آئی تو اسے باہر ہونے والی گفتگو باخوبی سنائی دے رہی تھی۔ تایا بہت فخر سے اضرار بھائی کی تعریفیں کر رہے تھے۔ مس ئلہ اضرار بھائی کی تعریف کا نہیں بلکہ بیٹے کا ذکر کرتے تایا کے غرور اور ان کے ابو کے ہر دوسرے جملے پر اپنی بیٹیاں ہونے کا افسوس تھا۔

"آج تمھارا بھی بیٹا ہوتا تو تمھیں سہارا دے کر ہسپتال لے جاتا، کہاں رانیہ بھابھی تنہا تمھیں لے کر ڈاکٹر کو چیک کروانے لے کر گ ئیں۔" ان کے جملے پر عمران نیازی کا چہرہ مرجھا گیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ بھی تو کہہ سکتے تھے اضرار تمھارا بھی بیٹا ہے یا ہم دو بھائی یوں کے ہوتے تمھیں کسی چیز کی فکر نہیں ہونی چاہیے۔ ہم ہمیشہ تمھارے ساتھ کھڑے ہیں۔۔ ہونہہ" اشوع کو ان کی ہر وقت طنز کرتی باتیں چڑچڑا کرتی تھی۔ ابھی بھی اضرار بھائی ی کو تایا فیکڑی میں ہی رکھنے کی تاکید کرتے خود گھر آئی ے تھے۔ یہ بات انھوں نے اپنے منہ سے جتا کر کہی تھی۔ وہ اپنا کھانا وہیں چھوڑ کر کچن کے دروازے سے نکل کر لان میں چلی آئی ی۔ تایا اور ابا کی لاؤنج میں ابھرتی آوازیں مدھم پڑنے لگی تھیں۔

"بیٹیاں ہونا گناہ نہیں نہ بیٹیاں بوجھ ہوتی ہے۔ سرور کائی نات مُحمّد ﷺ کی نسل بھی تو بیٹی سے آگے بڑھی تھی۔ بی بی فاطمہ حضور ﷺ کی لاڈلی تھی تو اس کے ابو کیوں ہمیشہ خاندان میں گردن جھکا کر بیٹھتے تھے۔ دونوں تائی یاں اس کی امی سے کتنی محبت سے پیش آتی ہیں پھر بھی برادری میں اس کی امی کو تلخ باتیں سننے کو ملتی تھیں۔ رشتے دار باتیں نہیں کرتے تھے بلکہ بڑے تایا بڑی محفل میں عمران نیازی کا بیٹا نہ ہونے کا افسوس کسی ایک تلخ جملے میں لازماً کرتے جس پر رشتے دار اس کی ماں کو یوں دیکھتے جیسے انھوں نے کوئی ی گناہ سرزد کیا ہو۔ حقیقت میں اولاد مرد کے مقدر میں ہوتی ہے اور عمران نیازی کو بیٹے کی چاہت اندر سے کھوکھلا کرتی جا رہی تھی۔"

"تم آج یونی سے جلدی لوٹ آئی ی۔" عمارہ اس کے قریب برابر آ کھڑی ہوئی ی۔

"خیریت تمھیں میرے اوقات کار کا بہت تجربہ لگتا ہے۔" وہ لان کے پودوں پر نظریں ٹکائی یں بے ربط اداسی میں اپنا پورا جسم جکڑا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

"رقیب کی ہر چال پر نظر رکھی جاتی ہے مائے ڈئی یر ویسے انعمتہ بجو کتنی سوئی یٹ سی ہے ابھی ہمارے آنے پر کتنی محبت سے ملیں لیکن تم کسی اینگل سے ہماری کزن نہیں لگتی۔" عمارہ اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھتے طنزاً بولی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع تائی ی امی سے بہت عقیدت سے ملتی تھی لیکن تایا اور انکی دو پلاسٹک کی گڈیاں اسے ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔

"مس گلے میں لٹکی گھنٹی مجبوری میں بجانی پڑتی ہے اور میرا تم سے ایسا کوئی ی احساس کا رشتہ نہیں جو تمھاری آمد پر خوشی سے چہکتی پھروں۔۔۔اب ہٹو میرے راستے سے۔" وہ ٹکا کر جواب دیتی مڑی۔

"بالکل بجو جانتی ہے مستقبل میں انھوں نے ہمارے گھر ہی رہنا ہے سو وہ سوئی ٹ بن کر رہتی ہے۔" عمارہ کے انعمتہ کی ذات پر بات کرنے پر اشوع کا دماغ گھما تھا۔ لیکن اسے اس کے دوہرے رویوں کی پرواہ نہیں تھی۔ اروحہ اور عمارہ جتنا مرضی ان دونوں بہنوں سے چڑتی ہو۔ انعمتہ اضرار بھائی ی اور تائی ی امی کی لاڈلی تھی۔ کہیں غلطی سے بھی اروحہ اور عمارہ اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔

"تم میرے اور آپی کے مستقبل کی فکر چھوڑ دو، خود کی پرواہ کرو۔" سینے پر ہاتھ باندھ کر وہ بڑے ضبط سے کہہ گ ئی ی۔

"میرا مستقبل بہت روشن ہے، یہ برابر میں نیازی ہاؤس دیکھ رہی ہو۔" اس کا اشارہ التمش نیازی کے گھر کی سمت تھا۔

"یہاں رہوں گی میں۔۔۔اور تم" اس کی انگلی باہر دروازے کی سمت تھی جبھی دروازہ کھول کر کسی نفس نے جو گرز میں مقیم قدم گھر کی چوکھٹ پر رکھے۔ انس نیازی کندھے پر نیلا بیگ ڈالے سیاہ پینٹ اور گرے شرٹ میں ملبوس ابھی یونی سے لوٹا تھا۔ اشوع نے غیر ارادی طور پر اپنا مستقبل دیکھا اور اس کے تنے ہوئے اعصاب الجھ کر رہ گ ئی یں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

عمارہ کو خود پر غصہ آیا۔ہاتھ اس کا پہلو میں جا گرا اور انس نے ان دونوں کو لان میں آمنے سامنے دیکھ لیا تھا۔ اشوع کی اس کی سمت نظریں اٹھنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا۔وہی پر کشش مسکراتی آنکھیں۔عمارہ نے ضبط سے اندر کی سمت قدم بڑھا دیے۔

"تم بھری دوپہر میں لان میں کھڑی کیا کر رہی ہو؟" اپنے دروازے کی سمت بڑھتے وہ استفادہ کر رہا تھا۔

"آپکو سلام کرنے کے لیے ٹھہری تھی۔" اس کی مدھم مسکراہٹ آج گہری تھی۔انس کو خوشگوار حیرت نے گھیرا۔وہ اپنی ازلی شرارتی طبعیت کے باعث کہہ بیٹھا۔

"لیکن تم نے مجھے سلام نہیں کیا۔" دھوپ میں ہاتھوں کا ماتھے پر چھجا بنائے کھڑا وہ ہنس کر کہتا اسے دیکھنے لگا۔

"امی کہتی ہیں باہر سے آنے والا سلام کرتا ہے سو آپ کا سلام کرنا بنتا ہے۔" وہ لاجواب کر دینے والی باتیں کرتی تھی۔

"پرنسس ڈیانا خادم کا سلام قبول کیجیے۔" وہ زرہ جھک کر تابعداری سے کہتا اسے سلام کرتا سیدھا ہوا۔

وہ حیران کر دینے والی حرکتیں کرتا تھا۔

اشوع اس کے انداز پر مسکرائی ی۔گال پر پڑتا ڈمپل گہرا ہوا۔عمارہ نے یہ منظر کھڑکی سے بخوبی دیکھا تھا۔

"وعلیکم اسلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" اونچی آواز میں کہتی ہوئی ی وہ کچن کے دروازے کی سمت پلٹ گ ئی ی۔

——*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

ناولز حب ایک انقلابی اردو ادب پبلشنگ ادارہ ہے۔

ناولز حب ہر طرح کے ناول، کہانی، اور افسانہ کو شائع کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔
اگر آپ ایک لکھاری ہیں یا اگر آپ لکھنا چاہتے ہیں تو ناولز حب آپ کو خوش آمدید کہتا ہے۔
ناولز حب کا کام صرف ویب سائٹ پر پبلش نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ناولز حب کے فیسبک گروپ، ناولز حب فارم کمیونٹی پر بھی شائع کیا جاتا ہے۔
لیکن یاد رہے ناولز حب کسی بھی قسم کی غیر اخلاقی تحریر اور بولڈ ناولز کو سپورٹ نہیں کرتا۔
اپنی تحریر کو ناولز حب کے کسی بھی ادارے پر ارسال کر سکتے ہیں یا پھر درج ذیل دیے گئے لنکس اور نمبر پر رابطہ کریں..!

SEND US YOUR NOVEL IN MS WORD FILE OR IN TEXT FORM WITH FOLLOWING DETAILS

- **STORY NAME :**
- **WRITER NAME:**
- **STORY THEME :**
- **STORY STATUS (COMPLETE OR ONGOING) :**
- **STORY DESCRIPTION (IN URDU) :**
- **INSTAGRAM ID (WITH SAME SPELLINGS):**

ON OUR EMAIL ADDRESS.
NOVELSHUB.PK@GMAIL.COM

EMAIL US YOUR NOVEL/EPISODE ON GIVEN ABOVE DETAILS.
ALL DETAILS ARE COMPULSORY TO SEND.

لکھاری اپنا کام فارم کمیونٹی اور فیسبک گروپ میں پوسٹ کر سکتے ہیں۔

FACEBOOK GROUP LINK :

HTTPS://WWW.FACEBOOK.COM/GROUPS/303089327711821/

FORUM COMMUNITY LINK :

HTTPS://NOVELSHUB.PK/COMMUNITY/

کسی بھی قسم کی معلومات کے لئے دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں

03205397046

یا ہمارے انسٹاگرام پیج پر ہماری ٹیم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

HTTPS://WWW.INSTAGRAM.COM/NOVELSHUB/

منجانب
انتظامیہ ناولز حب

نیلگوں آسمان پر جامنی رت چھائی ی تھی۔ عمران نیازی کے لان سے ملحقہ لاؤ نج کی کھڑ کی سے اندر جھانکو تو انعمتہ فون ہاتھ میں لیے اضطراری انداز میں ادھر سے ادھر ٹہلتی فون پر نمبر ملارہی تھی۔ کال مل کر ہی نہیں دے رہی تھی۔

"آپی ابو کب آئی یں گے۔۔۔ میری تمام سہلیاں پہنچ بھی چکی ہے، میں آدھا گھنٹہ لیٹ ہوں اور اب بھی معلوم نہیں ابو کب تک آئی یں گے ؟" اشوع روہاسنی ہوتی کچن سے پانی پیتی نکلی۔

"تم سکون سے بیٹھ جاؤ، انھوں نے سائی یٹ پر جانا تھا، خیر ہو نمبر بھی نہیں مل رہا ہے۔" رانیہ صاحبہ کو تشویش ہو رہی تھی۔

"صبح ابو کے موبائی ل کی بیٹری پوری نہیں ہوئی ی تھی، ضرور چارجنگ ختم ہو گ ئی ی ہو گی۔" لان میں کھلتی کھڑ کی سے دروازے پر نظر ڈالتی اشوع نے التمش نیازی کی گاڑی گھر سے نکلتی د یکھی۔

"اس میں غلطی تمھاری ہی ہے۔" انعمتہ نے آنکھیں نکالیں۔

"کیا کیا ہے اس نے انعہ ؟" رانیہ صاحبہ کمرے کی سمت بڑھتی ٹھہر گ ئی ی۔

"امی اس کے موبائل کا چارجر خراب ہو گیا تھا۔ کل ابو سے کہا تھا دفتر سے واپسی پر لیتے آئی یں، ان کے ذہن سے نکل گیا، اس کا فون چارج نہیں تھا، میرے موبائل کا اس کے فون کو لگتا نہیں ہے، یہ ابو کا چارجر استعمال کر رہی تھی، صبح بھی اسی نے ابو کا اتار کر اپنا لگایا ہوا تھا تبھی انکا فون آج مکمل چارج نہیں تھا۔" انعمتہ سڑھیاں چڑتی کمرے میں آج رات سالگرہ کی تقریب میں پہننے والے کپڑے لینے جا رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اشوع تمھارا میں کیا کروں۔۔۔دو چار کم سیلفیاں سہلیوں کے ساتھ لے لیتی کم از کم تمھارے ابو کے حوالے سے اتنی پریشانی نہ اٹھانی پڑتی۔۔۔اب کرو انکا انتظار۔" رانیہ صاحبہ اپنی جذباتی بیٹی کی حرکتوں کی وجہ سے فکر مند ہی رہتی تھیں۔

"امی التمش تایا ابھی گھر سے نکلے ہیں افففف مجھے معلوم ہوتا انکے ساتھ ہی چلی جاتی۔" وہ انکی باتوں پر کان دھرنے کی بجائے روہاسی ہوتی بڑبڑانے لگی۔

"اسلام علیکم، خیریت چچی جان انعہ نے فوری پہنچنے کا کہا ہے کہی بلبتوری نے سڑھیاں تو نہیں توڑ دیں۔" انس لاؤنج کا دروازہ دکھیلتا اندر داخل ہوا۔

"میرے گرنے سے میری ہڈیاں لازمی توٹتیں، گھر کی سڑھیوں کا کچھ کہا نہیں جاسکتا۔" پیلی گھٹنوں تک آتی گھیر دار کرتی کے نیچے کھلا سفید رنگ کا گرارہ پہننے، بالوں کو اوپر سے کرل ڈال کر نیچے سے کھلا چھوڑ ہوا تھا۔ گوٹے والا ڈوپٹہ اوڑھے، وہ نک سک تیار تھی۔ زیور کے نام پر محض گردن میں سونے کی چین پہن رکھی تھی، نوزپن اس کے سرخ ہوتے چہرے پر دمک رہی تھی۔ پاؤں پیلے کھسے میں مقیم تھے۔ وہ آنکھوں میں دبا دبا غصہ لیے دو قدم اس کی سمت بڑھی۔ انس کو اس کی کیفیت مزہ دے گ ئی ی۔ وہ مسکراہٹ دباتا سڑھیاں اترتی انعمتہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"انس اشوع کو چھوڑ آؤ اس کی دوست کی مہندی کی تقریب ہے۔ ابو ابھی تک دفتر سے نہیں لوٹے، انھوں نے سائ ٹ پر جانا تھا۔ اس لیے شاید دیر ہو گ ئ ی ہے۔"

"شام میں تو پھوپھو کی طرف جانا ہے، ارسلان بھائ ی کے بیٹے کی سالگرہ کی تقریب ہے۔" سارا نیازی ہاؤس پھوپھو کے گھر مدعو تھا۔ ان کے پوتے کی پہلی سالگرہ تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ سیدھا وہیں سے پھوپھو کی طرف آئی ے گی، مہندی کی تقریب اس کے بغیر مکمل کیسے ہو سکتی ہے۔" رانیہ صاحبہ کی بات پر اشوع نے منہ بسورتے جانے کی جلدی مچادی۔

"ٹائم دیکھ لو پورے ساڑھے آٹھ تمھیں لینے آجائی یں گیں۔" ایک مرتبہ پھر امی کی ہدایت پر وہ روہاسی ہو گ ئی ی۔

"امی سات بج رہے ہیں۔۔۔ ابھی میں گھر سے نکلی نہیں اور آپ مجھے ہائی الرٹ دے رہی ہیں۔۔۔ میری پیاری امی۔۔۔ ساڑھے نو۔" اس کی چلتی زبان انکی گھوری پر سست پڑی۔

"اوکے نو بجے۔" انس اور انعمتہ اس کی ڈرامہ بازی سے محظوظ ہو رہے تھے۔

"ٹھیک ہے آٹھ بجے۔" رانیہ صاحبہ بڑے آرام سے گویا ہوئی یں۔

"نہیں، بس پونے نو پلیز زز میری جان مان جائی یں۔" اب کے اس نے امی کے گرد بازؤں کا گھیرا بنایا۔

"تم دیر سے جا رہی ہو اس میں ہمارا کیا قصور شاباش بیٹا جاؤ ٹھیک ہے پونے نو تک آجائی یں گے۔" انھوں نے اسے ٹالا تھا۔ وہ جانتی تھی ساڑھے آٹھ مطلب اسے کوئی ی گنجائش نہیں۔ اسے تقریب ختم ہونے سے پہلے ہی واپس آنا تھا۔ لب بھینچے وہ انعمتہ کو ہاتھ ہلاتی انس کے ساتھ باہر نکل آئی ی۔

موٹر سائیکل سڑک پر تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی۔ اشوع اپنا غرارہ سنبھالتی پیچھے سنبھل کر بیٹھی تھی۔ اس کا ڈوپٹہ بار بار پھسل جاتا تھا۔

"میمنی ہلنا جھلنا بند کر دو ایک مرتبہ ہی سیٹ ہو کر بیٹھ جاؤ ورنہ منہ کے بل دونوں موٹر سائیکل سمیت سڑک پر جا گریں گے۔" انس نے اسے ڈپٹا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"نیازی ہاؤس میں کوئی ایک انسان بھی ہو گا جو مجھے نہیں ڈانٹا ہو گا۔" وہ بڑبڑہ کر رہ گئی۔

اشارے پر موٹر سائیکل رکی تھی۔ اشوع نے سکھ کا سانس لیا اور اپنا ڈوپٹہ مضبوطی سے تھامتے سر سے کھینچ کر آگے کو ڈال لیا۔ ان کے برابر میں موٹر سائیکل آ رکی جس پر تین نوجوان سوار تھے۔ ان کے انداز پر اشوع نے نظریں پھیر لیں۔ اب کہ وہ ان کے نزدیک آئے اتنا کہ اشوع کا لباس انکی موٹر سائیکل سے مس ہونے لگا۔

"انس بھائی۔" اس نے مضبوطی سے انس کا شانہ ہلاتے اسے پکارا تھا۔ انس اتنا بے خبر نہیں تھا۔ وہ فوراً غصیلی نظر ان نوجوانوں پر ڈالتا۔ موٹر سائیکل کو جھٹکا دیتا آگے ہو گیا۔ گردن ترچھی کیے اب وہ اسی سمت متوجہ تھا۔ ان لڑکوں نے اشارہ کھلتے ہی اونچی آواز میں کوئی جملہ کسا جس پر اشوع کا دل چاہا انکا منہ نوچ لے۔ انس آگے سے انھیں صلوات سے نواز تا زور سے موٹر سائیکل کو ریس دیتا ان کی پہنچ سے بہت آگے نکل آیا۔

"آپ نے انھیں کچھ کہا کیوں نہیں؟" اشوع کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔

"تمھارے ماموں کے بیٹے نہیں تھے۔۔۔ میں اکیلا ہوتا تو دیکھ لیتا۔۔۔ تم اس وقت میرے ساتھ ہو۔۔۔ رات کے اندھیرے میں میرا دماغ نہیں خراب گھٹیا لوگوں سے سڑک پر الجھوں۔" اشوع نے آگے سے کچھ نہیں کہا۔ یہ کوئی فلم نہیں چل رہی تھی جہاں ہیرو سواری روک کر ان لوفر لڑکوں کو فٹ بال سمجھ کر دھوتا ہے۔ یہ حقیقی منظر تھا۔ اشوع نے سر جھٹکا۔

مین روڈ سے مڑتے وہ ہال کے نزدیک پہنچ چکے تھے۔ انس اس کے اترتے موٹر سائیکل سٹینڈ پر لگاتا اس کے ساتھ ہال کے داخلی دروازے تک آیا تھا۔ استقبالیہ پر میزبان موجود تھے۔ شاید ابھی لڑکے والے نہیں آئے تھے۔ انس نے اطراف پر نظر گھماتے اشوع کی سمت دیکھا۔ وہاں کل پانچ لڑکے اور دو آدمی کھڑے تھے۔ جن کی نظریں چند سیکنڈز کے لیے غیر ارادی طور پر انکی طرف اٹھی تھیں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تمھارے پاس بینڈ ہو گا۔" انس نے اس کے لمبے بالوں کی ابشار پر نظر ڈالتے اضطراری انداز میں پوچھا۔ اشوع نے حیرت سے اس کے سوال کو جانچا۔

وہ دو قدم اس کی طرف بڑھتا اس کے ہاتھ میں پکڑے ہینڈ بیگ کے ساتھ بندھے رومال کو اپنے ہاتھوں میں لیتا اس کے بالوں کو اس سے باندھ رہا تھا۔ اشوع ٹرانس کی کیفیت میں ساکن کھڑی رہی۔ وہ رسانیت سے کہہ رہا تھا۔ "یہ اترنا نہیں چاہیے انڈر سٹینڈ۔" اس کا نرم لہجہ سنجیدگی لیے تھا جبکہ آنکھوں میں سختی دری تھی۔ اس کا سر خود بخود اثبات میں ہل گیا۔

اپنا ڈوپٹہ سنبھالتی وہ مڑنے لگی جب اس کی آواز پر اسے پلٹنا پڑا۔

"میں ساڑھے آٹھ آجاؤں گا کال کروں گا باہر آجانا۔" اس کی بات پر وہ سر جھٹکتی مسکرائی ی تھی۔ گال پر پڑتا ڈمپل گہرا ہوا۔ وہ جانتی تھی اس معاملے میں اس کی فیملی کوئی ی گنجائش نہیں دیتی۔ بڑی منت سماجت کے بعد تو اسے تقریب میں آنے کی اجازت ملی تھی۔ وہ آہستگی سے سر ہلاتی مڑ گئی ی۔ اس نے اپنے بیگ میں سے فون نکال کر اپنی دوست سے رابطہ کرنا چاہا جب اس کا سر بھک سے اڑ گیا۔ اس کا موبائل وہاں نہیں تھا۔ وہ تیزی سے پلٹی تھی۔ انس وہیں کھڑا اس کے اندر جانے کا انتظار کر رہا تھا۔

"انس بھائی ی۔" وہ اس کی جانب واپس پلٹ آئی ی۔

"کیا ہوا واپس کیوں آگ ئی ی کیا استقبالیہ نے میمنی کو اندر نہیں گھسنے دیا۔" ابکے وہ اپنے ازلی انداز میں شرارت سے مسکرایا تھا۔

"میرا موبائل گھر ہی رہ گیا ہے، چارجنگ پر لگایا تھا۔"

"اچھا۔" اس نے کوئی ی خاص اہمیت نہ دی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"انس بھائی جس فون کی چارجنگ کے لیے میں صبح سے خوار ہو رہی ہوں، امی کی ڈانٹ کھائی ہے، وہ فون گھر ہی چارجنگ پر لگا رہ گیا، اب میں تصاویر کس پر لوں گی؟"

"بغیر سیلفیاں لیے بھی تم اپنی دوست کی مہندی کی تقریب انجوائے کر سکتی ہو۔" وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے مطمئن کھڑا تھا۔

"انس بھائی مجھے اپنا فون دے دیجیے۔"

"واٹ؟" اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"ہاں جی پلیز زززز دے دیجیے ناں فون۔" وہ اس کے سامنے ہتھیلی پھیلائے کھڑی تھی۔ وہ تو اپنا لیٹسٹ آئی فون اپنے دوستوں کو بھی نہیں دیتا تھا۔ اور وہ کتنے آرام سے اس سے مانگ رہی تھی۔

"دے بھی دیں ورنہ کیا میں اندر موجود فوٹو گرافرز کے کیمروں میں تصاویر بناؤں، امی میرا کچومر کر دیں گی سو پلیز آپ مجھے اپنا فون دے جائیں۔" اس کی دلیل پر وہ لاجواب ہو گیا تھا۔ انس نے جیب سے فون نکال کر اس کی سمت بڑھایا۔

"پاسورڈ کھول دیں۔" وہ آنکھیں ٹپٹپا کر بولی۔

"نو پاسورڈ۔" آرام سے اس کے ہاتھ میں فون دیتا وہ دبے دبے غصے سے اسے گھور رہا تھا۔ وہ فون تھامتی اندر کی سمت بڑھ گئی۔ وہ سر جھٹکتا واپس پلٹ آیا۔

——*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

انعمتہ انس کو خیال سے آنے کی تاکید کرتی گاڑی میں بیٹھ گ ئی ی تھی۔ نیازی ہاؤ س سے ایک ساتھ آگے پیچھے تین گاڑیاں نکلی تھیں۔ اور ان کے بعد انس نیازی گھر کی گاڑی لیے اشوع کو لینے نکل گیا تھا۔ اشارہ پر ہوئی ی حرکت پر اس کا خون کھولا تھا اس لیے اب وہ گاڑی پر جا رہا تھا۔

تقریب میں لڑکے والوں کی آمد کے بعد تیز موسیقی نے ماحول بنایا ہوا تھا۔ اشوع اپنی دوستوں کے گروپ کے ساتھ اسٹیج سے ہٹ کر کھڑی تھی۔ تصاویر کا سلسلہ چل رہا تھا۔ اشوع نے اپنا فون شائنہ کو تھماتے اس سے سولو فوٹو لینے کا کہا۔

"یار فوٹو گرافر لے تو رہا ہے، وہی لے لو نا تم بھی، ڈی سی ایل آر پر زیادہ اچھی تصاویر آ رہی ہیں۔" اپنی دوست کی بات پر وہ مسکرائی ی۔ لیکن اس نے کسی غیر کے فیملی فوٹو شوٹ میں اپنی تصاویر نہیں لینے دی تھیں۔ اس نے شائنہ کو زبردستی فون تھماتے تصاویر لے لیں۔

"واؤ آئی ی فون کا رزلٹ تو کمال ہے، یہ تمھارا فون تو نہیں ہے۔" عروب نے مسمرائی ز ہوتے پوچھا۔

"میرے گھر کا فون ہے۔" وہ بس مسکرا کر اتنا ہی بولی۔ جب اس کی دوست کی چھوٹی بہن کے ساتھ ان کی کوئی ی رشتہ دار آنٹی ان کی سمت چلی آئی یں۔ وہ ان سب سے دعا سلام کرنے کے بعد اشوع کی سے بات چیت کرنے لگی۔

"بیٹا آپ کدھر رہتے ہو؟" ان کے اتنے سیدھے انداز پر وہ حیران ہوئی ی۔

"اپنے گھر پر۔" جواب اتنا ہی ٹیڑھا دیا۔ اس کی دوستیں ہنسی دباتی آنٹی کی باتیں انجوائے کرنے لگیں۔

"کتنے بہن بھائی ی ہو اور بیٹا آپکی منگنی وغیرہ ہوئی ی ہے؟" آنٹی اسے محبت سے دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"بچو آنٹی کا دل آ گیا ہے تمھاری موہنی صورت پر، اب تمھیں ابھی انگھوٹی پہنا کر جائیں گی۔" عروب نے اس کے کان میں سرگوشی دی۔ اس نے آنکھیں نکال کر اسے گھورا۔

انعمتہ کا میسج انس کے موبائل پر موصول ہوا تھا۔

"انس نکل گیا تھا۔ اب پہنچنے والا ہو گا تم باہر آ جاؤ۔" انعمتہ کے پیغام پر فون کی سکرین روشن ہوئی جس پر انس کی نیلے جینس شرٹ میں ملبوس عمدہ تصویر وال پیپر پر سجی تھی۔ اس کی دوستوں سمیت آنٹی کی نظر بھی اس کے فون کے وال پیپر پر پڑی تھی۔

"بیٹا یہ کون ہے؟" آنٹی نے استفادہ کیا۔ وہ کہنا چاہتی تھی آنٹی کسی کی ذاتیات میں نہیں گھستے لیکن شائی ستگی سے مسکراتی رہی۔

اس سے پہلے شائی نہ کہنے لگی۔

"آنٹی آپ بھی کیا بچوں والی بات کرتی ہے۔۔۔ آفکورس اس کے ہز بینڈ کی تصویر ہے۔۔۔ اب لڑکی اپنے وال پیپر پر اپنے علاوہ اپنے شوہر کی ہی تصویر لگا سکتی ہے۔" اشوع نے حیرت سے شائی نہ کی طرف دیکھا وہ بڑی مہارت سے اشوع کے نکاح سے اس کے ولیمے تک کی ابھی پوری روداد آنٹی کو سنانے لگی۔

اشوع انھیں خدا حافظ کرتی باہر کی سمت آگ ئی ی۔ وہ باہر کی سمت جاتی دور سے انس کی جھلک دیکھ سکتی تھی۔ وہ سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس پیروں میں سیاہ جوگرز پہنے نک سک تقریب کے لیے تیار اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔

اشوع اس کی طرف تیزی سے بڑھ گ ئی ی۔ موبعدہ وہ آنٹی اس کے پیچھے ہی نہ آ جائیں اس کے گھر والوں سے اس کا رشتہ مانگنے۔ پیچھلے پانچ منٹ میں وہ اپنے بیٹے کے گن گا کر اس کا سر چکرا چکی تھیں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"وہ دیکھیں اس کے ہز بینڈ اسے لینے آئے ہیں۔ تبھی تقریب ختم ہونے سے پہلے ہی چلی گ ئی ی۔" شائی نہ نے کھڑکی سے باہر کی طرف اشارہ کرتے اشوع کی جان ان سے چھڑوائی ی۔ جہاں وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

اشوع اس کے سامنے آرکی۔ باہر لڑکے والے آتش بازیاں کر رہے تھے۔ اندر تقریب عروج پر تھی۔ آسمان شفاف تھا۔ چاندی اپنی مکمل چمک لیے افق پر بڑے ٹھاٹ سے جلوہ آرا تھیں۔ اسٹریٹ لائی ٹس اور سائی ن بورڈز روشن تھے۔

"تمھاری رنگت کیوں اتری ہوئی ی یے۔ کیا بھاگتی ہوئی ی آئی ی ہو؟" انس اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتا خود ڈرائی وینگ سیٹ سنبھالتا تشویش سے بولا۔

"افففف انس بھائی ی کیا بتاؤ شکر ہے آپ صیح وقت پر آگ ئی ے، ایک آنٹی سے بہت مشکل سے پیچھا چھڑوا کر آئی ی ہوں۔" وہ سانس لینے کو رکی۔ انس نے گاڑی مین روڈ پر ڈال دی۔

"اگر ان کا بیٹا ملٹی نیشنل کمپنی میں مینجر ہے تو میں کیا کروں، حد ہو گ ئی ی انھوں نے مجھ سے اتنے سوالات کیے۔۔۔ کھانے میں کیا پسند ہے۔۔۔۔ مزاج کی کیسی ہو۔۔۔ گھر میں سب سے چھوٹی ہو یا بڑی۔۔۔ کتنا پڑھی ہو۔۔۔ وہ تو میرا انٹرویو کرنے بیٹھ گ ئی ی تھیں۔" اپنے مزاج کے مطابق وہ جلد ہی چڑچڑی ہو گ ئی ی تھی۔

"کیا معلوم انھیں تم اپنے بیٹے کے لیے پسند آگ ئی ی ہو، خواتین اصل میں تقریبات میں اپنے چنٹو منٹو کے لیے رشتے دیکھ رہی ہوتی ہیں، یہ کامن بات ہے اتنا سر پر سوار مت کرو۔" وہ مسکراہٹ دباتا اسے نارمل کرنا چاہ رہا تھا۔

"ابھی تو کھانا بھی نہیں کھلا تھا مجھے بھوک لگی ہے۔۔ آپ اتنی جلدی آگ ئی ے۔" اب وہ اس بات کو ذہن سے جھٹکتی یہ بھول گ ئی ی کہ ابھی وہ اس کے آجانے پر شکر ادا کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میمنی تو تم مہندی کا کھانا کھائی ے بغیر ہی آگ ئی ی ہاہاہا ابھی تو سالگرہ کی تقریب شروع ہوئی ی ہو گی۔"
انس فوڈ سٹریٹ کی سمت گاڑی ڈالتا اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"مجھے یہاں سے کچھ کھلائی یں۔" وہ موڈ سیٹ کرنے کو باہر سڑک سے ملحقہ فوڈ اسٹریٹ پر نظر ڈالتی روب سے بولی۔

"روجر باس۔" انس گاڑی سائی یڈ پر روکتا اسے لاک کرتا اندر کی سمت بڑھ گیا۔ اشوع کے پاؤں مسلسل چل کر درد کر رہے تھے۔ اس نے سینڈل اتار دیے اور سر سیٹ کی پشت سے لگاتی آنکھیں موند گ ئی یں۔۔۔ قریب میں ہی کسی مسجد میں درس چل رہا تھا۔ اشوع کا دھیان مولوی صاحب کے بیان کی طرف چل دیا۔ وہ شاید کسی آیت کا مفہوم بیان کر رہے تھے۔

"کوئی ی آپکو کہی لے کر جائے گا تو کوئی ی کہی لیکن آپ نے کہی نہیں جانا، آپ نے دوسروں کے راستوں پر اپنی سمت کا تعین نہیں کرنا، آپ نے بس قرآن کو تھامنا ہے۔ قرآن اللہ نے اتارا ہے۔ اور وہی آپ کو اللہ سے ملوائے گا۔ قرآن ہی آپکو درست راستہ دیکھائے گا۔" اشوع کا پورا دھیان ان کی آواز کی طرف ہو گیا۔

"ہم قرآن پڑھتے ضرور ہیں۔ دین سیکھتے ہیں۔ اسلام میں بہت آگے نکل بھی چکے ہیں لیکن ہم ایک کام ہے جو نہیں کرتے۔۔۔ جس سے ہماری ذات آج بھی اسی مقام پر کھڑی ہے جہاں سے ہم نے آغاز کیا تھا۔ وہ ہے عمل۔۔۔ ہم سیکھ کر عمل ہی تو نہیں کرتے۔" اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ مولوی صاحب کی بیان کردہ بات سنی۔

"قرآن سمجھ کر بغیر عمل کیے بھول جانا ہمیں کوئی ی نفع نہیں دے گا۔۔۔ یہ تو ایسے ہو گیا ساری رات کتاب سے سبق رٹا لیکن صبح پرچے میں کچھ نہ لکھا۔ جس سے آپ پرچے میں فیل ہو جائی یں گے۔ صفر، پھر کوئی ی بہانہ بڑے نتائج سے آپ کو بچا نہیں سکے گا۔" وہ سو آنے صحیح کہہ رہے تھے۔ ان کے لفظوں کی تاثیر اتنی تھی کہ اس کی

WWW.NOVELSHUB.PK

آنکھیں خوف سے نم ہونے لگی۔ ہم انسان نادان ہوتے ہیں جو بھٹکی راہوں پر نکل پڑتے ہیں۔ جبکہ ہم مکمل عقل و شعور رکھتے ہیں۔

"قرآن پڑھ کر بھی جب آپکی روح بے سکون رہے تو آپ کا سیدھی راہوں پر چلنا دشوار ہے۔ لیکن آپ نے قدم بڑھاتے رہنا ہے۔ قرآن کو تھامے رکھنا ہے۔ نیکی کرنے سے رکنا نہیں ہے۔ نیکی آپ کو صراط مستقیم تک لے جائے گی۔ چھوٹی چھوٹی نیکیاں۔۔۔ ننھے ننھے قدم۔۔۔ زرہ زرہ سی کوششوں سے آپکا ایمان بڑھتا جائے گا۔ آپ اللہ ؐ نزدیک پہنچتے جائیں گے۔" درس ابھی جاری تھا۔ انس نے گاڑی کا لاک کھولا سامان اس کی سمت بڑھاتے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ ان کے سڑک پر آگے نکلتے درس کے الفاظ کہی فضا میں جامد رہ گ ئی ے تھے۔ اشوع کا ذہن وہیں کہی اٹکارہ گیا تھا۔

پھوپھو کے لان میں ہی سالگرہ کی تقریب متوقع تھی۔ انس کی تقلید میں وہ پھولوں کے سجے انٹرس ڈور سے اندر داخل ہوئی ی۔ ک ئی ی ستائی شی نظریں ان دونوں کی طرف اٹھی تھیں۔ وہ دونوں انعمتہ کے نزدیک جا رکے تھے۔ ارسلان بھائی ی کے بیٹے کو برتھ ڈے وش کرنے وہ آگے بڑھ گ ئی ی۔ خوشگوار ماحول میں کیک کاٹا گیا۔ کھانے کے وقت اس نے بس انعمتہ کی ہی پلیٹ سے محض ایک آدھ چیز چکھی تھی۔

"اشوع تم صیح سے کچھ لے کیوں نہیں رہی۔" ارسلان بھائی ی کی وائی ف نے چاہت سے اس سے پوچھا تھا۔

"بھابھی بس ابھی مہندی سے آئی ی ہوں تو بس کھایا ہوا ہے میں نے۔" وہ مسکرا رہی تھی۔ دور سے دو آنکھیں اس کے چہرے پر ٹکی تھی۔ جن میں غصہ ناچ رہا تھا۔ عمارہ نیازی بغیر کچھ کھائے اروحہ نیازی کے پیچھے باہر نکلتی چلی آئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ دونوں بہنیں اتنی جلدی کہاں جا رہی ہیں؟" اشوع نے حیرانگی سے روش سے گاڑی لے جاتی اروحہ پر نظر ڈالتے کہا۔

"اروحہ کے سر میں درد ہو رہا تھا تو وہ جا رہی ہے۔" انعمتہ نے کندھے اچکا دی ئے۔

"ہاں یہاں اگر ہم دونوں بہنوں نے یہ بات کی ہوتی تو تایا ابا نے ایسی سنانی تھیں کہ ابو نے ہمیں ہی ڈپٹ دینا تھا۔" اشوع سر جھٹکتی انعمتہ کے ساتھ ارسلان بھائی کے بیٹے کو گفٹس دینے آگے بڑھ گ ئی ی۔

چاندی ہنوز چمک رہی تھی۔

اپنے اندر گہرے راز چھپائے۔

--*-*-*-*-*

شام میں حبس اور گرمی کا زور ٹوٹا تھا۔ نیازی ہاؤس کے اندر آؤ تو اشوع لیپ ٹاپ لیے بالکونی میں بیٹھی نظر آ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں غصہ اور ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"پریٹی سول" نامی آئی ڈی سے کوئی اسے مسلسل پیغامات بھیج رہا تھا۔ انسٹاگرام، فیس بک سے اب سلسلہ واٹس ایپ تک آ پہنچا تھا۔ ابھی واٹس ایپ پر موصول ہونے والا پیغام اس کا پارہ چڑھا گیا۔

"نا جانے کون فضول شخص ہے۔" وہ جھنجھلائی ی تھی۔ لیپ ٹاپ بند کرتی وہ فون لیے بالکونی سے اٹھ آئی ی۔

"کدھر جا رہی ہو میرے بالوں میں مالش کر دو۔" رانیہ صاحبہ نے تیل کی بوتل اس کی جانب بڑھائی ی۔ وہ صاف ستھرائی ی کے معاملات میں بہت نفاست پسند تھی۔ رانیہ صاحبہ کے سر پر مساج بھی وہ خود باقاعدگی سے کیا کرتی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

صوفے پر بیٹھ کر وہ رانیہ صاحبہ کے بالوں میں مالش کر رہی تھی۔ جب اس کے موبائل پر مسلسل کالز کا سلسلہ چل دوڑا۔

"کون بار بار کال کر رہا ہے؟" امی کی آواز پر اس نے موبائل اٹھا کر نمبر بلاک لسٹ میں ڈال دیا۔

"نہیں امی انجان نمبر سے فون آ رہا ہے۔۔۔ مس کالز ہی آئی ہے۔۔۔ جسے ضرورت ہو گی خود دوبارہ کر لے گا۔" اس نے جان چھڑوائی تھی۔ وہ اضرار کو نمبر سینڈ کرنا چاہ رہی تھی لیکن امی کے مساج کے درمیان دھیان سے نکل گیا۔

"بلاک کر دیا میری بلا سے بھاڑ میں جائے۔" وہ مطمئن ہو گئی۔ رات کو ٹیبل لگاتے اس کا فون بجنے لگا۔ اشوع کو تو فون کا ہوش نہیں ہوتا تھا۔ اب بھی اس کا فون لاؤنج میں لاوارثوں کی طرح دھرا تھا۔ کمرے سے نکلتے عمران نیازی کی اس کے مسلسل بجتے فون پر نگاہ پڑی۔

"اشوع تمھارا فون بج رہا ہے دیکھ لو۔" انھوں نے آگے بڑھ کر فون پر ایک غیر ارادی نظر بھی نہ ڈالی۔ انکے گھر میں بچوں کو ایک سپیس دی جاتی تھی۔ لیکن آج اشوع نے دل سے چاہا تھا اس کا باپ آگے بڑھ کر اس کا فون اٹھائے اور سامنے والے کی اچھی کر دے تاکہ وہ جو کوئی بھی ہو اسے دوبارہ تنگ کرنے کی جرات نہ کر سکے۔

"جی ابو اچھا۔" وہ برتن چھوڑتی صوفے تک آئی۔ شام سے تیسرے مختلف نمبر سے کال آ رہی تھی۔ وہ نمبر بلاک کرتی جاتی اور اگلی دفعہ نمبر بدل کر کال آ جاتی۔ اب کہ اس نے غصے میں نمبر ہی بند کر دیا۔ وہ فون وہیں میز پر پٹک کر واپس ڈائی ننگ پر آ گئی۔ کھانا کھا کر وہ لان میں نکل آئی۔ جب اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ سامنے انعمتہ کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ میں دو آئس کریم کپس تھے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"لیڈی ڈیانا آئی س کریم کھائی یں گی۔" وہ انس کے انداز میں اسے چیڑتی ہنس کر کہتی اسکی سمت ایک کپ بڑھاتی قریب چلی آئی ی۔

"شیور" کپ تھامتے وہ دونوں بہنیں لان کے جھولے پر آبیٹھی۔

"آپی زندگی اتنی اداس کیوں ہے؟"

"کیاہوا میری چندا کو جو تمھیں رنگ برنگی زندگی اداس لگنے لگی۔"

"اداسی کی ضروری تو نہیں کوئی ی وجہ ہو۔ کبھی کبھی بے ربط اداسی یونہی ہمارے دل میں بسیرا کر لیتی ہے۔ پھر اپنی ذات بے مول اور زندگی بوجھ محسوس ہونے لگتی ہے۔" اس نے آئی س کریم چکھی تک نہیں۔

وہ اداس تھی۔

اس کا دل خالی تھا۔

اس کی آنکھیں بے نور تھی۔

اس کا وجود تنہا تھا۔

اس کی سوچیں بے لگام الجھی تھیں۔

اس کی مسکراہٹ کھوکھلی تھی۔

تلاش تھی تو کسی مقصد کی۔

ضرورت تھی تو زندگی کی رنگینیوں

WWW.NOVELSHUB.PK

کو محسوس کرنے کی۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(اے محمد ﷺ) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا(۱)

اشوع میری جان جب انسان کی تخلیق ہوتی ہے تو اس کے حصے کے کام اسے سونپ دیے جاتے ہیں۔ نماز روزہ وغیرہ تو دینی فرائض ہیں جنہیں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے انسان کو ادا کرنا لازم ہے۔ جبکہ انسان کو جو اہم ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں وہ انھیں فراموش کرتا جاتا ہے۔ اپنی ذات کی بقا۔۔۔ پر امن زندگی کی خواہش۔۔۔ اپنوں کی خوشیاں ان سب چیزوں کی چاہ کرنے والا انسان سب سے اہم اپنے ذہنی حالت کی پرواہ نہیں کرتا۔ اداسی ذہن کی ابتر حالت ہے۔ دل کو تو ہم نے یونہی بدنام کر رکھا ہے۔ سارے مسائل دل کے نہیں ہوتے۔ یہ جو ذہن ہے نا۔۔۔ اس کی الجھنیں بہت تکھا دینے والی ہوتی ہیں۔ جب کچھ تلخ یاد آتا ہے تو سارا جسم اس کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے۔ دنیا بے رنگ اور زندگی عذاب معلوم ہوتی ہے۔ اس وقت کسی رحم دار کی انسان کو شدید ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رحم آپ نے خود کرنا ہے۔ کوئی ی آکر آپکے ٹرومازسے آپ کو نہیں نکالے گا۔ دل کی اداسی صرف آپکی مسکراہٹ مٹا سکتی ہے۔ آپ مسکراتے جائیں گے اور آپکا ذہن پر سکون ہوتا جائے گا۔ سب آسان ہے۔ سب کام ہوتے چلے جائیں گے۔ اگر کسی چیز کو اس زندگی میں مکمل شادابی کی ضرورت ہے تو وہ آپکا معصوم ذہن ہے۔ جسے آپ نے اپنی ذات کے لیے چاکو نہیں بنانا۔۔۔ ڈھیروں الجھی سوچیں آپکو کوئی ی فائدہ نہیں دیں گی۔ آپ جتنا سوچیں گے اتنا آپ کا دل اداسی کے چنگل میں پھنستا جائے گا۔ آپکو اپنے دل میں خود کے لیے اتنی محبت انڈیلتے رہنا ہے کہ جب کوئی ی آپکی ذات کو بے مول کرنا چاہے۔۔۔ آپکو تنہا چھوڑ جائے تو آپ اپنی محبت خود کو دے سکیں۔ سارے خانے دوسروں کی محبت کے لیے نہیں رکھنے۔ کچھ خانے بس اپنی ذات کے لیے محفوظ کرتے جائیں۔ نہ آج اور نہ آنے والے کل میں کوئی ی آپکو زندگی کی مکمل خوشیاں لاکر نہیں دے سکتا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

یہ صرف آپ کر سکتے ہیں۔

جو موجود ہے۔۔۔جو آپکا ہے۔

جس سے آپکو نوازا گیا ہے۔

اسے پورے من سے قبول کر لیا جائے۔

جو نہیں ہے اسے سوچنا چھوڑ دیجیے۔"

اشوع انعمتہ کے سنگ جھولے پر بیٹھی من سے آئی سکریم کھانے لگی۔زندگی کی الجھنوں کے سہارے اپنی ذات نہیں چھوڑ دینی چاہیے۔

یہ زندگی ہے جو کبھی خوشی دے گی

تو کبھی غم دے جائے گی

مگر ان مراحل میں اگر انسان نے نہیں رکنا

تو جینے سے نہیں رکنا

غم اور خوشی کا ملاپ ہی تو ہے

یہ زندگی

جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا(۲)

WWW.NOVELSHUB.PK

پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے(۳)

جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا(۴)

اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا(۵)

مون سون بارشوں نے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اشوع کلاس میں بیٹھی دل جمی سے لیکچر سن رہی تھی۔

اگر انسان کی ذات کا مباحسہ کیا جائے تو اسے مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس کی حیثیت ہمارے لیے کسی غیر ضروری ذرات سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ جبکہ اسی مٹی کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔

انسان کو اتنی حقیر چیز سے بنا کر بھی اس کے علم کی بنا پر کائی نات کی بلند ترین مخلوق بنا دیا۔

علم انسان خود ہی حاصل نہیں کر لیتا۔

علم انسان کو عطا کیا جاتا ہے۔

آیت الکرسی میں بھی اللہ ﷻ فرماتا ہے۔

"اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جو وہ خود چاہے۔"(البقرہ ۲۵۵)

جو چیزیں انسان دریافت کر رہا ہے۔ یہ ازل سے اس کے علم میں نہ تھی۔ بلکہ یہ تو اللہ ﷻ کی اس کی عقل میں ڈالی گ ئی ی ہے۔ اللہ ﷻ تعالی جب چاہتا ہے انسان کو علم دیتا ہے بغیر اس کے محسوس ہوئے کہ یہ تمام علم تو اللہ ﷻ اسے عطا کر رہا ہے۔

مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے(۶)

WWW.NOVELSHUB.PK

جب کہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے(۷)

کچھ شک نہیں کہ (اس کو) تمہارے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے(۸)

وہ کلاس سے باہر آتی اپنے ڈیپارٹمنٹ سے نکل رہی تھی جب اس کے فون پر انجان نمبر سے کال آنے لگی۔ بارش کے چھینٹے اڑتے اس پر پڑ رہے تھے وہ تیزی سے راہداری کو عبور کرتی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ اشوع نے جھنجھلاتے ہوئے کال اٹھا کر فون کان سے لگایا۔

"جاناں آخر کتنے روز بعد تمھاری آواز سن کر قرار آگیا ہے۔" سامنے وہی نفسیاتی پاگل شخص تھا۔

اشوع کال کاٹنے لگی جب وہ کہنے لگا۔

"میں تمھیں دوبارہ کبھی کال نہیں کروں گا اگر تم مجھے کسی حسین لڑکی کا نمبر دے دو، میری آفر محدود مدت کے لیے ہے۔"

"تم انتہائی گھٹیا شخص ہو اور لعنت ہے تمھاری آفر پر۔" بغیر مزید ایک لمحہ لگائے وہ کال کاٹتی آگے بڑھ گئی۔

اپنے ڈیپارٹمنٹ سے بارش سے بچتی بچاتی وہ گیٹ تک پہنچ گئی تھی۔ اس نے انعمتہ کو اسے گھر سے کسی کو لینے آنے کا پیغام بھیج دیا تھا۔

بادل گرج رہے تھے۔ ٹھنڈی ہواؤں کے تھپڑ کھاتی وہ بھی بہت سے طالبہ کے ساتھ روش سے ہٹ کر ایڈمن آفس کی بلڈنگ کے نیچے کھڑی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

جب کل چار لڑکوں کا گروپ یونی سے دندناتا ہوا نکلتا اس کی سمت آ کھڑا ہوا۔ ان چاروں نے سیاہ ماسک سے چہرے ڈھکے ہوئے تھے۔ وہ ترچھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔ اسے بارش کے ساتھ سگنلز جانے پر شدید غصہ آ رہا تھا۔ آہستہ آہستہ طلبات جانے لگے۔ آدھا گھنٹہ اسے وہیں انتظار کرتے گزر گیا۔ بارش تِرچھی ہوتی اس کے کپڑے بگھونے لگی۔

ایک آدھ طلبہ ہی وہاں ان چاروں کے سوا رہ گئے تو ان میں سے ایک چلتا ہوا اس کے برابر میں آ کھڑا ہوا۔

"مس نیازی پھر تم نے میری آفر کے متعلق کیا سوچا؟" اشوع کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ خوف سے اس کی آنکھیں ساکت ہو گئی۔ پیچھلے ایک ہفتے سے جس نے اس کا جینا محال کر رکھا تھا وہ شخص اس کے سامنے آ کھڑا تھا۔ اور وہ اکیلی بارش میں سڑک کنارے کھڑی تھی۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دل میں وہ اپنے رب سے اپنی حفاظت کی دعائیں مانگنے لگی۔

"تو اب تم مجھے پہچاننے سے ہی ڈر رہی ہو ادھر میری طرف تو دیکھو۔" اسے پہلے کے وہ اس کی سمت بڑھائے ہاتھ سے اسے پکڑتا جب کسی نے درمیان میں ہی اس کا ہاتھ اچک لیا۔

نقاب پوش نے دبک کر اپنا ہاتھ چھڑوایا۔ اشوع نے سر اٹھا کر اس مسیحا کو دیکھا جسے اللہ نے خصوصی اسی کے لیے بھیجا تھا۔ بارش اور اس کے درمیان آڑ بنتا وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔ اشوع کی آنکھیں خوف سے برسنے کو تیار تھی۔

انس نے اس کا ہاتھ جھٹک کر اسے پیچھے دھکیلا تھا۔ جب وہ انس کی گرفت سے نکلتا اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے الٹے قدم بھاگ نکلا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تم ٹھیک ہو؟" انس کا غصے سے چہرہ تنا ہوا تھا۔ لیکن وہ اس سے اس کی خیریت حتی المکان نرمی سے دریافت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔ مجھے گھر لے جائیں۔" ترچھی ڈلتی بارش اس کا چہرہ بگھوتی جا رہی تھی۔ انس اس کے سر پر اپنی چھتری ڈالتا اس کا ہاتھ تھامتا سڑک عبور کرنے لگا۔ اشوع کو محسوس ہوا جیسے کوئی اسے دور سے دیکھ رہا ہو۔ اس نے گردن موڑ کر دیکھنا چاہا جب انس نے اسے پکڑ کر سیدھا چلنے کی تاکید کی۔۔۔ گاڑی میں بیٹھتے اس کے عصاب شل تھے۔

"بہت جلدی آ گئے آپ۔۔۔ میں نے کب سے آپی کو کہا ہوا ہے مجھے لینے آ جائیں۔۔۔ کسی کو پرواہ ہو میری تب نا۔۔ اٹھا کر لے جاتے وہ خبیث مجھے آج تو اچھا ہوتا سب کی مجھ سے جان چھوٹ جاتی۔" اس کا ضبط جواب دے گیا۔ وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگتی تھی۔ انس نے دکھ سے اسے دیکھا تھا۔ وہ ہمیشہ سے ایسی ہی تھی اپنے خول میں سمٹی کسی سے نہ زیادہ بات کرنے والی۔۔۔ ہر لمحہ چڑتی رہنا اور لوگوں کے رویوں سے اس کی ذات انتہا کی متاثر تھی۔

"اتنی فضول ذات نہیں ہے جو ایویں اٹھا کر لے جاتے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیتے انکے اگر تمھیں ہاتھ تک لگاتے۔" وہ اس سے زیادہ سختی سے بولا تھا۔

اشوع نے کوئی جواب نہ دیا وہ آنکھیں موند کر سیٹ سے پشت لگا کر بیٹھ گ ئی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی عمران نیازی کو فون کر کے ان سے پوچھتی اپنے دفتر کے پر سکون ماحول میں بیٹھے آپکو معلوم ہے کیا آپکی اولاد کس حال میں سڑک پر خوار ہو رہی ہے۔ اس نے اپنا غصہ دباتے خود کو پر سکون کرنا چاہا۔

——*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

دوپہر میں حبس اور گرمی سے زمینی مخلوق کا برا حال تھا۔ عزیز نیازی کے گھر کے سامنے اوبر آئی ی کھڑی تھی۔ اشوع جامعہ سے آتی اپنے گھر کا گیٹ کھولتی اندر بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر گھر سے نکلتی اروحہ نیازی پر پڑی۔ نک سک تیار مہرون کرتے کے ساتھ سیاہ ٹراؤ زر پہنے، پیروں میں سیاہ ہیل اور آنکھوں پر کالا چشمہ لگایا ہوا تھا۔ نفیس بیگ کی زنجیر کندھے پر لٹکی تھی۔ چہرے کے نقوش تراشنے سے مزید ابھر کر اس کے چہرے کو دلکش بنا رہے تھے۔ اپنی راج ہنس گردن ہلاتی وہ اس پر ایک غیر ارادی نظر ڈالتی گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گ ئی ی۔ اشوع سر جھٹکتی اپنے گھر میں داخل ہوئی ی۔

کھانا کے وقت سے انعمتہ اسے نوٹ کر رہی تھی۔ اشوع بہت چپ چپ تھی۔

"میری بلبتوڑی کا موڈ کیوں آف ہے؟" انعمتہ نے لاڈ سے اسے بچکارا وہ اسے اس نام سے پکارنے پر چڑی تک نہیں۔ اب کہ انعمتہ نے قدرے حیرت سے اس کا شانہ ہلایا۔

"خیریت ہے؟" اس کے پوچھنے پر اشوع نے ساری بات اسے بتادی وہ اپنی بہن سے کچھ نہیں چھپاتی تھی۔

"کون ہو سکتا ہے؟ کہی تمھارا کوئی ی کلاس فیلو تو نہیں؟"

"ملے تو سہی ایک مرتبہ منہ توڑ دوں گی۔" وہ غصے سے بھری بیٹھی تھی۔

"اضرار سے بات کرتے ہیں۔ جو بھی ہے اس کی طبیعت سیٹ کرنی لازمی ہے۔" انعمتہ پر سوچ نظروں سے کھڑکی کے پار ڈھلتی رات دیکھ رہی تھی۔

——*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع دیر سے کمرے سے نکلی تھی۔ آج ویک اینڈ ہونے کی وجہ سے کلسمندی سے جوس کے گھونٹ گلے سے اتارتے لان کے جھولے پر آبیٹھی۔

"اسلام علیکم بچہ کیسا ہے؟" اضرار کے نرم لہجے پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ وہ ٹراؤ زشرٹ میں ملبوس فریش روش پر چلتا انھیں کے گھر آرہا تھا۔

"وعلیکم اسلام بہت اچھا۔۔۔ اضرار بھائی مجھے بچہ تو نہ کہا کریں اب تو میں اتنی کتنی ساری بڑی ہو گ ئی ی ہوں۔" وہ منہ بسور کر رہ گ ئی ی۔

"چھوٹے کتنے ہی بڑے ہو جائیں بڑے بہن بھائی یوں کے لیے وہ بچے ہی رہتے ہیں۔" اس کی آنکھوں میں وہی نرمی تھی جو اروحہ اور عمارہ کے لیے ہوا کرتی تھی۔

"جوس پیئں گے؟" وہ جھولے سے اٹھ کھڑی ہوئی ی۔

"ابھی جوس پی کر آرہا ہوں۔ ہاں البتہ ناشتہ کروں گا۔۔ تم مجھے تفصیلی مس ئی لہ بتاؤ۔۔۔ انعمتہ کہہ رہی تھی کوئی ی تمھیں مسلسل تنگ کر رہا ہے؟" اس کا لہجہ تشویش لیے ہوئے تھا۔ اب کہ وہ دونوں چلتے اندر کی سمت بڑھ گ ئی ے۔ لاؤ نج میں آتے اس نے ساری صورتحال اس کے گوش گزار دی۔

"ہمم مجھے نمبر دیکھاؤ باقی بے فکر ہو جاؤ اور جلدی سے ناشتہ لے آؤ اور تمھاری بہن کدھر ہے؟" اس نے باتوں میں فوراً اس کا ذکر کر دیا جسے کب سے اس کی نظریں غیر ارادی طور پر تلاش رہی تھیں۔

"گیس کر لیجیے وہ کہاں مصروف ہوں گی۔" اشوع امی ابو کو اضرار کی آمد کا بتانے اندر کی جانب بڑھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ڈونٹ ٹیل می وہ صبح کے اس پہر بھی چینی اور کورئی ین بندروں کو دیکھنے میں مصروف ہے۔" اضرار نے اپنی خوبصورت آنکھیں ترچھی کرتے کہا۔ اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

"بھائی ی آہستہ بولیں ورنہ آپ دونوں کی گرینڈ والی لڑائی ی ہو جانی ہے۔۔۔ بیچارے اتنے کیوٹ تو ہوتے ہیں۔ کم از کم چینی اور کورئی ین ایکٹرز بندر ہونے کا خطاب ڈیزرو نہیں کرتے۔" وہ پیچھے مڑتی ہنس کر کہہ کر واپس چل دی۔

"جس کی بیوی گوڈے گوڈے ان کے عشق میں مبتلہ ہو اسے تو ان کا پاکستان میں بین کروانے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔" وہ کڑھا تھا۔

"پھر آپکی بیوی جلد ہی پاکستان سے دستبردار ہونے کا فریضہ بھی انجام دے جائیں گی۔" اس کی ہنسی لاؤنج میں گونجی تھی۔

"آپی آپکے لاڈلوں کے دل و جانی دشمن آپکی دہلیز پر تشریف لائی یں ہیں جلدی سے نیچے آجائی یں اس سے پہلے وہ وائی ی فائی ی کا کنیکشن ابو کو کہہ کر ہٹوادے۔" انعمتہ کو کمرے کے دروازے پر آکر اطلاع دیتی وہ ہنستے ہوئے اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھتی اسے لیے لاؤنج میں آئی ی۔

--*-*-*-*-*

ٹمٹماتی روشنیوں میں ڈوبے ہوٹل کی پارکنگ میں اوبر آرکی تھی۔ خوبصورت نقوش کی مالک لڑکی کی سیاہ ہیل میں مقیم پیروں کی ٹک ٹک فرش پر ارتعاش پیدا کرتی جارہی تھی۔ استقبالیہ پر رکتے اس کی نگاہیں شناسا چہرے کی تلاش میں تھیں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

کندھے پر لٹکے بیگ سے فون برامد کرتے اس نے "لائی ف لائی ن" کے نمبر پر پیغام بھیجا۔چند سیکنڈز بعد سکرین پر ابھرتا پیغام پڑھتے اس نے گردن دائیں جانب موڑی۔نیلی جینس شرٹ میں ملبوس نوجوان نے اس کو دیکھتے ہاتھ ہلایا۔وہ مسکراتی ہوئی مغروری چال چلتی اس نوجوان کے قریب آپہنچی۔

"ہیلو سویٹ ہارٹ!" بے تکلفی سے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے نوجوان اسے اپنے ساتھ لگاتا،اس کا گال چوم کر سیدھا ہو گیا۔

"اتنے دنوں بعد تم سے مل رہی ہوں۔۔۔سکون مل گیا۔" وہ ایک جذب سے بولتی اس کی جذبے لوٹاتی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

اس کے بازو میں اپنا بازو ڈالتی وہ نوجوان کے سنگ لابی سے گزرتی اندر کی جانب بڑھ گ ئی ی۔

"مس نیازی آپ ہی نہیں آرہی تھی ورنہ آپکا دیوانہ تو ترس گیا تھا۔" اس کے ناراضگی سے کہنے پر لڑکی کے چہرے پر مغرورانہ مسکراہٹ مزید گہری ہو گ ئی ی۔

"جب تک شادی نہیں ہو جاتی۔۔۔انتظار کرنا پڑے گا۔۔امی اکیلے نکلنے نہیں دیتیں تھوڑا مشکل ہوتا ہے اور ابھی ہم لاسٹ منتھ ملے تھے جناب۔" ڈیپ ریڈ لپ اسٹک سے سجے لب مسلسل مسکرا رہے تھے۔

"سوئی ٹ ہارٹ میرا نہیں خیال کہی آنے جانے کے لیے تمھیں کسی کی اجازت طلب کرنا پڑتی ہے خیر۔" آخر میں اس نے سر جھٹکا۔ویٹر کھانا لگا کر جا چکا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تمھاری ورکنگ روٹین کیسی گزر رہی ہے ہیرو۔"نوجوان نے اس کی پلیٹ میں کھانا نکالتے سر اٹھا کر اس کی گہری آنکھوں میں جھانکا۔

"ویل۔۔۔گھر سے دور۔۔۔تمھاری قربت سے دور۔۔۔دیوانے کا حال کیسا ہو سکتا ہے؟"اس کی طرف دل جمی سے دیکھتے وہ بے چارگی سے بولا تھا۔

"سلی بوائے۔"وہ اپنی راج ہنس گردن زرہ سی پیچھے ڈالتی پورے دل سے ہنسی تھی۔

"تم گھر کیوں نہیں آجاتے۔۔۔ایسے میں ہمارا مستقبل ہی سنبھلے گا۔"اس کا میز پر دھرا ہاتھ سہلاتے وہ اسے سمجھانا چاہ رہی تھی۔

"ہمارا مستقبل بہت اعلیٰ ہو گا۔۔۔بے بی ڈونٹ وری اباؤٹ اٹ۔۔۔جسٹ چیل اینڈ بی ہیپی ویدمی ڈارلنگ۔ (Baby don't worry about it..just (chill and be happy with me darling"اس کی آنکھوں میں تپش تھی جو سامنے موجود لڑکی کو ہمیشہ فضاؤں میں رقص کرواتی تھی۔شام باہر گہری ہوتی رات میں بدل رہی تھی۔ان کی گفتگو لمبی ہوتی جا رہی تھی۔نوجوان کی نگاہیں مسلسل اس کے چہرے کے گرد طواف کر رہی تھیں۔وہ بغیر پزل ہوئے اس کی ہر بات کا جواب ادا سے دیتی تھی۔

"میم آپ کونسا فلیور لیں گی؟"ویٹر نے انکے میز پر شیشہ رکھنے کے لیے دریافت کیا۔

"اسٹابری۔"اس کے کہنے سے پہلے ہی نوجوان بول اٹھا۔اپنا فلیور بھی بتا کر وہ اس کے دونوں ہاتھ تھام کر آہستگی سے کہنے لگا۔

My darling, you come to see me once a month while I consider every "
".moment of my life as your imagination

WWW.NOVELSHUB.PK

(میری پیاری تم مہینے میں صرف ایک بار مجھ سے ملنے آتی ہو جبکہ میں اپنی زندگی کے ہر لمحے کو تمھارا تصور سمجھتا ہوں۔)

"جناب میں تمھاری ساری باتیں سمجھتی ہوں۔زیادہ مسکے لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ہونہہ"نخوت سے ناک چڑھا کر کہتی سیدھی ہو کر بیٹھ گ ئی ی۔نوجوان نے مسکراتے ہوئے شیشہ اس کی جانب بڑھایا۔

"اسے حلق تک لے کر جاتے ہیں۔۔۔تم ہمیشہ منہ میں بھر کر ہی نکال دیتی ہو۔"وہ مزے سے بولتا اسے منہ میں بھر تا رنگ بنانے لگا۔

"تمھارے ساتھ میں اپنے سارے شوق پورے کر سکتی ہوں،اپنی مرضی سے جو چاہے کروں تم مجھے کبھی نہیں ٹوکتے یار۔۔۔گھر میں تو ہمارے تمھیں معلوم ہے کوئی ی شیشہ پینا تو دور ذکر تک نہیں ہوتا۔ہر چیز پر روک ٹوک۔۔۔ ہونہہ۔۔۔میں کونسا روز روز پیتی ہوں جو مجھے پریکٹس ہوں۔"اس نے چڑ کر کہتے اس کے بازو پر زور سے ہاتھ مارا۔

"کتنی مہارت سے رنگ بنا رہے ہو یار مت کرو۔۔۔۔مجھ سے نہیں بنتے۔۔۔آہنہہ۔"اس کی بسوری ہوئی ی شکل پر وہ اٹھ کر اس کی کرسی کی پشت پر آ کھڑا ہوا۔

"تم کتنا چڑتی ہو Wild deer(جنگلی ہرن)۔"لاڈ سے اس کے گال کھینچتا وہ قہقہ لگا گیا۔

"بہت بد تمیز ہو تم مائے مسٹر۔"وہ آنکھیں اٹھا کر خفگی سے کہتی شیشہ حلق کے قریب لے کر گ ئی ی اور پھر کچھ دیر بعد اس نے اگل دیا۔

وہ فریش ہو کر ریسٹ روم سے نکلتی اپنا فون چیک کرنے لگی۔وہاں کسی دوست کے اسٹیٹس پر آیت لگی تھی۔

"کہہ دو کہ دیکھو

WWW.NOVELSHUB.PK

آسمانوں اور زمین

میں کیا کچھ ہے؟

اور نشانیاں اور

ڈرانے والی چیزیں

ان کے کام نہیں آتیں

جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔"

سورۃ یونس آیت نمبر ۱۰۱

قرآن کی آیات ایسے ہی ہمارے سامنے نہیں آجاتیں۔ وہ نور ہوتیں ہیں۔ جو اپنے اصل وقت پر ابھر کر ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ قرآن انسان کی زندگی کی راہوں میں روشن سائن بورڈ کی مانند ہے۔ جو اپنی پوری قوت سے آپکو صحیح راہ کی نشاندہی کرواتا ہے۔ اس کے بغیر آپ بھٹک جائیں گیں اور اسکو پڑھ کر آپ اپنی اصل منزل تک پہنچ جائیں گیں۔ لیکن آیات اسی کے سامنے آتی ہے جسے اللہ کمانڈ دینا چاہتا ہے کہ وہ ٹھہر جائے۔۔۔ سنبھل جائے۔۔۔ لیکن انسان خود اسے نظر انداز کرتا جاتا ہے۔۔۔ بے خودی میں بھٹکتا غلط راستے پر اتنا آگے نکل جاتا ہے کہ ہدایت کا نور اس کے قریب منور ہو پھر بھی وہ اسے جھٹک کر گہری اندھیری کھائی میں کود کر خود کے لیے گمراہی کا ایسا عذاب تیار کر لیتا ہے۔۔۔ جس کا کبھی اس نے نہ تصور کیا ہوتا ہے نہ گمان۔

——*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

رات کو میگرین کے سبب اس کی دیر سے آنکھ لگی تھی۔ناجانے رات کا کونسا پہر تھا جب کسی نے اس کی کروٹ بدلواتے اس کا گال تھپکا۔اشوع ذہنی طور پر تھکی ہوئی ی تھی۔اس کی سمجھ میں الفاظ نہیں آرہے تھے۔جبکہ کوئی ی مسلسل اس کا گال تھپک رہا تھا۔اس کی آدھ کھلی آنکھوں کے سامنے دھندلا پن مزید گہرا ہوا اور وہ واپس غنودگی میں چلی گ ئی ی۔

.Happy birthday to you

.Happy bithdday dear Ashwa

.Happy birthday to you

کان کے قریب کوئی ی نرم لہجے اور سریلی آواز میں اسے ہیپی برتھ ڈے وش کر رہا تھا۔پلکوں کے سامنے سے دھند نہیں چھٹ رہی تھی۔اس کا سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔جب اسے اپنے منہ میں چاکلیٹ کا ذائقہ گھلتا محسوس ہوا۔

انعمتہ نے اس کے منہ میں ایک پیس رکھتے دوبارہ اس کا گال تھپکا۔۔۔لیکن وہ غنودگی میں تھی۔

"اشواوے ے ے ے ے۔۔۔۔۔منہ ہلاؤ اور چاکلیٹ حلق سے نیچے لے جاؤ۔" وہ اسے ہوش دلا رہی تھی۔
انعمتہ کی مسلسل کوشش سے بلآخر اس نے چاکلیٹ کا پیس نگل لیا۔وہ سکھ کا سانس لیتی اپنے بستر پر لیٹ گ ئی ی۔
چاکلیٹ کے دو پیس اپنے منہ میں ڈالتی وہ مسکراتی ہوئی ی باقی چاکلیٹ سائی ڈ میز پر رکھتی آنکھیں موند گ ئی ی۔

آج ۲۲ اگست تھی۔

انعمتہ نیازی کا پسندیدہ دن۔

WWW.NOVELSHUB.PK

انس نیازی اور اشوع نیازی کی سالگرہ کا دن۔

اشوع کی آنکھ کمرے میں ہونے والے شور سے کھلی تھی۔ انعمتہ الماری سے کچھ تلاش رہی تھی۔

"افففف آپی صبح صبح اتنا شور کیوں مچایا ہوا ہے۔" وہ کلسمندی سے بستر سے اتری تھی۔

"میڈم صبح نہیں ہے دوپہر کے بارہ بج رہے ہے۔" انعمتہ اپنی مطلوبہ چیز نکال کر الماری بند کرتی اسی جانب بڑھی۔

"ہاہ! میں بارہ سے زائی دگھنٹے سوتی رہ گ ئی ی آپ مجھے اٹھا دیتیں۔" واش روم کی سمت بڑھتے اس نے افسوس سے کہتے سر جھٹکا۔

"میں نے سوچا برتھ ڈے گرل کو ڈسٹرب نہ کیا جائے ویسے ہی وہ بہت نک چڑی ہے کہی اپنی سالگرہ کا دن بھی خراب موڈ سے نہ گزار دے۔" انعمتہ نے اس کے گال کھینچتے لاڈ سے کہا۔

"اب کونسا میں فریش ہوں۔۔ سر چکرا رہا ہے میرا۔۔ اوپر سے رات میں منہ کا ٹیسٹ عجیب میٹھا ہو گیا۔" وہ سر جھٹکی واش روم میں گھس گ ئی ی۔ انعمتہ نے اسے گلے لگا کر سالگرہ مبارک کہا تھا۔ باقی کسی کو اس کی سالگرہ سے کوئی ی مطلب نہیں تھا۔ اس کے موبائل پر دوستوں کے برتھ ڈے وشز آتے جب وہ خود اپنا اسٹیٹس اپ لوڈ کرتی اور وہ بالکل بھی اپنی چیٹس "ہیپی برتھ ڈے" جیسے بے کار میسجز سے نہیں بھرنا چاہتی تھی۔ انعمتہ اس کے لیے ناشتہ لگا کر التمش چچا کے گھر چلی گ ئی ی تھی۔ وہ جانتی تھی آج اس کی کسی اور محبوب ہستی کی بھی سالگرہ تھی۔ جس کو خاندان میں چاہا جاتا تھا۔

جس کو نیازی ہاؤس میں آج سب نے مبارکباد دی ہو گی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

جس پر سب گھر والے چاہتے لوٹا رہے ہوں گے۔

ایک وہ تھی۔

جو کسی کے لیے کوئی ی معنی نہیں رکھتی تھی۔

جس کے والدین نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا تک نہیں دی تھی۔ گلے لگا کر پیار کرنا تو دور کی بات تھی۔

وہ سر جھٹکی ناشتہ کیے بغیر ہی محض جوس کا گلاس اٹھاتی لان میں نکل آئی ی تھی۔ اس کا ذہن تھک چکا تھا۔ بے وجہ کی اداسی اور رشتوں کی محرومی سے۔ وہ آنکھیں موند کر جھولے پر آ بیٹھی۔ اسے معلوم نہ ہوا جب کوئی ی آہستگی سے اس کے نزدیک آ کر اس کا جھولا جھلانے لگا۔

صبح صادق میں ہوتی برسات نے فلک شفاف کر دیا تھا۔ تازی فضا میں رقص کرتی ہریالی اس کی آنکھوں کا نور لوٹانے لگی۔ گلاب اور کلیوں کی خوشبوں سے لان مہک رہا تھا۔ پرندوں کی چہچہاہٹ نے اس کے کانوں میں رس گھول دیا۔ جھولا جھولتے اس کے پیروں میں موجود پازیب چھنچھنا رہی تھی۔ سورج بادلوں کے ساتھ چھپن چھپائی ی کھیلتا اپنی مثبت شعائی یں ہوا سے جھولتے درختوں پر نچاور کر رہا تھا۔

اس کی نتھوں سے براؤ نیز کی مہک ٹکرائی ی۔ اس کے کانوں میں کوئی ی مدھم گہرے میٹھے لہجے میں "سالگرہ مبارک" کہہ رہا تھا۔ جھولا روکتے اس نے آنکھیں کھولی۔

"میمنی سالگرہ والے دن درویشوں والی شکل لیے کیوں بیٹھی ہو، خیریت؟" انس اس کے برابر میں فاصلہ رکھتا بیٹھ گیا۔ ابھی سارے خون سفید نہیں ہوئے تھے۔ کچھ رشتے اپنی چاہت سے اس کی زندگی میں مٹھاس گھولنے کو سلامت تھے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میگرین" یک حرفی جواب دے کر وہ اپنی سیدھ میں دیکھنے لگی۔ اب وہ دونوں ٹانگیں سامنے کیے جھولا جھول رہے تھے۔

"براؤ نیز کھاؤ گی برتھ ڈے گرل؟" انس نے ایک پیس اپنے منہ میں ڈالتے اس سے پوچھا۔

"دل نہیں چاہ رہا۔" وہ کہنا یہ چاہتی تھی لیکن انس کے اسرار پر اس نے اٹھالی۔

"مزے کی ہے نا۔"

"جی میری آپی نے جو بنائی ہے۔" وہ ناک چڑھا کر مزے سے بولی۔

"یہ کیا تم ہر وقت میری آپی کی گردان لگائے رکھتی ہو۔" وہ آنکھیں گول کرتا اسے گھورنے لگا۔

"کیونکہ وہ میری اکلوتی بہن ہے۔" وہ تحمل سے کہتی سامنے کیاریوں میں کھلے پھول دیکھنے لگی۔

"ہاں باقی جیسے ہم تو سوتیلے ہیں۔ وہ میری بھی بہن ہے ہونہہ۔" وہ جل کر کہتا براؤ نیز کھانے لگا۔

"اس لحاظ سے تو آپ بھی میرے بھیا ہوئے۔" اس کی بات پر انس کو اپنے گلے میں گھلتا میٹھا انتہائی کڑوا لگا تھا۔

"تمھارا بس چلے تو تم نیازی خاندان کے سب لڑکوں کو اپنا بھائی بنالو۔" وہ تیکھے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"میرا تو اور بھی بہت سی چیزیں کرنے کو جی چاہتا ہے البتہ بس نہیں چلتا۔" وہ سر جھٹک گئی۔

"مثلاً؟" وہ سنجیدہ ہوا۔

"آپ کو کیوں بتاؤ آپ کیا میرے جینی ہیں؟" وہ آنکھیں سکوڑ کر مصنوعی کھوکھلی مسکراہٹ چہرے پر لاتی اس کی طرف رکھ پھیرے پوچھ بیٹھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ہاں تم سمجھو میں تمھارا جینی ہوں، ایک مرتبہ آزما کر تو دیکھو۔" وہ جذب سے بولا تھا۔ آج اس کی گہری سبز آنکھیں مسکرائی تھیں۔

"زندگی میں کچھ بھی ایسے ہی نہیں ہو جاتا۔ کوئی ی سینس بھی تو ہونی چاہیے۔" وہ جھولا جھولتے اطمینان سے بولی۔

"برتھ ڈے گرل۔۔۔ سینس بھی تبھی کریٹ ہوتی ہے جب انسان کے پاس سمجھ ہو۔۔ جو تمھارے پاس ہے نہیں۔۔۔ خیر جین ئی س انس ہے نا۔" وہ مسخرانہ انداز میں کہتا اس کی طرف رخ پھیر کر بیٹھا۔ اشوع نے منہ بنا کر اس کی بات ہضم کی تھی البتہ دل تو براؤ نیز ک پلیٹ اس کے سر پر پٹخنے کا چاہا تھا۔

"ہمارا سیم برتھ ڈے ہے نا؟" اشوع نے اس کی بات پر اثبات میں گردن ہلائی ی۔

"تو اس لحاظ سے تمھارا جینی تمھارا برتھ ڈے پاٹنر ہو گا۔" وہ سینس بنا رہا تھا۔ اشوع نے انکے ارد گرد پھیلی پھولوں کی مہک محسوس کی تھی۔

"میں ہوں تمھارا جینی اور تم بن جاؤ میرا جینی۔" وہ پر جوش انداز میں بولا تھا۔

"واٹ؟ ہم کیا کوئی ی پانچ سال کے بچے ہیں انس بھائی ی۔" اس نے ناک سے مکھی اڑائی ی۔

"دل تو ابھی بچہ ہے، تم اپنی وشز بتاؤ اپنے جینی کو شاباش۔" وہ پر اسرا تھا۔ وہ کہنا چاہتی تھی یہاں اس کا کوئی ی اپنا نہیں لیکن بغیر دل کی سنے وہ کہنے لگی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"مجھے پرنسس آئی س لینڈ جانا ہے اپنی سالگرہ منانے۔۔۔کپادوپیہ کے ہاٹ ائی یر بیلون میں بیٹھنا ہے۔۔۔کیا جینی مجھے ترکی ٹور پر لے کر جا سکتا ہے؟" وہ شرارت سے کہتی آنکھیں ٹپٹپا کر اپنے برابر میں بیٹھے انس کو دیکھنے لگی۔

"ہاہ!تم نے بہت مہنگی وش کی ہے۔۔ایفل ٹاور دیکھنے کا کہتی تو میں تمھیں لاہور بحریہ ٹاؤن وزٹ کروا لاتا۔۔۔ترکی لے جانے کے لیے مجھے اپنے گردے گروی رکھوانے ہوں گے۔" وہ ہنس کر کہتا اس کے منہ میں براؤ نیز ڈالتا جھولا جھلانے لگا۔

"تو آپ مانتے ہیں جینی مجھے خوش نہیں کر سکتا؟" وہ مسکرا کر کہتی چہکی تھی۔

"جینی تمھیں خوش کر چکا ہے لک۔" انس نے موبائل کی سکرین روشن کرتے فرنٹ کیمرے میں اسے اس کی شکل دیکھائی ی۔وہ مسکرا رہی تھی۔بادلوں سے اٹکیلیاں کرتا سورج اپنی پر نور شعائی یں اس کے چہرے پر ڈالتا اسے رونق بخش رہا تھا۔گال پر ڈلتے ڈنپل گہرے تھے۔عنابی ہونٹوں پر براؤ نیز کا زرہ سا ٹکرا لگا تھا۔انس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا منہ صاف کر دیا۔پرندے چہچہانے لگے۔جینی نے اس کے دل کو شاد باد کر دیا تھا۔کلک کی آواز سے لمحوں کا طلسم ٹوٹا تھا۔انس نے اس کی اور اپنی سیلفی لے کر انعمتہ کو بھیجی۔

"کیا کیپشن لکھا ہے دیکھائی یں؟" اشوع نے فون اس کے ہاتھ سے لیتے منہ بسور کر کہا۔

"We birthday twins celebrating our precious day in princess island #our imaginary world."

"ہاہاہا ہماری تصوراتی دنیا۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی ی براؤ نیز کی پلیٹ اس کے ہاتھ سے لے کر پر جوش انداز میں پوچھنے لگی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"چلیں اب آپ بتائیں اپنی کوئی ی وش۔"

"سوچ لو پوری کر سکو گی۔" وہ شرارت سے گویا ہوا۔

"تصور کرتے ہیں باقی جو ہماری قسمت۔" اس نے صاف گوئی سے کہتے کندھے اچکائے۔

"کبھی بتاؤں گا تمھیں جب کوئی ی ایسی وش ہوئی ی جو میرے لیے میرا جینی پوری کر سکے اور تمھیں پوری کرنا پڑے گی۔" وہ ہنس کر ٹال گیا۔

"مجھے ایسے مسٹری سمائل نہ دیں شاباش وش بتائیں؟" وہ اسی کے انداز میں باضد ہوئی ی۔

"تم میرا جینی ہو اور جینی کو کبھی بھی یاد کر سکتے ہیں۔ سو بعد میں بتاؤں گا۔" وہ مزے سے بولا تھا۔

"ہونہہ اوکے۔" اشوع نے اس کے بازو پر مکہ جڑتے برا منہ بنایا اس کی پہنچ سے دور کیں۔ جنہیں وہ اس سے لینا چاہ رہا تھا۔

کھڑکی سے انعمتہ اور فاتینہ نے یہ منظر دیکھا تھا اور انھوں نے بیک وقت انکی شادبادی کے لیے ہاتھ اٹھاتے ان دونوں کے لیے Happily Everafter کی دعا کی تھی۔ اللہ تعالی اپنے بندوں کی ہر جائی زخواہش کی مراد بھرتا ہے۔ مستقبل میں انکی زندگی کا تصور کرتیں وہ مسکرا رہی تھیں۔

——*—*—*—*

ہلکی ٹھنڈی ہوا نے موسم خوشگوار بنا رکھا تھا۔ انعمتہ فاتینہ کے ساتھ انس کی سالگرہ کی تیاری کر رہی تھیں۔ وہ جو ہر کام میں آگے رہتا تھا۔ اپنی ذات دوسروں پر تھوپا نہیں کرتا تھا۔ لوگوں میں خوشیاں بانٹنے والا خود کے لیے پروٹوکول نہیں مانگتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اس کے لیے یہ کام اس کی بہن کرتی تھی۔اس کی ننھی ننھی خوشیاں وہ بانٹتی تھی۔اب بھی انعمتہ کچن سے نکلتی سجاوٹ کا سامان لیے گھر کے پیچھلے لان کی سمت آگ ئی ی تھی۔اسے مختلف پھولوں اور گملوں سے سجایا گیا تھا۔یہ جگہ شادبادی کا حسین منظر پیش کر رہی تھی۔انعمتہ نے سجاوٹ کا سامان کھولنا شروع کر دیا۔

"کافی پیو گی؟انعمتہ نے اپنے نام کی پکار پر پیچھے دیکھا۔اضرار ڈریس شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے گلاب کا گلدستہ تھامے۔۔۔کافی لیے اس کی جانب آیا۔

"چاہ سے پلائیں تو ضرور۔" وہ مسکرائی ی۔

"تمھیں میری چاہت پر کوئی ی شک وشبہ ہے؟" اس نے ابرو اچکائی ی۔

"آپکی ہر چاہت میرے دل کو شادباد کرتی ہے اور مجھے آپ کے ساتھ سے نوازا گیا ہے۔۔۔ناشکری کہلاؤں اگر آپکی ناقدری کروں۔" اس نے مدھم نرم لہجے میں کہتے اضرار کا اس کی جانب بڑھایا گلدستہ تھاما۔

"آپ کبھی میرے لیے پھول لانا نہیں بھولتے۔" اس نے استفادہ کیا۔

غم بہ دل شکر بہ لب مست وغزل خواں چلیے

جب تلک ساتھ ترے عمر گریزاں چلیے

اس کے شاعرانہ انداز پر وہ کھکھلا کر ہنستی چلی گ ئی ی۔

"اچھا اب رومیو صاحب کام پر لگیں، آپ کو آفس سے گھر اس لیے بلایا ہے۔" اس کی بات اضرار نے درمیان میں اچک لی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کہ مستقبل میں اچھا شوہر بننے کی ابھی سے پریکٹس کر سکوں۔"

اس کے منہ بنا کر کہنے پر انعمتہ نے آنکھیں دکھائی یں۔

"اتنے آپ کوئی ی رن مرید نہیں ہونے والے۔۔۔اپنی بات منوانا آپ کی عادت ہے۔۔۔چاہے نرمی سے یا روب سے ہو نہہ"

وہ سیاہ رنگ کے جھولے والی کرسی جس پر دو افراد بیٹھ سکتے تھے۔اس کو لال گدیوں سے سجایا تھا اس پر جگنو لائی ٹس لگانے لگی۔

"آزما کر دیکھ لینا باقی جہاں لگا کہ بیوی اوور ہو رہی ہے وہاں ضرور ٹوکوں گا کیونکہ ریلیشن شپ میں بیلنس ہونا چاہیے۔کہیں تمہیں اپنی ضد چھوڑنی ہو گی اور کہیں مجھے، کبھی تمہاری چلے گی تو کبھی میری، دونوں افراد کی طرف سے تھوڑا تھوڑا احساس، قربانی اور چاہت سے مل کر ہی میاں بیوی کا رشتہ پروان چڑھتا ہے۔" وہ کیک رکھنے کے مقام پر سجاوٹ کرنے لگا۔

دو گھنٹے کی محنت کے بعد وہ دونوں کچن میں کھڑے کیک بنانے کی تیاری کرنے لگے۔

"چاکلیٹ کیک یا کریم کیک؟"

اضرار نے اس کے تیزی سے سامان جمع کرتے ہاتھوں کو دیکھتے پوچھا۔

"چاکلیٹ نوجوان پارٹی کے لیے اور کریم بڑوں کے لیے۔آپ کو معلوم تو ہے تایا ابو اور ابو چاکلیٹ کیک نہیں کھاتے ہیں۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

اضرار کیبنٹ کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا اس کی ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا۔ انعمتہ نے کنفیوز ہو کر اس کی جانب دیکھا۔

"آپ ایسے مجھے دیکھتے رہے تو کیک کل تک بھی نہیں بنے گا۔"

"میں نے کب کچھ کیا؟" وہ سرے سے مکر گیا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

"ابھی آپ کچھ کرتے نہیں جب کرے گیں تو کیا ہو گا۔" وہ روانی میں کہتی مڑی جب اضرار نے میدہ اپنے ہاتھوں میں بڑھتے اس کے گالوں پر لگا دیا۔ مرد مرد اپنی پسندیدہ عورت کے سامنے بچا بن جاتا ہے۔

"کیا کروں گا۔۔۔ میں تو بہت بیبا لڑکا ہوں۔۔۔ قسم لے لو جو کچھ ایسا ویسا سوچا ہو۔" اس کے معنی خیز لہجے پر انعمتہ نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی ی۔ وہ کہہ کر پچھتائی ی تھی۔

"کچھ نہیں افففف اضرار۔" اس نے میدہ بھر کر اس کے بالوں پر ڈالتے گلابی ہوتے چہرے سے سر جھکا لیا۔

"مستقبل میں معاملات بہت خراب ہونے والے ہیں پرنسس (وہ جب موڈ میں ہوتا اسے اسی نام سے پکارتا تھا۔)" اس کے گھمبیر لہجے پر انعمتہ نے حیرانگی سے سر اٹھایا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے بال جھاڑ رہا تھا۔

"وہ کیوں؟" وہ پوچھ بیٹھی۔

"ایک اتنی حسین بیوی ملنے والی ہے اوپر سے میڈم شرماتی اور ستاتی ایک ساتھ ہے۔" اضرار اس کی طرف جھکتے شرارت سے کہتا کریم اس کے چہرے پر لگا گیا۔

"اضرار!" اس نے چیختے ہوئے چاکلیٹ اٹھاتے اس کے چہرے پر لگانی چاہی جبکہ وہ اسے موقع دیے بغیر دو قدم پیچھے ہٹتا کچن کاؤنٹر کے گرد بھاگنے لگا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میری ان ئی ی شرٹ ہے انعہ بری بات۔"

"جو آپ نے کیا وہ اچھی بات ہے اور شرٹ مجھ سے زیادہ اہم ہے کیا؟" وہ ٹھہر کر پوچھنے لگی۔

"شرٹ پندرہ سو کی ہے جبکہ تمھاری ناراضگی مجھے ہزار کی پڑے گی کاروباری آدمی ہوں۔" اس نے ہنستے ہوئے اسٹائی ل سے کہتے خود کو داد دی۔

"ہونہہ میں نے آئی س کریم پر ماننا چھوڑ دیا ہے۔" وہ اسے آنکھیں دیکھاتی کیک کا امیزہ اون میں رکھنے لگی۔

"کب سے؟"

"ابھی ایک منٹ پہلے سے۔"

"یہ تمھارا ایک منٹ پہلے کا فیصلہ مجھے بہت مہنگا پڑنے والا ہے۔" وہ مصنوعی منہ بسور کر کہتا ہاتھ جھاڑ تا باہر کی جانب بڑھا۔

"آپ مشکلات کے عادی ہیں مجھے معلوم ہے سنبھال لیں گے۔" وہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔

شام کا وقت تھا۔ گھر کے لان میں رنگین روشنیوں، اور پھولوں سے ہلکی پھلکی سجاوٹ کی گئی تھی۔ درمیان میں ایک بڑی میز پر دو خوبصورت کیک رکھے تھے۔ ایک کیک پر "انس کو سالگرہ مبارک" اور دوسرے پر "اشوع کو سالگرہ مبارک" لکھا ہوا تھا۔ انس اور اشوع دونوں اس سرپرائز سے بے خبر تھے۔ ان کی بہن نے یہ سب کچھ ترتیب دیا تھا۔

"سب تیاریاں مکمل ہیں؟" فاتینہ تائی نے خوشی سے پوچھا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ہاں جی، دونوں کو آنے میں تھوڑی دیر ہے۔ لائٹس بند کر دیتے ہیں۔" انعمتہ انھیں بلانے گئی تھی۔

انس اور اشوع ایک ساتھ پیچھلے دروازے سے باہر آئے۔ باہر گھپ اندھیرا تھا۔ دونوں حیران ہو کر رک گئے۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" اشوع نے حیرت سے پوچھا۔

"لگتا ہے کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔" انس جواب دیتا آگے بڑھا۔ ایک دم لائٹس آن ہو گئیں اور سب زور سے بولے تھے۔

"سالگرہ مبارک ہو، انس اور اشوع!"

انس اور اشوع حیرانی اور خوشی کے مارے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہ گئے۔

"یہ سب کس نے کیا؟" انس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"لگتا ہے ہماری بہن کا کام ہے۔" اشوع بھی مسکرائی تھی۔

"یہ سب تم دونوں کے لیے ہے۔ تم دونوں کی سالگرہ ایک دن ہے، تو ہم نے سوچا کیوں نہ اسے خاص بنایا جائے۔" انعمتہ محبت سے بولی تھی۔

وہ دونوں کو کیک کے پاس لے آئی۔ پہلے انس اور پھر اشوع نے کیک کاٹا اور سب نے تالیاں بجائیں۔ عمارہ بے دلی سے ایک طرف کھڑی تھی۔ ابو اور تایا لوگ لاؤنج میں بیٹھے میچ دیکھ رہے تھے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"لگتا ہے آج کی شام یاد گار بننے والی ہے۔" اشوع نے انس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس اسپیشل سرپرائز پر وہ مسکرا رہی تھی۔

"اور تمہارے ساتھ یاد گار لمحے ہمیشہ خاص ہوتے ہیں۔" انس نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب جھک کر کہا۔ اشوع اس کے جواب پر سر جھٹکتی تائی اور امی کو کیک کھلانے بڑھی۔ عمارہ ان کی مسکراہٹ دیکھتی پہلوؤں بدل کر رہ گئی۔

سب خوشی سے کھانے پینے اور باتوں میں مصروف ہو گئے اور شام ہنسی مذاق اور خوشیوں سے بھرپور ہو گئی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*

اشوع انس کی سالگرہ کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔ ان کی پھوپھو کے بیٹے سمیر کے نکاح سے دو دن پہلے آج احتشام چھٹی پر گھر آیا تھا۔ پھوپھو نے ایک ڈھولکی اپنے میکے میں رکھی تھی۔ تمام کزنز لاؤنج میں کارپٹ پر آلتی پالتی مارے بیٹھیں خوب دل جمعی سے ڈھولک پر گیت گاتی نظر آ رہی تھیں۔

"اضرار بھائی اور احتشام بھائی کدھر گئے ہوئے تھے؟" افشاں نے لان میں کچن کی کھلتی کھڑکی سے دیکھتے اشوع سے پوچھا۔

"احتشام بھائی کا سوٹ لینے گئے تھے۔ وہ آج ہی تو آئے ہیں۔"

اشوع اور افشاں کو شرارت سوجھی۔ "ادھر آؤ میرے ساتھ زرہ۔" اس کا ہاتھ تھامتی لاؤنج کے دروازے کے قریب آتے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تایا ابا نے دیکھ لیا نہ تو عزت کا فالودہ کر کے رکھ دیں گیں۔" اشوع کو انکے مزاج کا ڈر تھا۔ باقی وہ افشاں کے ساتھ شرارتیں انجوائے کرتی تھی۔

"بڑے ماموں سب کے ساتھ باہر لان میں بیٹھے ہیں۔ انھیں یہاں ہوتی فوٹیج تو نہیں ملتی۔ چل شاباش میرے چیمپین چھوٹا سا کام ہے۔ بڑا جگر کر کے کر آؤ۔" اس نے اشوع کو دروازے کی سمت دکھیلا۔

"افشی تمھارے پنگوں نے میرا جگر ویسے ہی بہت بڑا کر دیا ہے۔" باتیں کرتی وہ دروازے کے نزدیک آگ ئی ی۔ لیکن وہ اکیلی نہیں آگے بڑھ رہی تھی۔ بلکہ پاؤں کے ساتھ ڈسٹ بن بھی دکھیل رہی تھی۔ جواب دروازے کے عین سامنے آگ ئی ی تھی۔

اضرار لان میں بیٹھے مرد حضرات کی سمت بڑھ گیا۔

احتشام سوٹ لیے اندر کی جانب بڑھ آیا۔

افشاں لان سے اسی جانب آتے احتشام پر نظر پڑتے کچن کی طرف مڑگ ئی ی جبکہ اشوع دروازے کے ساتھ کھڑی تھی۔ اسے کچھ سمجھ نہ آئی ی۔ وہ دائیں جانب سڑھیوں کے ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھولتی اندر ہوگ ئی ی۔ جب زور سے اس کا تصادم کسی سے ہوا۔

"ہائے اللہ!مر گیا۔۔۔ میرا سر پھٹ گیا۔۔۔ میری یاداشت چلی گ ئی ی۔۔ آہ۔" انس زور و شور سے دہائی ی دیتا اس کے سامنے سے ہٹا۔

"اتنے آپ کوئی ی موم کے بنے ہیں۔ زرہ سی ٹکر سے ٹوٹ پھوٹ گ ئی ے ہو نہہ۔" اس نے اپنا ماتھا سہلاتے ناک چڑھائی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تم تو کچھ بولو ہی نہ میمنی اندھوں کی طرح میرے ہی گھر میں بھاگ رہی ہو اور اوپر سے مجھے ہی نارمل بیہیو کرنے کی نصیحتیں کرتی ہو۔" انس نے اس کے پیچھے دروازے سے باہر جھانکا۔ اشوع نے بھی گردن پھیر کر باہر دیکھا۔

احتشام نے لاؤنج کا دروازہ دیکھلتے اندر قدم رکھا لیکن سامنے کا منظر اسے حیران کر گیا۔ ڈسٹ بن اس کے زور سے اڑتی ہوئی ی کچن سے کسٹرڈ کے باؤل تھامے نکلتی انعمتہ کے ساتھ باہر آتی نورین کو لگی۔

نورین کے چونک کر اچھلنے سے انعمتہ کے ہاتھوں میں اٹھائے باؤل چھوٹتے ڈھولک بجاتی ارفعہ کی گود اور آرزو کے سر پر گرے۔ ساری لڑکیوں کے گیت گاتے ہونٹ تھمے۔ خالی ڈسٹ بن نورین کو لگ کر ترچھی اڑتی ہوئی ی کچن کے دروازے میں کھڑی یہ سب انجوائے کرتی افشاں کی ٹانگ پر جا لگی۔

"آؤچ۔" سب سے اونچا وہ چیخی تھی۔

"ہاہاہا لڑکیوں کی محفل میں ڈسٹ بن دیوانی۔"" انس مسکراتا ہوا لقمہ دیتا باہر آ گیا۔ انعمتہ اور احتشام سمیت سب نے اسے گھورا تھا۔ اس کے کندھے کے پیچھے سے جھانکتی اشوع دو قدم مزید پیچھے کھسک گ ئی ی۔

"مجھے ایسے کیوں گھور رہے ہو، میں نے یہ عظیم کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔" انس نے ہاتھ اٹھاتے وہاں سے دوڑ لگا دی۔

احتشام اپنا سوٹ اشوع کو تھماتا اس کے پیچھے بھاگا۔ اب اپنے لان سے عزیز تایا کے لان میں پھر وہاں سے عمران چاچو کے گھر کے گرد دوڑتے انس آگے آگے اور احتشام پیچھے پیچھے تھا۔

"یار میں نے نہیں کیا۔ اب اپنی محبوبہ کی بھی قسم لے لو یقین مانو تم نے پھر بھی نہیں سننی۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"بیٹا کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے تم سے معصوم کوئی لڑکا پورے لاہور میں نہیں۔۔۔کیا حرکت تھی یہ؟شکر کرو ابھی امی کے جہیز کا باؤل نہیں تھا ورنہ پورے مہینے اٹھتے بیٹھتے امی کی صلواتیں سنتا۔"احتشام نے اس کے پیٹ میں مکہ جڑھا۔

"بھائی ی اللہ جھوٹ نہ بلوائے۔۔زیادہ دکھ امی کے باؤل ضائع ہو جانے کا نہیں بلکہ کزنز کے سامنے اکورڈ سچویشن فیس کرنے کا ہے۔"

انس نے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرواتے مسخرانہ انداز میں کہتے لاؤنج کی کھڑکی سے اندر جھانکا۔اشوع ارفعہ اور آرزو کو لیے اپنے گھر کی جانب بڑھتی دیکھائی ی دی۔اس کی نگاہیں انکی جانب ہی تھیں۔وہ ارفعہ اور آرزو کو بدلنے کے لیے لباس دینے کے لیے عمران نیازی ہاؤس جا رہی تھی۔باقی سب نے محفل دوبارہ جمالی تھی۔

اشوع نظر ملتے ہی فوراًسیدھی ہوئی ی اور اپنے آگے چلتی ارفعہ سے ٹکرائی ی۔انس نے جاندار قہقہ لگاتے احتشام کی طرف دیکھا۔جو اس کے شرارتی انداز پر کنفیوز ہوا۔

"ایسے مجنوں بنا کیوں پھر رہا ہے؟"انس نے ابرو اچکائی ی۔

"جس کے سامنے اچھا امیج بننا چاہیے وہ میڈم وہاں موجود ہوتے ہوئے بھی اگنور کر گئی ی۔باقی جن سے لینا دینا نہیں وہ مسمرائی زہو کر دیکھیں یا سبزی والا سمجھ کر کیا فائی دہ ہو نہہ۔"احتشام نے سر جھٹکتے واپسی کے لیے قدم بڑھا دی ئی ے۔

"فکر نہ کرو اس کے موڈ پر منحصر ہے کب اروحہ فرینڈلی ہو جائے کب موڈ میں آجائے۔۔۔تم زیادہ سیریس لے رہے ہو۔"انس نے اس کا موڈ بحال کرنا چاہا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"خیر اسے چھوڑو تم بتاؤ یونی کیسی جا رہی ہے؟" وہ دونوں بھائی ی باتیں کرتے واپس لان کی سمت مڑ گ ئی ے۔ بظاہر احتشام نارمل نظر آ رہا تھا۔ انس کے ساتھ مسکرا رہا تھا لیکن اس کی سوچ مسلسل کسی نقطے پر سوچ رہی تھی۔

"بھائی ی جان ہمیں آئی س کریم کھلانے لے کر جائی یں۔" افشاں نے ارسلان اور سمیر کو لان سے آتے گھیر لیا۔

"بھ ئی ی اپنے لاہور والے بھائی ی کو گھیر و۔ ہماری ماموں کے گھر تو جان بخشی کر دیا کرو۔" ارسلان نے جان چھڑائی ی۔

"اجازت کون لے کر آئے گا؟" عمارہ نے اضرار کی طرف سب کو تکتے پا کر سوال داغا۔

"تمھارے بھائی ی ہیں سو تم جاؤ اور اضرار بھائی ی سے کہو ہمیں لے چلیں۔" ارفعہ نے حل بتایا۔

"مجھے کوئی ی شوق نہیں ہے آدھی رات کو بھائی ی سے عزت کروانے لگا۔" وہ نخوت سے کہتی کندھے اچکا گ ئی ی۔

"انعمتہ آپی آپ کوشش کریں ناں۔" افشاں نے منت کی۔

"میں تایا ابو اور ابو کے سامنے جا کر نہیں کہنے والی۔۔۔ تم لوگوں کے بھائی ی ہیں۔ اپنی جنگ خود لڑو۔"

"اروحہ یار تم سب سے دبنگ ہو۔۔۔ جاؤ اپنے بھائی ی کو بولو تمھیں آئی س کریم کھانی ہے۔"

"وہ آئی س کریم کھلانے لے جانے کی جگہ مجھے فریج میں لازمی بند کر دے گا۔" اروحہ نے خوشگوار موڈ میں مذاق کیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اضرار اور اروحہ کی کم ہی بنتی تھی۔ بلکہ یوں کہا جائے انکی آپس میں بہت لگتی تھی۔ چھوٹی سی بات پر انکا جھگڑا ہو جایا کرتا تھا۔

"اشوع تم کیوں نہیں جاتی۔۔۔ جاؤ ابو سے اجازت لے آؤ تو بھائی ی ہمیں لازمی لے جائیں گے۔" عمارہ نے خاموش کھڑی اشوع کی طرف دیکھتے اسے یونہی کہہ دیا۔

"اشو تم جاؤ اپنے بھائی ی جان سے کہو بلکہ عمارہ تم بھی اس کے ساتھ جاؤ۔۔ اتنی سی بات نہیں منوا سکتیں؟" آرزو نے ہونق بنی اشوع کا ہاتھ پکڑ کر اسے لان میں دھکیلا ساتھ عمارہ کو بھی گھسیٹ دیا۔

"میں کیوں کہوں؟ تم جاؤ اپنے اضرار بھائی ی سے کہو۔"

اشوع لان کی گھاس پر قدم جھاتی وہیں ٹھرگ ئی ی۔

"دونوں ایک ساتھ کہو اپنے اپنے بہنوئی ی سے شاید تم دونوں کی مان لی جائے۔ آفٹر آل ایک لوتی سالی ہو دونوں۔" انس ایلین کی طرح نمودار ہوتا اشوع کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔

"انس بھائی ی آپ سے بڑا جگاڑو ہمارے میں کوئی ی نہیں۔۔ جائیں اجازت لے کر آئی یں۔" اشوع نے جان چھڑوائی ی۔ عمارہ نے اس کا مان بھرا لہجہ دیکھ کر پہلو بدلا۔

"انس تم کیوں نہیں جاتے بھائی ی سے بات کرنے۔"

عمارہ نے بھی منانا چاہا۔ انس نے ناک چڑھائی ی۔

"تم دونوں بیبیوں کو قربانی کا بکرا میں ہی لگتا ہوں۔ چلو شاباش اب جاؤ اپنے اپنے بہنوئی ی سے درخواست کر لو شاید مان جائی یں۔۔۔ میری بات مان ہی نہ جائے ڈریم بوائی ز۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

انس نے مسخرانہ انداز میں کہتے قدم انکی جانب بڑھادئی یے۔اضرار اور احتشام کے کان میں کچھ کہتا انھیں اپنے ساتھ لیے واپس ان کی جانب آیا۔

"ہاں بھئی ی محفل ختم ہوگئی ی تم لوگوں کی؟"اضرار کا موڈ خوشگوار تھا۔

"بھائی ی اشوع کو آپ سے بات کرنی ہے۔"عمارہ نے اسے گھسیٹا۔

"کیا ہوا اشوع خیریت؟"اضرار کے ذہن میں فون کالز کا مس ئی لہ آیا لیکن وہ سب کے سامنے اپنی بہن کا مس ئی لہ نہیں رکھ سکتا تھا۔اس لیے بس تشویش کا اظہار کیا۔

"احتشام بھائی ی ہمیں آئی س کریم کھانے جانا ہے۔اضرار بھائی ی سے بولے ہمیں لے جائی یں۔"اشوع نے احتشام کے کان میں آہستہ سے کہا۔لاؤنج میں کھڑی اروحہ نے تیز نظروں سے یہ منظر دیکھا تھا۔

"یہ کیا رازداری سے بات کر رہے ہو؟"اضرار نے ابرو اچکائی ی۔

"بروا نہیں کہی باہر نہ لے چلیں۔۔۔اشوع بتا رہی ہے انعمتہ کا سر درد ہو رہا یے۔تھوڑی تازہ ہوا میں چلتے ہیں۔"احتشام نے مسکراہٹ دبائی ی۔

"بس یہ مس ئی لہ تھا؟"وہ تصدیق چاہ رہا تھا۔

"آپکو کوئی ی یہ معمولی مس ئی لہ لگتا ہے بھئی ی ہماری بہن اگر تکلیف میں ہو تو کیا ہم بھائی ی سکون کی نیند سو سکتے ہیں؟نہیں ناں۔"انس نے خود ہی سوال کا جواب دیا۔اس کی اداکاری پر اضرار نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔وہ اس کی تمام چال ڈھال جانتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ایک کام کرتے ہیں۔ آئی س کریم کھا کر آتے ہیں۔ انوا چھا فیل کرے گی۔ باقی سب بھی اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں اب نجانے کب دوبارہ چھٹی پر آؤ۔" احتشام نے ایمو شنل کرنا چاہا۔

"سر درد ہونے پر آئی س کریم کون کھاتا ہے۔۔۔ چائے پی لے۔۔ پینڈول کھا کر تھوڑی دیر آرام کرلے۔۔۔ ڈھولکی میں گیت تو بہت دل جمی سے گائے جارہے تھے۔" اضرار انکی ساری بات منٹوں میں سمجھ گیا تھا۔ اتنے وہ سیدھے نہیں تھے۔ لاؤنج میں کھڑی انعمتہ کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ رلیکس کھڑا تھا۔

"ابھی ہماری بہن تمھاری مسز نہیں بنی لڑکے۔۔۔ اس کے بھائی زندہ ہیں چلو انس گاڑی نکالو۔" احتشام نے رعب جھاڑا۔

"فوجی صاحب زرہ گھر کے ہیڈ آفس سے اجازت نامہ تو لے آؤ۔" اضرار نے لان کی طرف ہاتھ لہراتے ٹھوکا لگایا۔ اب کہ ان سب کی اتری ہوئی شکلیں دیکھ کر اسے ترس آگیا۔ وہ مسکراتا ہوا احتشام کو لیے واپس آگیا۔ ان دونوں کے لیے بڑوں سے اجازت لینا سکینڈوں کا کام تھا۔

اشوع اور عمارہ اندر آگئی یں۔ جب کچھ دیر بعد ہی انس پر جوش انداز میں اندر آیا۔

"تین منٹ کے اندر ساری عوام پورچ میں پہنچ جائے۔۔۔ اضرار اور احتشام بروز گاڑی نکال رہے ہیں۔"

"یاہو!" وہ سب ایک ساتھ نعرہ لگاتی باہر آئی یں۔

اضرار کی گاڑی میں آگے انعمتہ اور اروحہ جبکہ پچھلی نشستوں پر بھابھی، آرزو، ارفعہ اور نورین بیٹھ گ ئی یں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

احتشام کی گاڑی میں آگے اشوع اور عمارہ جبکہ پیچھے چھوٹی پھوپھو کے بچے بیٹھ گ ئی ے۔ انس، اہل اور سمیر احتشام کی گاڑی کی ڈگی کھول کر اس میں برجمان ہو گ ئی ے۔ ارسلان اور عمیر انس کی بائی یک پر نکلے تھے۔

انکا سارا گروپ پندرہ منٹ بعد آئی س کریم بار سے آئی س کریم کھا کر اپنے علاقے کی سڑکوں پر گھومتے انجوائے کر رہا تھا۔

"دولہے کا سہرا سہانا لگتا ہے۔"

انس اور اہل نے سمیر کو اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ اضرار، احتشام، ارسلان عمیر اور چھوٹے کزنز انکے گرد بھنگڑا ڈال رہے تھے۔

پانچ لڑکے زور و شور سے شغل لگاتے احتشام کی گاڑی کی ڈگی میں بیٹھ گ ئی ے۔ احتشام نے گاڑی کو ریس دی۔ انکے پہلے قہقے پھر چیخے نکل گ ئی یں۔

"سستے سنگر رز اترو میری گاڑی سے۔" اس کی آواز پر وہ آدھے اسے سناتے اتر گ ئی ے باقی یونہی بیٹھے رہے۔

اضرار نے گاڑی اسٹارٹ کی سامنے سے انس آکر اس کی گاڑی کے بونٹ پر چڑھ گیا۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی انعمتہ کی غیر متوقع چیخ پر اضرار نے کانوں میں انگلیاں ٹھونسی۔

"شادی سے پہلے ہی یہ لڑکی مجھے بہرہ کروائے گی۔" وہ ہنسا تھا۔

انس قہقہ لگاتا انعمتہ کے کڑے تیور دیکھ کر جمپ لگاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"تم مجھے سے پٹو گے آؤ تمھیں سٹنٹ کرواؤں۔" انعمتہ اس کے پیچھے گاڑی سے نکلی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اپنے ہونے والے میاں کو دیکھو۔۔۔مجھے کیوں رگڑ رہی ہے پگلی۔" وہ دوڑ لگا کر وہاں سے نکل گیا۔اضرار نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا۔

"بچہ ہے چھوڑو۔"

"ہاں جی مجھ سے بڑا چھ فٹ کا بچہ لگتا ہے وہ آپکو۔" اس نے کڑے تیوروں سے اضرار کو دیکھا۔

"تمھیں اس کے بڑے ہو کر بھی ایسی حرکتیں کرنے کا دکھ ہے یا اپنا قد اس سے چھوٹا ہونے کا؟" وہ شرارتی انداز میں کہتا اسے لیے آگے نکل آیا۔

"دونوں کا ہی نہیں۔" وہ اپنے بھائی کی حرکتوں سے واقف تھی۔

"میمنی آئی س کریم تو چیک کرواؤ۔" انس نے اس کے کپ میں سے چمچ بھرا۔

".Don't stole my icecream man"

"کم گلہ پھاڑو۔۔۔ایک چمچ ہی لیا ہے وہ بھی تمھاری ان آنکھوں کے سامنے۔" انس نے اس کی آنکھوں کی طرف دو انگلیوں کی وکٹری بنا کر اسے ایسے دیکھا گویا اس پر احسان کیا ہو۔وہ گھوری سے نوازتی پیر پٹخ کر رہ گئی۔

"بائے داوے میری زیادہ مزے کی ہے۔" وہ فخریہ انداز میں کہتا آئی س کریم کھانے لگا۔

"واقع؟ ایویں بول رہے ہیں ہمیشہ ایسی ہی میری چیز چیک کرتے ہیں ہونہہ۔" اس نے ناک چڑھائی۔

"جب میری مسز آجائے گی کسی کو منہ تک نہیں لگاؤں گا۔۔۔ترسو گے سب انس نیازی سے بات کرنے کے لیے۔" اس نے شان بے نیازی سے کہا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اتنے آپ رن مرید۔۔۔بیوی کو بھی آگے لگائے رکھنا ہے۔ویسے کچھ لوگ مر رہے ہیں آپکی مسز کے رتبے پر فائز ہونے کو؟"اس نے رازدارانہ انداز میں کہتے عمارہ کی سمت دیکھا۔انس نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔عمارہ نے اپنی طرف کسی کو تکتا پا کر نظریں پھیریں۔سامنے انس کو دیکھ کر وہ شرمائی۔

انس نے لاحولہ والا قوت پڑھتے سر جھٹکا۔

"ہاہاہا لڑکا شرما رہا ہے۔۔۔انس بھائی آپ ہاں کریں میں تائی امی سے بات کرتی ہوں۔عمارہ جیسی بھابھی لانے کا بھی اپنا ہی مزہ آئے گا۔اس کا ہی اسٹیمنا ہے جو آپ سے شادی کرنے پر تُلی ہے۔"وہ مذاق میں اسے رگڑ رہی تھی۔

"کیوں کیا کمی ہے مجھ میں میمنی جونک چڑھی لڑکی میں ڈیزرو کرتا ہوں۔"اس نے البتہ عمارہ کا نام نہیں لیا تھا۔

اشوع نے اسے سر سے لے کر پاؤں تک ایک نظر دیکھا جیسے اس کا مذاق اڑا رہی ہو۔انس نے ابرو اچکائی۔

وہ سبز آنکھوں والا کبھی نہ تھکنے والا ایلین تھا جس کی بیٹری شرارتوں سے چارج ہوتی تھی۔دارز قد مسکراتے چہرے والا مکمل شخصیت کا مالک نوجوان جس کا بھی نصیب بنتا وہ نوازی جاتی۔

"یہ شخص واقعی کسی نک چڑھی لڑکی کو ڈیزرو نہیں کرتا"اس نے دل میں اقرار کیا لیکن کہا تو بس اتنا ہی۔

"کیا آپ شیشہ نہیں دیکھتے؟"وہ مسکراہٹ دبا کہ کہتی اس کا مذاق اڑا گئی۔

"آنکھیں کھولوا بھی دیکھ لیتا ہوں۔"اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے مٹکائیں۔انس کے مکمل سنجیدہ انداز پر وہ دو پل حیران ہوئی پھر وہ دونوں قہقہ لگا کر ہنستے چلے گئے۔

اشو نے اس کے مگ میں سے چمچ لے کر منہ میں رکھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میری زیادہ مزے کی ہے ہونہہ۔" وہ منہ بنا کر کہتی اسے چڑھا گ ئی ی۔

"تمھارے پاس میرے والا فلیور جو نہیں ہے میمنی اس لیے کہہ رہی ہو۔" اس کے مسخرانہ انداز میں کہنے پر وہ سوچ کر رہ گ ئی ی۔

"وہ آدمی کبھی اپنی بات سے نہیں پلٹتا تھا۔اس کے دلائی ل کے سامنے کسی کی نہیں چلتی تھی۔"

"ہم پہلے بھی یہاں آئی ے ہیں۔۔۔احتشام بھائی ی کی پسندیدہ جگہ ہے۔" افشاں نے اشتیاق سے اشو کی بات پر سر ہلایا جبکہ آئی س کریم کھاتی اروحہ نے ناگواری سے اشوع کی بات سنتے سمیر کے ساتھ مسکراتے ہوئے کھڑے احتشام کو دیکھا تھا۔

"تمھارا درد ٹھیک ہو گیا؟" اضرار نے روڈ سائی یڈ چہل قدمی کرتے انعمتہ سے پوچھا۔وہ باقی سب سے آگے نکل آئے تھے۔

"درد۔۔۔مجھے؟" اس کے چونکنے پر اضرار نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اوہاں بہت درد ہو رہا۔۔۔بہت درد ہے مجھے۔" اس نے بات بنانی چاہی۔انس اس کے گوش یہ بات نہیں گزار سکا تھا لیکن وہ جانتی تھی اضرار ایسے ہی کوئی ی بات نہیں کرتا تھا۔انس کے آئی یڈیاز سے وہ بچپن سے واقف تھی۔اس نے اس کی فکر پر سر جھکاتے مسکراہٹ دبائی ی۔

"کہاں درد ہو رہا ہے؟" وہ بڑی فرصت سے اس کے چہرے کو دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

"ضرور انس نے کوئی ی کام ڈالا ہو گا۔" وہ سوچ کر رہ گ ئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میرے پاؤں میں۔" انعمتہ اپنے قدموں کی طرف اشارہ کرنے کو جھکنے لگی جب اضرار نے اس کے سر پر ہتھیلی سے دباؤ ڈالتے دوسرے ہاتھ سے اس کا ماتھا چیک کیا۔

"تمھیں بخار تو نہیں ہو رہا۔" وہ برا پھنسی تھی۔ اس نے آنکھیں وا کرتے معصوم شکل بنائی ی۔

دور سے انس نے کیمرے کا کلک کرتے اس لمحہ کو حسین یاد کے طور پر محفوظ کر لیا۔ وہ اپنی بہن کے ساتھ سائے کی طرح رہتا تھا۔ اضرار کے ساتھ چہل قدمی کرتے دیکھ وہ بے فکر لوٹ آیا تھا۔ اضرار کے کردار کی وجہ سے وہ واحد شخص تھا جس پر انس انعمتہ کے حوالے سے بھروسہ کر سکتا تھا۔ اضرار نیازی کے ساتھ انعمتہ نیازی محفوظ محسوس کرتی تھی۔

انعمتہ اس کی آنکھوں میں جگمگاتے قوس کے رنگ دیکھ کر کنفیوز ہو کر سیدھی کھڑی ہو گ ئی ی۔

"اب درد نہیں ہو رہا۔ یہ رات کتنی پر سکون ہے ناں۔" وہ بات بدل کر دور تک جاتی سنسان سڑک کو دیکھنے لگی۔ اضرار ابھی بھی اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھتا مسکرا رہا تھا۔ مسکراہٹ اس کے چہرے پر بہت جچتی تھی۔

انعمتہ اپنی آئی س کریم کھا چکی تھی۔ اضرار نے اسے اپنے کپ کی طرف تکتا پا کر اپنا کپ اس کی جانب بڑھایا۔

"اور چاہیے؟" اضرار نے ابرو اچکائی ی۔

"جی۔" انعمتہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ عورت اپنے پسندیدہ مرد سے سب لاڈ اٹھواتی ہے۔

"تم کھا سکتی ہو۔" اضرار اپنی آئی س کریم اس کے ہاتھ میں تھماتا مسکراتا ہوں افق کو دیکھتا آگے قدم بڑھانے لگا۔

"اتنی چاہت اور فرمانبرداری شادی کے بعد بھی دیکھائیں گے؟" وہ اس کے پیچھے چل دی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"بیوی وفاداری دیکھائے تو مابدولت اپنا تن، من اور دھن اسے ہی پیش کر دے گا۔" وہ آنکھ دبا کر کہتا اس کا ہاتھ تھامتا اسے اپنے برابر لے آیا۔

"یک وفا کے بدلے اتنا کچھ ملے گا؟" وہ عنابی لب دبا کر اسے ستانے کو کہہ گ ئی ی۔

"مرد پورا دن اپنے خاندان کی فلاح کے لیے خوار ہوتا ہے۔ روپیہ کماتے وقت اسے اپنے گھر کے سکون اور خوشحالی کے سوا کسی چیز کی تمنا نہیں ہوتی اور ایک باشعور بیوی اس کے کندھوں کا بوجھ اپنی غیر مشروط وفا سے بانٹتی ہے۔ شوہر پرنس ہیری یا بلگیٹ ہر ایک کو نہیں ملتا لیکن اپنی استطاعت کے مطابق مرد عورت کی ہر جائز ضرورت، خواہش اور چاہت پورا کرنے کے لیے سارا دن خون پیسنہ ایک کر دیتا ہے۔ بدلے میں گھر کی دہلیز پار کرتے بیوی کی پاکیزہ مسکان دیکھ کر ہی اس کی ساری تھکان اڑن چھو ہو جاتی ہے۔" اضرار نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے اطمینان سے کہا۔

"جناب آپ بے فکر رہیں میں آپکا ہر اچھا برا وقت ایک اچھی بیوی کی طرح بانٹوں گی۔" وہ پر جوش انداز میں کہہ گ ئی ی۔

"مجھے اسی پاکیزہ ساتھ کی چاہت ہے۔" اضرار نے اس کی چھوٹی گلابی ہوتی ناک دباتے جذب سے کہا تھا۔ وہ اسے لیے واپس گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

——*—*—*—*—*

"اروحہ!" وہ ٹیرس پر فون کال سنتی اپنے پیچھے آ کھڑے ہوئے احتشام کی پکار پر پلٹی۔

"ہوں؟" وہ نخوت سے بولی۔

"یہ تمھارے لیے لایا ہوں۔" احتشام اس کا انداز اگنور کرتا کل مال سے اس کے لیے لایا گیا تحفہ اس کی سمت بڑھاتا بشاشت سے گویا ہوا۔

"یہ کس لیے۔" اس نے تھامتے حیرانگی دیکھائی ی۔

"ایسے ہی اچھا لگا سوچا اپنی منگیتر کے لیے لیا جائے۔۔۔خوش قسمتی سے یہ رتبہ تمھیں حاصل ہے۔" وہ اسے جتا گیا۔

"اچھا جی۔" وہ اپنی راج ہنس گردن جھٹکتی تمسخرانہ انداز میں کہنے لگی۔

"بالفرض یہ رتبہ کسی اور کو ملا ہوتا تو کیا اسے بھی یہی مقام دیتے۔" اروحہ نے اس کے دل کے نزدیک انگلی پھیرتے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

تنے ہوئے خوبصورت نقوش اس کے چہرے کو جاذبیت بخش رہے تھے۔

"ہاں۔" وہ یک حرفی جواب دے کر دو قدم پیچھے ہٹا۔

"ڈئیر فیونسی چاہے وہ لڑکی کوئی ی بھی ہوتی تمھیں اس سے محبت ہو جاتی؟" اروحہ نے اس کے چہرے کو ناگواری سے جانچا تھا۔

"کیا مطلب محبت ہو جاتی؟" احتشام کی آنکھیں سکڑی۔

"اوہ تمھیں مجھ سے محبت نہیں کیا؟" وہ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے دلفریبی سے کہہ گ ئی ی۔

"نو (نہیں)" وہ زرہ جھکا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ڈئیر فیانسی مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔۔۔بس تم میری ہونے والی بیوی کے رتبے پر فائز کی گئی ہو۔ مجھے محبت صرف اپنی شریک حیات سے ہو گی۔اگر وہ تم ہوئی تو تمھیں یہ خاص مقام مل جائے گا۔"اس نے اپنے دل کے قریب انگلی سے اشارہ کیا۔اروحہ کی گردن کی رگیں تن گئی یں۔

"کیپٹن اگر تمھاری چاہت اتنی ہی انمول ہے تو مجھ سے دل لگی کرنے کی زحمت کیوں اٹھاناچاہ رہے ہو۔"اروحہ نے طنزیہ کہتے ٹیرس سے لان میں نظر جمائی۔احتشام نے اس کی نظروں کا تاقب کیا۔اشوع لان کے جھولے پر بیٹھی کافی پیتے کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔

"اپنی بکواس بند کرو۔"احتشام نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔

"اوہ ڈئیر فیانسی میں نے اس کا ابھی نام تک نہیں لیا اور اتنا طیش۔۔۔اگر سارے خاندان کے سامنے یہ عاشقی کا کارنامہ بتاؤں تو کتنی رسوائی ہو گی چچچ۔"وہ اسے ٹارچر کرنا چاہ رہی تھی۔

"تم ایک انتہائی بد دماغ شکی عورت ہو اور تمھاری چاہت میرے دل میں نہ پیدا ہونے میں کسی اور کا نہیں بلکہ تمھارا اپنا قصور ہے۔"احتشام نے خود کو کچھ زیادہ سخت کہنے سے باز رکھا۔ورنہ دل اس کا سامنے کھڑی لڑکی کو شوٹ کرنے کا چاہا تھا۔

وہ اس کے غصے سے بھرے لہجے سے بے خوف آگے بڑھتی اس کا گریبان تھام گئی۔

"مجھے اپنی چیز پر کسی کی نظر بھی برداشت نہیں۔۔تم کسی دوسری عورت سے مسکرا کر بات کرو اور میں اروحہ نیازی اسے برداشت کر لوں۔۔ہاں؟مجھے کوئی عام عورت سمجھنے کی غلطی مت کرنا کیپٹن۔"وہ جنونی انداز میں اس کے مزید قریب آتی غرائی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تم مجھے اپنی کوئی ی چیز سمجھ کر استعمال کرنے کی غلطی مت کرنا۔ تمھارے اس بے جا شک اور ان فضول حرکتوں سے عاجز آ رہا ہوں۔۔۔ دعا کرو اللہ میرا دل تمھاری طرف مائی ل کر دے ورنہ میرے لیے پاک باشعور عورتوں کی کمی نہیں ہے۔" وہ ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھوں سے اپنا گریبان چھڑواتا اسے ٹیرس پر موجود صوفے پر دھکیلتا تیز قدموں سے نیچے کی سمت بڑھ گیا۔

"میں تمھیں اتنا ٹارچر کروں گی ڈئی یر فیانسی کہ نکاح سے پہلے خود ہی مجھے چھوڑ دو گے۔" وہ تمسخرانہ انداز میں سوچتی اپنے فون سے کھیلنے لگی۔

--*-*-*-*-*

"احتشام بھائی ی آپ یہاں؟" اسے سڑھیاں اترتے دیکھ عمارہ نے پوچھا۔

"کیوں میرا یہاں داخلہ ممنوع ہے؟" وہ ابرو اچکا کر بولا تھا۔

"ارے آپکا ہونے والا سسرال اور تایا کا گھر ہے جب چاہے آئیں۔" وہ اس کی انس اور اروحہ کے حوالے سے بہت عزت کرتی تھی۔ وہ سر ہلاتا باہر نکلنے لگا۔

"اتنی جلدی جا رہے ہیں آپو سے مل لیا؟" وہ شرارت سے رازداری سے پوچھتی مسکرائی ی۔ احتشام نے سر جھٹکتے اپنے غصے پر قابو پایا۔

"تمھاری بہن کا جب دماغ سیٹ ہو جائے اچھے سے دیکھ لوں گا۔" وہ خود پر کنٹرول کر گیا۔

"اچھا جی ابھی ہمارا فوجی اپنی منگیتر سے صحیح ملاقات نہیں کر پایا۔" وہ ہنسی تھی۔

احتشام نے اوپر دیکھا اروحہ ریلنگ پر جھکی انھیں دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"بد قسمتی سے میرے نصیب میں سکون نہیں لکھا گیا ہے۔" وہ اسے سنانے کو تیز آواز میں بولا تھا۔ اروحہ نے غصہ سے ریلنگ تھامی۔

"آپو سے لڑائی ہو گئی ہے کیا؟" وہ پریشان ہو گئی۔

"نہیں" وہ اب مسکرانے لگا۔ اسے اروحہ کا دل جلانے میں مزہ آنے لگا تھا۔

عمارہ نے غیر ارادی طور پر اوپر دیکھا۔ اروحہ تیز نظروں سے انھیں دیکھتی پلٹ گئی۔

"آپ نے آپو کو ڈانٹا ہے؟"

"مہاری بہن کسی کو اتنی اجازت دیتی ہے؟" وہ ابرو اچکا تا شرارتی انداز میں کہتا مسکرایا تھا۔ "میری کوئی مدد چاہتے ہے کیپٹن احتشام؟" وہ تابعداری سے پوچھنے لگی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ بائے داوے تمہیں نوبل انعام ملنا چاہیے تم اروحہ کے ساتھ سکون سے زندگی گزار رہی ہو۔" عمارہ نے اس کی بات پر سر ہلاتے رازداری سے کہا۔

"آپ بھی ان کے ساتھ سکون سے رہ لیں گے۔"

"حسن کے پوجاری جنونی الناس خوبصورت دل نہیں دیکھا کرتے۔" وہ تلخی سے کہہ گیا۔

"کیپٹن صاحب میرا نہیں خیال آپکی بیوی کو آپ کے ساتھ ہونے پر اپنی ذات پر کوئی پیشمانی ہو گی۔" وہ رسانیت سے اس کی فوجی ہیئر کٹ، بیرڈ میں جچتی شخصیت کو دیکھتی بولی۔ وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے اس کی بات سن رہا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اتنے ہنڈسم فوجی شوہر کو کوئی بیوقوف ہی انکار کرے گی۔" عمارہ نے شرارت سے کہا تھا۔ وہ زرہ مسکرایا پھر اس کا اطمینان دیکھ کے احتشام نے سر جھٹکا۔

"ناآشنائی ایک نعمت ہے۔ اور تم خوش قسمت ہو کہ تمہاری جھولی میں محبت میں بے قدری نہیں آئی۔"

اس کا سر تھپکتا وہ لمبے ڈگ بڑھتا باہر نکل گیا۔

"کیپٹن صاحب کاش آپکو معلوم ہوتا کہ میرے حصے میں محبت کا روگ آیا ہے جو نہ سانس لینے دیتا ہے اور نہ دم نکلنے دیتا۔" عمارہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو سختی سے رگڑتے اس کی چوڑی پشت کو دیکھا تھا۔

--*-*-*-*-*

سورج کی چھن کر آتی دھوپ پڑنے سے عمارت کی چوتھی منزل پر واقع آفس حبس زدہ ہو رہا تھا۔

کیف نے آفس میں قدم رکھتے اے سی آن کر دیا۔ صوفے پر بیٹھتے وہ غصے میں کف موڑنے لگا۔ کچھ دیر بعد آفس کا دروازہ کھولتے ایک نوجوان نے اندر قدم رکھا۔

"بھائی کچھ ٹھنڈا منگوائیں افف باہر تو آگ برس رہی ہے۔" جون کے دنوں میں گرمی جوبن پر تھی۔

"جناب کو ٹھنڈا چاہیے۔ پہلے اس بات کا جواب دو آج کل کس لڑکی کے ساتھ ہو؟" وہ بغیر لیے دئے طیش میں آتا بولا تھا۔

"کیوں پوچھ رہے ہیں؟ یہ میری پرائیویسی کے خلاف ہے۔" وہ جیب سے سگریٹ نکالتا کیف کے ٹیبل سے لائٹر اٹھانے لگا جب کیف نے اس کے منہ پر زور سے تماچہ مارا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میں کیا بکواس کر رہا ہوں۔۔۔ کس لڑکی کے ساتھ ہو؟"

"کس کے ساتھ ہوں یا کس کے پیچھے ہوں۔۔۔ کس کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟" آغر نے گال پر ہاتھ رکھتے نخوت سے پوچھا۔

"سب کا بتاؤ بلکہ اپنا فون دیکھاؤ۔" کیف کے دھاڑنے پر آغر نے اپنا فون کھول کر اس کے سامنے کیا۔

"کل کتنی لڑکیوں کو ڈیٹ کر رہے ہو؟"

"سات۔"

"سب کی عمر بتاؤ اور نمبر نکال کر دیکھاؤ۔" کیف کے حکم پر اس نے نمبر نکال کر اس کے سامنے رکھے اور کہنے لگا۔

"اٹھائیس۔۔ چودہ۔۔۔ انیس۔۔۔ پندرہ۔۔۔ چھبیس۔۔ بائیس اور یہ والی سترہ۔"

"اشوع نامی لڑکی کونسی ہے؟" اس کے چہرے کے خوبصورت نقوش سختی لیے ہوئے تھے۔

"ان میں سے کوئی بھی نہیں۔" وہ بے زاری سے بولا تھا۔

"کب سے اس کے پیچھے ہو؟"

"پچھلے ایک ماہ سے۔"

"تمھارے پاس بہت ورائٹی ہے اس کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔" کیف نے اسے جانچا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کمبخت ایک تو بہت حسین ہے دوسرا جب غصہ کرتی ہے جان نکالتی ہے۔" اس نے دل پر ہاتھ رکھتے بے ڈھنگے انداز میں قہقہہ لگاتے کہا۔

"کوئی ی تصویر ہے؟"

"نہیں کبھی ہاتھ ہی نہیں لگی لیکن میری تصور کی آنکھ سے دیکھو بہت حسین ہے۔" اس کا لہجہ کمینگی لیے ہوئے تھا۔

"سیرئی یس کس کے ساتھ ہو؟" اس نے فون کی طرف اشارہ کرتے ابرو اچکائی ی۔

"کسی کے ساتھ بھی نہیں۔۔۔ نھیں دفع کرو جنہیں خود اپنے باپ بھائی ی کی عزت کی پرواہ نہیں وہ میری عزت بننے کے قابل نہیں۔" نخوت سے کہتا وہ سگریٹ سلگانے لگا۔

"اشوع نیازی کا پیچھا چھوڑ دو۔"

"کیوں؟ اور اسے کیسے جانتے ہو؟" وہ چونکا تھا۔

"اس کا بھائی ی تمھارے پیچھے لگ چکا ہے۔ اضرار نیازی کی پہنچ خفیہ ایجنسی تک ہے۔ اس کے تعلقات بہت مضبوط ہیں۔ تمھارے نام پر گھر نوٹس بھجوایا ہے۔ اگر اب بھی اس کی بہن کو تنگ کیا تو اگلی مرتبہ تمھیں اٹھوالے گا اور وہاں پھینکوائی ے گا جہاں تک میری رسائی ی تک مشکل ہو گی۔"

"اس کی ماں بہن نہیں ہوں جو ایسے ہی ہاتھ آجاؤں۔" وہ کمینگی سے بولا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"بندہ بہت پہنچ والا ہے۔ آغر میری بات سنو دل بہلانے کو بہت سی عورتیں تمھیں بازار میں مل جائیں گی۔ خدارا تم اپنی عزت نہ سہی خاندان کی عزت کا خیال کرو۔۔۔ بھلائی اسی میں ہے اضرار نیازی کی بہن کا پیچھا چھوڑ دو۔ وہ اگر تمھارے پیچھے ایک دفعہ پڑ گیا۔ معاف نہیں کرے گا۔"

"میں خیال کروں خاندان کی عزت کا ہاں؟ اور جو خود آپ گھر سے نکل کر نجانے کس عورت کے ساتھ رہ رہے ہیں اس کا کیا؟"

"مجھے ماموں سے امی کا حق چاہیے، اور جب تک امی مان نہیں جاتیں، میں گھر واپس نہیں آؤں گا۔ اربوں کی جائیداد پر ماموں اکیلے قابض نہیں ہو سکتے۔ ہماری ماں کا بھی اس میں حق ہے، مگر ماں صاحبہ کو بھائی کی محبت میں سب کچھ قربان کرنے کا جنون سوار ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ہمارا اپنا کاروبار اچھا چل رہا ہے، مگر انھیں یہ حقیقت تسلیم کرنی ہو گی کہ پیسہ جتنا بھی ہو، کبھی کافی نہیں ہوتا۔

باقی، میں اس وقت ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ سمجھ میں آیا؟" وہ اسے قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اگر پیسہ نشے کی طرح لت بن جائے تو چاہے کسی کے پاس کروڑوں ہوں، اس کی ہوس پھر بھی ختم نہیں ہوتی۔ جیسے وہ کہاوت ہے "لالچ سمندر کی مانند ہے، جتنا بھرو، کم ہی لگتا ہے۔"

"آپ رات کو کس کے ساتھ اور دن میں کس کے ساتھ ہوتے ہیں خوب جانتا ہوں کبھی امی کو نہیں بتاؤ گا لیکن۔۔۔" وہ جملہ ادھورا چھوڑ گیا۔

"لیکن کیا بکو۔"

"پانچ لاکھ میرے اکاؤنٹ میں شام تک کروا دیں۔۔۔ دبئی جانا ہے۔۔۔ کچھ ٹک ٹوکر فرئی ینڈز کے ساتھ۔" وہ کمینی مسکراہٹ لیے ہوا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اپنی سیر و تفریح اور آوارگی کم کر دو آغر۔۔ کسی غیرت دار گھرانے سے پالا پڑ گیا نا تو کہیں منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔"

"جسٹ چل برو۔"

"لیو۔" کیف ہاتھ سے اسے جانے کا اشارہ کرتا سگریٹ لگانے لگا۔

——*—*—*—*

چاند کی روشنی التمش نیازی کے گھر پر چھن کر پڑ رہی تھی۔ پستہ رنگ کی قمیض شلوار زیب تن کیے۔ رولکس کی گھڑی دائیں کلائی میں باندھے۔ بھورے رنگ کے جوتوں پہنے مضبوط قدم اٹھاتا انس نیازی تیزی سے سڑھیاں عبور کرتا لاؤنج میں داخل ہوتا دیکھائی دیا تھا۔

احتشام کا میسج اسے ابھی موصول ہوا تھا۔

"شہزادہ گلفام جب آپکی تیاری مکمل ہو جائے تو خود آجانا میں بابا ماما جان کو لے کر نکل رہا ہوں۔۔۔ رافعہ پھوپھو کی مسلسل کالز آرہی ہیں۔" انس نے منہ بسور کر پیغام پڑھا تھا۔

"اپنے معصوم جوان بھائی کو تنہا چھوڑ جانے والے کھڑوس فوجی یہ گھر ہے تمھارا آرمی یونٹ نہیں جو دو منٹ دیر ہو جانے پر تم مجھے سزا کے طور پر رات کے اندھیرے میں چھوڑ گئے ہو۔" وہ جلے دل کے ساتھ اسے پیغام بھیج کر موبائل قمیض کے جیب میں رکھتا گھر کے داخلی دروازہ سے باہر نکلا۔

"شٹ یار۔" بائی یک کا ٹائیر پنچر تھا اور احتشام گھر کی گاڑی لے گیا تھا۔ التمش نیازی کی لوک گاڑی پورچ میں کھڑی اسے منہ چھڑا رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ہٹلر اباجی کی گاڑی کی چابی تو دیتا جاتا۔ کیا دھکا لگا کر نکاح کی تقریب میں پہنچوں۔" وہ شکل بسور کر احتشام کو کال پر سنا رہا تھا۔ عمران نیازی کی گاڑی کی ہیڈ لائی ٹس کی روشنی ان کے لان میں پڑی تھی۔ اس کی آگے سے بغیر بات سنے وہ تیزی سے پورچ عبور کرتا انکے گھر کی طرف بھاگا تھا۔

انس کے سامنے آجانے پر عمران نیازی نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا۔

"خیریت برخوردار تم ابھی تک نکلے نہیں؟" انھیں فکر ہوئی ی تھی۔ پسنجر سیٹ پر بیٹھی رانیہ صاحبہ کو بھی تشویش نے گھیرا۔

"کیا ہو بیٹا خیریت؟" انکی چاہت سے انس کی فکر کرتے دیکھ پیچھلی نشست پر انعمتہ کے ساتھ بیٹھی اشوع نے ناک سکوڑی۔

"کبھی اپنی اولاد کے لیے اتنی فکر نہیں دیکھائی ی۔" وہ سر جھٹک کر رہ گ ئی ی۔

"گاڑی کی چابی نہیں ہے میرے پاس چاچو آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر جاسکتے ہیں؟" وہ شیشے سے جھک کر انھیں اپنا مس ئی لہ بتا رہا تھا۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔ بیٹا تکلف کیوں کر رہے ہو۔۔۔ آؤ بیٹھو۔۔۔ انعمتہ بھائی ی کے لیے جگہ بناؤ۔" انھوں نے خوش دلی سے اسے ویلکم کیا تھا۔

انس گاڑی کا پیچھلا دروازہ کھولتا اندر بیٹھا۔ اشوع اپنی نشست چھوڑتی آگے ہو گ ئی ی۔ اب اشوع درمیان میں اور انس انعمتہ اس کے ارد گرد بیٹھے تھے۔

"مجھے ونڈو سیٹ پر بیٹھنا ہے۔" اشوع نے روندو شکل بنا کر بڑبڑاہٹ کی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اشوع تمیز سے بیٹھو۔" عمران نیازی نے اسے گھرکا۔

انس اور انعمتہ نے بیک وقت اشوع کی سمت دیکھا۔ اس کی رنگت سرخ ہو گئی تھی۔ وہ آنکھیں بند کر کے خفت مٹانے کو سیٹ سے ٹیک لگا بیٹھ گئی۔

اشوع پستہ رنگ کی فراک میں ملبوس کالے بال سیدھے کمر پر پھیلائے ہوئے تھی۔ جیولری کے نام پر محض کانوں میں سنہری ائی رنگز پہنے ہوئے تھے۔ وہ ہلکے پھلکے میک اپ میں سج رہی تھی۔ اس سے اٹھتی مدھم کلون کی مہک پر انس نے سر جھٹکتے شیشے سے باہر نظریں ٹکا لیں۔

ایک گھنٹے سے زائد راستہ تھا۔ اشوع چپ چاپ غصے میں آنکھیں موندیں بیٹھی تھی۔ انس کی شرارتی رگ پھڑ پھڑائی۔

"میمنی بندہ انسان بن کر بیٹھ جائے اتنا غصہ اچھا نہیں تمھاری نبض بھی پھٹ سکتی ہے۔" اس کے ماتھے پر غصے سے واضح ہوتیں سبز رگیں دیکھتے انس نے مخلصانہ مشورہ دیا۔

"آپ بھی اپنی چونچ بند کریں۔" اشوع نے بھی اسی کے انداز میں مدھم آواز میں سرگوشی کرتے اس کے پاؤں پر زور سے پاؤں مارا۔

"آہ۔" وہ چونکا تھا۔

"کیا ہوا؟" انعمتہ نے گردن انکی جانب موڑی۔

"نہیں کچھ نہیں۔" وہ اشوع کو گھورتا اسے ٹال گیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تمیز سے بیٹھو بلبتوڑی میں نے کونسا تمھارا پلاٹ اپنے نام کروالیا ہے جو میرا پاؤں توڑ کر لنگڑا کر کے نکاح کے لیے لے جاؤ گی۔" انس نے تیکھے انداز میں کہتے اسے گھورا تھا۔

"آپکا نکاح ہے جو اتنی فکر ہو رہی ہے۔" سارا غصہ اس پر نکل رہا تھا۔ آہ وہ سوچ کر رہ گ ئی ی۔

"تم کیا چاہتی ہو اپنے نکاح میں لنگڑا ہو کر گھوڑی چڑھوں؟" وہ اپنے سینے پر انگلی سے دستک دیتا بحث پر اتر آیا۔

"لنگڑے گھوڑے کو کوئی ی لنگڑی ہی ہاں کرے گی ہی ہی۔" وہ اپنی بات پر مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ اس کا مذاق اڑا گ ئی ی۔

"تمیز سے بیٹھو بلبتوری۔" انس نے عمران نیازی کے انداز میں کہتے اس کی دکھتی رگ دبائی ی تھی۔

"آہ افسوس ہوا میں نے کھسا پہنا ہوا ہے کاش ہیل پہنی ہوتی تو آپکا پاؤں اچھے طریقے سے سکون پاتا۔" وہ دانت پیس کر اس کے کان میں سرگوشی کرتی سیدھی ہوئی ی۔ ایک آنسو اس کی گال پر لڑکھڑاتا انس کے کندھے میں جذب ہو گیا تھا۔ جانے انجانے میں وہ اسے تکلیف دے گیا تھا۔ ہمیشہ کی طرح انکی گفتگو کا آغاز بحث اور اختتام لڑائی ی پر ہوا تھا۔ گاڑی میں غزل گونج رہی تھی۔ اشوع کی آنکھیں گلابی ہو رہی تھی۔ وہ اسے نظر انداز کرتی شیشے کے پار دیکھنے لگی۔ اور انس اس کے چاندنی میں ڈوبے زرد چہرے کو۔

سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تری آنکھوں کو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے

کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

WWW.NOVELSHUB.PK

تری یادوں کی خوشبو کھڑکیوں میں رقص کرتی ہے

ترے غم میں سلگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

نہ جانے ہو گیا ہوں اس قدر حساس میں کب سے

کسی سے بات کرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

میں سارا دن بہت مصروف رہتا ہوں مگر جوں ہی

قدم چوکھٹ پہ رکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہر اک مفلس کے ماتھے پر الم کی داستانیں ہیں

کوئی چہرہ بھی پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

بڑے لوگوں کے اونچے بد نما اور سرد محلوں کو

غریب آنکھوں سے تکتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ترے کوچے سے اب میرا تعلق واجبی سا ہے

مگر جب بھی گزرتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ہزاروں موسموں کی حکمرانی ہے مرے دل پر

وصی میں جب بھی ہنستا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

WWW.NOVELSHUB.PK

(وصی شاہ)

انس غزل کے بول سنتا سیٹ پر مزید کھسک کر بیٹھ گیا تا کہ وہ آرام سے شیشے کے پار دھندلاتی دنیا کا عکس دے سکے۔ دور کہی اس کے تصور میں کسی کا مسکراتا چہرہ روشن ہوا تھا۔

--*-*-*-*

اشوع رافعہ پھوپھو کی تلاش میں پنڈال سے نکلتی گھر کی جانب بڑھی۔ سمیر کے نکاح کی تقریب لان کے وسیع رقبے پر منعقد کی گئی تھی۔ پیروں کو چھوتی اپنی فراک احتیاط سے اٹھائے وہ گھر میں داخل ہوتی سامنے سے آتے اپنے پھوپھی زاد سے پوچھنے لگی۔

"اہل تم نے رافعہ پھوپھو کو دیکھا ہے؟" وہ تیزی سے لاؤنج سے نکل رہا تھا۔ اس کے سوال پر ٹھہرا تھا۔ وہ ارد گرد نظر ڈالتی اس کے جواب کی منتظر تھی۔

"تھوڑی دیر پہلے جب میں اور انس بھائی ی اندر آرہے تھے تو وہ ارسلان بھائی ی کی تلاش میں تھیں۔"

"اچھا سب انھیں بُلا رہے ہیں۔ سمیر بھائی ی کا نکاح ہونے لگا ہے۔ کس طرف گئی ی ہیں؟" اپنی فراک سنبھالتی وہ اس کے ساتھ ہی باہر نکل آئی ی۔

"اس طرف۔" اس نے ہاتھوں میں سامان کے ٹوکرے اٹھا رکھے تھے۔ اشارے سے دائیں طرف کا بتایا۔

"ارسلان بھائی ی انتظام دیکھ رہے تھے۔"

"اچھا میں انھیں بُلا لاتی ہوں۔"

"ہوں ٹھیک ہے۔" وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

وہ اس کے جاتے ہی پنڈال کی پیچھلی جانب آتی ٹھہری۔

"ایک منٹ۔۔۔اہل نے دائیں جانب کہا تھا یا بائیں۔" وہ الجھ گئی۔

"اففففف۔" وہ سر جھٹکتی بائیں طرف چل دی۔اپنے دھیان میں چلتے وہ کافی پیچھے نکل آئی تھی۔ہر طرف درختوں پر تاریکی چھائی تھی۔

"لگتا ہے میں غلط سمت آگئی ہوں۔" وہ سر جھٹکتی مڑنے لگی تھی جب ایک درخت کے پیچھے اسے ہل چل ہوتی محسوس ہوئی۔وہ دبے قدم اٹھاتی دو قدم آگے بڑھی۔سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے حواس دھنک کر رہ گئے۔

اروحہ درخت کے قریب کھڑی تھی اور کوئی نوجوان اس پر جھکا ہوا تھا۔وہ دونوں اس قدر قریب کھڑے تھے کہ اشوع کی آنکھیں جلنے لگیں۔

وہ فوراً انتہائی غیر مناسب منظر سے منہ پھیر گئی۔

"اروحہ اور احتشام بھائی۔۔۔۔اففففف توبہ۔" وہ جھرجھری لیتی وہاں سے پلٹ کر واپس مڑی۔اس کا سر چکرا رہا تھا۔

"جو زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ہو تو ان میں ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو تمھیں اللہ کے دین میں ان پر کوئی ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود ہو۔"

(سورۃ النور:۲)

WWW.NOVELSHUB.PK

وہ تیزی سے وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی جب اروحہ پر اس نوجوان کا وزن بڑھا اور اروحہ کا بیلنس بگڑنے سے اس کی ہیل چٹک کی آواز کے ساتھ ٹوٹ گ ئی ی۔ اس نوجوان کی پیٹھ اشوع کی طرف تھی وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی۔ اس کے حواس جواب دے گئے وہ جلتی آنکھیں لیے تیزی سے وہاں سے نکلتی کرسی سے ٹکرائی ی۔

--*-*-*-*-*-*-*

انس اہل کے ساتھ سمیر کے کمرے سے بھاگی (ارسلان کی بیوی) کی ہدایت پر سامان لینے آیا تھا۔

اہل کچھ سامان لے گیا تھا اور وہ فریش ہونے کے لیے واش روم گیا تھا۔ جب وہ باقی سامان اٹھا رہا تھا تو فضا میں آتش بازیاں ہونے لگیں۔

انس نے ٹھہر کر کمرے کی کھڑکی کا پردہ اٹھا کر باہر جھانکا۔

"لگتا ہے نکاح کی تقریب کا آغاز ہو گیا ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے سوچتا سرسری نظر آسمان سے پنڈال پر ڈالتا مڑنے لگا تو اس کے ہاتھوں سے ٹوکری گر کر زمین بوس ہو گ ئی ی۔

پستہ رنگ کی فراک میں ملبوس لڑکی مدہوش انداز میں اس پر جھکے نوجوان کی کمر کے گرد بازو ڈالے کھڑی تھی۔ انس کا سانس رکھ گیا۔ اتنی غیر اخلاقی حرکت نیازی خاندان میں سے کوئی ی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے غصے سے لب بھینچے کھڑکی کے پردے کو تھاما۔ لڑکی کی ہیل ٹوٹنے پر وہ زرہ سی لڑکھڑائی ی اور اس نوجوان کی شکل انس پر واضح ہوئی ی۔ وہ اس شخص کو نہیں پہچانتا تھا۔ لڑکی کی اس کی سمت پشت تھی وہ اس کی شکل نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اس کی یہ واہیات حرکت یہاں ہوتے دیکھ خون کھول رہا تھا۔ اس کا فون بجا۔ اہل اسے کال کر رہا تھا۔ فون جیب سے ٹٹولتے اس نے دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھا وہاں کوئی ی نہیں تھا۔ اس نے غصے سے ارد گرد نظر گھمائی ی۔ وہ تیزی

WWW.NOVELSHUB.PK

سے باہر جا کر اس شخص کا منہ توڑنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ جبکہ پنڈال کے پیچھے سے تیزی سے حواس باختہ لڑکی پر نظر پڑتے اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ انس کا ہنوز رنگ کرتا فون اس کے ہاتھ میں بج رہا تھا۔

——*—*—*—*—*

فضا پر آتش بازیاں ہونے لگیں تھی۔ اشوع کا دل خوف کے زیر اثر تھا۔ وہ تیزی سے وہاں سے نکل رہی تھی جب فراک میں پاؤں اٹکنے پر وہ لڑکھڑا کر قطار میں تقریب کی اضافی پڑی کرسیوں سے ٹکرائی ی۔

فضا میں ارتعاش پیدا ہوا تھا۔ نوجوان آواز پر فوراً اروحہ کا ہاتھ تھامتا درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ انس نے گردن موڑ کر جب کھڑکی کے پار دیکھا تو وہاں کوئی ی نہیں تھا سوائے اپنی پستہ فراک سنبھالتی حواس باختہ بھاگتی اشوع نیازی کے۔

انس شدید غصے کے عالم میں لاؤنج عبور کرتا پنڈال کی جانب آیا تھا۔

اشوع پنڈال کے اندر داخل ہوتی انعمتہ کی تلاش میں تیزی سے بھاگتی اسٹیج کی جانب جا رہی تھی جب راستے میں اس کا تصادم احتشام سے ہوا۔

"اشو خیال سے۔" وہ اسٹیج کی جانب اپنا کیمرہ لے کر جا رہا تھا۔ وہ اسے ہدایت کرتا آگے بڑھ گیا۔ اشوع نے اس کی طرف دیکھا۔ احتشام کے کندھے چوڑے اور قد لمبا تھا۔ جبکہ باہر اروحہ کے ساتھ موجود شخص درمیانی قد کاٹھ کا تھا۔ اس کی آنکھیں تیزی سے گلابی ہونے لگیں۔

احتشام سیاہ شلوار سوٹ میں ملبوس بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔ وہ اسٹیج پر مسکراتا ہوا اسمیر کے نکاح کی تصاویر بنا رہا تھا۔ جبکہ باہر موجود شخص پستہ سوٹ میں ملبوس تھا۔

اس نے درد سے اپنی گردن جھٹکی۔

"یہ سب کیا۔۔۔ کیا ہو رہا ہے؟" اس کا ذہن ماؤف ہوتا جا رہا تھا۔ وہ اسٹیج کے قریب کھڑی تھی۔ نیازی خاندان کے تمام نفوس کے چہروں پر مسکراہٹیں رقص کر رہی تھیں۔ اس نے دور سے اپنے تایا اور ابو کی سمت دیکھا۔ عمران نیازی ہمیشہ کی طرح احساس کمتری کا شکار عزیز نیازی کے قریب کھڑے تھے۔ التمش تایا کے ساتھ اضرار کھڑا تھا۔ عزیز تایا فخر سے سینا تانے اضرار بھائی کی طرف دیکھتے کسی مہمان کے سامنے اپنی اولاد کے مستقبل کا خاکہ کھینچ رہے تھے۔

اپنے ابو کی سب کی موجودگی میں جھکی گردن دیکھ کر اس کا دل کٹا تھا۔ عزیز تایا جب اس کے ابو کی صرف بیٹیاں ہونے پر طنز کرتے یہ بات بھول جاتے تھے کہ انکی بھی دو بیٹیاں ہیں اور انکی اولاد کس طرح انکی عزت کی دھجیاں اڑاتے نفس کے ہاتھوں ذلت انکے لیے خرید رہی ہے۔ وہ انتہائی اضطراب کا شکار تھی۔

"اشوع بات سنو۔" انس اسے لیے اسٹیج سے سائیڈ پر آتا اسے کچھ کہہ رہا تھا۔ اشوع کا ذہن مفلوج ہو چکا تھا۔ اس نے نظریں اٹھا کر انس کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا۔

"کہاں سے آ رہی ہو تم؟" وہ کافی غصے میں تھا۔

"میں وہ۔۔۔ وہ میں۔۔۔ باہر۔" اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بتانا چاہا۔ اس کی آواز نے اس کا مکمل ساتھ نہ دیا۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں۔ باہر کس کے ساتھ تھی۔"

"پھوپھو۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا پوچھنا چاہ رہا تھا۔ اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھتے انس کو یقین دہانی ہو گئی۔ اس نے غصے سے اس کے سیدھے گال پر تھپڑ دے مارا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کیا پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔بولو کون تھا وہ؟" اس کا غصے سے برا حال تھا۔وہ اسے جھنجھوڑ تا پوچھ رہا تھا۔اشوع نے بے یقینی سے اپنے گال پر ہاتھ رکھتے اسے دیکھا اور پھر اپنی پوری قوت سے اس نے انس کو جوابی تھپڑ مارا تھا۔

"آپکی ہمت بھی کیسے ہوئی ی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔" وہ دونوں پنڈال کے آخری حصے میں کھڑے تھے۔سب لوگ اسٹیج کے نزدیک موجود تھے۔نکاح کی رسم کے دوران کسی کا انکی سمت دھیان نہیں تھا۔

"اچھا تو وہ کون تھا جس کے ساتھ باہر تھی۔۔۔اس وقت تمھیں زرہ شرم نہیں آئی ی۔۔۔زرہ ہماری عزت کا خیال نہیں آیا۔" انس نے غصے سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود کو کمپوز کرنا چاہا۔

"کہاں۔۔۔آپ کیا بکواس کر رہے ہیں۔۔۔۔ہوش میں تو ہیں؟" وہ غصے سے بولی۔

"تم ابھی باہر اس گھٹیا آدمی کے ساتھ۔۔۔" انس کا تنفس بگڑا تھا۔"باہر سے آرہی ہو۔۔۔اپنی شکل دیکھو۔۔تمھارا چہرہ سب بتا رہا ہے۔" انس نے اس کی اڑی ہوئی ی رنگت پر چوٹ کی۔

"باہر سے تو آپ بھی آرہے ہیں۔" وہ الفاظ چبا کر بولی۔

"تم نے پستہ فراک پہن رکھی ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا افسوس سے بولا تھا۔

"پستہ سوٹ تو آپ نے بھی پہن رکھا ہے۔" وہ مزید کہنا چاہتی تھی۔اس کا گلہ آنسوؤں سے رندھ گیا۔انس چونکا تھا۔

"ولیں نا کیا میں نے آپ سے پوچھا پستہ سوٹ میں نوجوان باہر تنہائی میں پستہ فراک میں ملبوں لڑکی کے ساتھ اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور حرام کمار ہا تھا اور میں بھی باہر سے آئی ی ہوں۔۔۔ہاں میں باہر سے آئی ی ہوں۔۔۔تو میرے ساتھ کون تھا وہ۔۔۔۔بولیں؟" انس اس کی آنکھوں میں پھیلتا درد دیکھ سکتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کیونکہ میں آپ کو محض جانتی ہی نہیں ہوں پہچانتی بھی ہوں لیکن آپکو مجھ پر زرہ اعتبار تو دور میرے کردار سے آشنائی ی بھی نہیں۔۔۔ مسٹر انس نیازی ہیٹس آف فار یو۔" وہ درد سے مسکرائی ی تھی۔

انس کچھ کہتا جب انھوں نے کچھ گرنے کی آواز پر گردنیں موڑی۔ پنڈال کے درمیان پستہ فراک میں ملبوس لڑکی ٹوٹی ہوئی ی ہیل سے بامشکل چلتی میز کے ساتھ پڑی کرسی سے ٹکرائی ی تھی جس کی وجہ سے گلاس زمین بوس ہو گیا تھا۔

"مار لیجیے۔۔۔ لوگ لہجوں سے مارتے ہیں۔۔۔ آپ اپنا غصہ مجھ پر نکال لیجیے۔۔۔ جتنی بھڑاس ہے نکال لیجیے۔۔۔ میرا باپ آکر آپکو کچھ نہیں پوچھے گا۔۔۔ میرا وجود یہاں بے معنی ہے۔۔۔ لیکن" وہ رندھی ہوئی ی آواز میں پھنکارہ تھی۔

"مسٹر انس نیازی اشوع نیازی حرام نہیں کماتی۔۔۔ نہ میں باہر کسی غیر مرد کے ساتھ تھی۔۔۔ نہ میں نے کوئی ی ایسی حرکت کی ہے کہ آپ یوں مجھ سے رویہ اپنائیں اور۔۔۔" اس کے غصے سے ہانپتے ہوئے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اشوع نے انس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

"جس پر آپ مجھے یوں ذلیل کریں آپکو کیا میں اتنی بے غیرت لگتی ہوں جو اپنی اور اپنے باپ بھائی یوں کی عزت کسی گھٹیا مرد کے سامنے رول دوں گی۔" انس کے دماغ کی رگیں پھٹ رہی تھی۔

"اشو!" وہ سمجھنا چاہ رہا تھا۔

"میرا نام مت لیں۔" وہ غصے سے کہتی دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔ انس نے اس کے قدموں کی سمت دیکھا۔ وہ کھسا پہنے ہوئے تھی۔ انس کو انکے درمیان ہوئی ی گاڑی کی گفتگو یاد آئی ی۔ وہ بہت غلط کر چکا تھا۔ یہ لڑکی کبھی بھی اتنا برا رویہ ڈیزور نہیں کرتی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اشوع۔" اس کے پکارنے پر وہ مڑ گ ئی ی۔ اس کا دل دہاڑے مار کر رونے کا کر رہا تھا۔

انس نے مڑ کر اشوع اور پھر پنڈال پر نظر گھمائی ی۔ وہ اس لڑکی اور باقی تمام چیزوں خود سمیت پر لعنت بھیجتا اشوع کے پیچھے بھاگا تھا۔

--*-*-*-*-*

سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔ اشوع نے انعمتہ سے کسی قسم کی گفتگو نہیں کی تھی۔ وہ گھر آ کر سیدھا اپنے کمرے میں گ ئی ی تھی۔ واش روم سے کپڑے بدل کر نکلی تھی جب انعمتہ کمرے میں داخل ہوئی ی تھی۔ اشوع ٹیرس پر نکل آئی ی۔

انس اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن اتنی حقارت کے بعد اس کا من بہت بھاری تھا۔ وہ کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ساری تقریب وہ خود سے بے نیاز تھی۔

"اشو کافی پیو گی بنانے جا رہی ہوں۔" انعمتہ نیچے جاتی اس سے پوچھنے آئی ی تھی۔

"نہیں میرا من نہیں۔" وہ افق پر نظر جمائے کھڑی تھی۔

"اندر آ کر لیٹ جاؤ میں زرہ امی ابو کو دیکھ آؤں۔۔۔ تم باہر مت کھڑی رہنا۔" وہ اسے کہتی باہر نکل گ ئی ی۔

اشوع کمرے میں آتی جائے نماز اٹھاتی ٹیرس پر واپس آئی ی۔ نیت باندھتی وہ نوافل ادا کرنے کو کھڑی ہو گ ئی ی۔ اس کا دل کسی کو اپنا حال بتانے کا نہیں چاہ رہا تھا۔ بس وہ چاہتی تھی کوئی ی اس کا درد اس کے دل سے بغیر

WWW.NOVELSHUB.PK

کہے جان لے۔ سجدے میں سر جھکاتے اس کا کب سے باندھا ضبط ٹوٹا تھا۔ وہ بے اختیار زمین پر سر ٹکائے روتی چلی گ ئی ی۔

"ہر ایک ہر وقت آپکا سجن نہیں رہتا۔ ہر ایک شخص کا آپکی زندگی میں ٹھہرنے کا ایک دورانیہ ہوتا ہے۔ وقت گزرتے انسانوں کا ساتھ بھی دھندلانے لگتا ہے۔ سارے رشتے ایک ایک کر کے مدھم پڑ جاتے ہیں۔ اگر کوئی ی ہمیشہ آپکے ساتھ آپکا ہمدم۔۔ آپکا سچا ساتھی۔۔۔ آپکا محافظ بن کر رہتا ہے تو وہ صرف اللہ ہے۔ وہ آپکو تنہا نہیں چھوڑتا۔ اس کے لیے آپکے احساسات بے معنی نہیں ہوتے۔ وہ آپکی نادانیوں سے عاجز نہیں آتا۔ وہ ہمیشہ آپکو تھامے رکھتا ہے۔"

اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کوئی ی رہنما ذات اس کے سر پر اپنی رحمت نچاوڑ کرتی اسے حوصلہ دے رہی ہے۔ جیسے وہ اکیلی نہیں ہے۔ اس کا رب اس کے ساتھ ہے۔ وہ اس کے دل کا درد جانتا ہے۔ وہی اس کا دل ہلکا کر دے گا۔ وہ اسے ہر طرح کے معاملات میں پروٹیکٹ کرے گا۔ وہ روتی جا رہی تھی۔ اس کا دل ہلکا ہوتا جا رہا تھا۔

--*-*-*-*-*

وہ یونی کے گراؤنڈ میں بنچ پر بیٹھی افق پر نگاہیں جمائے ہوئی ی تھی۔

"مجھے اتنا اوریکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا کوئی ی بھی غیرت مند مرد اپنے گھر کی عورت کو نامناسب جگہ دیکھے تو اسے غصہ آئے گا۔" اشوع نے لب کاٹتے سوچا۔ بلوقت اس کے دائی یں جانب اچھی فیری نمودار ہوئی ی۔

"اشوع تم اگر رشتوں کو ترسی ہو تو اس میں کسی کا قصور نہیں ہے۔۔۔ یہ تمھارے بچپن کے ٹراما زہے اب ان کے زیر اثر اپنا حال گھٹ گھٹ کر مت گزارو۔"

تبھی اس کے بائی یں جانب بری فیری نمودار ہوئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اس سب میں تمھاری فیملی کا قصور ہے۔ وہی تمھیں چاہت اور توجہ نہیں دے پائی ی۔ اس لیے تم ایسی زندگی گزار رہی ہو۔" اشوع نے دائیں جانب دیکھا۔ اس کی رنگت زرد پڑ رہی تھی۔

"نہیں تمھیں اپنے ٹراماز کا سامنا کرنا ہو گا۔ کسی چیز کا خوف انسان کے سر پر تب تک حاوی رہتا ہے جب تک وہ اس خوف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سامنا نہ کر لے۔ دنیا کا کوئی ی دکھ آپکو ڈرا اور تھکا نہیں سکتا اگر آپ ہمت کر کے اس کے سامنے ڈٹ جائے۔ یہ اکیسوی صدی ہے یہاں ہمت والوں کی مثال دی جاتی ہے اور خوف سے منہ پھیر کر بھاگنے والوں کو بزدلی کا لیبل دے دیا جاتا ہے۔ جو ڈر گیا سو وہ مر گیا۔ تمھارے ابو اور تایا کی باتیں تمھیں مزید نہیں تھکا سکے گیں۔ دل میں چھبتی باتوں کا سرا ہمارے مائنڈ کرنے سے جڑا ہوتا ہے۔ جہاں ہم اپنے دماغ میں ایک بات بیٹھا لے اب مزید یہ بات مجھے تکلیف نہیں دے گی۔ میں مزید اس دکھ اور کمی کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکوں گا و نہی وہ غم ہمارے قد سے چھوٹا ہونے لگتا ہے۔ جیسے ہرن کا بچہ شیر کے سامنے چھوٹا لگتا ہے۔ خود کو شیر بناؤ جس کی بادشاہت ہو۔ ہرن بن کر دوسروں کو اپنی ذات کی کمزوری تک رسائی نہ دو۔" اچھی فیری نے اسے سمجھانا چاہا۔

"کوئی ی فائی دہ نہیں وہ ہمیشہ ایسا کرے گیں اور انکی اولادیں تمھیں کبھی کھل کر جینے نہیں دے گیں۔ حسد زندگیاں کھا جاتا ہے۔ آج انس نے تمھیں تھپڑ مارا ہے کل کوئی ی اور اٹھ کر تمھاری تذلیل کرے گا۔" بری فیری نے گھڑکا۔

"وہ تمھارا بھلا چاہتے ہیں۔ اشوع تم جانتی ہو وہ دل کے اچھے ہیں۔ اپنا دل انس کی طرف سے خراب مت کرو۔" اشوع کا سر چکرانے لگا۔

"تم ان سے بالکل بات نہیں کرو گی۔ نیازی ہاؤس کبھی تمھیں سکون اور خوشیاں نہیں دے سکتا۔" بری فیری نے اسے حقیقت دیکھائی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"منفی مت سوچو۔ تمھاری ماں، بہن اور ک ئی ی اپنے تمھارا خیال کرتے ہیں۔ جو کل ہوا وہ صرف غلط فہمی تھی۔ انس سے بات کر کے اسے سلجھاؤ۔ اپنا اچھا دوست مت کھو دینا۔" اچھی فیری فکر مند ہوئی ی۔

"وہ تمھارے دوست نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ تمھیں تنگ کرتے ہے۔ اور اچھے دوست دل نہیں دکھایا کرتے۔" بری فیری نے اسے جھنجھوڑا۔

"تم اس کی نہ سنو میری بات سمجھو اشوع تمھیں اپنے دل سے ان ٹراماز کو نکالنا ہو گا۔" اچھی فیری باضد تھی۔

"اشوع کوئی ی تمھارا خیال نہیں کرتا۔ کوئی ی جدوجہد کرنے کی ضرورت نہیں۔" بری فیری چلائی ی تھی۔

"خاموش۔۔۔ چپ ہو جاؤ۔" اشوع نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے سر دائی یں بائی یں زور سے ہلانا شروع کر دیا۔ اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔

ایک جنگ تھی جو وہ خود سے لڑ رہی تھی۔

"اشو کیا ہوا؟" شائی نہ اس کے برابر میں بیٹھتی حیرانگی سے اس کی اڑی رنگت دیکھتے پوچھنے لگی۔

"شادی سے آئی ی ہو یا جنگ سے حالت دیکھو اپنی تمھاری رنگت کتنی زرد ہو گ ئی ی ہے۔ سب خیریت؟" شائی نہ نے اس کا کندھا ہلایا۔

"بس تھکاوٹ کی وجہ سے۔" وہ گم سم سی سوچو میں الجھی بیٹھی تھی۔

شام میں وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں عصر کی نماز ادا کر رہی تھی۔ نیازی ہاؤ س کے گھر کے باہر ن ئی ی سپورٹ ہیوی بائی یک آر کھی۔ گیٹ سے پورچ میں داخل ہوتے انس نے سر سے ہیلمٹ ہٹایا۔ سیاہ بھورے بال اس کے ماتھے پر آ گرے۔ اس نے گرے گول گلے والی شرٹ پر سرم ئی ی چیک شرٹ پہنی ہوئی ی تھی جس کے بٹن

WWW.NOVELSHUB.PK

سامنے سے کھلے تھے۔ سرمئی جوگرز میں مقیم پاؤں زمین پر رکھتے اس کی غیر ارادی نظر عمران نیازی کے گھر کی سمت اٹھی۔ اشوع چہرے کے گرد ڈوپٹہ لپیٹے نماز سے فراغت کے بعد آنکھیں موندے دعا کے لیے خلا میں ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر کوئی غصہ، چڑچڑاپن نہیں تھا۔ وہاں صرف سکون تھا۔

"کوئی میڈم اشوع نیازی کو اس لمحہ دیکھ کر نہیں کہہ سکتا یہ لڑکی ہر وقت انگارے چباتی ہے۔"

ہر گزرے لمحے انسان کے سر پر چھایا آسمان بدلتا رہتا ہے۔۔۔ قدموں تلے بچھی زمین نہ جس میں آپ سانس لے رہے ہیں وہ ایک سی رہتی ہے۔ بدلاؤ ہماری زندگی کا حصہ ہے۔ ترجیحات بدلتی رہتی ہے۔ لیکن اگر کچھ نہیں بدلتا تو وہ اللہ ﷻ کی اہمیت اور اس کے قرآن کا ہماری طرز زندگی پر اثر انداز ہونا ہے۔ جتنا مرضی موڈرن اور لیبرل ہو جائے اپنی زندگی کی سب سے اہم ترجیح اللہ ﷻ کو رکھے۔ جس نے اللہ ﷻ کو تھام لیا وہ دنیا جہان کی نعمتیں اپنے نام لکھوا گیا۔ جیسے والدین آپکی جوانی میں بھی آپکا ایسے ہی خیال کرتے ہے جیسے آپ ننھے بچے ہو۔ اللہ ﷻ بھی آپ کو اتنا ہی چاہتا ہے جیسے اس نے آپ کو پیدا کیا۔ انسان کی خوشی اس کی ذات میں ہے۔ اپنے دل کی پہلیوں کو سلجھاتے انسان اپنی ذات کی آشنائی حاصل کرتا ہے۔ آپ کو تخلیق کرنے والا اللہ ﷻ اگر آپکا نہیں تو یہ بے مول دنیا آپکو اپنے قدموں تلے روندھتی چلے جائے گی۔

مجھے دکھ دینے والی ہر ذات سے مجھے بچا۔

میرے دل میں اٹھتی ہر تکلیف سے مجھے نجات دے۔

میری ذات کو نقصان دہ ہر چیز کی تمنا میرے دل سے نکال دے۔

میری ذات کی کمیوں کو میری طاقت بنا دے۔

مجھے وہاں سے نواز جہاں میری بہتری ہو۔

WWW.NOVELSHUB.PK

مجھے کسی شے، چاہت یا انسان کی لاحاصل خواہش میں مبتلا نہ کرنا نہ مجھے انکی محبت میں اتنا اندھا کر دینا کہ میں تیرے احکام تیری ذات کو بھولنے لگوں۔

مجھے ہر شے سے بے نیاز کر کے محض اپنا اسیر کر دے۔

میرے مولا میرے پیارے اللہ دنیا کی فکر، لوگوں کی تلخ باتوں اور حالات کے نظر کبھی میری ذات کو انتہا تک نہ جانے دینا۔ میرے دل میں سکون بھر دے۔ مجھے ہر فکر سے آزاد کر دے۔ میرے معاملات کو اپنے طے دیکھنا۔ مجھے نہیں معلوم میری زندگی کی کشتی کس پار لگے گی۔

میں بے بس ہوں۔

پریشان ہوں۔

اداس ہوں۔

مجھے محض اپنے ساتھ سے نواز دے۔

مجھے تیری جنت تک کا سفر صراط مستقیم پر گزارنے کی ہمت اور ہدایت دے۔

اللہ یارب العالمین میرے دل و دماغ میں ابھرتی پریشانیوں اور اداسی کو میں تیرے حوالے کرتی ہوں۔ میرے ذہن کو ہر تھکا دینے والی سوچ سے نجات دے۔ تو رحیم ہے تو کریم ہے تیری ذات سے بلند کائی نات میں کوئی ی نہیں۔ میں تیرا ہر حال میں شکر ادا کرتی ہوں۔ تو نے مجھے اپنے سامنے ہاتھ پھیلانے کے قابل سمجھا۔ شکر الحمدُ اللہ مجھے اور میرے پیاروں کو ہر بلا سے محفوظ رکھنا آمین۔

چہرے پر ہاتھ پھیرتی وہ کچھ دیر وہیں بیٹھی رہی جب اس کا فون بجنے لگا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"جی کون؟" انس کا نمبر دیکھ کر اس نے ناک چھڑاتے فون کاٹنا چاہا۔ پر دوبارہ بجنے پر اسے اٹھانا پڑا۔

"میمنی سارے آداب بھول گ ئی ی ہو۔ لگتا ہے اپنی شاگردی میں لینا پڑے گا۔" انس نے اس کے اجنبی رویے کو نظر انداز کیا۔

"مجھے ایلین کی طرح بھٹکی روح نہیں بننا۔ آپ اپنی شاگردی سے کسی اپنے جیسے کو ہی نوازیے گا۔ فون کرنے کی کوئی ی خاص وجہ؟"

"کم سڑا کرو۔۔ مجھے بات کرنی تھی۔"

"اچھا؟"

"وہ۔۔۔ مجھے تم سے کچھ ضروری کہنا تھا۔"

"سیدھی طرح کہیں معافی مانگنی تھی۔" اشوع نے کھڑکی سے پردے ہٹائے وہ پورچ میں اپنی ن ئی ی بائی یک کے قریب کھڑا تھا جو التمش تایا نے اسے سالگرہ پر تحفے میں دی تھی۔ اس کا دل چاہا بائی یک کی جا کر رائی یڈ لے اور اس کے ساتھ تصاویر کھنچوائے مگر سامنے موجود شخص کو دیکھ کر اپنے خیال پر لعنت بھیجتی پیچھے ہٹ گ ئی ی۔

"کون سی معافی؟ میں بس کچھ باتیں کل ئی یر کرنا چاہتا ہوں۔" وہ اس کے ریلیکس انداز پر چڑھا۔

"چیزیں وہاں سلجھائی ی جاتی ہیں جہاں کوئی ی رشتہ ہو۔ آپ میرے اچھے کزن ہیں۔ آپ کو اس وقت جو صحیح لگا آپ نے وہ کیا۔ لیکن مجھے اب آپ کے کسی رویے کی وضاحت نہیں چاہیے۔ جب آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہی نہیں تو کیوں اپنا اور میرا وقت برباد کر رہے ہیں۔" اشوع نے بغیر لحاظ کیے اسے سنایا۔

کہہ تو وہ ٹھیک رہی تھی۔ انس سے معافی ہی تو نہیں مانگی جا رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ایسی بات نہیں ہے تم میری بات کو غلط رنگ مت دو۔ میں چاہتا ہوں ہم اس بات کو بھلا دیتے ہیں۔ وہ صرف ایک مس انڈر سٹینڈنگ تھی۔" وہ رسانیت سے بولا۔

"واہ انس نیازی واہ کتنی آسانی سے آپ کہہ رہے ہیں بھول جاؤ۔ کوئی ی گیم چل رہی ہے کیا؟ کسی راؤ نڈ میں ہار گ ئی ی تو بھول جاؤں۔۔۔ میرے چہرے پر تھپڑ مار کر میری تذلیل کر کے آپ کہتے ہیں اشوع بھول جاؤ۔" اس کے غصے کا گراف چڑھا۔

"تم ہمیشہ غصے میں ہوش کھو دیتی ہو۔ میرے اکیلے کی غلطی نہیں ہے۔ تم نے بھی مجھے جوابا تھپڑ مارا تھا۔" وہ چڑھا تھا۔

"بالکل غلطی تو میری ہے جو آپ سے مغض ماری کر رہی ہوں۔۔۔ خوش رہیں اور رہنے دیں۔ اللہ حافظ۔" اشوع نے فون کاٹتے بیڈ پر اچھالا۔

"سمجھتے کیا ہے خود کو ایلین ہونہہ۔۔۔ آئے بڑے۔ میں نے اب اگر دوبارہ آپ سے بات کرلی تو مجھ سے بڑی گدھی کوئی ی نہیں ہو گی۔" وہ غصے سے کڑھتی سوچ کر رہ گ ئی ی۔

"سمجھتی کیا ہے خود کو میمنی۔۔۔ آئی ی بڑی مجھے غصہ دکھانے والی۔ میں نے اب اگر تم سے دوبارہ بات کرلی تو مجھ سے بڑا پانڈہ کوئی ی نہیں ہو گا۔" وہ کڑھتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

——*—*—*—*

التمش تایا کے گھر اتوار پر فیملی ڈنر تھا۔ تینوں بھائی ی اپنے اہل خانہ سمیت ایک ساتھ کھانے پر موجود تھے۔ اشوع لان کی سمت انعمتہ اور اضرار کے سامنے خاموش کھڑی تھی۔ اس کی نظریں انعمتہ کے ہاتھوں پر جمی تھی۔ اضرار کہہ رہا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اشو فکر نہیں کرو۔اب دوبارہ وہ شخص تمھارے راستے میں نہیں آئے گا۔کل سے تم اکیلی یونی نہیں آیا جایا کرو گی۔ تمھیں گھر سے کوئی ی چھوڑنے لینے کی ذمہ داری پوری کرے گا۔"

"جانے کو تو مس ئی لہ نہیں مگر واپسی میں مشکل ہوا کرے گی۔دوپہر میں آپ دفتر ہوتے ہیں اور ابو، تایا لوگ بھی گھر نہیں ہوتے۔"انعمتہ کو تشویش ہوئی ی۔

انس عمران نیازی کے ساتھ بیٹھا کسی بحث میں مشغول تھا۔اضرار نے اس پر نظر پڑتے اشارے سے اپنی سمت بلایا۔

"انس کل سے باقاعدگی سے یونی واپسی پر اشوع کو اپنے ساتھ گھر واپس لیتے آیا کرنا۔"انس نے استفادہ پر اضرار نے بتایا۔وہ پریشان لگ رہا تھا۔

"بھائی ی یہ تو کل اپنے دوستوں کے ساتھ سوات جا رہے ہیں۔میں خود ہی آجایا کروں گی۔کچھ نہیں ہو گا۔" اسے اضرار اور انعمتہ کی پریشانی دیکھ کر دکھ ہو رہا تھا۔یہاں وہ بے بس پڑ جاتی تھی۔

انس نے اپنے ذکر پر اس کا بات بدلنا نوٹ کیا تھا۔

"میں بھی کوئی ی فارغ نہیں ہوں ویسے بھی میرا سمسٹر ختم ہوتے ہی یونی سے فارغ ہو جاؤں گا۔میں نے تمھیں لے جانے چھوڑنے کے علاوہ بھی کام دھندا ڈھونڈنا ہے۔"وہ ٹھاٹ سے بولا۔انعمتہ نے اسکو بازو سے پکڑتے باز رہنے کو کہا لیکن وہ بھی انس تھا۔حساب ہمیشہ برابر رکھتا تھا۔

"اچھا اشو ڈرائی یور کے ساتھ آجایا کرے گی۔۔۔تم لوگ بحث مت کرو۔"انعمتہ نے انھیں نارمل کرنا چاہا۔ انس بغیر بات کی ٹوہ لیتا مڑ گیا۔اشوع بھی فاتینہ تائی ی کی سمت چلی آئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اضرار نے فون نکالتے اپنے آفیسر دوست کو پیغام لکھ کر بھیجا۔

"کاشف تمام معلومات سمیت ایک آئی ڈی بھیج رہا ہوں۔ کل اس بندے کا انتظام کرنا ہے۔ معاملے کی تفصیل مل کر بتاتا ہوں۔" وہ کھانے کی میز کی سمت بڑھ رہا۔ جب اسے کاشف کا تسلی بخش جواب موصول ہوا۔ وہ ٹھنڈی سانس خارج کرتا آگے بڑھ گیا۔

--*-*-*-*

برسات نے ہر طرف جھل تھل کر رکھا تھا۔ آج دوپہر میں انس نے اپنے دوستوں کے ساتھ ٹور کے لیے روانہ ہونا تھا۔ وہ کچھ ضروری سامان کے لیے مارکیٹ کے لیے نکل رہا تھا۔ فاتینہ نے بھی کچن کا سامان لینا تھا وہ اس کے ساتھ آگ ئی ی۔

انعمتہ اور اشوع ڈرائی یور کے ساتھ گروسری کے لیے نکل رہی تھیں۔ فاتینہ کے استفادہ کرنے پر وہ انکے ساتھ ہی آگ ئی ی تھیں۔

انعمتہ لسٹ دیکھتی ٹرالی میں سامان رکھتی آگے بڑھ گ ئی ی۔ انس ٹرالی گھسیٹتا فاتینہ کی رہنمائی ی کر رہا تھا۔

اشوع چاکلیٹ کا ڈبہ ریک میں سے اٹھانے لگی جب انس نے لپک کر ڈبہ پکڑتے اپنی ٹرالی میں رکھ لیا۔

"انس بھائی ی۔" وہ روہانسی ہوئی ی۔ فاتینہ آگے بڑھ گ ئی ی۔ انس بھی چل دیا۔ اشوع نے تیز قدموں سے چل کر اس کی ٹرالی سے ڈبہ جالیا۔

"بری بات میمنی دوسروں کی چاکلیٹ پر نظر رکھنے والوں کو گرمیوں کا زکام بڑی فرصت سے ہوتا ہے۔" وہ اس کی معلومات پر کڑھی۔

"لڑکے پسند گی سے چاکلیٹ نہیں کھاتے۔ آپ نے پھر کیوں میرا ڈبہ لے لیا؟"

"کیوں؟ لڑکوں کا چاکلیٹ کھانا جرم ہے کیا؟" اسے کوئی ی دلیل دینا بے کار تھا۔ اس کے اپنے لاجک تھے۔ اشوع پیر پٹختی واپس ریک کی سمت مڑی اور چاکلیٹ کا ڈبہ اٹھاتی یہ جاوہ جا۔ وہ الجھا ہوا تابعداری سے فاتینہ کے ساتھ ہو لیا۔

——*—*—*—*

"افففف افففف اتنا غصہ میمنی کے دماغ کے فیوز واقع میں ڈھیلے پڑ گ ئی ے ہیں۔" وہ مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔ آدھے گھنٹہ بعد اسے سوات کے لیے نکلنا تھا وہ اپنی تیاری کو آخری ٹچ دیتا شیشے کے سامنے رکھا۔ میز سے گھڑی اٹھاتے اس کا دماغ الجھا ہوا تھا۔

"میں نے جذبات میں بہہ کر کچھ زیادہ ہی اور ریکٹ کر دیا تھا۔ مجھے بغیر سوچے اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔" پرفیوم اٹھاتے جب وہ سیدھا ہوا اس کا عکس آئی ینہ میں نمودار ہوا۔

"واہ ہفتے بعد تمھیں احساس ہو رہا ہے تم اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کر گ ئی ے اب وہ تمھیں غصہ دکھا رہی ہے تو تمھیں اچھا نہیں لگ رہا۔" اس کا عکس اسے جانچ رہا تھا۔

"ایسا نہیں ہے۔" انس نے حقیقت سے نظریں چرائی ی۔

"وہ کوئی ی نہیں ہے انعہ کی بہن ہے۔۔۔ اس حساب سے میری ذمہ داری ہوئی ی۔ اور اپنے گھر کی عزت کی یوں معیوب حرکت دیکھ میں نے کوئی ی اتنا بھی غلط نہیں کیا۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"اچھا عورت کو مارنا پیٹنا تمھارے لیے نارمل ہے۔ تم روایتی مردوں کی اسی سوچ کے زیر اثر عورت تمھیں اپنے مسئلوں کو بتانے سے ڈرتی ہے۔ انھیں خوف ہوتا ہے۔ تم جیسے اپنے مرد ہی انکی صورتحال سمجھے بغیر ہی انھیں زندہ گاڑ دو گے۔ یہ بھروسہ جو اپنے گھر کے مرد سے عورت کو ملنا چاہیے اس بھروسہ اور اعتبار کی آڑ میں غیر مرد لڑکیوں کو غلط راہ میں لگا کر گھر سے بھاگنے جیسے امر کروالیتے ہیں۔ اگر عورت بے وقوف ہے تو ہمارے معاشرے کے مرد اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہمیشہ قصور عورت کا نہیں ہوا کرتا۔"

انس نے پہلو بدلا۔

"بات بھروسہ کی ہے جو تمھیں اشوع نیازی پر نہیں ہے۔"

"مجھے اشوع نیازی کی ذات پر اپنی ذات جتنا بھروسہ ہے۔ میں اسے اس سے زیادہ جانتا ہوں۔ انس نیازی کو لوگوں کو پرکھنا آتا ہے۔ اس کا کردار سفید آئینہ کی طرح واضح ہے۔ میں نہیں چاہتا اس کے موتیوں جیسے شفاف دل پر کوئی بھی سیاہ پتھر آ لگے اور اس کا دل پتھر کا بن جائے۔۔۔ میں بس اسے تحفظ دینا چاہتا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم میں اس کے غم جان کر انجان بن کر اس کے قریب سے اس کی ذات کو نظر انداز کر کے کیوں گزر جاتا ہوں۔ لیکن میں اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ بے زور سی لڑکی کسی کا کچھ نہیں بگاڑتی مگر اس کی زندگی کے تمام شمعیں نجانے ہمیشہ بجھی کیوں رہتی ہے۔"

"تم اسے پسند کرتے ہو اور تم اسے نیازی ہاؤس سے کہی دور لے جانا چاہتے ہو۔ میں تمھارا عکس ہوں تمھیں تمھاری حقیقت بتا رہا ہوں۔" انس نے چونک کر سبز آنکھیں اٹھائیں ان میں بے یقینی تھی۔

"نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔ میری سوچ کو غلط رنگ مت دو۔ اگر اشوع نے سن لیا وہ میرا سر پھاڑ دے گی۔ میری چاہت اشوع توبہ توبہ۔ ایسا کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔" اس نے بات کو ہوا میں اڑایا۔ انداز تمسخرانہ تھا لیکن وہ اپنے

WWW.NOVELSHUB.PK

عکس سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔ اس کے کھوئے انداز پر عکس دھندلا گیا اور وہ تمام سوچو کو جھٹکتا التمش نیازی ہاؤس کی سڑھیاں عبور کرتا ئی ی راہوں کا مسافر بننے چل دیا۔

——*—*—*—*

اشوع شام میں لان میں ٹہلتی جامعہ کا سبق پڑھ رہی تھی۔ اس کا موبائل جھولے پر پڑا تھا۔ شائی نہ کی ڈانٹ کا اثر تھا وہ فون اپنی نظر میں رکھتی تھی ورنہ اسے فون کی کبھی ہوش نہیں رہتی تھی۔

موبائل پر نوٹیفکیشن کی ٹون پر وہ جھولے کی سمت آئی ی۔ لیکن وہ انسٹا گرام پر انس کے پوسٹ کا نوٹیفکیشن تھا۔ اسے لگا شائی نہ کا میسج ہو گا نوٹس کے حوالے سے وہ اٹھنے لگی جب اس کی نظر عزیز تایا کے گھر کی بالکونی میں بیٹھی عمارہ پر پڑی وہ موبائل میں مصروف تھی۔ اشوع نے تجسس کے زیر اثر انس کی پوسٹ کھولی۔

سبز میدان کے درمیان کیمرہ تھامے کھڑا وہ قدرت کا حسین شہکار لگ رہا تھا۔ سرمئی ی ہائی ی نیک پر اس نے بھوری جیکٹ زیب تن کی ہوئی ی تھی۔ ہلکے اف وائی ٹ کلر کی پینٹ کے ساتھ سرمئی ی جوگرز پہنے وہ ٹھاٹ سے نیلے شفاف آسمان تلے بادلوں کے قریب معلوم ہو رہا تھا۔ وہ جان نہ سکی قدرت نے زیادہ حسین کسے بنایا ہے۔ فضا میں سجے فلک کو یا زمین پر موجود انس کو۔۔۔ انس نے دو تصاویر اپلوڈ کی تھیں۔ دوسری میں اس کی سبز آنکھوں کی چمک واضح اور مسکراہٹ گہری تھی۔ وہ آسمان کی سمت چہرہ کیے آدھا ترچھا ہوئے کھڑا تھا۔

میں بھٹکتا ہوا سا ایک بادل ہوں.

جو تیرے آسمان پہ آ کے ٹھہرا ہے ❤

پوسٹز کے نیچے کیپشن پڑھتے وہ ٹہل رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

گلوں میں رنگ بھرے بادِ نو بہار چلے

چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو

کہیں تو بہرِ خدا آج ذکرِ یار چلے

کبھی تو صبح ترے کنجِ لب سے ہو آغاز

کبھی تو شب سرِ کاکل سے مشکبار چلے

بڑا ہے درد کا رشتہ یہ دل غریب سہی

تمہارے نام پہ آئیں گے غم گسار چلے

جو ہم پہ گزری سو گزری مگر شبِ ہجراں

ہمارے اشک تری عاقبت سنوار چلے

حضورِ یار ہوئی دفترِ جنوں کی طلب

گرہ میں لے کے گریباں کا تار تار چلے

مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں

جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

WWW.NOVELSHUB.PK

اس کے ذوق کو دیکھتے اشوع کی انگلیاں کمنٹ سیکشن تک گ ئی یں۔ ابھی وہ واہ لکھنے ہی لگی تھی جب عمارہ نیازی کی آئی ی ڈی سے کمنٹ پوسٹ ہوا۔

وہ سادگی کے رنگ میں مجزوب ایک شخص

نکلے کبھی جو گھر سے تو محشر دکھائی ی دے

چونکہ انس ٹریولنگ کرتا رہتا تھا۔ اس کا اکاؤنٹ پبلک تھا کوئی ی بھی کمنٹ کر سکتا تھا۔ اشوع کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

"آئے بڑے پاک باز۔۔۔ اپنی اعلی تصاویر پوسٹ کر کے غیر لڑکیوں کے دل کے تار چھیڑ دیتے ہیں۔ یہاں لڑکیاں آہیں بھرتی نہیں تھکتیں۔" اس نے عمارہ پر نظر ڈالتے انس کی پوسٹ کو ان لائی یک کرتے فون واپس جھولے پر پٹکا۔

"میرے کونسا مامے کے پتر ہے۔ ایک کیا دس دس لڑکیاں شعر کمنٹ کریں انکی پوسٹ پر۔۔۔ میں گدھی ہوں گی اگر کبھی انکی پوسٹ دیکھی بھی تو۔" اپنے خیالات جھٹکتی وہ بڑبڑاتی ہوئی ی دوبارہ نوٹس پڑھنے لگی۔

لنچ کے لیے وہ ہوٹل میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ یہاں نیٹ کے سگنلز زرہ آئے تو اس نے لگے ہاتھوں پوسٹ کر دی تھی۔ اشوع کے اپنی تصویر پر لائی یک دیکھ کر مسکراتے اس کی مسکراہٹ عمارہ کے کمنٹ پر غائی ب ہوئی ی۔

وہ لڑکیوں کے اپنے پیچھے دیوانہ ہونے پر خوش ہونے کی بجائے چڑتا تھا۔ اچانک اس کے چہرے پر سختی ابھری۔ اس نے عمارہ کا کمنٹ ڈیلیٹ کرتے اسے بلاک کیا تھا۔ وہاں اس کے دوست اور تمام کزنز موجود تھے۔ اگر اضرار یہ کمنٹ دیکھ لیتا تو کیا سوچتا۔ اس نے جھرجھری لی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ عورت میرا پیچھا کب چھوڑے گی اففف۔"

اس کے بعد اشوع کا اپنی پوسٹ ان لائی یک کرنے پر وہ کڑھا۔"اب اگر تمھاری کبھی کسی معاملے میں مدد کر دی تو میں اپنی آئی ڈی کا نام بدل کر پانڈہ رکھ لوں گا۔ہونہہ"اس کے انداز میں ناک چڑھاتے وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

——*—*—*—*

انس کو سوات گ ئی ے چھٹا دن تھا۔اشوع کا آج آخری پیپر تھا۔وہ جامعہ سے اپنی دوستوں کے ساتھ امپوریم آئی ی تھی۔انکا رلیکس ہونے کے لیے آج تفریح کا پلان تھا۔اشوع نے انعمتہ کو میسج پر انکے پلان کا بتا دیا تھا۔وہ لوگ باونس پر تھی جب اس کا فون بجا۔موبائل بیگ میں ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ نہ پائی ی۔فون اس کا صبح سے سائی لنٹ پر تھا۔

اضرار مال میں کاشف کے ہمراہ داخل ہوا تھا۔

"ان چند دنوں میں اس لڑکے کی ایک ایک حرکت میری نظر میں رہی ہے۔آج کچھ دوستوں کے ساتھ اس کا یہاں آنے کا پلان ہے۔۔۔کچھ لڑکیوں کا معاملہ ہے۔آج رنگے ہاتھوں پکڑنا ہے۔"کاشف اس کے ساتھ چلتا تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا۔

"آج اس لڑکے کی عقل ٹھکانے لگوانی ہے اس کا ذکر سن کر بھی مجھے کوفت ہوتی ہے۔مجھے آغر نامی بلا کو اپنی بہن کی زندگی سے نکال کر پھینکنا ہے۔"اس کا لہجہ سختی لیے ہوئے تھا۔

"اضرار بے فکر رہو تمھارا دوست موجود ہے۔"کاشف نے اس کا کندھا تھپکا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

آغر اپنے دوستوں کے ہمراہ باونس آیا جہاں دو لڑکیوں نے ان سے ملنا تھا۔

اشوع اور شائنہ باونس سے نکل رہی تھیں۔ شائنہ نک سک تیار لڑکیوں کو پاس سے گزرتے منہ ٹیڑا کرتے اشوع سے کہنے لگی۔

"میری تو سمجھ میں نہیں آتا نوجوان نسل کا کیا بنے گا۔ امپوریم بندہ ریلیکس ہونے آتا ہے دوستوں کے ساتھ یا شاپنگ کے لیے لیکن یہ جو لڑکیاں دوپٹے پھیلاتی زلفیں کھولتی ادھر منڈلانے آتی ہیں۔ توبہ اور لڑکے شہزادہ گلفام بن کر سستے شاہ رخ کے جانشین کانوں میں کالا چشمہ، ن ئی ی جینز شرٹ پہن کر ایسے آتے ہیں آج ہی انکی ہونے والی ساسوماں انھیں دیکھنے آرہی ہے۔ اب کوئی ی لڑکا تاڑے تو لڑکیوں کو مس ئی لہ۔۔۔ نا تاڑے تو دل کا دورہ پڑنے لگتا ہے ہائے میں سوہنی نہیں لگ رہی کیا۔" شائنہ ہنستے ہنستے اپنی پاس سے گزرتی دو لڑکیوں کی چال ڈھال اور گفتگو کی اداکاری کرتے اشوع کو ہنسا رہی تھی۔

"یونو امپوریم مال لاہور کا نام بدل کر ہینگ آؤٹ پرومیکس رکھ دینا چاہیے۔ یہاں آئے روز چلتے پھرتے خوشبویں اڑاتے نمونے پائے جاتے ہیں۔ ہونہہ۔" اشوع ہنسی تھی۔

"اب یہ لڑکیاں ڈوپٹے تو ایسے لہراتی گزر رہی ہیں۔ کاجول کی جگہ انھیں شاہ رخ خان کے ساتھ کاسٹ پر ہونا چاہیے تھا۔" اس کے انداز پر باقی دو ستیں بھی ہنسی تھی۔ وہ لوگ باونس سے باہر نکل آئی ی تھیں جب انکی ایک دوست کے ساتھ کوئی ی ٹکرایا۔ شائنہ اور اشوع آگے تھی۔

آغر غلیظ مسکراہٹ اچھالتے آگے بڑھنے لگا۔ اشوع شائنہ کے ہمراہ مڑی۔

"کیا ہوا ہے؟" اس کی آواز پر اس پر سرسری نظر ڈالتا وہ آگے بڑھ گیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کچھ نہیں اندھا تھا۔ کاش کالا چشمہ لگانے کی جگہ نظر کا چشمہ وقت سے لگوالیتا۔" انکی دوست نے غصے سے کہتے معاملہ رفع دفع کیا۔ وہ لوگ باہر کی جانب بڑھ گ ئی ی۔ انکا ارادہ کچھ کھانے کا تھا۔

"کیا ہوا آغر رک کیوں گیا۔ کیا تیری گرل فرینڈ آئی ی نہیں ہے۔ میرے والی تو پہنچ بھی گ ئی ی ہے۔ سنیپس بھیج رہی تھی۔" اس کے دوست نے اسے واپس پلٹ کر دیکھتے رک کر پوچھا۔

"یار بھائی ی کا دل بہک گیا ہے۔ جب اسپیشل مال دیکھ جائے تو کمبخت دل کہاں استعمال شدہ چیز پر بار بار ٹھہر تا ہے۔"

"کیا بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔ میں ہوٹل میں کمرہ بک کروادیا ہے۔ اب تم نہیں جارہے اسے لے کر؟ بول بے میرے نقصان کے پیسے تم دوگے۔"

"مر کیوں رہا ہے۔ دے دوں گا۔ تو اپنے والی کو لے کر پہنچ مزے کر۔ اور تم اسامہ یہ میرا فون پکڑ بیبی ا ا کے نمبر پر آج کی ڈیٹ کینسل کرنے کا کوئی ی بھی بہانہ کر کے فون بند کر دینا میں تم لوگوں کو رات میں کلب میں ملتا ہوں۔"

"آغر یار سن تو۔۔۔" وہ اسامہ کی بات سنے بغیر وہاں سے نکل آیا۔

——*—*—*—*—*

"بولو کدھر ہے تمھارا دوست وہ بگڑا نواب زادہ۔" کاشف اسامہ اور باقی دوستوں کو اپنی حراست میں لے چکا تھا۔

"سر ہمیں نہیں معلوم وہ کدھر گیا ہے۔ میں تو اپنی بہن کے ساتھ آیا تھا۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"اچھا یہ تیری بہن ہے۔" لڑکی کی طرف اشارہ کرتے کاشف پھنکارا تھا۔

"تو اپنی بہن اس خبیث کو دینے آیا تھا۔" کاشف کی دھاڑ پر لڑکی نے منہ چھپایا۔ انکی ریکاڈنگ ہو رہی تھی۔

"سر میں انھیں نہیں جانتی یہ مجھے تنگ کر رہے تھے۔ میری فیملی مجھے نہیں چھوڑے گی پلیز مجھے جانے دیں۔" لڑکی کے رونے دھونے کا اس پر کوئی ی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"گھر جانا ہے یا ان کم ظرفوں کے ساتھ ہوٹل پہنچادوں میڈم آپکو۔۔۔ شرم نہیں آتی اپنی کوئی ی عزت نہیں ہے گھر والوں کی عزت کا تھوڑا خیال کر لیا کرو۔" کاشف کی دھاڑ پر ان سب کی منت کرتی زبانیں تھمیں۔ ان سب کے فون وہ پہلے ہی اپنی حراست میں لے چکا تھا۔ اضرار کے بلانے پر کاشف سکیورٹی اہلکاروں کو انکے سر پر چھوڑ تا باہر کی سمت آیا۔

"خبیث شخص پھر نو دو گیارہ ہو گیا۔ مجھے ہر حال میں اسے اندر کروانا ہے۔" اضرار کا میٹر گھوم چکا تھا۔

"واہ میرے شیر میرے سے زیادہ تجھے ڈیوٹی نبھانے کا شوق چڑھا ہے۔ صاحب کاروبار چھوڑ کر تھانے دار آفسر بن جا باخدا قہر ڈھائے گا۔" اس کی رعب دار شخصیت پر لاڈ سے کہتے کاشف نے دھیان بٹایا۔

"مجھے ٹھنڈا کرنے کو فضول نہ بک۔۔۔ میں تمھارا دوست ہونے کی حیثیت سے ایسے ہی تڑیاں نہیں لگا رہا۔ وہ شخص واقع آزادی کا حقدار نہیں۔ اس وقت نجانے کس معصوم کے پیچھے لگا ہو گا۔" اس نے سختی سے کہا۔

اسامہ نے اہلکار سے نظر بچا کر آغر کے فون سے اس کے پاس موجود فون پر چھوٹا سا پیغام لکھ کر بھیج دیا۔

"تیرے ماموں پولیس والے تیرے پیچھے ایمپوریم میں ہیں۔ اسی لڑکی کا معاملہ ہے۔ نکل جا جلدی۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"اے لڑکے کیا کر رہے ہو۔۔۔ فون۔۔۔ کہاں سے آیا تمھارے پاس؟" اس نے ساتھ ہی کاشف کو بھی پکارا تھا۔

"سر۔۔۔"

"نہیں کچھ نہیں ہے میرے پاس" وہ ہکلایا۔

اہلکار کی پکار وہ کاشف اور اضرار اندر کی جانب آئے۔

"صاحب یہ فون اس کے پاس سے ملا ہے۔"

"دیکھاؤ۔" کاشف نے فون چیک کیا۔ سامنے موجود پیغام دیکھ کر اس نے ایک پنچ اسامہ کے چہرے پر رسید کیا۔ خون کی دھار کے ساتھ اس کا چہرہ لہولہان ہونے لگا۔

"وہ یہیں موجود ہے۔" کاشف نے موبائل اہلکار کو تھمایا۔

"انھیں تھانے لے جاؤ۔ جب تک میں نہ آجاؤں انکی ضمانت نہیں ہونی چاہیے۔۔" انھیں ہدایات کرتا وہ اضرار کے ہمراہ مال کے سکیورٹی سیکشن کے ہیڈ سے معاملہ ڈسکس کرنے آگے بڑھا۔ اضرار کو انعمتہ کا میسج آیا۔

"اشوع گھر نہیں آئی وہ ایمپوریم میں ہے۔۔۔ میں کال کر رہی ہوں اٹھا نہیں رہی۔۔۔ آپ نے کہا تھا اسے گھر سے آج نکلنے نہیں دینا لیکن وہ اچانک ہی جامعہ سے پیپر دے کر سیدھا وہاں چلی گ ئی ی ہے۔"

"شٹ!" انعمتہ کے پیغام پر اضرار نے بالوں میں ہاتھ جھلایا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کاشف اشوع کے پیچھے ہے وہ۔۔۔وہ ادھر ہی ہے اپنی دوستوں کے ساتھ۔۔۔۔میں باہر جارہاہوں اسے ڈھونڈنے۔"اس کے چہرے پر پریشانی واضح تھی۔

کاشف بھی ایک اہلکار کے ہمراہ اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

وہ اشوع لوگوں سے فاصلہ پر رہ کر اس کی مختلف تصاویر اتار رہا تھا۔اسامہ کے اپنے دوسرے سیل پر پیغام دیکھتے اس کے حواس بگڑے۔

"لعنت۔۔۔۔یہ پولیس والا ٹرانسفر چاہتا ہے۔اب یہاں سے کیسے نکلوں۔"اس نے دور سے سیکیورٹی کیمرا زپر نظر ڈالتے منہ بگاڑا۔

چہرے پر رومال باندھتے وہ اشوع سے زرہ فاصلے پر کھڑا تھا۔

"اشو اپنا فون دیکھاؤ میرے فون کی بیٹری ختم ہے۔"شائنہ کے کہنے پر اس نے اپنا فون بیگ سے نکالا۔وہاں انعمتہ اور اضرار کی کئی کالز آئی ہوئی تھیں۔

ابھی وہ پیغامات کھولتی جب اضرار کی کال آنے لگی۔

"اسلام علیکم جی بھائی؟"اضرار کا جواب وہ سن نہ سکی۔کسی نے پیچھے سے آکر اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

"کون بدتمیز ہے؟"وہ چیخی تھی۔شائنہ نے آغر کو بازو سے کھینچتے پیچھے کرنا چاہا۔وہ سب دوستیں شور مچانے لگیں۔

"خبردار گن ہے میرے پاس۔اسے شوٹ کردوں گا۔منہ بند رکھو اور نکلو باہر آگے کی طرف چلو فوراً۔"اس کی ہدایت پر وہ لوگ اشوع کی اڑی رنگت کو دیکھتی اس کے ساتھ ہولیں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع کا فون اس کے ہاتھ سے شائنہ کی طرف اچھل کر گر گیا تھا۔ اضرار لائن پر ہی تھا۔

"کاشف کوئی مس ئی لہ ہے فوراً معلوم کرو میری بہن کدھر ہے۔" اضرار کی غصے سے گردن کی رگیں تن گ ئی ی تھیں۔

"رلیکس یار ابھی مل جائے گی۔" وہ دونوں نیچلی منزل کی سمت بھاگے۔ کاشف فون پر سیکیورٹی عملے سے بات کر رہا تھا۔

"ہر طرف آغر کی تصویر بھیج دی ہے کہیں سے بھی اسے باہر نہیں جانے دیا جائے گا تم بے فکر رہو۔"

"تصور بھی نہیں کیا تھا اشوع ادھر پھنس جائے گی۔ میری وجہ سے ہو رہا ہے۔ اس شخص کو میں نے ڈھیل دی کہ شاید وہ سنبھل جائے لیکن اب میرے ہاتھوں نہیں بچے گا یہ خبیث شخص۔" وہ ڈوڑتا ہوا تیزی سے کہہ رہا تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا اشوع کدھر ہے لیکن وہ اپنی بہن کو یہاں سے بچا کر سلامت لے جانا چاہتا تھا۔

"دیکھو کدھر لے کر جا رہے ہو تم ہمیں۔۔۔ اسے چھوڑ دو کیونکہ سیکیورٹی سے تم ویسے بھی نہیں بچ سکتے۔" شائنہ نے دھمکایا۔

"اپنی بکواس بند کرو اور لفٹ کھولو۔" اس کی ہدایت کے سامنے وہ بے بس تھی۔ اشوع کو اس نے اپنے قابو میں کیا ہوا تھا۔

"لفٹ میں کیمرہ لگا ہوا ہے سڑھیوں سے چلو۔" اشوع نے مزامت کی۔

"آواز نیچی اور اب اگر منمنائی ی تو سیدھا اوپر پہنچا دوں گا۔"

"تم سب پیچھے ہٹو۔۔۔ دس قدم پیچھے جاؤ۔۔۔ ورنہ۔" اس نے زرہ فاصلہ پر ہوتے انھیں بندوق دیکھائی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اچھا تم گراؤنڈ فلور پر جا رہے ہو۔ اسے کدھر لے جانا چاہتے ہو۔" شائی نہ موبائل میں اصل بات اضرار تک پہنچانا چاہتی تھی۔

انکی گفتگو سنتے اضرار کاشف سمیت نیچے کی سمت دوڑے۔

"تم لڑکی پیچھے دفع ہو جاؤ یا تمھیں بھی ساتھ لے چلوں۔" وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"ہاں لے جاؤ مجھے بھی ساتھ لیکن میری دوست کو مت لے کر جاؤ۔" اس کا دل کانپ رہا تھا۔

"پیچھے ہٹو۔" وہ ایک دم چیخا تھا۔

"میں نہیں جاؤں گی۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔" اس کے دکھیلنے پر اشو نے زور لگا کر اس کی گرفت سے نکلنا چاہا۔

"اندر چلو ورنہ ابھی جان نکال دوں گا۔"

"مجھے جان سے زیادہ عزت پیاری ہے۔ میں اندر نہیں جاؤں گی۔" وہ اس کے قابو میں نہیں آ رہی تھی۔ اس سے پہلے لوگ انکی جانب متوجہ ہوں آغر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے دھکا لگاتے لفٹ کے اندر پھینکا۔ اشو کا سر دیوار سے ٹکرانے پر زخمی ہو گیا۔

"کیا سمجھتی تھی اپنے بھائی کے زور پر مجھ سے بچ جاؤ گی۔" اس نے چہرے سے رومال ہٹاتے اس کی قریب ہوتے غلیظ مسکراہٹ سے کہا۔

"اللہ تمھیں غارت کرے۔ پیچھے ہٹو مجھ سے۔۔۔ ہیلپ پلیز کوئی مدد کرو۔" وہ چلانے لگی۔ آغر نے یکے بعد دیگر کئی تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیے۔ اس کے ہونٹ سے خون رسنے لگا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"مار دو اس سے زیادہ کر بھی کیا سکتے ہو۔ ابھی میرے بھائی آ جائیں گے پھر تم اپنا حشر دیکھنا۔" وہ دیوار سے جا لگی تھی۔ آغر اس کی سمت بڑھتا اس سے پہلے لفٹ رکی۔

"اپنا چہرہ ڈھانپ لو ڈوپٹے سے۔" اس کی طرف بڑھتے اس نے خود ہی اس کا چہرہ ڈھانپ دیا۔ اشوع نے اس کا ہاتھ زور سے جھٹکا۔ وہ اسے لیے پیچھلے حصے کی جانب بڑھ گیا۔

"وہ یہاں نہیں ہے۔"

پیچھے ہاں پیچھے گ ئی ے ہوں گے۔" اضرار باری باری تمام لفٹز چیک کرتا فون پر آغر کی گفتگو یاد کرتا باہر بھاگا تھا۔ کاشف نے اپنی ٹیم کو ایمرجنسی میں پہنچنے کا حکم دے دیا تھا۔

"کہاں جا رہے ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔" اشوع نے زور سے مڑتے اس کے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھوں سے زور سے مارا۔ وہ زرہ پیچھے ہٹا۔ وہ اس کی گرفت سے نکل کر ایک طرف کو دوڑنے لگی۔

"میں تمھارے جسم کا ایک ایک حصہ نوچ ڈالوں گا لڑکی واپس آ جا۔" آغر نے اس کی پیچھے جاتے جنونی انداز میں کہا۔

"ہیلپ۔۔۔ مدد پلیز کوئی ی مدد کرو۔" وہ تیزی سے بھاگتی اونچا اونچا چلا رہی تھی۔ آغر نے اس کا ڈوپٹہ تھامتے اسے پکڑنا چاہا۔ وہ دوپٹہ اس کی گرفت میں آتا دیکھ اسے چھوڑتی مزید تیز دوڑنے لگی۔ اسے مرنا قابل عزت راستہ لگا۔ اس وحشی انسان کے ہاتھوں رسوا ہونے سے۔

"مر جائے گی میرے ہاتھوں۔" وہ چلایا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

یہاں بڑے گودام تھے اور دور تک سڑک جاتی تھی۔مال کی دوسری سمت ہونے کی وجہ سے یہاں کوئی ی دور دور تک دیکھائی ی نہیں دے رہا تھا۔وہ لڑکی ورک آؤٹ اور واک روزانہ کرنے کی وجہ سے اتنا بھاگ پا رہی تھی لیکن کہاں تک وہ اس کا مقابلہ کرتی۔ آغر نے اسے گردن سے دبوچتے جالیا تھا۔

"پڑگ ئی ی ٹھنڈ اشوع میڈم۔ بکری آخر کب تک اپنی جان کی خیر منائے گی۔" وہ وحشیانہ انداز میں اسے اپنے حصار میں لے رہا تھا۔اشوع کی آنکھوں سے گرم سیال بہہ رہے تھے۔اس نے بنا سوچے اس کی بازو پر کاٹتے اسے دور دکھیلا تھا۔لیکن وہ اس کے منہ پر تماچہ مارتے زمین پر گرا چکا تھا۔

اب کوئی ی فرشتہ ہی اس کی عزت بچا سکتا تھا۔

اس نے شدت سے اللہ کو یاد کرتے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

"اللہ۔۔۔۔ابو بھائی ی آجائیں پلیز۔" اس کے جسم اور چہرے سے خون رس رہا تھا۔وہ بلک بلک کر رونے لگی۔ اس کے بال بکھر کر اس کے چہرے پر پڑے تھے۔بلوقت اسے کسی کے قدموں کی آواز سنائی ی دی۔

آغر کے چلانے کی آواز۔

شور، گالی گلوچ۔

وہاں کسی وجود کی آمد ہوئی ی تھی۔

اشوع نے بھاری ہوتے چکراتے سر کو سنبھالتے اوپر دیکھا۔

وہ انس تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

ہاں وہ آ گیا تھا۔

وہ اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا تھا۔

وہ ہمیشہ اس کی مدد کرنے پہنچ جایا کرتا تھا۔

وہ اس کا ہر اچھے برے وقت کا ساتھی تھا۔

انس نیازی اشوع نیازی کے لیے قسمت کے تصور سے کہی یہی آس پاس سے آ پہنچتا تھا۔

ہمیشہ ہر گھڑی ہر لمحہ وہ اس کے لیے فضا کی مانند موجود ہوتا تھا۔

اس کے بال چہرے سے ہٹاتے وہ اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔

"ا۔۔۔ا۔۔۔انسسسس۔" وہ اس کے ساتھ لگی مزید رونے لگی تھی۔ اس کی آواز بہت آہستہ تھی وہ محض اس کے ہونٹوں کی جنبش سے اپنا نام اس کے لبوں سے ادا ہوتا جان پایا تھا۔

"شششش۔" انس نے اسے سہارا دیا۔ وہ آج ہی لاہور لوٹا تھا اور ایک دوست سے ملنے وہ لوگ سیدھا امپیوریم آئے تھے۔ وہ لوگ واپسی کے لیے نکل رہے تھے جب اسے اشوع کی جھلک دیکھی۔

وہ چہرہ ڈھانپے ہوئی ی تھی۔ اور اس کے ساتھ موجود شخص کو وہ نہیں جانتا تھا۔ اسے صورتحال خراب لگی وہ اپنے دوستوں سے معذرت کرتا فوراً اس کے پیچھے لپکا تھا۔

آغر نے سنبھلتے گن لوڈ کی۔

"اشو بھاگو۔" اس نے تیزی سے اسے اٹھاتے اپنے ساتھ لیے تیزی سے وہاں سے نکلنا چاہا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

آغر نے بغیر دیکھے اس کی ٹانگ کا نشانہ لیتے گولی چلا دی۔

"ٹھاہ۔۔۔۔"

ساکت۔۔ اشوع کے ہاتھ پر انس کی گرفت ڈھیلی پڑی۔

ساکت۔۔۔۔ اشوع کی آنکھیں اسے دیکھتے درد سے پھٹی تھی۔

ساکت۔۔۔۔ آغر نے انھیں بھاگتے بے یقینی سے اپنا نشانہ لینا دیکھا تھا۔

"اااااااااا۔۔۔۔۔نن۔۔۔۔ ننسسسس" وہ حواس باختہ اس کی ٹانگ سے رستہ خون دیکھتی چینخی تھی۔

"اااشووووو بھاگ جاؤ۔"

"نہیں میں آپکو یہاں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔"

"جاؤ۔۔۔ آئی سیڈ گو۔"

وہ تکلیف میں تھا۔ لیکن وہ اسے اپنے سامنے رسوا ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

وہ تکلیف میں تھی۔ لیکن وہ اسے اپنے سامنے مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اشوع نے اسے سہارا دیتے زبردستی اٹھایا تھا۔ وہ اس کی ضد کے سامنے بے بس تھا۔ وہ کبھی بھی اسے یہاں مرنے کے لیے تنہا چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی۔ انس اس کے گرد بازو پھیلاتے اسے لیے تیزی سے دکانوں کی جانب مڑ گیا۔ وہاں قطار میں ک ئی دکانیں واقع تھیں۔

آغر ک ئی ی لمحے وہیں کھڑا رہا۔ یہ بندوق کیف کی تھی وہ محض اپنے پاس رکھتا تھا۔ کبھی کسی انسان پر نہیں چلائی ی تھی۔ اس کے لیے اپنا یہ فعل نا قابل یقین تھا۔ وہ ہوش میں آتے انکے پیچھے بھا گا۔ لیکن دوسری جانب سڑک خالی تھی۔ اسے اپنے پیچھے پولیس دیکھائی ی دی۔ کاشف کی ٹیم پہنچ چکی تھی۔

اضرار نے اس کے منہ پر دو تین مکے رسید کیے۔

"میری بہن کہاں ہے؟"

"پتہ نہیں۔" وہ اسے پرے دکھیلتا اہلکاروں کی گرفت سے بھاگ جانا چاہتا تھا۔

"کاشف وہ کدھر گ ئی ی۔۔۔ ضرور اس نے کہی چھپایا ہے۔" اضرار دوبارہ اس کی جانب لپکا۔

"اضرار ٹھہر جاؤ یہی کہی ہو گی اور وہ ٹھیک ہو گ ئی ی ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔" اس کی ٹیم چاروں طرف پھیل چکی تھی۔

"اشو بیٹھ جاؤ میں مزید نہیں چل سکتا۔" وہ لوگ ایک گودام کے پیچھلے دروازہ سے اند د اخل ہو گ ئی ے تھے۔ اس وقت واحد جاہ پناہ یہی معلوم ہوئی ی تھی۔

انس نے اس کی غیر ہوتی حالت کے پیش نظر زور سے بولا۔

"اشو۔۔۔ اشووو میرا ا ا ا۔۔۔ بیگ اتارو۔" اشوع نے اسے بٹھانے کے بعد اس کا بیگ اس کے کندھے سے اتارا۔

"آپکو بہت درد ہو رہا ہے؟" یہ سوال پوچھنا مذاق تھا کیونکہ اس کے چہرے سے اس کی تکلیف واضح تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"نہیں میں بہت انجوائے کر رہا ہوں۔ آج گولی کھانے کا بھی تجربہ ہو گیا ناٹ بیڈ۔" وہ ایسے بولا اصلی بندوق کی گولی نہیں بلکہ کھلونے والی بندوق سے اس کا نشانہ لیا گیا ہو۔

"اپنی بکواس بند کریں۔" وہ چلائی ی تھی۔

"اچھا رو مت میرے بیگ میں شال ہے وہ نکال کر لے لو۔ شاباش۔" انس نے اپنا درد چھپاتے اسے پچکارا تھا۔

"مجھے معلوم ہے آپکو درد ہو رہا ہے۔" وہ شال اوڑھتی سوسو کر رہی تھی۔ "اضرار بھائی ی آتے ہی ہوں گے۔ وہ ادھر ہی ہے۔"

"بالکل اضرار بھائی ی سپائی ڈر مین ہیں فوراً ہمیں ریسکیو کرنے آجائیں گے۔" اس نے اس کی بات کی تقلید کی۔

"میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔"

"میں بالکل مذاق نہیں کر رہا۔" اس کی شکل سے وہ مکمل سنجیدہ لگ رہا تھا۔

اشوع نے اس کے بازو پر زور سے بیگ مارا۔

"اپنا منہ بند رکھیں۔"

"میرے فون کی بیٹری ڈیڈ ہے۔ پاور بینک سے فون چارج کرو اور اضرار بھائی ی کو کال کرو۔" اشوع نے کہا کچھ نہیں بس اس کا فون ہاتھ سے تھام لیا جو اس نے جیب سے نکال کر اس کی سمت بڑھایا تھا۔

"مجھے لگتا ہے گولی چھو کر گزری ہے بس اندر نہیں گ ئی ی۔" وہ بڑی فرصت سے اپنی ٹانگ کا معائنہ کر رہا تھا۔ اشوع نے اس کے ہمت سے کام لینے پر پر سوز آنکھوں سے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھیں بار بار بھر رہی تھیں۔ وہ

WWW.NOVELSHUB.PK

کوئی ی نارمل حالت میں یہاں نہیں پھنسے تھے۔انس کو گولی لگی تھی۔اسے طبعی امداد چاہیے تھی۔وہ اکیلی باہر نہیں جاسکتی تھی۔انھیں یہاں سے جلد از جلد نکلنا تھا۔

"مجھے زیادہ درد نہیں ہو رہا۔تم رونا بند کر سکتی ہو۔تم روتے ہوئے مزید ڈراؤنی چڑیل لگتی ہو۔"وہ ابھی بھی اپنی ٹانگ ہلانے کی کوشش کرتا نڈھال پڑ رہا تھا۔

انھیں وہاں بیٹھے دس منٹ گزر گ ئی ے تھے۔ابھی تک نہ اضرار آیا تھا نہ اس کا فون آن ہو پا رہا تھا۔

"میں اس اندھیرے گودام میں نہیں مرنا چاہتا۔"

انس کا درد اس کی برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا۔

"کیا وہ باہر ہی ہو گا؟میں باہر جاؤں۔کسی کو مدد کے لیے بلا لاؤں۔۔۔آپکا بہت خون ضائع ہو رہا ہے۔"وہ اٹھنے لگی۔

"اشوع بیٹھ جاؤ۔میری ایسی جان کا کیا فائدہ جو تمھاری حفاظت نہ کر سکوں۔"انس نے اس کی شال کا کنارہ پکڑتے اسے روکا تھا۔اس میں ہلنے کی زرہ ہمت باقی نہیں رہی تھی۔

اشوع نے دیوار سے سر ٹکاتے آنکھیں موند لیں۔اس کی رنگت زرد پڑ چکی تھی۔کل دوپہر سے اس نے کھانا کھایا ہوا تھا۔رات اور صبح پیپر کی فکر میں کچھ کھانے کا خیال نہیں رہا اور اب کھانا نصیب میں نہیں ہو گا اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

"اشوع۔۔۔۔اشو۔۔۔اشووووو۔"انس نے اسے بے ہوشی کی حالت میں جاتے زور سے پکارا۔درد سے اس کی جان نکال رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

انس نے بیگ کھینچتے اپنے قریب کیا۔ اس میں سے چاکلیٹ کا ڈبہ نکالا۔ جس میں سے آدھا ڈبہ خالی تھا۔ یہ وہی ڈبہ تھا جو انھوں نے ساتھ لیا تھا۔

"اشوع۔۔۔۔۔ لو کچھ کھالو پھر گھر چلیں گے۔۔۔ بھائی بس آتے ہی ہوں گے۔ وہ ہمیں ڈھونڈ لیں گے۔" اس نے ڈبہ اس کی سمت بڑھاتے فون دیکھا۔ جس پر کچھ بیٹری ہونے سے وہ ابھی ابھی آن ہوا تھا۔

اشوع کی آنکھوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی ی۔

"منہ میں ڈالو اپنے ورنہ اسی تاریک گودام میں مر جائیں گے۔۔۔ ہمیں یہاں سے واپس جانا ہے اپنے قدموں پر چل کر۔" وہ کتنے حوصلے سے کام لے رہا تھا۔ اشوع کا سر ایک سمت کو گرا۔ وہ بے ہوش ہو گ ئی ی تھی۔

"اشوع!" اس کی ٹانگ میں تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔ اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔ ایک مقام زندگی میں ایسا آتا ہے جو ہم نے کبھی اپنے لیے تصور نہیں کیا ہوتا قدرت ہمیں ان حالات میں دھکیل دیتی ہے۔ وہاں کوئی ی دنیاداری کا سبق کام نہیں آتا۔ وہ سیاہ تاریک حبس زدہ وقت ہوتا ہے۔ جب زندگی چھوڑ جانے کا جی چاہتا ہے۔ جہاں دعا قبول ہوتی نظر نہیں آ رہی ہوتی۔ راستہ موجود ہونے کے باوجود آگے بڑھنے کے نشان نہیں ہوتے۔ قدم لڑکھڑاتے، بے بس ذات اور روح اداس ہوتی ہے۔ اس وقت اللہ ؐ کی شدت سے یاد آتی ہے۔ میں ہی کیوں ہوں اس حالت کا شکار۔ مجھے ہی کیوں اس میں ڈالا گیا۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ دل پھٹ رہا ہے۔ یہ صورتحال میری روح تھکا رہی ہے۔

"اور اگر اللہ ؐ آپکو کوئی ی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی ی اسے دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ آپکو کوئی ی بھلائی ی پہنچائے۔ تو وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔" (الانعام ۱۷)

WWW.NOVELSHUB.PK

اس نے چاکلیٹ کا ایک پیس بامشکل اسے ہلاتے اس کے منہ میں ڈالا۔ اسے چبا کر نگل لو۔ وہ زور سے اس کا کندھا ہلا رہا تھا۔ اس نے آنکھیں موند لیں۔ ہر تاریک باب کا اختتام لازم ہے۔ وہ روشنی کا انتظار کر رہا تھا۔ مزید تین منٹ بعد اضرار کاشف کی ٹیم کے ہمراہ انھیں تلاشتے ادھر آ پہنچے تھے۔

"مجھے تمھارے دوست ملے باہر ورنہ کیسے معلوم کر پاتا تم یہاں ہو اور تمھاری یہ حالت۔" اضرار کبھی اشوع پر نظر ڈالتا تو کبھی انس کی ٹانگ سے نکلتا خون دیکھتا۔ انکی یہ حالت دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔

"اشوع تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ کاشف مدد کرو انس کو اٹھاؤ۔ پانی دو کوئی ی۔۔۔" وہ ایک ہی سانس میں چلا اٹھا تھا۔ ماتھے پر سیاہ بال بگڑ چکے تھے۔ شرٹ ڈھیلی ہو چکی تھی۔ ماتھے اور گردن پر پسینہ واضح تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ان دونوں کو لے کر یہاں سے غائب ہو جائے۔

"جلدی کرو۔ ہمیں ہسپتال جانا ہے۔" کاشف کی ہدایت پر اس کی ٹیم انھیں ریسکیو کر کے فورا ہسپتال پہنچی۔

اشوع کی آنکھ رات آٹھ بجے کھلی تھی۔ اس کو ڈرپ لگی تھی۔ جسم اور سر میں درد اٹھ رہا تھا۔ چہرہ چبن زدہ جل رہا تھا۔ وہ ہسپتال میں تھی۔ سفید دیوار کو گھورتے وہ ک ئی ی گھڑیاں یونہی لیٹی رہی۔ نرس کی آمد پر اس نے سر کو جنش دی۔

"میرے ساتھ کون آیا ہے؟" اس نے سوال پوچھا۔

"آپ کو پولیس کی ٹیم لائی ی ہے۔"

"میرے کزن تھے میرے ساتھ وہ کدھر ہیں؟" اس کا دل یہ سوال کرتے دکھا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ایک اور زخمی مریض بھی آپکے ساتھ لایا گیا تھا۔ان کو گولی لگی تھی۔لیکن محض چھو کر گزری تھی۔اس لیے بہت بچت ہو گئی ابھی وہ سو رہے ہیں۔آپکے گھر والے ادھر ہی تھے۔شاید باہر ہوں۔"نرس پیشہ ورانہ انداز میں بتا رہی تھی۔

"مجھے ان کے روم میں لے جائیں گی۔میں اب بہت بہتر ہوں۔"اس نے اسرار کیا۔

"پر ایسے کیسے پہلے ڈاکٹر آپکا چیک اپ کریں گے۔"

"پلیز بس مجھے دیکھنا ہے وہ ٹھیک ہے۔وہ میرے کزن ہیں مجھے فکر ہو رہی ہے۔"وہ منت کرنے لگی۔

"اچھا آجائیں میرے ساتھ وہ ساتھ والے کمرے میں ہیں۔"نرس اسے سہارا دیے باہر لائی۔دو اہلکار وہاں موجود تھے۔اشوع کے آنے پر وہ سامنے سے ہٹ کر چوکنا ہو گئے۔

"میں خود چلی جاتی ہو شکریہ۔"اشوع نے یقین دہانی کروائی۔نرس چلی گئی۔اشوع انس کے انتہائی نگہداشت وارڈ کے کمرے کے اندر داخل ہوئی۔

اس کی ٹانگ پٹیوں میں جکڑی تھی۔وہ پر سکون سو رہا تھا۔اس کے چہرے پر حزن بکھرا تھا۔

جو سب کے دل جگائے رکھتا تھا آج وہ خود تکلیف میں بھی خاموشی سے لیٹا تھا۔

"یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔"وہ اس کے بستر کے قریب پڑے اسٹول پر بیٹھتی آنسو بہاتی نم آنکھوں سے آہستگی سے بولی۔

"آپ اتنے کوئی بری لگ رہے ہیں۔خاموش پر سکون۔بالکل اچھی وائی بز نہیں آرہیں۔گیٹ ویل سون چاکلیٹ بوائے۔"

"چل جھوٹی ابھی انعمتہ کہہ رہی تھی میری سرخ ناک بہت بچ رہی ہے۔" وہ پٹ سے آنکھیں وا کرتا مصنوعی صدمے سے گویا ہوا تھا۔

"آپ جاگ رہے ہیں؟" وہ جو واپس جانے لگی تھی اس کی آواز پر پلٹتی غصے سے بولی۔

"نہیں جی میں سو رہا تھا۔ تمھاری سوں سوں سے آنکھ کھل گ ئی ی اور کسی کی عیادت کرنے خالی ہاتھ نہیں آتے۔" اس نے منہ بنایا۔

"میں بھی آپکے برابر والے کمرے میں بستر سے اٹھ کر آرہی ہوں گھر سے نہیں جو آپکے لیے پھول شول لاتی۔" وہ بگڑی تھی۔

"تحفہ وہ دیتے ہیں جو شوپیس کی جگہ سامنے والے کے کام آنے والا ہوتا۔ تم چاکلیٹز بھی لاؤ تو بھی میں مائنڈ نہیں کروں گا۔"

"جب آپ مجھے کچھ دیں گے میں بھی لے آؤں گی۔ فلحال اپنا ایلین دماغ کا میوٹ بٹن دبائیں اور آرام کریں۔"

"ساری عمر کنگلی ہی رہنا۔ اچھا ہے تمھارے شوہر کو کوئی ی سکھ تو ملے گا۔" وہ شرارتی انداز میں بولا۔

"کیا مطلب ہے آپکا؟" وہ چڑی تھی۔

"بے چارے کا سارا مغض کھانے کے بعد کم از کم فضول خرچی نہیں کروایا کرو گی۔ اچھی جا رہی ہو۔" اس نے اسے انگھوٹا دیکھایا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"انتہائی فضول آدمی ہونے کا کوئی ی نوبل پرائی زہوتا تو انس نیازی کو اس سے نوازا جاتا۔" وہ کڑھتی ہوئی ی اسے سناگ ئی ی۔

"نکر چڑی ہونے کا کوئی ی نوبل پرائی یز ہوتا تو اشوع نیازی کو اس سے نوازا جاتا۔" اسی انداز میں وہ فوراً بولا تھا۔

اشوع نم آنکھوں مسکراتی ہوئی ی واپس پلٹ آئی ی۔

آغر پر کیس ہو گیا تھا۔ جان لیوا حملہ کرنے پر وہ برا پھنسا تھا اور اس دفعہ پولیس اسے چھوڑنے نہیں والی تھی۔ وہ اپنے اصل انجام کو پہنچ چکا تھا۔ اشوع نے گھر میں یہی بتایا وہ واش روم میں پھسل گ ئی ی تھی جو ماتھے پر چوٹ آئی ی۔

اور انس کا سب کو یہی معلوم تھا اس کے دوستوں کے ساتھ لاہور واپسی کی راہ میں گاڑی کا حادثہ ہو گیا تھا۔ وہ مکمل بیڈ ریسٹ پر تھا۔ زخم آہستہ آہستہ مدھم پڑنے تھے۔ وقت سے اچھا کوئی ی مرہم نہیں ہوتا۔

——*—*—*—*

دو ماہ پر لگا کر گزر گ ئے ے تھے۔ عید الاضحی کا چوتھا سویرہ نیازی ہاؤس کے لیے خوشیوں کی نوید لے کر آیا تھا۔ آج انعمتہ اور اضرار کا نکاح تھا۔

سفید موتیوں جیسے لہنگے میں نک سک تیار انعمتہ دلہن بنی بچ لگ رہی تھی۔ سفید شیروانی میں اضرار کی بارعب شخصیت نکھر کر آئی ی تھی۔ چاند سورج کی جوڑی آج خوب سج دھج کر اپنے محبوب کے دیدار کی منتظر تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اب لے بھی آؤ اپنی بہن کو یا مہمانوں کی روٹی کھلوا کر لانا ہے۔" اضرار کی بے چینی سر توڑ تھی۔

"دلہا میاں صبر اتنی بے تابی۔۔۔ میاں سنبھل جاؤ بعد میں سر پکڑ کر پچتانے سے بہتر ہے ابھی سوچ لے شادی کا لڈو چکھنا ہے؟ یوٹرن ابھی بھی موجود ہے۔" کاشف انس کو اندر کی جانب بھیجتا خود اضرار کے کان میں سرگوشی کرتا ہنسا تھا۔

"ابھی یوٹرن لینے کا سوچا تو ابا جی اپنی قینچی چپل سے میرا دماغ سیٹ کر دیں گے اور باقی یار شادی کا لڈو جو کھائے وہ پچتائے جو نہ کھائے وہ بھی پچتائے اب مابدولت سوچ رہا ہے کھا کر پچتانے میں کیا حرج ہے۔" وہ آنکھ دباتا اسی کے انداز میں کہتا مسکرایا تھا۔ خوشی اس کے انگ انگ سے پھونٹ رہی تھی۔

انس انعمتہ کو دیکھنے کمرے میں آیا۔ نکاح خواں آنے والے تھے۔ اس کا پہلا ٹکراؤ چیزیں سمیٹتی اشوع سے ہوا۔

ہلکے نارنجی رنگ کی لمبی کامدار قمیض کے ساتھ ہم رنگ کرش پاجامہ زیب تن کیے۔ ڈوپٹہ کندھے پر ایک طرف لٹکایا ہوا تھا۔ گلے میں باریک نفیس سیٹ، کانوں میں لمبے بُندے اور درمیان کی مانگ نکال کر ہم رنگ بندیاں لگا رکھی تھی۔ سامنے سے دو لٹیں کرل کر کے آگے کو نکال رکھی تھیں۔ بالوں کا پیچھے سے اسٹائل بنا کر کمر پر پھیلایا ہوا تھا۔

پیروں میں نارنجی پینسل ہیل ڈالے وہ اس کے کندھوں تک آ رہی تھی۔ اس کی تیاری دیکھتے اس پر سے نظریں ہٹانا مشکل تھا۔ اس نے اپنی اس کے گرد طواف کرتی غیر ارادی نظر فوراً ہٹائی ی۔ اس کا دل بہت تیزی سے دھڑکا تھا۔ یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

"انعہ تیار ہو گ ئی ی؟" اس نے لہجہ سرسری رکھا۔

"سفید کرتے شلوار پر ملٹی امتزاج کی ویس کوٹ پہنے وہ ہاتھ میں باندھی رولیکس کی گھڑی پر نظر ڈالتے پوچھتا بہت جچ رہا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"وہ فریش ہونے گئی ہے۔"

"تیاری مکمل ہو گئی؟"

"ہاں جی۔"

"اچھا۔" وہ ڈریسنگ پر پھیلا سامان سمیٹتی شیشے میں ابھرتے اس کے عکس پر نظر پڑتے ٹھہری۔

"کیا ہوا ایسے کیوں کھڑے ہیں۔ دیکھیے جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے وقت میں ہو جاتا ہے۔ چل کریں یہ بہت قیمتی لمحات ہیں۔" اشوع اس کا انعمتہ سے لگاؤ باخوبی جانتی تھی۔

"تصوراتی نگر میں تم سے زیادہ حسین پری کی کبھی آمد نہیں ہوئی ہو گی۔" اس کے مدھم پر سوز لہجہ میں کہے الفاظ پر اشوع کا دل ایک سواسی کی سپیڈ پر دھڑکا تھا۔ اس کے جملے پر اشوع کی رنگت بدلتے دیکھ وہ بغیر کسی نوٹس کے آگے بڑھا تھا۔

"بہت حسین لگ رہی ہو ماشاءاللہ۔۔۔ مجھے اپنی بصارت پر یقین کرنا مشکل عمل لگ رہا ہے۔ کیا واقع لاہور شہر میں پریاں بسا کرتی ہیں؟"

تو نے ماری اینٹریاں تو

دل میں بجی گھنٹیاں

رے ٹن ٹن ٹن

WWW.NOVELSHUB.PK

لمحوں کا فسوں ٹوٹا تھا۔انس اس کے قریب سے گزرتا واش روم سے نکلتی انعمتہ کے ہاتھ تھامتا اسے گول گول گھمانے لگا۔

"ایں۔۔۔انسسس میں گر جاؤں گی۔"

"میں کبھی اپنی بہن کو گرنے دے سکتا ہوں؟" وہ مسکرایا تھا۔

اشوع نے اپنے دماغ کی روشن بتی بجھائی ی۔

"توبہ اَسْتَغْفِرُاللہ۔۔۔میرا دماغ مویز دیکھ کر خراب ہوتا جارہا ہے۔توبہ اللہ مجھے اس ایلین سے پناہ دے۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی ی مڑی۔ان بہن بھائی ی کا لاڈ دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے انکی جانب آگ ئی ی۔

"پریوں کا معلوم نہیں پر ایلین کا ضرور ہے۔"

"حسین چڑیل کا آشیانہ بھی آس پاس ہے۔"

"نہیں ایک ہی آشیانہ ہے دونوں کا۔یہی کہی آس پاس تو بسنے والے ہیں۔" انعمتہ نے نکاح کی دلہن بنے دل میں دعا دی تھی۔

انس کے کلون کی خوشبو اشوع کی نتھوں سے ٹکرا رہی تھی۔اس نے اپنا سر جھٹکا تھا۔

خوشگوار ماحول میں نکاح کی رسم کی ادائی یگی کی گ ئی ی تھی۔

"احتشام کا نکاح بھی ساتھ کر دیتے لگے ہاتھوں ایک ساتھ دو دو خوشیاں گھر میں ہو جاتی۔" کاشف کی بات پر اضرار نے لب کاٹے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اس کی پوسٹنگ مظفرہ باد ہو گ ئی ی ہے۔ چھٹی نہیں مل سکی۔ ان شاءاللہ خیریت سے وہ وقت بھی جلد آئے گا جیسے ہی وہ چھٹی پر گھر آتا ہے۔" اضرار نے بتایا۔

احتشام کی چھٹی کا مس ئی لہ اہم تھا ہی اسی کے ساتھ اروحہ نے گھر سر پر اٹھالیا تھا۔

"میں انعمتہ کے ساتھ ایک دن دلہن نہیں بنوں گی۔"

"تو بیٹا مختلف دن کی تاریخ طے کر لیتے ہیں۔ میرا بچہ مس ئی لہ کیا ہے۔" شائستہ صاحبہ بیٹی کے تیور دیکھ کر پریشان ہوئی ی تھی۔

"ہر گز نہیں۔۔۔ بمیں بالکل کسی کو اپنی خاص لمحات میں توجہ کا حصہ دار نہیں بناؤں گی۔ سمجھیں آپ ابو کو بتا دیں کہہ دیں التمش چاچو کے خاندان کو ہمیں ابھی صرف بیٹے کا نکاح کرنا ہے۔ اروحہ کا نہیں۔"

"لیکن بیٹا اس میں حرج ہی کیا ہے۔" وہ اس کی جنونی طبیعت سے اکثر پریشان رہتی تھی۔

"حرج۔۔۔ امی میرا نکاح اور وہ انعمتہ میرے برابر ایک سی دلہن بن کر بیٹھے گی۔ نووے۔ کبھی نہیں۔" اس نے نخوت سے سر جھٹکا۔

"تو بیٹا تم دونوں الگ الگ آؤٹ فٹس لینا پریشانی والی کوئی ی بات نہیں۔" انھوں نے سمجھانا چاہا۔

"جو کپڑے اس کی شادی پر سب رشتہ داروں مہمان زیب تن کرے گے وہی لباس وہ میرے فنکشن پر پہنیں گے۔ آپ ایک دن، ایک ہفتہ یا ایک مہینہ کہیں لیکن مجھے ایک سال بھی اس کی نکاح کے نزدیک نکاح نہیں کرنا۔ میں اروحہ نیازی کسی کا سایہ بھی اپنی خوشی پر برداشت نہیں کرتی۔" اس کے قد سے زیادہ اس کی انا اونچی رہتی تھی۔ وہ کبھی وہ جوتا اپنے پاؤں میں نہیں ڈالتی تھی جس سے مماثلت رکھتا کوئی ی کزن پہن لے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"بیٹا اتنا حسد انسان کے تواناں جسم کو کھوکھلا کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہ انا کی تسکین اور خود کو متعبر جاننا مومن کا پیشوا نہیں ہوتا۔ اللہ والے تو گردن نیچے کیے بڑے ادب سے زمین پر چلتے پھرتے ہیں۔ اور تکبر کرنے والے رسوا ہوتے ہیں۔ بے شک اللہ پاک کی ذات جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہیے گمراہ کر دے۔" وہ اپنی اولاد کے لیے بے حد پریشان تھیں۔ اروحہ کا رویہ انھیں ہمیشہ ڈراتا تھا۔ اروحہ سر جھٹکتی کمرے میں آگ ئی ی۔ اس کا فون بج رہا تھا۔

شگفتہ کالج کے نام سے تین دن سے ک ئی ی کالز اور میسجز آرہے تھے۔ اس نے جھنجھلا کر کال اٹھائی۔

"اف او صفران کیا مصیبت آگ ئی ی ہے۔ تمھاری امی کو تو کچھ نہیں ہو گیا جو فون پر فون کر رہے ہو۔" وہ کوفت کا شکار تھی۔

"اروحہ میں تین دن سے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جان کہاں مصروف تھی؟" اس کا لہجہ شیریں تھا۔

"امی بیمار تھیں صفران سمجھا کرو میں نے سارا گھر دیکھنا ہوتا ہے اور تم جانتے بھی ہو میرے بھائی ی کا نکاح بھی ہونے والا ہے سب میں نے ہی دیکھنا ہے۔" اس نے اداکاری کرتے آئی ینہ میں اپنا عکس دیکھا۔ وہ دو دن گھر پر اپنی دوستوں کے ساتھ اسلام آباد ٹور کا کہہ کر کیف کے ساتھ گزار کر آئی ی تھی۔ اس کے ساتھ گزرا ہر لمحہ اسے بلش کرنے پر مجبور کر دیتا تھا۔ وہ آئی ینہ میں اپنا عکس دیکھتی کیف کے ساتھ گزارے صبح شام یاد کرتی مسکرا رہی تھی۔

"اچھا میں سوچ رہا ہوں تمھارے بھائی ی کے نکاح پر تمھارے والدین سے میری امی تمھارا ہاتھ مانگ لیں۔" وہ چہکا تھا۔

"واٹ ویٹ ویٹ۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔" وہ چینخ پڑی تھی۔ اس کی مسکراہٹ سمیٹی تھی۔

"کیا مطلب ہم دو سال سے ریلیشن شپ میں ہیں۔ اب میں اس رشتے کو کوئی ی نام دینا چاہتا ہوں۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"صفران دیکھو۔ تم تو جانتے ہو میں تمھیں کتنا چاہتی ہوں۔۔۔ تم نہ ملے تو میں جی نہیں پاؤں گی لیکن۔۔۔۔"

"لیکن کیا۔" وہ پریشان ہوا تھا۔

"امی اور چچی باتیں کر رہی تھی تو مجھے معلوم ہوا میرے چچازاد احتشام سے میں منسوب ہوں۔۔۔ میر ایقین کرو مجھے خود آج یہ بات معلوم ہوئی ہے۔"

"کیا؟ تم ایسا نہیں کر سکتی۔۔ تم صرف میری ہو۔"

"ارے بابا بالکل میں صرف تمھاری ہوں۔" وہ ایک ادا سے مسکرائی تھی۔

"لیکن میں اپنے گھر والوں کے خلاف نہیں جا سکتی تم سمجھ سکتے ہو۔"

"اروحہ ایسا مت کہو میں مر جاؤں گا یار مجھے کوشش کرنے دو تمھارے والدین تمھارے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔" وہ جذباتی ہوا تھا۔

"نہیں صفران میرے امی کی طبیعت بگڑ سکتی ہے۔ ان سے عزیز مجھے کوئی نہیں۔ ہو سکے تو مجھے بھول جاؤ۔ کوئی نہ کوئی تمھارے لیے ضرور بنی ہو گی۔ اللہ حافظ۔" اس نے ٹک سے رابطہ ختم کر دیا۔

"بے وقوف کہی کا۔۔۔ میں اروحہ نیازی اپنے اسٹینڈرڈ سے نیچے کا جوتا پہنا پسند نہیں کرتی یہ پھر مرد ہے۔"

"اروحہ صرف کیف کے ساتھ جچتی ہے۔" اس نے کیف کو پیغام لکھ کر بھیجا لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

"اب یہ کہاں مصروف ہے۔کام میں بزی ہو گا۔" وہ سر جھٹکتے اپنی اور کیف کی حسین یادوں کی تصاویر جو ریزوٹ میں کیف نے لی تھیں اسے بھیجی تھی وہ دیکھتی بیڈ پر لیٹ گ ئی ی۔وہ اندھیری دنیا کی باسی بن چکی تھی جہاں غفلت کا گہرا دلدل تھا اور وہ حرام کی مدہوشی لیے اس دلدل میں سر تک ڈوب چکی تھی۔

--*-*-*-*

آسمان پر سجا واحد نور دمک رہا تھا۔وہ اسلام آباد کے مشہور ہوٹل کی روف ٹاپ پر کھڑا سگریٹ لبوں میں اڑستا افق کو تک رہا تھا۔اس کی روح ویران اور آنکھیں گلابی ہو رہی تھی۔

"کدھر ہو کیف مجھے تمھاری فکر ہو رہی ہے۔دو دن سے ہماری بات نہیں ہوئی ی۔" اروحہ کے پیغامات دیکھتے اس نے شکل بسوری۔وہ اس سے بات کرنے کو مچل رہی تھی۔

وہ محض ایک لفظ کہتا واپس سگریٹ سلگانے لگا۔

"poor soul"

پیچھلے تین ماہ سے وہ آغر کو چھڑوانے کے معاملات میں پھنسا ہوا تھا۔لیکن اس کا کوئی ی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل رہا تھا۔

"سر وکیل سے میری بات ہوئی ی ہے۔ہم آغر سر کو وی آئی ی پی سروسیز مہیا نہیں کر سکتے۔مسٹر نیازی کی پہنچ آگے تک ہے۔"

"نیازی مائے فٹ۔" وہ اپنے سیکرٹری کی بات پر غصے میں چلایا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"سر انھیں تین سال کی قید ہو چکی ہے۔اب تین سال سے پہلے ہم انھیں باہر نہیں نکال سکتے۔"سیکرٹری نے مؤدبانہ انداز میں اسے سمجھانا چاہا۔

"میری ماں مجھ سے روز پوچھتی ہے انکا لاڈلہ کدھر ہے۔۔۔کیا جواب دوں۔۔۔بیٹھا ہے اپنے سسرال۔"اس کے منہ سے سخت القابات سنتے سیکرٹری خاموش رہا۔کیف نے ضبط سے سگریٹ کا ایک اور کش لگایا۔وہ چاہ کر بھی اپنے بھائی کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔

"سر آٹھ بجے ڈنر پر جانا ہے۔صبیح اینڈ سنز کے ساتھ میٹنگ ہے۔اور آپکی مہمان آچکی ہے۔انھیں روم میں پہنچا دیا ہے۔"

"نائس۔"اس کے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔

"میٹنگ کینسل کر دو ارسلان میری طبیعت کچھ ڈاؤن ہے۔میں سکون چاہتا ہوں۔"

"بٹ سر صبیح اینڈ سنز کی ٹیم ہوٹل پہنچنے والی۔۔۔"اس کی بات کیف نے پوری نہیں ہونے دی۔

"سو واٹ؟"اس نے ابرو اچکائی۔

"سر یہ کنٹریکٹ حاصل کرنے کے لیے آپ نے بہت محنت کی ہے۔اب لاسٹ منٹ پر میٹنگ کینسل کرنا ہمارے لیے اچھا ثابت نہیں ہو سکتا۔"سیکرٹری نے سمجھانا چاہا۔

"ارسلان کیا تم جانتے ہو۔کیف ہمدانی ایک مارکیٹ برینڈ ہے۔مجھ سے ڈیلنگ کرنے کو دنیا مرتی ہے اور میں اس پوزیشن میں ہوں کہ چھوٹے موٹے کنٹریکٹ میں اپنے سکون کے لیے چھوڑ سکتا ہوں گوٹ اِٹ۔"اس نے چبا چبا کر ارسلان کو باور کروایا کہ میرے لیے کام اندھا، بہرا اور گونگا بن کر کرنا ہوتا ہے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میں روم میں جارہاہوں۔وہ ریڈی ہوگئی ہے؟"اس کا ذہن بھٹک چکا تھا۔

"یس سر شی از ریڈی اینڈ ویٹنگ فار یو۔"ارسلان گہری سانس لیتا مڑ آیا۔

"The meeting has been postponed due to some urgent work. We apologize for the inconvenience. There will be a meeting tomorrow .See you tomorrow.Thank you."

ارسلان نے نہایت مہذب الفاظ میں معذرت کی تھی۔

اسے مینجر کی کال فورن آئی تھی۔

"ارسلان یہ کیالاسٹ منٹ پر میٹنگ کیوں کینسل کر دی؟"وہ شاک تھا۔

"کیف سر کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں سو۔"ارسلان کی آواز تھکی ہوئی تھی۔

"طبیعت نہیں نیت خراب ہوگئی تھی۔یہ شخص اپنے ساتھ ہمیں بھی ڈبوئے گا۔ساری رات پڑی تھی عیاشی کے لیے۔کچھ گھنٹے اپنے نفس پر قابو نہیں رکھ سکتا تف ہے کیف سر پر بھی۔"مینجر اس کی حرکتوں سے عاجز آیا ہوا تھا۔

"Be patient, we work under him."

"He is exempt from money which is addictive to luxury."

(وہ پیسے سے مستثنیٰ ہے جو عیش و عشرت کی لت ہے۔)مینجر نے سرد آہ بھرتے کال کاٹ دی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

--*-*-*-*-*

کبیر نے کیف کے سیکرٹری کا پیغام موصول ہوتے اسے کال ملائی ی۔پندرہ منٹ کی بحث کے بعد بھی کوئی ی خاص نتیجہ حاصل نہیں ہوا۔

"یار میٹنگ کینسل ہو گ ئی ی ہے۔"

"واٹ۔؟"انس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"انکے سر بزی ہیں سو وہ میسر نہیں ہے۔"کبیر نے تھکی سانس خارج کی۔وہ دونوں دوپہر سے نکلے ابھی اسلام آباد پہنچے تھے اور سیدھا ہوٹل آئے تھے۔انس صبیح اینڈ سنز کی کمپنی میں انٹرن کی حیثیت سے ایک ماہ سے کام کر رہا تھا۔اس کی قابلیت کے پیش نظر وہ جلد ہی مینجر سے باس کی نظروں میں آگیا تھا۔اسی کا نتیجہ وہ کمپنی کے قابل امپلوئے کبیر احمد کے ساتھ اسلام آباد اہم پروجیکٹ کی میٹنگ کے لیے آیا تھا۔

"ہم پاگل ہیں۔پانچ گھنٹے کا سفر کر کے یہاں آئے ہیں اور صاحب مصروف ہیں۔اتنی بھی کیا مصروفیات یار۔"اس کا پارہ چڑھا۔

"رلیکس بروکام میں دیر سویر ہو جاتی ہے۔آجا روم بک کروائی یں۔"وہ اسے اپنے ہمراہ لیے لابی سے اندر کی جانب بڑھا۔

--*-*-*-*-*-*-*

"خیریت سے پہنچ گ ئی ے اور کھانا کھالیا ہے؟"انعمتہ نے سلام دعا کے بعد پہلا سوال داغا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ہاں جی پہنچ گیا ہوں اور کھانا کھانے کے لیے ہی جا رہا ہوں۔" انس فون کان سے لگائے اپنے کمرے سے نکل رہا تھا۔ کبیر فریش ہو کر لابی میں گیا تھا۔ ان دونوں نے ہوٹل کی بجائے باہر جا کر کھانا کھانے کو ترجیح دی تھی۔ کیونکہ وہ کام کے سلسلہ میں آئے تھے تو میٹنگ ہی اہم کام تھا انھیں گھومنا پھرنا اسی کے حساب سے تھا۔

"میٹنگ کب ہے؟ اور واپسی کل ہو جائے گی۔"

"ارے نہیں کل کہاں ابھی دو دن یہیں ٹھہرنا پڑے گا۔ میٹنگ کل پر ملتوی ہو گئی ہے اور پھر سائیٹ بھی دیکھنے جانا ہے۔ اسی لیے تو دونوں کمپنیز کی ٹیم اسلام آباد آئی ہے۔" وہ انعمتہ سے فون پر بات کرتا کوریڈور سے گزر رہا تھا۔ جب کوئی نفوس بری طرح اس سے ٹکرایا تھا۔ انس کا فون زمین پر جا گرا۔

"او سوری۔" انس نے معذرت کرتے سامنے موجود شخص کو گرنے سے بازر کھا۔

"آر یو اوکے۔" کیف کے نشے میں جھولتے جسم کو دیکھتے انس نے تشویش سے پوچھا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اپنا زمین پر گرا فون اٹھایا جو اس کے ہاتھ میں تھا اور انس سے ٹکرانے پر زمین بوس ہو گیا تھا۔ پھر لڑکھڑاتا ہوا آگے اپنے کمرے کی سمت بڑھ گیا۔

"عجیب سائیکو آدمی تھا۔" انس نے اس کے جاتے اپنا فون زمین سے اٹھاتا بڑبڑایا۔ لیکن یہ کیا؟ وہ اس کا فون نہیں تھا۔

"اوشٹ یار وہ میرا فون غلطی سے اٹھا لے گیا ہے۔" وہ الٹے قدم اس کی سمت بھاگا۔

"او مسٹر۔" اس کے پکارتے وقت وہ اپنے کمرے کے سامنے کھڑا تھا۔ اس سے پہلے انس دوبارہ اسے آواز لگاتا وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہو گیا تھا۔ وہ لمبے ڈگ بھرتا اس کے کمرے کے سامنے آیا۔ بند دروازہ انس کو منہ چڑھا رہا

WWW.NOVELSHUB.PK

تھا۔اس نے دروازہ بجایا۔دروازے کے ہال سے کسی نے جھانکا اور کچھ لمحوں کی توقف کے بعد دروازہ کھلا۔سامنے کا منظر کوئی ی قابل دید نہیں تھا۔انس نے نظریں جھکالیں۔

"یہ مسٹر میرے ساتھ باہر ٹکڑا گ ئی ے تھے انکا فون میرے فون سے بدل گیا ہے یہ رہا انکا فون میرا فون لوٹا دیں۔"اس نے سامنے موجود نازیبا لباس میں ملبوس لڑکی کی آمد پر نظریں دروازے پر ٹکاتے تیزی میں بولا۔

"اووووسوری وہ ڈرینکڈ ہے یہ مجھے دے دو۔"وہ ادا سے اپنا ہاتھ اس کے سامنے لائی ی تھی۔انس نے فون اسے تھمادیا۔

"ویٹ فار سیکنڈ۔"وہ اندر کی جانب بڑھی۔اس کے فریم سے ہٹتے ہی سامنے بیڈ پر کیف ہمدانی بغیر شرٹ کے نیم بے ہوشی میں لیٹا تھا۔انس نے اسے دیکھتے جھرجھری لی۔

"یور موبائی ل۔"لڑکی نے فون لہرایا۔

وہ بغیر شکریہ ادا کیے ہی اپنا فون لیتا مڑ آیا۔

"توبہ مجھے اسی بندے سے ٹکرانا تھا۔"کمرے کا منظر آنکھوں کے سامنے آتے ہی اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔

——*—*—*—*

"بیسٹ آف لگ۔"انس اور کبیر نے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر دوسرے کے ہاتھ سے ٹکراتے گڈ لگ وش کیا۔وہ لوگ کیف کی ٹیم کے ساتھ بیٹھے کیف کا انتظار کر رہے تھے۔

گرے کلر کے پینٹ کوٹ کے ساتھ آسمانی رنگ کی ڈریس شرٹ پہنے وہ وقار سے روش پر چلتا انکی سمت آیا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"نائس ٹو میٹ یو مسٹر کیف۔" کبیر نے اس سے مصافحہ کرتے فارمل انداز میں کہا۔ کیف نے آنکھوں پر کالا چشمہ لگا رکھا تھا۔ انس سے مصافحہ کرنے کے بعد وہ کوٹ کا درمیانہ بٹن کھولتا اپنی نشست سنبھال چکا تھا۔

"میں نے اسے کہیں دیکھا ہے۔" انس نے کبیر کے قریب ہوتے سرگوشی کی۔

"مشہور کاروباری آدمی ہے کسی میگزین میں دیکھا ہو گا۔" کبیر کہتا لیب ٹاپ پر سلائیڈز دیکھنے لگا جب کہ انس الجھا ہوا کیف پر سرسری نگاہ ڈالتا سیدھا ہو گیا۔

"مسٹر کبیر آپکا پلان اچھا ہے لیکن اس طرح ہمیں ۸۰ فیصد منافع ہو گا۔ جبکہ ہمارے پاس لابی کے لیے وافر جگہ موجود ہے۔ تو ہم اتنی تنگ لابی کیوں بنائے۔ ہوٹل کی لابی کھلی اور کشادہ بہتر رہتی ہے۔" کیف نے سلائیڈز پر سے نظر ہٹاتے پر سوچ انداز میں کہا۔

"جگہ آپکی ہے اور سرمایہ ہمارا۔۔۔ سائیٹ ابھی تک ہم نے نہیں دیکھی لیکن جو جگہ کی تفصیلات آپکے مینجر نے مجھے میل کی تھیں اس حساب سے یہ دائیں جانب کا رقبہ آپکی ملکیت میں نہیں آتا۔" کبیر نے کچھ پیپرز اس کے سامنے کیے۔

"میری مرضی کے بغیر نقشہ مکمل نہیں۔ ایم آئی رائٹ؟" اس نے ابرو اچکائی۔ وہ حساب کتاب کا پکا تھا۔ کسی کو گنجائش نہیں دیتا تھا۔

"یس وائے ناٹ۔" کبیر نے فارمل مسکراہٹ اس کی سمت اچھالی۔

"جب آپکی ٹیم نے مکمل جگہ نہیں ناپی تو لابی کی چوڑائی اور لمبائی کس حساب سے بڑھ سکتی ہے۔" انس الجھا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ زمین میری ملکیت ہے۔کچھ وجوہات پر میری ٹیم پیپر ورک مکمل نہیں کر سکی۔آپ اب اس رقبے کو پروجیکٹ کا حصہ بنائی یں۔"کیف نے تفخر سے چند کاغذات کبیر کی سمت بڑھائے۔

"اوکے۔"کبیر نے بغیر تفشیش کے پروجیکٹ میں انھیں شامل کر لیا۔

"کبیر پہلے تفشیش تو کر لو ایسے ہی رقبہ پروجیکٹ میں نہیں ڈالنا چاہیے۔"انس دبی سر گوشی میں بولا تھا۔

"لیٹ می ڈیل ویدس۔"اس کے گھورنے پر وہ خاموش ہو گیا۔

"شام چار بجے سائی یٹ پر ملاقات ہوتی ہے۔"کیف سے مصاحفہ کرتے وہ دونوں لوٹ آئے۔

"یہ لڑکا کون ہے؟"کیف کی نظریں اس کی پشت پر ٹکی تھی۔

"یہ انٹرن کی حیثیت سے کام کر رہا ہے کبیر کے ساتھ صبیح صاحب نے بھیجا ہے۔"

"ارسلان اس لڑکے پر نظر رکھو یہ کام خراب نہ کر دے۔"

"بے فکر رہیں سر بے ضرر لڑکا ہے۔"ارسلان نے اسے پر سکون کرنا چاہا۔

"ہمم۔"وہ ہنکارہ بڑھتا آج کا شیڈول ارسلان سے سننے لگا۔

——*—*—*—*

اجلا دن ڈھلنے لگا۔شام کی آمد کے سنگ کیف کی ٹیم سائی یڈ پر انس اور کبیر کے ساتھ موجود تھی۔وہ لوگ جگہ دیکھتے اہم معاملات پر گفت وشنید کر رہے تھے۔

"مسٹر کیف کیا آفیشلی یہ زمین آپکے نام ہے؟"اس کی بات پر وہ ٹھٹکا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"یہ سرکاری زمین ہے اور لیگلی آپ اس زمین پر عمارت بنانے کے حقدار نہیں۔" پوری دوپہر اس نے ان کاغذات پر کام کیا تھا۔ وہ بات کا نچوڑ نکال کر یہاں تک پہنچا تھا۔

"میری کمپنی نے اس زمین کا ٹھیکا لیا ہے۔" اس نے مدھم مسکراہٹ سے کہتے ارسلان کی سمت ہاتھ بڑھایا۔

"اس کا اپروول لیٹر نہیں موجود؟" انس نے فائل کے صفحے پلٹے۔

"کبیر یہ تمھیں اسسٹ کر رہا ہے یا تم اسے؟" کیف تیز لہجے میں بولا۔ اپنے تاثرات سامنے والے سے چھپانے میں کیف ہمدانی کو مہارت حاصل تھی۔

"انس زرہ ہم بات کر سکتے ہیں؟" کبیر اسے لیے ان سے زرہ فاصلے پر آ رکھا۔

"انس آخر تمھارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟"

"واٹ؟ یہ مجھ سے پوچھ رہے ہو جبکہ تمھیں کیف کی ٹیم کی انکوائری کرنی چاہیے۔ ہم ایلیگل کام نہیں کر سکتے۔ یہ سرکاری زمین ہے اور کیف ہمدانی اس کا ٹھیکہ لے کر ہمارا سرمایہ لگا رہا ہے۔ یہاں جو بھی عمارت بنے گی وہ حکومت کی ملکیت ہو گی۔"

"تو اس میں غلط کیا ہے؟" وہ سخت لہجے میں بولا۔

"ٹھیکے دار اپنا منافع لے کر سائیڈ پر ہو جائے گا۔ سرمایہ دار کو نقصان ہو گا جب حکومت اپنی زمین کلیم کرے گی۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"صبیح صاحب نے مجھے یہ ڈیل فائی نل کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ تم جانتے بھی ہو اگر یہ ہوٹل بن جائے گا تو ہماری کمپنی سالانہ اتنا کما لے گی کہ اس کا چھوٹا موٹا کرائی سس کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔"

"جو محض جلد از جلد پیسہ و شہرت کمانے کے لیے شارٹ کٹ لیتا ہے۔ اس کے حصے میں مثبت نتیجہ جلد آ جاتا ہے۔ وہ اسے اپنا لازوال عروج سمجھنے لگتا ہے جبکہ اس دنیا کا ہر نظام آہستگی سے پروسیس ہوتا ہے۔ جو سست رفتاری سے روزانہ اپنے کام پر محنت کرتا ہے اصل اور یجنل جیت اسی کا مقدر بنتی ہے۔ اپنا کاروبار بنانے کے لیے ایلیگل طریقے سے کام کرنا چھوٹے بڑے کئی کرائی سس میں ہمیں پھنسا دے گا۔"

"اصل میں معلوم ہے تم ہمارا سرمایہ ڈبونا چاہتے ہو۔" کبیر کے جلے الفاظ پر وہ تلخ مسکراہٹ اس کی سمت اچھالتا آہستگی سے بولا تھا۔

"اپنی نیا خود کون ڈبوتا ہے؟"

"اوہ تو تم صبیح صاحب یا مجھ سے بہتر بزنس جاننے کا کلیم کر رہے ہو؟" کبیر چڑھا تھا۔

"میں نے ایسا کب کہاں؟" انس نے آنکھیں چھوٹی کیں۔

"آپ لوگوں کی ڈسکشن ہو گئی ہو تو سائیڈ کارائونڈ مکمل کر لیں۔" کیف کی اچانک آمد پر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ وہ لوگ کشادہ سڑک کنارے کھڑے تھے۔ سورج اور اس کے درمیان کھڑا کیف ہمدانی حائل تھا۔ اس کی موجودگی میں روشنی دم توڑ گئی تھی۔ انس نے نیم تاریکی میں اس پر نظر ڈالی۔ اچانک اس کے دماغ میں کلک ہوا تھا۔

وہ جو کہہ رہا تھا "میں نے اسے کہی دیکھا ہے" وہ جان گیا تھا اس نے واقع اسے کل رات ہوٹل کے کمرے میں دیکھا تھا اس کا دماغ ٹھٹکا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

پنتالیس منت کے بعد سائیڈ کی تمام ڈسکشن انھوں نے کرلی تھی۔

"تو کیا میں ڈیل ڈن سمجھوں؟" کیف نے کبیر کی سمت مسکراہٹ اچھالی۔

"یس مسٹر کیف ہماری کمپنی کا آپکے ساتھ کام کرنے کا تجربہ اچھا ثابت ہو گا لاہور جاتے ہی پیپر ورک کر کے آپکو بھجوا دیا جائے گا۔"

"نائس۔۔۔۔مجھے ڈنر پر جوائن کریں۔" سورج غروب ہو چکا تھا۔ تاریکی ہر سو چھانے لگی تھی۔

"نو تھینک یو سر ہم لاہور کے لیے نکلیں گے۔" کبیر فارمل ہوا۔

"مسٹر کیف آپ نے فیملی کو ٹائم دینا ہو گا ہم آپکے مومنٹ خراب نہیں کرنا چاہتے۔" انس ڈھیلے ڈھالے انداز میں کہہ گیا۔

"اوہ نو میں بزنس ٹرپ پر فیملی نہیں لاتا۔" اس کا انداز سادہ تھا۔

"تو رات ہوٹل کے کمرے میں آپ اپنی بیوی کے ساتھ موجود نہیں تھے؟" انس اس کے قریب سرگوشی کرتا سادگی سے سوال کر گیا۔ کیف کی رنگت زرد پڑی جیسے اس پر ڈھیروں پانی پڑ گیا ہو۔

"مائنڈ یور آن بزنس بوائے۔" اس کا لہجہ سختی لیے تھا۔

"ایچولی میں صبح سے الجھا ہوا تھا میں نے مسٹر کیف کو کہاں دیکھا ہے؟ اینڈ سی فائی نلی آگیٹ ٹو نو۔ ہم رات ملے تھے۔ ہوٹل میں۔ میں تو کمرے میں بھی آیا تھا۔" وہ اتنی سادگی سے اسے سب بتا رہا تھا۔ جیسے وہ دونوں دوست ہوں اور کوئی عام سی بات کر رہے ہوں۔

"آئی ڈونٹ تھنک میں کس سے ملتا ہوں یہ تمھارا مسئلہ ہے؟"

"مسٹر کیف تم کبیر کو خرید سکتے ہو انس نیازی کو نہیں۔ افسوس تم مجھے اپنی مقناطیسی شخصیت کے سامنے زیر نہیں کر سکے۔" اس نے منہ بنایا۔

"میں ابھی تمھیں اٹھوا لوں تو کون جان پائے گا لاہور سے اسلام آباد آیا نوجوان تفریح کرتا نجانے کدھر غائب ہو گیا۔"

"میں صبیح صاحب سے کچھ نہیں کہوں گا۔"

"اوہ اور تمھیں لگتا ہے میں یقین کر لوں گا۔"

"ہاں بالکل کیونکہ وہ یہ سب پہلے سے جانتے ہیں۔" اس کی بات پر کیف چونکا۔ اس نے حیرت سے خود سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے ارسلان سے گفتگو کرتے کبیر کی جانب دیکھا۔

"تمھاری چھٹی حس بہت تیز ہے صحیح پہچانا کبیر احمد صبیح صاحب کو سب بتا چکا ہے وہ تمھارے ساتھ ڈبل گیم کر گیا ہے ادھر وہ اپنی کمپنی سے وفادار ہے اور ادھر تمھارے تلوے بھی چاٹ رہا ہے۔"

"تم مجھے یہ سب کیوں بتا رہے ہو؟" کیف ہمدانی جو کاروبار ہاتھوں ہاتھ کرتا تھا وہ آج کاروباری معاملے میں الجھا تھا تو محض انس نیازی کے ہاتھوں، جو کاروبار دماغ سے نہیں لاجک سے کرتا تھا۔ اس کے ہر کام کے پیچھے لاجک ہوتا تھا۔

"میں نے بتایا تھا ناں مجھے تمھارے کریکٹر سے کوئی لینا دینا نہیں۔ تم جانو اپنا ایمان۔ میں کون ہوتا ہوں تمھیں اچھے یا برے انسان ہونے کا لیبل دینے والا مگر مسٹر کیف ہمدانی۔۔۔" وہ دو لمحے رکا اس نے توقف لیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اصل لیڈر وہ ہوتا ہے جو اپنے ماتحتوں کو اعتماد میں لے کر چلے۔ افسوس صبیح صاحب کے ماتحت ان سے وفادار ہے اور تمھارے تم سے دغاباز۔" اس نے کندھے اچکائے۔ کیف کے منہ پر جیسے کسی نے تھپڑ دے مارا ہو۔

"خیر صبیح صاحب اس معاملے پر بذات خود آپ جناب سے ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انکا پیغام پہنچا دیا۔ اللہ حافظ" ہاتھ ہلاتے وہ پلٹا۔

"کبیر نے مجھ سے دغابازی نہیں کی بلکہ اس نے ڈبل گیم کھیلی۔" کیف نے سختی سے لب بھینچے۔

"ارسلان مجھے اس لڑکے کا مکمل ڈیٹا چاہیے۔ اس کے دماغ کا میرے کاروبار میں ہونا قابل رشک ہو گا اور کبیر کو ڈیل کرتے فارغ کرو۔ مجھے اس جیسے ناکارہ آدمی کی ضرورت نہیں۔" وہ گاڑی میں بیٹھتا سخت لہجے میں کہہ گیا۔

--*-*-*-*-*

"فون کرنے کی وجہ جان سکتا ہوں۔" کیف اپنے دفتر میں موجود کرسی پر بیٹھا اروحہ سے مخاطب تھا۔ اس نے فون کان اور کندھے کے درمیان اڑا رکھا تھا۔ خود وہ فائی لز پر جھکا صبیح صاحب سے ہونے والی میٹنگ پر کام کر رہا تھا۔

"میں نے اسٹوری دیکھی اسلام آباد گئی ہے ہوئے تھے۔ کیسا گزرا ٹرپ۔۔۔ میں نے سوچا میں ہی پوچھ لوں تم مصروفیات کی بنا پر مجھ سے رابطہ نہیں کر پا رہے۔" اس کے شاد باد انداز پر لمبی سانس بڑھ کر رہ گیا۔

"اروحہ اب کیا میں اپنے ہر بزنس ٹور کی رپورٹ تمھیں دیا کروں گا۔" اس کا لہجہ تلخ تھا۔

"اس میں غلط کیا ہے۔ میں تمھاری ہونے والی بیوی ہوں۔ مجھے معلوم ہونا چاہیے تمھاری ہر مصروفیت کا۔" وہ مان سے بولی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"آئی ڈونٹ تھنگ سو۔۔۔۔Wild deer میں مصروف ہوں تم سے بعد میں بات ہوتی ہے۔ گڈ بائے۔" اس نے کال کاٹ دی۔

"سر انس نیازی کو جاب کی آفر کی تھی اس نے رجیکٹ کر دیا پروپوزل۔" ارسلان کمرے میں آتا اسے بتانے لگا۔

"یہ لڑکا بہت ایٹیٹوڈ والا ہے۔ مجھے اس کی تمام رپورٹ چاہیے۔ کس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ فیملی دوست لائف اسٹال ہر ایک چیز گوٹ اٹ؟"

"اوکے سر۔" ارسلان اپنے موبائل پر مصروف مڑ آیا۔

--*-*-*-*-*

"انس اتنی فکر مت کرو۔ انٹرنشپ ہی تھی کونسا تم مستقل کام کر رہے تھے۔ وقت آنے پر کوئی اچھی جاب تمارے حصے میں آئے گی۔" انعمتہ نے چائے کا کپ اس کی جانب بڑھایا۔

"مجھے افسوس ہے میری وجہ سے کبیر کی جاب بھی چلی گ ئی۔ وہ برا انسان نہیں تھا بس خواہشات انسان کو رول دیتی ہیں۔ لیکن معلوم ہے خواہشات رکھنا غلط نہیں۔ بغیر ان پٹ دیے حسرت کو حقیقت بنانا جرم ہے۔ وہ جرم جو انسان اپنی ذات کے ساتھ کرتا ہے۔ ضروری تو نہیں ہر طلب پوری ہو جائے۔" وہ مرجھایا ہوا تھا۔

"اگر اتنا ہی کبیر کے لیے گلٹ فیل ہو رہا ہے تو کاروباری حریف کے سامنے بے چارے کا پول ہی نہ کھولتے۔" اشوع چائے کے ساتھ کیرمل رول کھاتے تڑک کر بولی۔

"جتنے لزیز یہ تم نے کیر مل رولز بنائے ہیں کاش اتنی مٹھاس تمھاری زبان میں بھی ہوتی تو زمین والوں کے آدھے غم ڈھل جاتے۔" اشوع کا سچ کہنا اسے چبا تھا۔

"بھ ئی ی فائی دہ ایسی دبنگ گیری کا جب بعد میں نوکری سے فارغ ہونے پر افسوس ہی کرنا ہے۔" وہ پھر باز نہیں آئی ی تھی۔

"بی بی جاؤ تمھیں کوئی ی اور کام نہیں۔" وہ چڑھا تھا۔ اشوع ہونہہ کرتی ٹی وی پر کارٹون کا چینل لگا کر بیٹھ گ ئی ی۔ انعمتہ نے سر جھٹکتے انس کا کندھا تھپتھپایا۔

"صبیح صاحب نے کیف سے ڈیل کرلی۔ کاروباری دنیا میں سیاست چلتی ہے۔ جو زیادہ دکھتا ہے وہ زیادہ بکتا ہے۔ کیف ہمدانی مشہور ہے سو صبیح صاحب نے تم دونوں کو اس کی ایک پکار پر فارغ کر دیا۔ لیکن اب کیف ہمدانی تم سے کیا چاہتا ہے۔ بار بار نوکری کی آفر کیوں کر رہا ہے؟"

"دماغ کے ساتھ کارآمد کارکردگی ہر ادارہ ڈیمانڈ کرتا ہے۔ اسے بھی مجھے اپنی ماتحتی میں لینا ہے۔ انسان کی قابلیت اپنا آپ خود منواتی ہے۔ لیکن مجھے کسی کے ماتحت نوکری نہیں کرنی۔ اپنا سرمایہ لگا کر خود کا کاروبار کرنا ہے۔" وہ اٹل تھا۔ اس کے خواب بہت واضح تھے۔

"جگر بیچے گے یا گردہ۔۔۔ تایا ابو تو آپکو سرکاری نوکری پر لگوانا چاہتے ہیں۔" اشوع نے ٹام اینڈ جیری کی آواز مدھم کرتے تمسخرانہ انداز میں کہتے کیر مل رولز کی پلیٹ اس کے سامنے سے اٹھائی ی۔

"اتنا اپنے معاملات پر غور و فکر کرو تو آدھی تمھاری زندگی سنور جائے۔" اس کا بس نہیں چل رہا تھا بار بار اس کے زخموں پر نمک چھڑکتی اشوع کا گلہ دبا دے۔

"یہ کیا ہر وقت آدھا آدھا لگا رکھتے ہیں۔ آدھے غم آدھی زندگی۔" اس کی بات کو انس نے درمیان میں اچکا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"جیسے تم آدھ مغزی ہو۔"

"شٹ اپ مسٹر۔"

"یو شٹ اپ مس۔" وہ دونوں بھڑکے۔

"یو باتھ شٹ اپ۔" انعمتہ کی جھڑک پر دونوں واپس اپنی پوزیشنز میں آگ ئی ے۔ انکی بحث طویل ہو گ ئی ی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*

"اضرار مجھے پیسے چاہیے؟" اروحہ اس کے دفتر سے آتے ہی اس کے پیچھے آئی ی تھی۔

"نہ سلام نہ دعا۔ میری بہن اتنی جلد بازی خیریت؟" وہ بھائی ی تھا۔ بہن کے رنگ پہچانتا تھا۔

"میری ایک دوست ہے۔ اس کی شادی ہے۔ یتیم ہے تو سب دوست امداد کر رہے ہیں۔ تم بتاؤ کتنے پیسے دو گے؟" اس کے انداز پر وہ الجھا۔

"تم کب سے یتیم لڑکیوں سے دوستی کرنے لگی۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے تم سب دوستیاں الیٹ کلاس کے فیلوز سے کرتی ہو؟" اس نے ابرو اچکائی ی۔

"پچھلے سال اس کے ابو کی وفات ہوئی ی ہے۔ سو الیٹ کلاس کے دوست بنانا جرم ہے۔ بس مجھے نہیں پسند مڈل کلاس لوگوں سے میل جول رکھنا۔ ہر وقت اپنی کمیوں کو پورا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ہونہہ۔" وہ نخوت سے کہتی اپنے بال جھٹکتی اکتائی ی ہوئی ی لگتی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اروحہ اگر تمھیں کبھی کوئی کمی نہیں ہوئی تو اس کا مطلب تم دوسروں کو کمتر سمجھنے لگ جاؤ ہرگز نہیں۔ ہمارے رشتے دار اہل وعیال اچھے خاصی مالی حیثیت رکھتے ہیں مگر برا وقت کبھی پوچھ کر نہیں آتا۔ ہر گھر میں ہمیشہ سکون نہیں ہوتا۔ کمی تو کہی نہ کہی رہ جاتی ہے۔ پرفیکشن ممکن ہی نہیں۔ وہ ایک ہی محبوب ہستی ہیں۔ اللہ کے محبوب محمد ﷺ جنہیں اللہ نے بنایا۔ ہم بشر اس کے بسامنے کچھ بھی نہیں۔ بشر خاک ہے سو اگر خاک ہو کر رہے گا تو نور سے نوازا جائے گا ورنہ دھول بن کر رول دیا جائے گا۔"

"افف او درس تو مت دو۔ کل تک پیسے دے دینا۔" وہ منہ بناتی مڑ آئی۔ اضرار اس سے امی کے کہے پر احتشام اور اس کے نکاح کی تاریخ طے کرنے کی بات ملتوی ڈالتا ریسٹ روم کی جانب بڑھ گیا۔

--*-*-*-*-*

خیر وشر دونوں انسان کی اندر موجود ہے۔ باشعور سمجھ بوجھ ہوتے اس کے اپنے قدم ہوتے ہیں کہ وہ جس راستے کی سمت اٹھتے جاتے ہیں۔ نور کی چھاہ میں اللہ کی رضا کی راہ یا ذلت کے دلدل میں خواہشات کی لذت چھک لینے کی راہ۔

ہسپتال کی پارکنگ میں کھڑی باشعور لڑکی حرام کی لذت چکھنے کے بعد فخر سے اپنے فعل سے مطمئن دوائیں خریدتی اوبر کے انتظار میں کھڑی تھی۔

اضرار سے رات بولے جھوٹ سے صبح ملنے والی رقم وہ اپنی دوائیں خریدنے اور چیک اپ کے لیے لائی تھی۔ پیچھلے پانچ ماہ میں کیف کے ساتھ بڑھتے ناجائز تعلق کا نتیجہ اس کے جسم میں ن ئی زندگی کو پروان چڑھا گیا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کیف کدھر ہو مجھے تم سے ملنا ہے۔ بہت ضروری بات ش ئی ر کرنی ہے۔ ہنی پلیز کال می۔" مسلسل ایک ہفتے سے وہ روزانہ اس سے رابطہ کرنے کی کوشش میں تھی۔ جب سے اسے معلوم ہوا تھا۔ اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا تو وہ سو بہانے بنا دیتی۔

"کیف مجھے نیازی ہاؤس سے رخصت کر کے لے جائے گا۔ آج کل یہ کامن ہے۔ کسی کو خبر نہیں ہو گی۔ میں اس احتشام کے ساتھ اصولوں وضوابط والی زندگی نہیں گزار سکتی۔ کیف کے پاس دولت ہے۔ احتشام کے ساتھ رہی تو زندگی مجھ پر تنگ ہونے لگے گی۔ جتنے میں ایک ہفتے میں اڑانا چاہتی ہوں اتنی اس کی ماہ کی تنخواہ نہیں بنتی۔ مجھے کیف سے ملنا ہے۔ وہ فوراً مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا۔" وہ اسے پیغام بھیجنے کے بعد مسلسل سوچوں میں گھری گھر کی سمت آئی ی تھی۔ وقفے وقفے سے کیف کو کال بھی کرتی جاتی تھی۔

مال کی ہوس انسان کو کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑتی۔ روپیہ چیز ہی ایسی ہے۔ جتنا ملتا جائے گا اتنی اس کی بھوک بڑھتی جائے گی۔ زیادہ بہت زیادہ کی چاہ میں انسان صحیح غلط کی تفریق بھول جائے تو ایسا صراط مستقیم سے گرتا ہے کہ آگ میں جھلسنے کے سوا کوئی ی راہ باقی نہیں رہتی۔

——*—*—*—*

"میری زبردست آفر کے سامنے بھی تمھیں اپنا وقار زیادہ اہمیت رکھتا معلوم ہوتا ہے۔" کیف کو انس نیازی اپنی ماتحتی میں چاہیے تھا۔ ہر قیمت پر وہ اسے خریدنا چاہتا تھا۔ وہ شخص کسی مقصد میں بہت کارآمد تھا۔ وہ کبھی کسی کے ن ئی ے آنے والے کے ہاتھوں اتنا بے عزت نہیں ہوا۔ انس نیازی اس کی آفر کو نظر انداز کرتا لاری اڈاہ لاہور پر اکاؤنٹنٹ کی نوکری کرنا زیادہ قابل سمجھتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میں پہلے بھی تمھیں صاف لفظوں میں اپنا جواب بتا چکا ہوں۔ یار کوئی ی غیرت نامی چیز ہے تم میں کیف ہمدانی یا فارغ ہو؟" انس اس کے زبردستی اس کی کمپنی میں ملازمت کی رٹ سے چڑ چکا تھا۔ اس کے الفاظ کیف کے منہ پر تماچہ کی طرح لگے تھے۔

"پے منٹ ڈبل ملے گی۔ تمھیں بس دو سال میرے اسٹریٹجی ڈیپارٹمنٹ کو مینج کرنا ہے۔ پھر چاہے تم ریزائی ن دے دینا۔" کیف اگر اپنی حد سے بڑھ کر خود چل کر اس سے ملاقات کرنے آیا تھا تو اس کے پیچھے کوئی ی راز مخفی تھا۔ وہ ڈس کر ہمدرد بن جانے کا ہنر رکھتا تھا۔

"لاہور میں قابل کاروباری آدمیوں کی کمی نہیں۔ ہزاروں ہر سال ڈگری لیتے بے روزگاری کی مار سالوں کھاتے ہیں۔ جاؤ کوئی ی اپنے کمپنی کے معیار کے مطابق ڈھونڈو۔ میرے پاس وقت اور صلاحیت اتنی بے مول نہیں جو تمھارے ناجائز آفرز کے سامنے سر ٹکا دوں۔"

"ہر کوئی ی بیسٹ کی تلاش میں ہے۔ مجھے تم جیسا پورے لاہور میں نہیں ملے گا۔ مسٹر صبیح کی کمپنی میں تمھاری کارگردگی سے واقف ہو جانے کے بعد مجھے تم اچھے لگے۔ نڈر بے خوف۔ مجھے تم جیسوں کی ضرورت ہے۔"

"اوواؤ تمھاری اتنی جاندار لفظوں کی سودے بازی پر میں باشعور ہوتے ہوئے بھی یقین کر لوں؟ سر ئی یسلی اتنا میں قابل ہوتا تو صبیح صاحب مجھے کبھی اپنی کمپنی سے نہ نکالتے۔ تمھیں مجھے تراشنا پڑے گا۔ اور میں کسی کے ماتحت کام نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی ذات گروی نہیں رکھوانی۔ جتنی تنخواہ تم مجھے آفر کر رہے ہو۔ اتنی اعلی سے اعلی پوسٹ پر سال بھر میں بھی نہیں کمائی ی جا سکتی۔" انس نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے تحمل سے وہ بات کہہ دی جو کیف اس سے مخفی رکھے ہوئے تھا۔ کیف کے حلق میں کچھ اٹکا تھا۔

"واٹ نان سینس۔ الف از الف۔ میری کمپنی کا حصہ بننے کے لیے لوگ ساری ساری زندگی ایڑھیاں رگڑتے جاتے ہیں۔ اور میں صرف تمھارے رویے کے پیش نظر تمھیں یہ شرف بخش رہا ہوں۔ اور تم ہو کے افق پر خوش فہمیوں کے جہان میں سیر کرتے نہیں تھک رہے۔ کتنا کما لیتے ہو یہاں لاری اڈے پر پرچیاں گنتے روزانہ بس چھ ہزار۔ چند لاکھ کما کر کیا اپنا کاروبار شروع کر پاؤ گے۔ میری آفر قبول کرنا تمھاری قسمت بدل ڈالے گا۔"

"مجھے کسی کا غلام نہیں بننا۔ یہاں بھی میں کسی آرگنائی زیشن سے منسلک ہوں۔ کام کروں گا۔ عزت سے حلال طریقے سے محنت کر کے پیسہ کماؤں گا اور اپنے خوابوں کی بنیاد ہاتھوں کی مشقت سے شروع ہوتی ہیں اور یہ نہ رکنے والی وہ سواری ہوتی ہے جو چلتی ہے۔۔ تھکتی ہے۔۔۔ اٹھتی ہے اور پھر ایک دن دوڑنے لگتی ہے۔ لیکن کبھی میدان چھوڑ کر شاٹ کٹ لے کر نہیں نکل جاتی۔ براہ مہربانی میرا اور اپنا مزید وقت ضائع مت کرو۔ میری جان کو عذاب میں مت ڈالو۔" وہ جان چھڑانے والے انداز میں کہتا مڑ گیا۔ اس کا ضبط وقفے وقفے سے کیف کی جانب سے ملنے والی زبردستی آفرز پر جواب دیتا جا رہا تھا۔

"کیا مجھے ابو سے بات کرنی چاہیے؟" رات گھر پہنچتے اپنی موٹر سائیکل سے اترتے اس کا چہرہ تھکا تھکا سا لگتا تھا۔

"نہیں مجھے مستقل کوئی حل ڈھونڈنا ہو گا۔ یہ شخص میرے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گیا ہے۔ ابو کو بتا کر ان سے اتنی مشکل سے سرکاری نوکری کی رٹ سے بچا ہوں۔ دوبارہ اس بحث کا حصہ نہیں بننا چاہتا۔" اس کی الجھی سوچوں کا تسلسل پائی ل کی چھنکار پر ٹوٹا تھا۔ عمران نیازی کے لان میں گھاس پر نرم و ملائم پاؤں رکھتی ٹہلتی جھامنی آنچل میں اس نفس کو دیکھتے اس کے قدم خود بخود ادھر کو اٹھ گئے۔

"سوئی نہیں اب تک۔" یہ ان دونوں کی تین ہفتے بعد ہونے والی نارمل گفتگو ہوتی اگر اشوع اسے سیدھا جواب دے دیتی۔ اشوع کی پڑھائی اور انس کے کام کی مصروفیت کی بنا پر دونوں کا سامنا نہیں ہو پاتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"آپ گھرا تنی دیر سے آتے ہیں۔ڈرائی یوری کی سیٹ تو نہیں سنبھل لی۔"اس کے ٹیڑھے جواب پر وہ کڑھا۔

"میری زندگی کے مسائل کم نہیں ہیں جو میں تم سے بحث کروں۔بی بی جاؤ سو جاؤ۔رات کو انجلینا کی بھٹکتی روح کی مانند لان میں مت پھیروں۔"

"آڈر دے رہے ہیں؟"

"میری اتنی مجال جو ملکہ عالیہ کو آڈر دوں۔"وہ خود بھی نہیں جانتا تھا وہ اس سے غیر ارادی طور پر طویل گفتگو کرنے لگتا تھا۔

"کیا ہوا نوکری سے فارغ کر دیا جو اتنی شکل اتری ہوئی ہے؟"وہ غیر ارادی طور پر اس کے تاثرات جانچنے لگی۔

"کیف ہمدانی پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔نجانے کیا چاہتا ہے۔ہر ہفتے ذہنی اذیت دینے پہنچ جاتا ہے۔"نیلی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اس کے پیچھے کھلے پودوں کے گملوں کو دیکھنے لگا۔جامنی آنچل اسکو منظر کا حصہ دکھاتا تھا۔ کالے بالوں کا ڈھیلا ارف جوڑا بنائے وہ لاپرواہ انداز میں لان میں نوٹس تھامے کھڑی اس کی تھکی شکل کو دیکھتی پریشان ہوئی ی تھی۔

"پولیس سے رابطہ کریں۔"

"فوجی میرے گھر موجود ہے۔لیکن میں کیف ہمدانی جیسی مضبوط شخصیت سے پنگا نہیں لینا چاہتا اشو مجھے اپنا سرمایہ لگانے کے لیے لمبی مسافت طے کرنی ہے۔نجانے یہ کیف ہمدانی کہاں سے میری قسمت میں آگیا ہے۔"وہ ربط میں اس کا نک نیم پکار گیا۔اشوع نے کوئی ی نوٹس نہیں لیا۔کونسا وہ اس کے ٹوکنے پر ٹھہر جائے گا۔انس نیازی وہی کرتا تھا جو اس نے کرنے کا ارادہ کر لیا ہوتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"آپکی قسمت کا سرا کہیں جڑا ہے۔ صبر سے کام لیجیے۔ حالات وقت کے آسرے چھوڑ دیجیے۔ اللہ مایوس نہیں کرتا۔"

اشوع نیازی نے تصور بھی نہیں کیا تھا جس مصیبت میں دلاسہ وہ انجانے میں انس نیازی کو دے رہی تھی وہ حقیقاً اسی کی ذات کی وجہ سے اس سے جڑی تھی۔

انس سر جھٹکتا اسے اندر جانے کی ہدایت کرتا اپنے گھر کی سمت بڑھ گیا۔

——*—*—*—*

"تم اپنی امی کو لے کر میرے گھر کیوں نہیں آنا چاہتے؟" اروحہ کو اس کے لیے دئی یے انداز پر طیش آرہا تھا۔

"دیکھو اروحہ میں ابھی کچھ کاموں میں الجھا ہوا ہوں تم گھر جاؤ۔ آرام کرو۔"

گھر جاؤں۔۔۔ کیف ہمدانی میرے اندر ن ئی ی زندگی پل رہی ہے اور تم کہہ رہے گھر جاؤ۔" وہ جارحانہ انداز میں آگے بڑھتی اس کا بازو تھام گ ئی ی تھی۔

"کیف ہمارا بچہ۔۔ دیکھو محسوس کرو۔" کیف نے اس کے دیوانہ پن پر ہاتھ جھٹکا۔

"بچہ؟ اروحہ۔۔۔ لیکن میں ابھی باپ نہیں بننا چاہتا۔" اس کے ٹھنڈے لٹھ مار لہجے پر اروحہ کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

"تمھارا دماغ ٹھیک ہے۔ میں اتنی مشکل سے گھر والوں کی نظروں سے بچتی دو ہفتوں سے اسے چھپا رہی ہوں۔ مجھے بے وقت الٹی اور تمھارے جواب نہ دینے کی ذہنی اذیت سے ہونے والے جسمانی تکلیف سے امی کو شک ہونے لگا ہے۔ وہ مجھے آج ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہتی تھیں۔ میں اتنی مشکل سے بہانہ کر کے تم سے ملنے آئی ی ہوں۔"

"سو واٹ؟ میں کیا کروں۔۔۔ تمھیں کس نے کہا ہے یہ مصیبت پالو۔ ختم کرو فارغ اور اپنے منگیتر کے ساتھ آرام سے نکاح کر کے رخصت ہو جاؤ۔"

"کیففف۔" وہ چلائی ی تھی۔

"اروحہ بی پریکٹیکل۔۔۔ میں ابھی بیوی بچہ نہیں پال سکتا۔" وہ کتنی سفاکی سے کہہ رہا تھا۔ اروحہ کو اپنے سینے میں تکلیف اٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔

"کیف مجھے تمھاری خوشبو کی عادت ہو گ ئی ی ہے۔ میں نے صرف تمھیں چاہا ہے۔ اور یہ بچہ ہمیں مکمل کر دے گا۔" وہ اس کے بازو سے لگی ٹھہر ٹھہر کر لفظ ادا کر رہی تھی۔

"اروحہ جو ہمارے درمیان تعلق ہے اگر تم اسے قائم رکھنا چاہتی ہو تو تمھیں مجھے اس بچے کی جھنجھٹ سے نکالنا ہو گا۔"

"یہ تمھارے لیے جھنجھٹ ہے؟" وہ بے یقین ہوئی ی۔

"تو کیا تم میرے ساتھ کے قائل ہو اور اس سے حاصل ہونے والے نتیجہ کی ذمہ داری سے نہیں؟ بولو" وہ چلائی ی۔

"تمھارا فعل تم جانو۔۔۔ میری بات دھیان سے سنو۔۔۔ اپنے گھر والوں کی بات مان جاؤ۔۔۔ نکاح کرو اور رخصت ہو جاؤ۔ تم اس بچے کو نہیں ختم کرنا چاہتی ٹھیک ہے۔ اپنے منگیتر کو انوالو کرو۔" اس کی بات اروحہ نے پوری نہیں ہونے دی۔ ایک زوردار تماچہ وہ اس کے چہرے پر رسید کر چکی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تمھاری سوچ کی داد دینی پڑے گی۔ اپنا خون کسی اور کے سر کر کے عیش کرتے رہنا چاہتے ہو۔" وہ اب کی بار غرائی ی تھی۔ کیف نے تھپڑ پر اسے زور سے دھکیلتے صوفے پر پٹخا تھا۔

"اپنی اوقات میں رہو۔"

"کیف وہ کیپٹن ہے۔ وہ اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا ہے۔ اسے فوراً حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ مجھ پر رحم کرو۔ مجھے نیازی ہاؤس سے نکال لاؤ۔ میرے گھر والے مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔ پلیز ہمارے بچہ کی خاطر۔" وہ اس کے قدموں میں گر چکی تھی۔

حقیقتاً اروحہ نیازی نے اپنی وقعت آج جانی تھی۔

"کیا بس اتنا ہی زور تھا۔" وہ ہنسا تھا۔ اس کی مسکراہٹ پر اروحہ کا دل چاہا اس کے قریب جائے۔ وہ مسکراتا ہوتا تھا تو مزید ہنڈسم لگتا تھا۔ لیکن وہ بے بس تھی۔ وہ اپنا مقام کھو چکی تھی۔

"کیف مجھے مت چھوڑو پلیز۔ مجھے اپنا ساتھ دے دو۔" وہ گڑگڑا رہی تھی۔

"کیف ہمدانی کی دنیا میں کچھ بھی مفت میں نہیں ملتا۔ کمانا پڑتا ہے۔ اور تمارے پاس مجھے دینے کو اب کچھ نہیں بچا۔" وہ اسے پرے دھکیلتا شیشے کی دیوار کے پار دیکھنے لگا۔

"میرا سب کچھ تو لے چکے ہو۔ اب کیا چاہتے ہو۔" وہ زمین پر بیٹھی ہوئی ی تھی۔ رونے سے چہرہ اور گردن مکمل بھیگ چکے تھے۔ صراحی دار گردن آج تکلیف سے دکھنے لگی تھی۔

"میرے لیے کیا کر سکتی ہو؟" وہ بے لچک انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"کیف۔" اس سے جواب نہیں دیا گیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میری حالت پر رحم کرو۔" کیف کے اس کے کان کے قریب آتے سرگوشی کے انداز میں کہے الفاظ اس کی روح پر زخم چھوڑ گ ئی یں۔

"بولو کرو گی میرا یہ کام؟" اروحہ نے درد سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔ اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

"کیا تم میرے سوا بھی کسی کا ساتھ رکھتے ہو۔" یہ وہ سوال تھا جو کرتے اروحہ کو اپنی آواز دبتی محسوس ہوئی ی تھی۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے؟" کیف ایک گھٹنہ زمین پر ٹکائے دوسرے کے سہارے اس کے قریب جھکا تھا۔ اس کی پتھراتی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ کیف نے بالوں سے اسے جھنجھوڑا۔

"بس اتنی سی دیوانگی تھی؟"

"میرا ظرف اتنا بڑا نہیں۔" وہ رو رہی تھی۔

"صرف ایک رات۔"

"اگر اسے معلوم ہو گیا وہ مجھے جان سے مار ڈالے گا۔" اروحہ درد سے چلائی ی۔

"تم اس کی بہن ہو تم اس کی کمزوری ہو۔ بس اضرار نیازی کا غرور توڑنا ہے مجھے پھر میں تمھیں اس تکلیف سے آزاد کر دوں گا۔" اس کے لہجہ کی تپش سے اروحہ کو اپنا آپ جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"وعدہ کرو صرف اس ایک رات کی برداشت کے بعد تم مجھ سے وفا نبھاؤ گے؟" اروحہ نے اس کا ہاتھ تھاما۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اوکے۔" اس کے یک حرفی جواب پر وہ کچھ بول نہ سکی۔ وہ مزید سوال کرنے کی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*

"کیا واقع؟" اروحہ نکاح کے لیے راضی ہو گئی۔ انس ناشتے کی میز پر ماں سے ملنے والی معلومات پر حیران ہوئے بنا نہیں رہ سکا تھا۔

"اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے؟" التمش نیازی نے بیٹے کو لتاڑا تھا۔

"ارے نہیں ابو بس یونہی۔" وہ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا۔ فاتینہ نکاح کی تیاریوں اور احتشام کی واپسی کے متعلق شوہر سے پوچھنے لگ گئی تھیں۔

انس موٹر سائی یکل نکال رہا تھا جب اس کے فون پر پیغام موصول ہوا تھا۔

"کیف ہمدانی تم اتنے سیدھے ہو نہیں جتنی شاندار تمھاری ظاہری شخصیت ہے۔ میں بہت جلد معلوم کر لوں گا۔ تمھارا مقصد کیا ہے۔ آخر کیوں آئے ہو تم ہماری زندگی میں۔" اس کے دوست کا بڑا بھائی جاسوس تھا۔ اس نے اس سے آفیشل مدد مانگی تھی۔ وہ بہت جلد یہ پہیلی سلجھانا چاہتا تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*

بہار کی رونقیں ہر سو چھائی تھیں۔ مارچ کا مہینہ اشوع نیازی کے پسندیدہ موسم بہار کا آغاز ہوا کرتا تھا۔ نو اپریل کو اضرار اور انعمتہ کی شادی کی تاریخ طے ہوئی تھی اور ۹ مارچ کو احتشام اور اروحہ کا نکاح ہونا طے پایا تھا۔

اشوع کے مڈز چل رہے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ احتشام کے نکاح پر پہننے کے لیے کچھ خرید نہیں پائی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"آپی آپ خود اپنی پسند کا لے آئی یے گا یا پھر میرے پاس پہلے کے جو جوڑے پڑے ہیں ان میں سے کچھ پہن لوں گی۔"

"تم اور تمھاری پڑھائی ی۔ ہر وقت ان کتابوں میں سر دئی یے بیٹھی رہا کرو۔ تمھارا کیا بنے گا۔" رانیہ صاحبہ بیٹی کی حرکتوں سے عاجز آئی ی ہوئی ی تھی۔

"امی ایک نکاح پر پہننے والا جوڑا ہی نہیں لینے جا رہی۔ آپ تو ایسے فکر مند ہو رہی ہے انکی نہیں میری رسم ہو۔" اشوع نے مذاق کیا۔ رانیہ بیگم نے اشاروں کناروں میں انعمتہ کو کچھ کہا۔

"امی آپ بے فکر ہو جائی یں۔" وہ انھیں دلاسہ دیتی اشوع کی سمت آئی ی۔ اس کے ہاتھ سے کتاب پکڑ کر بند کر دی۔

"آپی مجھے نہیں جانا شاپنگ پر آپکو پتا ہے مجھے بازار میں گھومنا نہیں پسند۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

"تمھیں بھی امی کا پتا ہے۔ اور بازار میں گھومنے نہیں خریداری کرنے جانا ہے۔"

"آپی پھوپھو لوگ بھی ساتھ جا رہے ہیں۔ اتنے لوگ جائی یں ایک ساتھ تو خریداری کم اور گھومنا زیادہ ہوتا ہے۔" وہ کسی صورت راضی نہیں ہو رہی تھی۔

"اپنے میاں کے ساتھ جایا کرنا اکیلی ابھی اتنے لوگوں کو برداشت کرو۔" امی کے جملے پر وہ دانت پیس کر رہ گ ئی ی۔ امی کو اس کا رشتہ طے کرنے کا نیا بھوت سوار ہوا تھا اور ویسے بھی جب خاندان میں شادی ہو تو ماؤں کو اپنی اولاد کے رشتے کی فکر لگ جاتی ہے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"امی ہر وقت اسے سسرال کے طعنے مت دیا کریں۔ بچی ہے ابھی اس کا کچا ذہن ہے۔" اشوع کے چادر لینے چلے جانے کے بعد انعمتہ نے ماں کو سمجھانا چاہا۔

"بچی نہیں ہیں۔ بیس سال کی ہو گئی ہیں۔ تمھاری بات ہم نے کتنی جلدی طے کر دی تھی۔ ایک یہ ہے مان ہی نہیں رہی۔ رشتہ ہی پکا کریں گے۔ نکاح تو نہیں ابھی پڑھوا رہے ناں۔ تم لوگوں کی پھوپھو انٹرسٹڈ ہے اشوع میں۔ مدثر کو خصوصاً پاکستان شادی پر ساتھ لائی ہیں۔ اچھا ہے ان سے ملے جلے۔ جب انھوں نے رشتہ مانگا تو مجھے اور تمھارے ابو کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔" پراٹ میں بھنڈی رکھے کاٹتی اپنی سادہ طبیعت ماں کو دیکھتی انعمتہ نے آگے بڑھ کر انکا ہاتھ نرمی سے تھاما۔

"امی اتنی فکر مت کیا کریں۔ ابھی مدثر کو ہم جانتے ہی کتنا ہیں۔ ساری عمر تو باہر رہا ہے۔ وہاں کا ماحول۔ اشوع اور اس کی سوچ کا ملنا نہ ملنا۔۔۔ ابھی سب دیکھ بھال لیجیے۔ کوئی جلدی نہیں ہے۔ اگر آپکی اولاد کا رشتہ زرہ ٹھہر کر بھی ہو جائے۔ کوئی آفت نہیں آجائے گی۔ بس اللہ نصیب اچھے کرے۔"

اس کے لہجے میں لچک تھی۔ وہ مزید کہنا چاہتی تھی لیکن اشوع کو سڑھیاں اترتے دیکھ وہ خاموش ہو گئی۔

"جتنے اس کے موڈ ہیں اس کے لیے بہت دعائیں چاہیئے۔" انھوں نے اشوع کے بنے منہ کو دیکھتے کہا۔

"ماں کی دعائیں کبھی ڈوبنے نہیں دیتیں۔ جی لگا کر میرے لیے دعا کیا کیجیے۔ کوئی آپکی بیٹی کو برداشت کرنے والا موجود ہو۔" اس نے لاڈ سے انکے گالوں پر پیار کرتے چہکتے ہوئے شرارت سے کہا تھا۔ اندر داخل ہوتے انس نے یہ منظر دیکھتے مسکراہٹ دبائی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"انعمتہ گاڑی نکال رہا ہوں۔ امی کے ساتھ پھوپھو لوگ مدثر کی گاڑی میں نکل گ ئی ے ہیں۔ مجھے اضرار بھائی ی نے کہا ہے تم دونوں کو بازار لے جاؤں۔ فٹافٹ باہر آجاؤ۔ لاڈ بعد میں بھی ہو سکتے ہیں۔" آخر میں اشوع کو سناتا وہ نو دو گیارہ ہو گیا۔

"آپی سنا آپ نے مجھے سنا کر گ ئی ے ہیں۔" اشوع انعمتہ سے شکایت کرنے لگی۔

وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ رہے تھے۔

"بچوں والی عادت نہیں گ ئی ی۔ بڑوں کو شکایت نہیں لگاتے۔" انس گاڑی نکالتا دوبارہ چھیڑ گیا۔

"آپکی امی کو نہیں بلکہ اپنی ذاتی امی کو لاڈ کر رہی تھی۔ بل کس چیز کا آرہا ہے۔"

"میری امی کو لاڈ میرے بعد انکی بہو کرے گی۔ زیادہ مجھ سے جیلس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"ہونہہ میری جوتی بھی آپ سے جیلس نہیں ہوتی۔"

"آج بازار سے صحیح والی جوتی لازمی خرید لانا۔"

"کیوں؟" انس کے بات بدلنے پر وہ الجھی۔

"کیونکہ اس والی کا تمھاری طرح مغض آدھا ہے۔"

"انس بھائی ی ی ی۔۔۔" وہ چلائی ی۔ انس کا قہقہ جاندار تھا۔

انعمتہ ان دونوں کی تکرار سے الجھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"شاید میں زیادہ سینٹی ہو رہی ہوں۔ انکا ساتھ ممکن نہیں۔ جہاں امی ابو اشوع کی بات پکی کریں وہی بہتر ہو۔ یا اللہ ان دونوں کے نصیب بہت اچھے کرنا۔ جو انکے حق میں بہتر ہو وہ ہو۔ آمین۔" اس کا دماغ اب پھوپھو کی فیملی کو سوچ رہا تھا۔ لیکن اس کے تصور میں بھی نہیں تھا۔ انکے نصیب میں کیا لکھا ہے؟

--*-*-*-*-*

گاڑی میں فاتینہ کے ساتھ بیٹھی اروحہ کا رنگ زرد پڑ رہا تھا۔

"کیا یہ سب بغیر کسی رکاوٹ کے ممکن ہو سکے گا؟" اس کا دل کانپ رہا تھا۔

اس نے سیٹ کو مضبوطی سے اپنے لمبے ناخنوں سے دبوچتے گاڑی ڈرائی یو کرتے مدثر کو دیکھا تھا۔ اس کا دماغ تیزی سے پلان بن رہا تھا۔

"آہ کیف تمھارے عشق نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔" آنکھیں موندتی وہ اس کی رفاقت میں گزرے لمحے یاد کرنے لگی۔ بہت لمبی مسافت اس نے کاٹنی تھی۔ اس شخص کے ساتھ کے لیے جو اس کی ساری خواہشات پوری کرے گا۔

"بس تمھارا نام چاہیے۔ باقی چاہے جس مرضی کے ساتھ رہو۔" یہ فیصلہ کرتے وہ سو بار مری تھی۔

"صرف ایک رات۔" اس نے پٹ سے آنکھیں کھول کر واپس ہوش سنبھالا تھا۔ ڈرائی یو کرتا ہنڈسم لڑکا پیچھے بیٹھی لڑکی کے ارادوں سے بے خبر اطمینان سے گاڑی چلا رہا تھا۔

--*-*-*-*-*

"اشو!" اپنے نام کی پکار پر جو ڑا دیکھتی اشوع پلٹی۔ مدثر مدھم مسکراہٹ لیے اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"جی۔" اس نے انعمتہ کو تلاشنا چاہا۔ مگر وہ ان سے فاصلہ پر پھوپھو اور فاتینہ کے ساتھ کپڑے دیکھ رہی تھی۔ پھوپھو نکاح سے دس دن پہلے پاکستان آگ ئی یں تھیں۔ انکی فیملی کی ساری شاپنگ ابھی کرنے والی تھی۔ جو انھوں نے پاکستان سے ہی کرنی تھی۔

"آپ کو کب سے دیکھ رہا ہوں۔ آپ کوئی ی ڈریس سلیکٹ نہیں کر پارہیں کین آئی ہیلپ یو؟" اس کے آفر لٹاتے انداز پر اشوع الجھی۔

"لیکن یار مدثر تم ساری عمر جرمنی میں رہے ہو تمھیں پاکستانی لڑکیوں کی چوائی س کا آئی یڈیا نہیں ہے۔" اتنا صاف منہ پر جواب صرف نیازی ہاؤ س کا ایلین انس نیازی ہی دے سکتا تھا۔ اشوع نے گردن موڑ کر دیکھا تھا۔ وہ بالکل اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا۔

"یہ تمھارا موبائل گاڑی میں رہ گیا تھا۔ کبھی تو اپنے موبائل کا خیال رکھ لیا کرو۔ ہمیشہ کہیں نہ کہیں بھول آتی ہو۔" وہ اتنا اونچا بولا تھا مدثر نے باخوبی سنا تھا۔

"کیا مطلب؟" وہ اپنی بات کا اثر زائی ل کرنے کو پوچھ بیٹھا۔

"اپنی اشو بہت لاپرواہ ہے۔ اچھے سے جانتا ہوں اسے۔ افف اشوع تمھارے بے چارے شوہر کا مستقبل میں کیا بنے گا۔" اس کے افسوس کردہ انداز پر وہ چڑھ گ ئی ی۔

"تو ایک کام کیجیے گا میری مدد کو آپ آجایا کیجیے گا۔" وہ اترا کر کہتی واپس سوٹ دیکھنے لگی تھی۔

"بھائی ی کوئی ی سمپل اور ڈیسنٹ پیس دیکھائی یں۔" وہ ان دونوں کو اگنور کر گ ئی ی۔

"وہ سفید فراک اتار کر دیکھاؤ میڈم کو۔" انس آگے بڑھ کر اس کے ساتھ پیس نکلوانے لگا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ کیا بد تمیزی تھی وہ ہمارے کزنز ہیں۔" اشوع نے سرگوشی کی۔

"ہاں جی بالکل اور اگر یونہی رہے تو یہ برگر بوائے بہت جلد تمھارے منگیتر کے رتبے پر بھی فائز ہو جائے گا۔" اس کی تازہ فراہم کی گئی معلومات پر اشوع نے ایک نظر مدثر پر ڈالی جو اپنے فون پر مصروف میسج ٹائپ کر رہا تھا۔

"یہ خیال آپکو آیا بھی کیسے؟" اس نے دانت پیسے۔

"یہ خیالات گھر کے بڑوں کے ہیں۔ ایویں ہی پھوپھو تم پر واری صدقے نہیں جا رہیں۔"

"شٹ۔" اس کا موڈ مزید بگڑا تھا۔

"شکریہ کہو مجھے۔" انس نے سفید رنگ کی فراک دیکھتے شرارت سے کہا۔

"کس خوشی میں؟"

وہ اب ڈوپٹے دیکھ رہا تھا۔

"اس لنگور کی تم میں بڑھتی دلچسپی کو روکنے کے لیے۔" اشوع نے نوٹ کیا تھا۔ زرہ سی انس کی اس کی عزت افزائی پر مدثر اسے اگنور کرنے لگا تھا۔

"نیور مائنڈ۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

وہ لمبی سانس خارج کرتی اترا کر کہتی لڑکے کو سکن فراک اتار کر دیکھانے کا کہنے لگی۔ جس کے گھیر اور آستین پر شیشے کا کام ہوا تھا۔ ڈوپٹہ کے کنارے بھاری کام دار نہیں تھے۔ اس نے فراک اپنے ساتھ لگاتے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔

وہ دونوں اس کے دائیں اور بائیں جانب کھڑے تھے۔

"میڈم لمبائی بالکل پرفیکٹ ہے۔ آپکو پسند آیا۔" سیلز مین کی بات پر دونوں نوجوانوں نے نظریں آئینہ میں ابھرتے سکن رنگ کی پیروں کو چھوتے شیشوں کے کام والی فراک اپنے ساتھ لگائے کنفیوز کھڑی تھی۔ آیاں اس پرنچ بھی رہی ہے یا نہیں۔

"واؤ پریٹی۔۔۔۔ اشویولک کمپلٹلی بیوٹیفل ان دس ڈریس۔" مدثر نے مسکراتے ہوئے سیلز مین کی بات کی تصدیق کر دی۔

انس نے اس کے نیک نیم سے پکارے جانے پر آنکھیں ترچھی کرتے مدثر کو دیکھا۔

"بے کار۔۔۔ بہت سمپل ہو جائے گا۔ دولہے کی ایک لوتی بہن ہو کچھ کلاسک ٹرائے کرنا چاہیے۔" سفید نکلوایا گیا فراک اٹھا کر اس کے نزدیک لا کر اس کے ساتھ لگاتے اشوع کے ہاتھ میں تھمایا۔ جس کے گلے اور گھیر پر موتیوں کا کام سکن کام ہوا تھا۔

گلابی ڈوپٹہ اس کے سر پر اڑایا۔

"ڈیٹس ڈیسنٹ لک۔" اس کے لہجے اور آنکھوں کی چمک پر اشوع نیازی ہمیشہ یقین کر لیا کرتی تھی۔ سکن فراک اشوع نے چھوڑ دیا۔ مدثر کی موبائل پر چلتی میسج ٹائپ کرتی انگلیاں وہی تھمی تھیں۔ لیکن اب انس کے اشوع کے پیچھے کھڑے ہونے پر وہ آئینہ میں ابھرتا اس کا عکس نہیں دیکھ سکتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع ایک ہاتھ سے فراک تھامے دوسرے سے گوٹی لگے کنارے والوں بھاری کامدار دوپٹہ سر پر ٹکائے خود کو دیکھتی مدھم سا مسکرائی ی تھی۔ گالوں پر پڑتے گڑھے کو شرف بخشا گیا۔ انس کو لگا تمام کائی نات کے موتیوں کی چمک ان گالوں پر پڑتے گڑھوں کے سمانے لگی ہو۔ اس کا دل بہت تیز رفتاری سے دھڑکا تھا۔

"انھیں پیک کر دو۔۔۔ میں پے منٹ کرتا ہوں۔" وہ سیلز مین سے مخاطب ہوا۔ وہ اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کا شور دبانا چاہتا تھا۔

"کیوں آپ میرے جوڑے کی پے منٹ کیوں کریں گے۔ میں خود۔" اس کی بات انس نے مکمل نہ ہونے دی۔

"ششش۔" اس نے سیلز مین کو جانے کا اشارہ کیا۔ مدثر اپنی موم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"امی نے کہا تھا تم احتشام کی بہن کی حیثیت رکھتی ہو۔ انعمتہ کا جوڑا اس کے سسرال کی طرف سے آیا ہے۔ اروحہ کی بھابھی کے حوالے سے۔ تو تمھارا نکاح کا جوڑا ہماری طرف سے ہو گا۔"

"لیکن۔۔۔" وہ منع کرنا چاہتی تھی۔

"اپنی لاڈلی اماں کو منع کر سکتی ہو؟" انس نے کندھے اچکائے وہ واپس اسی ٹون میں آ گیا تھا۔

"ہر گز نہیں۔۔ کبھی بھی نہیں۔" اس نے دور سے فاتینہ کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف آ رہی تھیں۔ وہ انعمتہ کے بعد فاتینہ کی لاڈلی تھی۔ جو بیٹی کی طرح اس کے لاڈ اٹھایا کرتی تھیں۔

انس موبائل کی رنگ ٹون پر فاتینہ کو ہاتھ ہلاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ اروحہ جو کب سے ادھر ہی دیکھ رہی تھی۔ اس نے فون پر کیف کو میسج لکھ کر بھیجا۔

"آل سیٹ۔" اس کی رنگت زرد پڑتی جا رہی تھی۔ جو وہ کرنے جا رہی تھی اگر اس کی ہلکی سی بھی بھنک اضرار کو لگ جائے تو وہ اسے کبھی نہیں بخشے گا۔

یہ خیال آتے ہی اس کی روح کپکپا جاتی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*

ہلکی ہلکی بوندہ باندی نے شہر لاہور کی ہواؤں میں تازگی گھول دی تھی۔ شام ڈھلنے کو تھی۔ اشوع انعمتہ کے ساتھ صبح سے فاتینہ اور پھوپھو کی شاپنگ میں مدد کرتی رہی تھی۔ اضرار کا فون آیا تھا وہ دفتر سے واپسی پر انھیں پک کر لے گا۔ انس اپنے کام پر تھا۔

"اشوع چچی نے بولا ہے ہم بھی پھوپھو لوگوں کے ساتھ ہی چلے جاتے ہیں۔" اروحہ کے کہنے پر وہ اضرار کا فون سنتے انعمتہ کی طرف متوجہ ہوئی ی۔

"ٹھہر جاؤ اضرار آ رہے ہیں۔ مدثر کی گاڑی میں جگہ نہیں ہے۔ سامان بھی کافی زیادہ ہے۔ شادیوں کی شاپنگ میں ہو جاتا ہے۔" انعمتہ نے اسے ٹوکا۔

"اشوع کیوں اپنی بہن کے ساتھ چپکی ہوئی ی ہو۔ میرا بھائی ی اس کا منکوح ہے۔ اکیلے دونوں کا لانگ ڈرائی یو پر جانے کا زبردست موقع ہے۔" اس نے اشوع کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ مس ئی لہ انعمتہ اور اضرار کو بھیجنے کا نہیں۔ بلکہ اس کا پھوپھو کی فیملی کے واری صدقے کا تھا۔ وہ عجیب کشمکش کا شکار تھی۔

"انعمتہ بھائی ی کے ساتھ اکیلے جاتے ڈر لگتا ہے کیا؟" اس کے چھیڑنے والے انداز پر وہ جھنپ گ ئی ی۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ تم دونوں میری ذمہ داری ہو۔" اروحہ نے درمیان میں اسے ٹوکا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اپنے میاں کا سوچو۔ ہم سمجھ دار لڑکیاں ہیں اور دو ہیں ہم جا رہی ہیں فاتینہ چچی کو فون کرتی ہوں۔ آجاؤ اشوع۔" وہ اس کی ایک بھی سنے بغیر اسے لیے پارکنگ میں آگ ئی ی۔ وہ دونوں انعمتہ سے دور نکل آئی ی تھیں۔ لیکن پھو پھو لوگوں کا کہیں نام ونشان نہیں تھا۔

"کدھر جانا ہے۔ مجھے تو گاڑی کا بھی نہیں پتا۔ میں تائی ی امی کو کال کرتی ہوں۔" اس نے بیگ سے فون درآمد کیا جو انس نے اسے گاڑی سے لا کر دیا تھا۔

"لاؤ میں کرتی ہوں۔" اروحہ نے اس کا فون تھاما۔ اشوع لاپرواہ بنی ادھر ادھر نظر ڈورانے لگی۔ دور کہیں مغرب کی اذان ہونے لگی تھی۔

اروحہ منہ دوسری جانب کیے کال کر رہی تھی۔ وہ اتنا آہستہ بول رہی تھی کہ ساتھ کھڑی اشوع کو سمجھ نہیں آیا۔

"وہ رہی گاڑی۔۔ بلیک سوزوکی۔۔۔" اروحہ اس کو لیے آگے آئی ی۔ گاڑی کا دروازہ کھلا تھا۔ اشوع کو عجیب محسوسات آرہی تھیں۔

کچھ عجیب تھا۔

اروحہ کا مسکرا کر اس سے گفتگو کرنا۔

اس کو ساتھ لیے گھر جانے کا اسرار کرنا۔

انعمتہ سے چڑے بغیر اسے اضرار کے ساتھ بھیجنا۔

وہ الجھ گ ئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ کیا باقی سب کدھر ہیں؟" وہ چونکی۔اس نے سوال داغا۔

"وہ لوگ باہر ہی آرہے ہیں۔میری چچی سے بات ہو گئی ہیں۔ہمیں بیٹھنے کا کہا ہے۔"اس نے اشوع کو گاڑی میں دھکیلا۔

"آہ اروحہ پاگل ہو کیا۔" وہ چلائی۔اس کا سر گاڑی سے ٹکرایا تھا۔جب کسی نے پیچھے سے اس کے چہرہ پر رومال رکھتے اسے مضبوطی سے جکڑ لیا۔

"مدثر اپنی گاڑی بغیر لاک کیے صبح سے مال میں ہے؟" یہ سوال وہ اس کے ذہن میں جھماکے کے ساتھ آیا لیکن وہ اپنے حواس کھو چکی تھی۔

"گڈ بائے پوور سول۔" گاڑی میں ابھرنے والی سرگوشی وہ آخری الفاظ تھے جو اشوع نے سنے تھے۔

اروحہ نے اپنے لیے استعمال ہوئے الفاظ پر گاڑی کا دروازہ پوری قوت سے بند کیا۔اور وہ پلٹ گئی۔

اس نے خود غرضی کی انتہا کرتے اپنے ہی خاندان کی لڑکی کا سودا کیا تھا۔

اشوع نیازی کے ساتھ ایک رات کی قیمت پر کیف ہمدانی اسے اپنا نام دے گا۔

اس کے ذہن میں انعمتہ اور اضرار کا خیال آیا۔

اسے اشوع کی کوئی فکر نہیں تھی۔کیف سیٹ اپ کر کے سب کو راپ کر لے گا۔

آنسو اس کی پلکوں سے نکلتے اس کا چہرہ بھگو رہے تھے۔ایک رات اپنے محبوب کو رقیب کے ساتھ گزارے جانے کا سماں کرنا زندہ آگ میں جھلسنے کے مترادف تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

مدثر گاڑی پارکنگ سے نکال رہا تھا جب اچانک اروحہ اس کے سامنے آگ ئی ی۔

"دھیان سے ابھی گاڑی کے نیچے آجاتی۔" وہ غصے سے بولا۔ پھوپھو اور فاتینہ باہر نکلیں ساتھ اس کی دوسری کزنز بھی تھیں۔

"ارے بیٹا ابھی تک گ ئی ے نہیں اور یہ چہرہ کیوں پیلا پڑ رہا ہے؟"

"چچی وہ انعمتہ کو کچھ سامان خریدنا تھا اور بھائی ی وہی ہیں انکے ساتھ۔ میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ میں نے سوچا آپکے ساتھ ہی چلی جاؤں۔ ویسے بھی کبھی اپنی جگہ چھوڑنی نہیں چاہیے۔ کسی دوسرے کے سنگ زبردستی جانا اپنی وقعت خود کی نظروں میں گرا دیتا ہے۔"

"ارے آجاؤ تھکاوٹ کی وجہ سے ہو رہا ہو گا۔ تم نے کچھ صحیح سے کھایا بھی نہیں۔" فاتینہ کو ہونے والے بہو کی فکر ستانے لگی۔ وہ انکے ساتھ گاڑی میں جا بیٹھی۔

"انعمتہ بچیاں کہاں ہیں؟" اضرار اسے اکیلا کھڑا پا کر تشویش کا اظہار کر گیا۔

"وہ دونوں پھوپھو لوگوں کے ساتھ چلی گ ئی یں۔"

"کیوں میں آرہا تھا نا۔ اتنے لوگ ایک ساتھ کیسے مینج کریں گے۔"

"انکا کہنا تھا ہمارے بھائی ی کو آپ بالکل ٹائم نہیں دے رہیں سو آج انھیں آپکو آئی س کریم کھلانے کا شرف بخشا جائے۔" اس نے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے مسخرانہ انداز میں کہا۔

"میری بہنوں کے خیالات کتنے نیک ہیں۔ دیکھ لو تمھیں کتنی اچھی نندیں ملی ہیں۔" وہ اشوع کو بھی اپنی بہن مانتا تھا۔ کبھی اس میں اور اپنی سگی بہنوں میں تفریق نہیں کی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"فاتینہ امی سے پوچھیں پہنچ گ ئی ی وہ انکے پاس میرے سیل میں کریڈٹ ختم ہے۔" وہ گاڑی کی جانب چل دیں۔

"چچی جان بچیاں آپکے ساتھ ہیں؟" دعا سلام کے بعد وہ مدعا پر آیا۔

"ہاں جی بس اروحہ کی کچھ طبیعت بگڑ گ ئی ی تھی۔ اچانک اسے الٹی ہونے لگی۔ جوس لے کر دیا ہے۔" وہ اپنی بہو پر نہال ہوتے اضرار کے لفظ "بچیاں" پر دھیان نہ دے سکیں۔

"کسی ڈاکٹر کو دیکھانا پڑے گا کافی دنوں سے اس کی یہی حالت ہے۔ امی کہہ رہی تھی موسم کی تبدیلی سے ہو جاتا ہے۔" وہ گاڑی مال سے نکال رہا تھا جب ایک بلیک سوزوکی نے اسے تیزی سے کراس کیا۔ اضرار نے فوراً بریک لگائی ی۔

"چلیں گھر ملاقات ہوتی ہے ان شاءاللہ۔" اس نے فون کھتے گاڑی روڈ پر دوڑادی۔ وہ انعمتہ سے اس کی شاپنگ کی روداد سننے لگا تھا۔ انھوں نے آنے والے بھیانک کل کا تصور نہیں کیا تھا۔ مارچ کی اداس شام ڈھل رہی تھی۔ ہوا میں افسردگی چھائی ی تھی۔

——*—*—*—*

اکثر کہانیوں میں سنا تھا۔

پری کو دیو قید کر لیتا ہے۔

رات ساڑھے گیارہ بجے۔

آج اشوع نیازی کو وہ افسانی تصوراتی دنیا کی تلخ حقیقت کا ادراک ہوا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اندھیری جگہ اس کا وجود زمین بوس تھا۔ ہاتھ کمر کے ساتھ بندے تھے اور منہ پر ٹیپ لگی تھی۔ اس نے ٹانگوں کو حرکت دینا چاہی لیکن بے سود۔ مضبوط رسی میں جکڑے پاؤں ہلائے نہ ہلتے تھے۔

"میں کہاں ہوں۔" تمام حساسیات اکٹھا کرتے اس نے اپنے جسم کو حرکت دی۔ وہ ٹھنڈے فرش پر گری پڑی تھی۔ سر اونچا کرنے پر احساس ہوا اس کی بائیں جانب بیڈ تھا۔ کمرہ نیم تاریک تھا۔ بستر کے دوسری جانب لیمپ روشن تھا۔

اس کا دماغ کام کرنے لگا تھا۔ وہ کسی ہوٹل کا وسیع کمرہ تھا۔ کمرے میں موجود ہر شے ترتیب سے موجود تھی۔ ماسوائے اشوع نیازی کے۔ وہ غلط جگہ لا کر پھینک دی گئی تھی۔

"میں یہاں کیوں؟" اس کے سر کے پیچھلے حصے میں تکلیف تھی۔

"آپی!"

"آپی مجھے بچاااااا۔" اس کی آواز کمرے کا دروازہ کھلنے پر دب گئی۔

چٹک کی آواز کے ساتھ دروازے کا لاک کھلا تھا۔

اشوع کی آواز بستر کے پار دب چکی تھی۔ وہ سانس روکے لیٹی تھی۔

——*—*—*—*

اکثر کہانیوں میں سنا تھا۔

چاہنے والوں کو الہام ہوا کرتے ہیں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

رات دس بجے۔

انس اپنے دوست سے ملنے ہوٹل آیا تھا۔اس کا دوست باہر ویزے کے لیے اپلائی کرواتا تھا۔انس کا ویزہ لگانے کے لیے اس کے ڈاکومنٹز اسے چاہیے تھے۔انس وہی دینے آیا تھا۔

"معذرت یار تمہیں اچانک ہوٹل بلوانا پڑا۔آج ہماری شادی کی سالگرہ ہے جو میری بیگم کو یاد رہا لیکن کام کی مصروفیت کے باعث میرے ذہن سے نکل گیا۔اب بیگم کو ڈنر پر لا کر اس کا موڈ بحال کیا ہے۔تم سے اسی لیے آج شام دفتر میں نہ مل سکا۔تمہارے کاغذات آج ہی چاہیے تھے مجھے کل صبح فرسٹ ٹائم ایجنسی میں جمع کروانے ہیں۔"عمیر انس سے بغلگیر ہوتے کہہ رہا تھا۔

"اٹس اوکے یار میری شفٹ مکمل ہو گئی تو ادھر آیا ہوں۔بس خیر سے میرا ویزہ لگ جائے تو کوئی مستقل ٹھکانہ بناؤں۔"اس کا لہجہ پر امید تھا۔

"لاری اڈے پر ٹیکس کے اکاؤنٹ کے کام سے تقریباً مہینے کا ستر ہزار کما رہے ہو۔مگر مستقل یہ کام تمھارے خوابوں کی تعبیر نہیں بر لا سکتا۔بے فکر رہو۔اس ماہ کے اختتام تک سوڈان کے ویزے آئی یں گے۔پہلی فلائی ٹ سے تم سوڈان ہو گے۔بائے داوے التمش انکل مان گئے؟"

"ابو کو منا رہا ہوں۔ان شاء اللہ سمجھ جایں گے۔لیکن ان سے میرا کاروبار کے لیے سرمایہ اکٹھا کرنے کے لیے در در کی ٹھوکریں کھانا دیکھا نہیں جا رہا۔ان سے سرمایہ کی رقم میں لینا نہیں چاہتا۔میں خود کے بل بوتے پر کچھ کرنا چاہتا ہوں۔وہ مجھے سرکاری نوکری پر لگوانا چاہتے ہیں۔لیکن میرا دل آزاد پرندہ ہے جو عارضی ملازمت کر کے گزارا نہیں کرنا چاہتا۔اپنے دم پر کچھ کرنا چاہتا ہوں۔مجھے اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے خود کی انتہا پر جانا پڑے گا۔باقی مولا مالک

WWW.NOVELSHUB.PK

ہے اور بے شک میرا اللہ محنت کرنے والوں کو بے مول نہیں کیا کرتا۔" اس کے لہجے سے امید کی روشن کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔

"انس تمہاری تصوراتی دنیا بہت وسیع ہے۔ جس میں حقیقی دانا کے آقاؤں کی مداخلت تمہیں برداشت نہیں مگر میرے دوست اس تصوراتی خواب کو حقیقت بناتے تمہیں اپنی ذات کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ پردیس میں زندگی کاٹنا آسان نہیں۔" عمیر کے الفاظ سے شہر لاہور کی فضا میں اداسیاں گھل گئی یں۔

"میں کھلی آنکھوں سے خواب دیکھ کر اپنے تصور کو حقیقت بنانے کے لیے یہ بھی کروں گا۔ عموماً لوگ روز معاش کی تلاش میں پردیس جاتے ہیں اور وہی کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یا انکی ہر ماہ بھیجی گئی ی رقم سے پاکستان میں موجود انکا خاندان پلتا ہے اور جب وہ پاکستان لوٹتے ہیں تو سب صفر سے شروع کرنا پڑتا ہے۔ لیکن میں پردیس اپنے تصور کے لیے جاؤں گا۔ مجھے معلوم ہے میری ماں میری جدائی برداشت کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ میرے ابو مجھے شاید ہی اجازت دیں۔ لیکن میں یہ رسک لوں گا۔ میں اپنوں کی جدائی کاٹنے کا رسک اون کروں گا۔ یہ فیصلہ میرا ہے۔ میں نے زندگی کی دشوار راہ چن لی ہے۔ میں نے اپنی منزل کا تعین کرنا ہے۔ اب اس کے کٹھن راستوں کا مسافر بننے سے گھبرانا نہیں ہے۔ میرا تصور حقیقی زندگی میں بہت مکمل اور خوبصورت ہو گا۔ ان شاءاللہ۔" خوابوں کی جستجو اس کی آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔ عمیر اس سے مصافحہ کرتے مڑ گیا۔ انس اپنی موٹر سائی یکل کی جانب آیا۔ اچانک اس کا دل زور سے دھڑکا۔ صبح والی شدت اس کے اعصاب پر چھا گئی۔

"مجھے ایسا کیوں محسوس ہوا جیسے وہ یہیں میرے آس پاس ہے۔" اس نے دھڑکتے دل کی سرگوشی سنتے فوراً ارد گرد نگاہ ڈالی۔ دور کہی گاڑیاں آجا رہی تھی۔ وہ اپنے دل کی بدلتی کیفیت پر حیران ہوا۔

اشوع کو گاڑی سے نکالتے وہ لوگ ہوٹل کی جانب بڑھ رہے تھے۔ انس سے تھوڑا دور دائیں کندھے پر ڈھلکی ہوئی گردن، نیم بے ہوش اشوع لڑکھڑاتے قدموں سے ارسلان (کیف کے اسٹیینٹ) اور گارڈ کے سہارے

WWW.NOVELSHUB.PK

بے ہوش و حواس چل رہی تھی۔ فضا میں کچھ انجان خوف در آیا۔ انس نے دوسری سمت قدم بڑھائے۔ اس کا دماغ اسے سگنل دے رہا تھا۔ انس نے خود کو جھڑکا۔

"انس نیازی تمہارا دماغ خراب ہوا جاتا ہے۔ جس کا تصور تم کر رہے ہو۔ اس کی دنیا تمہارے جہاں میں نہیں آتی۔ ڈونٹ بی سلی بوائے۔" اس کا فون بجنے لگا۔ فضا میں پھیلا طلسم ٹوٹ گیا۔ ارسلان والے اشوع کو لیے آگے نکل گئی یں۔

"انعمتہ تمھارا بھائی ی کہی ڈیٹ نہیں مار رہا۔ کام سے نکلا ہوا تھا۔ بس گھنٹہ تک گھر پہنچ جاؤں گا۔" وہ اپنی موج میں کہتا موٹر سائیکل اسٹارٹ کرنے لگا۔ لیکن سامنے سے سننے والے الفاظ سے اسے اپنی آواز دبتی محسوس ہوئی ی۔

"کب۔۔۔ کیسے۔۔۔ کہاں۔۔۔ اشوع۔۔۔ ایسے کیسے۔۔۔ تم اس کے ساتھ تھی۔" اس کا چہرہ فق ہو گیا تھا۔

"کیا مطلب گھر نہیں آئی ی۔۔۔ ہاں ہاں آرہا ہوں۔ فوراً پہنچتا ہوں۔" وہ اس کی فکر میں گھلتا تیزی سے موٹر سائیکل لیے نکل گیا۔

ہم نے اکثر سنا تھا کہانیوں میں پری کو بے ہوشی کا پھل دے کر سلا دیا جاتا ہے۔

اشوع نے دم سادھ رکھا تھا۔ اپنی طرف اٹھتے قدم اس کے دماغ پر بھاری ضرب لگا رہے تھے۔

"میرے اللہ مجھے پناہ دے۔" اس کا دل کرب سے پھٹنے والا تھا۔

"شششش مجھے معلوم ہے تم جاگ چکی ہو ڈارلنگ۔" کیف نے اس کے رخسار کی چٹکی بھری۔ اشوع کی آنکھوں سے بہتی ایک لکیر اس کے گال پر ٹھہر گ ئی ی۔ اس کے دوبارہ گال چھونے پر اشوع نے وحشت سے آنکھیں کھولیں۔

"ان ہرنی آنکھوں میں وحشت کیوں ہے؟" اسے اٹھا کر بیٹھاتے وہ اس کے نزدیک آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ گویا بہت فرصت لیے آیا ہو۔

"مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟" اس کی آنکھوں میں ابھرتے سوال پر وہ مسکرایا۔ اس کا مسکرانا اشوع کو زہر لگا۔

"آغر ہمدانی یاد ہے؟" گردن بائیں جانب جھکاتے مقناطیسی مسکراہٹ، آنکھوں میں سختی لیے، دیوانہ وار وہ اس کی طرف جنونیت سے جھکا۔ اس کے یکدم انداز پر اشوع کا جسم لرز اٹھا۔

یہ جملہ سماعت سے ٹکراتے اسے لگا شہر لاہور میں اس سے زیادہ کوئی بدنصیب نہیں کیونکہ اس کے سامنے ماضی خوفناک انداز میں آ کھڑا تھا اور آج وہ تنہا تھی۔

دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ اضرار اور انس اشوع کی تلاش میں نکلے تھے۔ پولیس نے رپورٹ لکھنے سے منع یہ کہہ کر کر دیا کہ چوبیس گھنٹے سے پہلے غیر موجودگی کی شکایت درج نہیں کی جا سکتی۔

اضرار کا دوست جو پولیس میں تھا اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔ وہ چھٹی پر فیملی کے ساتھ زیارت گیا ہوا تھا۔

اضرار مارکیٹ کے ارد گرد کے علاقے میں اسے تلاش رہا تھا اور انس اپنی موٹر سائیکل لیے گھر سے جاتی ہر سڑک کو جاتا راستہ دیکھ رہا تھا۔

یکدم اسے ہاتھ میں موجود گھڑی میں ارتعاش پیدا ہوا۔ وہ موٹر سائیکل روکتا ٹھہر گیا۔ کائی نات نے ابھی انھیں تنہا نہیں چھوڑا تھا۔ آج پھر انس نیازی کو اشوع نیازی تک جانے کا راستہ قدرت نے فراہم کر دیا تھا۔ اس نے گھڑی پر لوکیشن دیکھتے موٹر سائیکل اسی طرف جاتے راستے پر بڑھائی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

--*-*-*-*-*-*

سات ماہ قبل:

ستمبر کی شام باسی ہو رہی تھی۔ التمش نیازی لان میں بیٹھے احتشام کے ساتھ چائے پی رہے تھے۔

"انس کدھر ہے؟" باتوں کے درمیان انہوں نے بیگم سے پوچھا۔

"اپنے کمرے میں پروجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ اس کا فائی نل ائیر پروجیکٹ چل رہا ہے۔" احتشام نے ماں کے کہنے سے پہلے بتایا۔

"گھر آئے گھنٹے ہی کتنے ہوئے ہے اور بھائی کا خبری بن گیا۔" فاتینہ مسکرائی۔

"شیر جاسوس ہے میرا فوجی بیٹا۔" شریر انداز میں کہتے وہ اس سے گفتگو کرنے لگے۔

"تائی امی؟" کچن کے دروازے سے لاؤنج میں آتے اشوع فاتینہ کو تلاشتی آگے بڑھی۔ انس سڑھیاں پھلانگتا نیچے آتا اسے دیکھ چکا تھا۔

"بھاؤ۔" اپنے پیچھے کی آواز پر اشوع اچھلی۔

"آہ۔ میری جان نکل جاتی۔" ہرنی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔

"اتنی بے مول جان نہیں ہے تمھاری ایسے ہی نکل جانے دیتا۔" سبز آنکھیں مسکرائیں۔

"ارے چیز کیک شام کی چائے کے سنگ۔" انس نے اس کے ہاتھ میں تھامے چیز کیک کا ٹکڑا اٹھانا چاہا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"خبر دار پہلے تایا ابو اور تائی امی۔" اشوع نے پیچھے ہٹتے اس کے ہاتھ پر زور سے مارا۔

"میمنی بڑی جان آگ ئی ہے۔ تایا تائی کی چمچی بچوں کو منع نہیں کرتے۔" اس کے ہاتھ سے کیک تھامنا چاہا۔

"چھ فٹ کے بچے کو مینرز نہیں ہیں کسی کے کھانے پر نظر نہیں رکھتے۔" اشوع نے کیک اس کی پہنچ سے دور کیا۔

"میری بہن نے بنایا تو اس پر پہلا حق میرا ہے۔" انس نے شوخی سے کہا۔

"منہ نہ متھا جن پہاڑوں لتھا۔ خوش فہمیاں چیک کرو بس۔ مسٹر انس نیازی تصوراتی دنیا سے باہر آئیں۔ انعمتہ بی بی نے پرسو بنایا تھا اور اپنے مجازی خدا کی فرمائش پر۔ میں نے آج بنا ہے تایا ابو اور تائی امی کے لیے۔ اور آج احتشام بھائی بھی آئے ہیں۔ میرے ہاتھ سے بنا چیز کیک ہے سو میرا حق ہے اس پر خبر دار ہاتھ بھی لگایا میرے کیک کو منہ توڑوالیں گے۔"

"بھائی کی چمچی احتشام بھائی آئے ہیں۔ ضرور تحفہ لینا ہو گا تبھی کیک بنا کر پہنچ گ ئی؟" انس نے اس کے ہاتھ سے کیک جھپٹ لیا۔

"میرے بھائی زندہ باد اضرار اور احتشام بھائی کو شکایت لگا دوں گی میرا کیک واپس کرو ابھی۔" اس کی ہرنی آنکھیں غصے سے پھیلیں۔

"قتل نہ کروالینا اگر دونوں کو کچھ کہا تو تانگیں توڑ دوں گا۔" کیک لے کر وہ مڑتا اسکو دھمکی لگا رہا تھا۔ اضرار احتشام سے اپنی درگت وہ کہاں برداشت کر سکتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کیک واپس کرتے ہو یا نہیں؟" انداز لڑاکا تھا اشوع کا موڈ بگڑ چکا تھا۔

"میرے ہاتھ میں کیک میرا حق سب سے پہلے اسے کھانے کا۔" وہ دوڑ کر صوفے کے پار ہو گیا۔

"میرا کیک میری مرضی جسے مرضی دوں۔ واپس کر دیں ورنہ۔" اشوع اس کے پیچھے لپکی۔

"میمنی بری بات دھمکیاں نہیں لگاتے۔" انس اب آگے تھا اور اشوع اس کے پیچھے۔ دونوں چیختے چلاتے ایک دوسرے کو ستاتے کیک کے شکار میں بھاگ رہے تھے۔ انس تھری سیٹر صوفے پر چڑھا۔ اشوع نے اس کے پیچھے جمپ لگایا۔ انس صوفے کی پشت کو پھلانگتا اترنے لگا جب اس کا بیلنس بگڑا اور کیک اس کے ہاتھ سے چھوٹتا اس کی شرٹ کو لگتا پیچھے جا گرا۔ انس کی ایک ٹانگ صوفے پر ہوا میں تھی اور جسم کا کمر سے اوپر والا حصہ زمین پر۔ وہ جمپ مار کر کھڑا ہوا جب صوفے سے زمین پر گری روہانسی شکل بنائے اشوع کے چہرے پر پڑی۔ چیز کیک سیدھا اس کے سر پر گرتا زمین بوس ہو گیا تھا۔

"Now your murder is lawful for me."

انس کی اس پر نظر پڑتے فلک شگاف قہقہے کو سنتے وہ آگ بگولہ ہو کر چلائی ی۔

"Dear girl, your condition is terrible."

اشوع کے اسے زور سے مارے کوشنز کو پکڑتے وہ دیوانہ وار ہنس رہا تھا۔

اشوع نے لاؤنج میں لگے شیشے میں اپنے عکس کو دیکھتے اپنی ہنسی دبانا چاہی لیکن ناکام رہی۔ اب وہ دونوں ہنس رہے تھے۔ لان سے لاؤنج میں آتے احتشام نے انھیں دیکھا تو اپنا فون جیب سے نکالتے کیمرہ آن کیا۔ اور اس لمحہ کو محفوظ کر لیا۔ ان دونوں کی کھٹی میٹھی لڑائی یاں بچپن سے ہوتی آ رہی تھی۔ انس کا مزاج چلبلا جبکہ اشوع اس کے الٹ

WWW.NOVELSHUB.PK

گرم مزاج کی تھی۔ دونوں کی تکرار کی نیازی ہاؤس کو عادت سی ہو گئی تھی۔ کچھ عادتیں پختہ ہو کر زندگی کا خوبصورت حصہ بن جاتی ہیں۔

——*—*—*—*—*

لاؤنج کی صفائی ان دونوں بھائیوں نے فاتینہ کے اندر آنے سے پہلے مل کر کی تھی۔ اشوع کو چینج کرنے کے لیے بھیج دیا تھا۔ فریش ہو کر اشوع انعمتہ کے ساتھ احتشام سے ملنے آئی تھی۔ شام میں وہ ان سب کے لیے انس کے ساتھ جا کر تحفے لے آیا تھا۔ وہ جب بھی آتا بہت چاہت سے گھر والوں کو کچھ نہ کچھ دلواتا تھا۔ اشوع اور انعمتہ کا اپنے بھائی کی چھٹی پر روٹین میں کچھ بدلاؤ آتا تھا۔

وہ لوگ لاؤنج میں بیٹھے Ghosts of war ہورر موی دیکھ رہے تھے۔ اشوع پیزا کھاتے انعمتہ کی اوٹ میں بیٹھی تھی۔ جیسے پر جیکٹر پر ووئی لنٹ سین آیا اشوع کا منہ میں ڈالا پیزے کا ٹکڑا اس کے حلق میں جا لگا۔ وہ کھانسنے لگی۔ وہ تشدد، خون خرابہ اور ہورر موویز سے خار کھاتی تھی۔

"میمینی ڈرگ ئی ی۔" انس ہنسا۔ اشوع پیروں میں سلیپرز اڑستے اٹھنے لگی۔

"اشو بیٹھ جاؤ اتنی سکیری موی نہیں ہے۔" احتشام نے کہا اور انعمتہ نے اس کا بازو کھینچتے بیٹھایا۔ ایک صوفے پر احتشام ریلیکس انداز میں بیٹھا تھا۔ تھری سیٹر صوفے پر انعمتہ اور اشوع پاؤں اوپر کر کے بیٹھی تھیں۔ انس کارپٹ پر رکھے کُشن پر لیٹا ہوا تھا۔

پیزا ختم کرتے وہ کولڈ رنک کا کین ہاتھ میں تھامے گھٹنوں پر تھوڑی رکھے بڑے اہنماک سے موی دیکھے گئی۔ وہ اکیلی کبھی ایسی مویز دیکھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن ان تینوں کے ساتھ اچھی مویز دیکھنے کے لیے دل جگر

WWW.NOVELSHUB.PK

ایک کرنا پڑتا تھا۔ مووی زبردست تھی۔ سین آگے بڑھتے گئے۔ انس نے ٹیبل سے اپنا کین اٹھانے کو نظر اٹھائی تو اس کے سمٹ کر انعمتہ سے لگے ہوئے بیٹھے انداز پر مسکراتے ہوئے اس کی سبز آنکھوں میں شرارت ناچی۔ لاؤنج کی بتیاں بند تھیں محض پروجیکٹر پر چھائی روشنی واضح تھی۔ انس واپس سیدھا ہو گیا اور لیز کا پیکٹ کھسکا کر اشوع کے پیروں کی طرف اچھال دیا۔ اپنے پاؤں کے قریب کچھ کرچ کی آواز محسوس کرتے وہ ہڑبڑائی۔ لاؤنج میں you leave you die. سین کا ارتعاش پیدا ہوا۔ اشوع کی نظر پھری۔۔۔ دل دھڑکا اور جھٹکا کھا کر وہ صوفے پر کھڑی ہوئی۔ اس کے ہاتھ سے کین سرک کر زمین پر بیٹھے انس کے سر میں انڈیل گیا۔

"بھوت۔" وہ چلائی۔

"بھوتنی۔" وہ ہڑبڑایا۔

احتشام نے بتی روشن کی۔ انعمتہ نے چیختی اشوع کو پکڑا۔

"کیا ہوا پاگلوں کی طرح چیخ کیوں رہے ہو؟" انعمتہ ان دونوں کو دیکھتی حیران ہوئی۔

"بھوت۔" اشوع کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"تم جیسی بھوتنی کے ہوتے کوئی بھوت نیازی ہاؤس کا رخ نہ کرے۔ ہاتھوں میں جان نہیں تھی کین میرے سر میں پٹک دیا۔" گردن اونچی کیے وہ صوفے پر کھڑی اشوع سے الجھا۔

"میری جان نکل جاتی میرے پیروں میں۔۔۔" وہ سینے پر ہاتھ رکھے لمبے سانس لے رہی تھی۔

"لیز کا پیکٹ تھا کب سے میمنی چری جا رہی ہو۔ کھانے اور بھوت میں فرق نظر نہیں آیا۔" اس نے اپنے کوک سے بھرے بال نوچے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"لیز کا پیکٹ آپکے پاس تھا میں بس پیزہ کے ساتھ کوک پی رہی تھی۔" اشوع نے گردن نیچے کرتے پیروں میں دیکھا۔

"میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گی۔ گھوسٹ آف وار موی ہے بھوت پریت ہمارے گھر پارٹی کرنے نہیں آگ ئی یں۔" وہ چڑا ہوا تھا۔

"مجھے آپ نے ڈرایا ہے نا بچیں گے تو اب آپ بھی نہیں۔ احتشام بھائی ی پکڑیں۔" انس نے دوڑ لگا دی جب وہ چلائی ی۔ احتشام نے ہنستے ہوئے انس کو پکڑنا چاہا لیکن وہ صوفے سے جست لگاتا باہر کو بھاگا۔ اشوع نے کین اس کی کمر پر مارا۔ وہ لان کی سمت بھاگ گیا۔ اشوع اس کے پیچھے تھی اور انعمتہ احتشام انکے پیچھے۔ اضرار واک سے آتا سیدھا انھیں کی سمت آگیا۔ وہ دونوں لان میں آگے پیچھے بھاگ رہے تھے اشوع کے ہاتھ میں جوتا تھا جس سے آج وہ انس کا قیمہ بنانے والی تھی۔

"ان ٹام اینڈ جیری کو سکون نہیں کبھی تو ایک ساتھ تحمل سے کچھ وقت رہ لیا کرو۔" اضرار نے مسکراتے ہوئے پوچھا کیا ہوا۔ انعمتہ نے بتایا تو وہ بھی احتشام کے ساتھ اشوع کو آواز لگانے لگا جو جھولے کر گردانس کو پکڑنے والی تھی۔

"جیری چھوڑ نا مت آج اس ٹام کے بال نوچ لینا۔" اس کی بات پر اشوع مزید شیر ہوئی ی۔ سلیپرز زمین پر پھٹکتی وہ تھک کر جھولے پر بیٹھتے انس کے بالوں کو دونوں ہاتھوں میں جکڑتی چہکی۔

"اب بتائی یں مجھے تنگ کر کے کونسے پیسے ملتے ہیں جو میری جان نکالنے پر تلے رہتے ہیں۔"

"بس کر میمنی گنجا کرے گی کیا۔ پھر تمھارے ہنڈسم کزن کو کوئی ی لڑکی بھی نہیں دے گا۔" انس نے بازو سے پکڑتے اپنے بال چھڑوانا چاہے۔ اشوع نے زور سے کھینچے۔

"کزن کی حرکتیں دیکھ کر بھی کوئی ی نہیں دے گا۔" وہ بھی اس کے ساتھ جھولے پر بیٹھ گ ئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میری اماں معافی دے دے۔" انس نے ہاتھ جوڑے۔

"میری توبہ میرا آپ سے کوئی واسطہ نہیں میں نہیں بولتی۔" اس نے منہ بسورتے گردن اٹھا کر سامنے کھڑے نوجوانوں کی طرف دیکھا۔ "ایک شرط پر معافی ملے گی۔" وہ اب چہکی تھی۔

"لالچی گڑیا بولو۔" انس نے آنکھیں نکالتے منہ بنایا۔

"بھائی سے بولے آئی س کریم کھلانے لے کر چلیں ابھی اور اسی وقت۔ اجازت لینا آپکا کام۔" اس نے چمکتی آنکھوں سے اسے سزا سنائی۔ وہ جانتا تھا دونوں سڑیل بھائی کبھی رات کو انھیں باہر جانے نہ دیں۔

"آہ میمنی میرے ہاتھوں واقع کسی دن ضائع ہو جاؤ گی۔" بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ سامنے اپنے بھائیوں کو دیکھنے لگا جو اس کی درگت بننا انجوائے کر رہے تھے۔ اشوع اس کی شکل دیکھ کر مسکرائی۔ مدھم مسکراہٹ نے اس کے بھرے گالوں پر پڑتے گڈھوں کو چاند کی روشنی میں دیدار کروانے کی اجازت دی۔ وہ بہت کم یہ شرف کسی کو بخشا کرتی تھی۔ انس نیازی نے افق پر سجے چاند کی سمت چہرہ اٹھانے کے بعد اس موہنی چہرے پر نظر ڈالی تو اس کے چہکتے انداز پر وہ مسکرائے بنا نہیں رہ سکا۔

"جیری کو اتنی معصومیت نہیں بھاتی۔" وہ اب اپنے مشن پر نکلتا اضرار کے قریب آیا۔

وہ لوگ آئی س کریم کھانے کے بعد گھر آ رہے تھے۔ اسے نہیں معلوم انس نے بھائیوں سے کیا کہا اسے بس اس ڈرائی یو کا مزہ آ رہا تھا۔ زندگی کتنی پر سکون محسوس ہو رہی تھی۔

"اشوہلکا تشدد دیکھ کر تمھاری حالت غیر ہو جاتی ہے۔ کبھی کوئی سوئی پر صورتحال سامنے آگئی تو کیسے سنبھالو گی؟" احتشام نے تشویش سے اسے دیکھا۔ وہ لوگ شام کی چائے پی رہے تھے۔ آج اشوع نے چاکلیٹ کیک بنایا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اللہ مالک جس نے اس صورتحال میں ڈالا ہو گا وہی سنبھال بھی لے گا۔" اس کی آنکھوں میں یقین دیکھ کر وہ سب مسکرائے۔

"ہوں میری بہن نے بات تو سو آنے صحیح کی ہے اب تم نے دو مرتبہ کیک بنایا ہے تو انعام تو بنتا ہے۔"

اس نے سائیڈ سے ڈبہ اٹھاتے گھڑی نکالی۔ وہ سیاہ ایپل واچ تھی۔

"دو مرتبہ کب؟ اشو تو آج کیک لائی ی۔" فاتینہ کا سوال انس نے شور مچا کر دبا دیا وہ امی سے ڈانٹ کھانا فلحال افواڑ نہیں کر سکتا تھا۔

"یہ اس میمنی کو کیک بنانے کا انعام ملنے لگا ہے۔" اس کے ندیدے انداز پر اشوع نے کہنی ماڑی۔

"لوگ زرہ کم جیلس ہوں۔" آج اس کی باری تھی حساب برابر کرنے کی۔

"یہ گھڑی بالکل اس جیسی گھڑی سے کونیکٹ ہے۔ تم اس گھڑی کو اپنی کلائی ی میں ڈال لو موبائل والے تمام فیچرز اس میں موجود ہیں لیکن اس کا سب سے اچھا فائی دہ یہ ہے اس کا جی پی ایس دوسری گھڑی سے جڑا ہے۔ اگر کبھی اللہ نہ کرے تم کسی غیر آرام دہ صورتحال کا شکار ہو جاتی ہو تو تمھارے گردوئی لنس کے حالات کو اس کا سینسر سکین کر کے دوسری کو سگنلز الرٹ کرے گا۔ ویسے یہ میرا آلہ ہے میرے پاس ہوتا ہے لیکن چونکہ میں پوسٹنگ کی وجہ سے لاہور نہیں ہوتا تو انعمتہ احتیاط کے طور اس دوسری والی گھڑی کو رکھ لے۔" احتشام نے انھیں گھڑی کا مقصد سمجھاتے باری باری سب کی شکلوں کو دیکھا۔

"واہ یہ تو اچھا ہو جائے گا۔" فاتینہ کو مناسب لگا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"بلیک ایپل واچ انعمتہ نے رکھ کر کیا کرنی ہے میں بھی یونی جاتا ہوں مجھے اس کا دوسرا جوڑا دے دو۔" انس نے گھڑی پکڑی جسکا جوڑا اشوع کی کلائی ی میں تھا۔

"کیوں جلیس ہو رہے ہیں۔" اشوع نے ٹھاٹ سے کہا۔ انس نے آنکھیں سکیڑیں۔

"ٹھیک ہے تم پہن لو۔" یہ دونوں الجھنا شروع ہوتے انعمتہ نے بات ہی ختم کر دی۔

--*-*-*-*-*-*

اور اب یہ وہی گھڑی تھی جس پر الرٹ سگنلز انس کو اشوع کی طرف سے موصول ہوئے تھے۔

--*-*-*-*-*-*

"میں نے تمھارا کچھ نہیں بگاڑا اللہ کا واسطہ مجھے چھوڑ دو۔" وہ ٹوٹی ہوئی ی تھی۔

"میرے بھائی ی کو چھوڑا تھا۔" اس کا انداز وحشیانہ تھا۔ کیف نے آگے بڑھ کر اشوع کا سر پکڑ کر زور سے جھنجھوڑا۔

"میرا دم گھٹ رہا ہے۔" اس کی سسکی پر ہاتھ میں موجود گھڑی کا سینسر الرٹ ہوا۔

"ابھی تو تمھیں یہاں آئے آٹھ گھنٹے بھی نہیں ہوئے اشوع نیازی جبکہ میرا بھائی ی آٹھ ماہ سے قید میں سڑ رہا ہے۔"

اس کا جبڑا پکڑتے وہ وحشت سے پھنکارا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اس کے کرتوت ایسے تھے۔" وہ بھی پھنکاری۔ اشوع کو اپنے منہ سے رستے خون سے کراہت آئی ی۔ اس کے حلق میں خون اکٹھا ہو رہا تھا۔

"تم کیا ہو۔۔۔ خود کو بہت شریف خاندان سے سمجھتی ہو۔۔۔ کیا تمھارے گھر کی ہر عورت پاکپاز ہے۔" وہ ناجانے کس چیز کی بھڑاس نکال رہا تھا۔ اشوع نے احتجاج کرنا چاہا۔

"مجھ سے دور رہو میں نے تمھیں کہا پیچھے دفعہ ہو جاؤ۔" اپنا سر پوری قوت سے اس کے منہ پر مارا تھا۔ کیف بلبلا کر پیچھے ہٹا اور پھر اس کے غصے کو اشوع نیازی نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ پوری قوت سے اس نے اشوع کو دھکیل کر دیوار میں دے مارا تھا۔ اس کے سر کے پیچھلے حصے سے نمی بہتی اس کی پشت پر پھسلنے لگی۔

"ام۔م۔۔ی۔" خون کے بعد محسوس ہونے والا دوسرا احساس جسم کے ہر حصے میں اٹھتی تکلیف تھی۔ اس کا زمین بوس وجود کراہ اٹھا تھا جب کیف نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔

"بہت ناز ہے نہ نیازی خاندان کے مردوں کو اپنی گھر کی عورتوں پر۔ اب دیکھنا ساری غیرت یہاں میرے قدموں میں رلے گی۔" اشوع کو گھسیٹتے ہوئے اس نے کمرے کے وسط میں لا پٹکا۔ اشوع نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر خود کو بے ہوش ہونے سے روکا۔

"ارے ڈارلنگ اتنی جلدی بے ہوش مت ہو جانا۔ ایسے مزہ نہیں آئے گا۔ مجھے تم سے اتنی نفرت ہے کہ میں تمھاری تمام حساسیات ختم کر دینا چاہتا ہوں۔" اس نے اشوع کو بازو سے کھینچ کر دوبارہ اپنے مقابل کھڑا کیا۔ وہ لڑکھڑائی ی۔ کیف نے اسے سہارا دے کر مضبوطی سے پکڑا۔

"سیدھی بالکل اسٹریٹ کھڑی رہو۔ مجھے میرے ساتھ موجود عورت کمزور نہیں پسند۔" وہ اسے حکم دے رہا تھا۔ لیکن اس کا وجود رفتہ رفتہ ڈھیلا پڑ رہا تھا۔

"چھ ماہ سے میں تمھارے پیچھے ہوں۔ ہر گھڑی میں نے تمھیں یہاں کھڑا کرنے کا تصور کیا ہے۔" اس کا انداز بے باک تھا۔ اشوع کے قدم پیچھے لڑکھڑائے۔

"میں تمھارا حشر کر دوں گی۔ مجھ سے دور رہو۔" لڑکھڑاتی زبان سے وہ چلائی ی۔

"اپنا وجود تو سنبھال لو۔ میری فکر مت کرو ڈارلنگ۔ میں تو تمھارا اسیر اس وقت ہی ہو گیا تھا جب پہلی مرتبہ آغر سے تمھارے متعلق جانا تھا۔ لیکن کہتے ہیں نہ جو قسمت میں ہو وہ مل کر رہتا ہے۔ جیسے قدرت نے ہمارا ساتھ یونہی لکھا تھا۔ تبھی تمھاری کزن مجھے ملی۔ نلیکن کہنا پڑے گا اس کی خوبصورتی تمھارے ان تیکھے نین نقوش کے سامنے مانند پڑ جاتی ہے۔" اروحہ کا نام سنتے اشوع کے پیروں تلے زمین سرک گ ئی ی۔ وہ ایک جھٹکے سے فرش پر گری۔

"اروحہ۔۔۔۔ اروحہ۔۔۔۔ اروحہ۔۔۔ وہ" اس کی سوچ پر کیف اس کے مقابل زمین پر بیٹھا۔ تھوڑی سے پکڑتے چہرہ اٹھانا چاہا جب اشوع نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"دفعہ دور ہو۔" وہ چلائی ی۔ اس کی نظر اپنے ہاتھ پر پڑی۔ وہ پہلی مرتبہ کیف کو سنتے نہیں گھبرائی ی تھی۔

"ہاں اروحہ جاننا چاہو گی تمھیں اس قید میں بھیجنے کا سمجھوتہ کرنے والی تمھاری اپنی کزن ہے۔ جس نے میری قربت کے لیے تمھیں ایک رات کے لیے مجھے دے دیا۔"

"نہیں۔ نہیں۔۔۔ اروہ۔ اروحہ۔" اشوع کی بہتی آنکھیں بین کرتے سوجھ چکی تھیں۔

"تم اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتی۔ میرا بدلہ بس نیازی خاندان کے مردوں کی عزت پامال کرنا تھا۔ وہ میں اروحہ کو برباد کر کے کر چکا لیکن یہ دل جب بے ایمان ہو جائے تو اس کی پسندیدہ چیز من بہلانے کو چاہیے ہوتی ہے۔ جیسے مجھے تم بھا گ ئی ی تھی۔" وہ اس کے بازو کو دبوچتے گڑایا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"مجھے کبھی کسی لڑکی کو حاصل کرتے اتنی تک ودو نہیں کرنی پڑی جتنا میں نے تمھارے لیے سفر کیا۔ اروحہ کو میں بہت پہلے ہی یوز کر کے چھوڑ چکا ہوتا لیکن محض تمھاری ذات کے حصول کے لیے میں اسے ابھی تک اپنے گلے کی ہڈی بنائے پھر رہا ہوں۔" اس کی جنونیت پر وہ دبی سرگوشی میں بولی۔

"میرا ایسا کیا قصور ہے جو مجھے اتنی وحشت برداشت کرنی پڑ رہی ہے۔" وہ اپنی گھڑی والی کلائی ی چہرہ کے قریب لے جاتے بولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میں تو اروحہ کے مقابل خوبصورت بھی نہیں ہوں۔" وہ ہوش کھو رہی تھی۔

"تم خوبصورت نہیں ہو۔ من حور تم منفرد ہو۔ تمھارا یہ انداز۔ تمھاری یہ اٹھی ہوئی ی ناک۔ گلالوں پر پڑتے گڑھے اور سب سے بڑھ کر تمھارے چہرے پر سجی سختی جب تم غصہ میں آنکھیں سکیڑتی ہو تمھارے چہرے سے دلفریب چہرہ کوئی ی نہیں ہوتا۔" وہ مدہوشی میں کہتا اس پر جھکنے لگا جب اشوع کا لڑکھڑاتا وجود اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ وہ سر کے بل پیچھے اپنے پورے وزن سمیت فرش پر جا گری۔ اس کی آنکھیں سست روی سے بند ہو رہی تھیں۔ حبس زدہ فضا نے اس کے ہونٹوں کی سرگوشی سنی۔

"ان۔۔ن۔ س۔۔ان۔۔انس آجاؤ۔۔۔میری ذا۔۔۔ت۔۔۔ تمھاری۔۔ منتظر۔۔۔ہے۔" اس کے دل کی دھڑکن مدھم پڑ رہی تھی۔ اس کی سماعت

اس کی دھڑکن

اس کی سانسیں

اس کے جسم کا پور پور

WWW.NOVELSHUB.PK

صرف ایک شخص کا منتظر تھا۔

وہی جو اشوع نیازی سے بے فکر پورے لاہور

میں واحد تھا جسے اس کی غیر ہوتی حالت محسوس ہو رہی تھی۔

وہی جو کبھی اس سے لاتعلق نہیں ہوتا تھا۔

وہ اب بھی آجائے گا۔

وہ تحفظ کی طلب گار تھی۔

اس کی تڑپ رائی یگاں نہیں جانے والی تھی۔

وہ اسے پکارتے اپنے ہوش کھوتی جا رہی تھی۔

اشوع کے زمین بوس ہونے پر کیف بدمزہ ہوا تھا۔ وہ اسے چھوڑتا واش روم کی سمت بڑھا۔ کپڑے تبدیل کرتا وہ آرام دہ لباس میں باہر آیا۔ وہ وہی زمین پر بے سود پڑی تھی۔

"ڈارلنگ گیٹ اپ۔" کیف نے اس کے سر میں پاؤں سے ٹھوکر ماری۔ وہ ٹس سے مس نہ ہوئی ی۔ کمرے میں جابجا خون کے نشانات تھے۔

"اٹھو۔۔۔ تمھیں میری بات سمجھ نہیں آ رہی۔" جھک کر اسے جگانے لگا۔

"ڈیم اٹ۔" کیف نے اسے گھسیٹتے بیڈ پر پھینکا۔ وہ اب ٹیبل پر کیمرہ سیٹ کرتا اس کی سمت واپس آیا۔ بستر پر بھی خون پھیلنے لگا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ڈیم یہ اس کی باڈی سے اتنا خون کیوں نکل رہا ہے"۔اس کے اپنے بدلے شدہ کپڑوں پر بھی خون کے دھبے لگ چکے تھے۔اس نے جھنجھلاتے ہوئے کیمرہ آف کیا تھا۔فون پر poor soul کا نمبر ملاتے وہ چڑا ہوا تھا۔

"کیف تم نے اسے چھوڑ دیا؟"پہلا سوال یہی آیا۔

"میرے بستر پر محترمہ لیٹی ہوئی ی ہیں۔"وہ خباثت سے قہقہ لگا کر اشوع کو تکتا کھڑکی کی سمت آ گیا۔

"تم اسے کب واپس چھوڑ کر جاؤ گے۔میرا نام ہرگز اس کے سامنے مت لینا۔"وہ سہمی ہوئی ی تھی۔

"میں اسے صبح بھجوا دیتا لیکن میں مطمئن نہیں ہوں۔اب وہ یہیں رہے گی میرے پاس۔میری مرضی جب چاہے اسے چھوڑوں۔"

"تمھارا دماغ خراب ہے مجھے معلوم تھا تمھارا ایمان لازمی خراب ہو گا۔میں اس وقت کو کوس رہی ہوں جب میں نے تمھاری آفر قبول کر لی تھی۔کاش میں وہ دوانہ کھاتی تو میری اولاد میرے پاس ہوتی۔"وہ سسک پڑی۔

"فار گاڈ سیک اروحہ نیازی تم سے بڑی خود غرض عورت میں نہیں کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔میری تم سے یہی بات ہوئی ی تھی تم یہ بچہ ختم کرو اور میں تمھیں اپنا ساتھ دوں گا لیکن چونکہ مجھے یوز ہوئی ی چیزیں نہیں پسند سو آج سے میرا تمھارا تعلق ختم۔تم میرے پیچھے کبھی نہ آؤ تو تمھارے لیے بہتر ہو گا۔اور تمھارے مجھے اشوع دینے کے بدلے میں تمھارے بتائے تمھارے عاشق کے اکاؤنٹ میں کافی بھاری اماؤنٹ ڈلوا چکا ہوں۔اب تمھاری زندگی ہے جس مرضی جہنم میں دفعہ ہو جاؤ مجھے کبھی مت ملنا ورنہ کبھی آئی ینہ دیکھنے کے قابل بھی نہیں رہو گی۔"ٹھک سے رابطہ کٹ گیا۔

اروحہ نے پیک شدہ بیگ بیڈ کے نیچے سے نکالے۔اسے کیف کی طرف سے کوئی ی وفا کی قیمت دیکھائی ی نہیں دے رہی تھی۔اس کا دل چیخ چیخ کر رونے کا چاہ رہا تھا۔لیکن وہ اپنے فعل کی خود ذمہ دار تھی۔اس نے فون پر صفران کو

گو کا میسج کرتے اپنے پرس میں امی کی الماری سے نکالے انکے اور انعمتہ کے زیور ٹٹول کر تسلی کرنے کے بعد، آئی ینہ کے سامنے کھڑے ہوتے بے خوف آنکھوں سے ہنسنا شروع کر دیا۔

میں چاہتی تو کیف پر لعنت بھیجتے صفران کے ساتھ جا سکتی تھی لیکن مجھے اس بچے سے جان جھڑوانی تھی۔ وہ میرے حسن کے لیے گرہن تھا۔ لیکن مجھے اپنے فعل کا ذمہ دار کسی کو ٹھہر کر یہاں سے نکلنا تھا۔

اب وہ کاغذ پر تحریر لکھنے لگی۔

"اشوع نیازی وہ مسخ شدہ ذات ہو گی جو میرے حصے کی بدنامی اپنے ذمے لے گی۔"

اس نے کاغذ پر گھر سے بھاگنے اور کسی کے اپنے پیچھے نہ آنے کا کہنے کے بعد اشوع کا شکریہ ادا کیا جس نے اس کی اس فعل میں مدد کی۔ لکھ کر ٹیبل پر رکھتے سڑھیاں عبور کرتے گھر کے پیچھلے بر آمدے کا دروازہ کھولتے گلی میں قدم رکھا۔ صفران چند قدموں کی مسافت پر اس کا منتظر تھا۔

"میں اروحہ نیازی اپنے ہوش و ہواس میں اپنی قیدیوں جیسی زندگی کو لات مار کر یہاں سے جا رہی ہوں۔ میں خود کی خواہشات چنتی ہوں۔ مجھے خود سے محبت ہے اور اپنے من کی چاہت پورا کرنے کے لیے میں کسی کا وجود بھی قربان کر سکتی ہوں۔" اس نے ٹھاٹ سے کھڑے قطار میں واقع تینوں گھر کو دیکھتے تمسخرانہ مسکراہٹ اچھالی۔

"گڈ بائے نیازی ہاؤس۔ میری دعا ہے میں کبھی یہاں لوٹ کر نہ آؤں۔" وہ سر جھٹک کر مڑ گئی۔

وہ مضطرب تھی۔

اس کا ضمیر مر چکا تھا۔

وہ ہوس کی پوجارن تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

ناولز حب ایک انقلابی اردو ادب پبلشنگ ادارہ ہے۔

ناولز حب ہر طرح کے ناول، کہانی، اور افسانہ کو شائع کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔
اگر آپ ایک لکھاری ہیں یا اگر آپ لکھنا چاہتے ہیں تو ناولز حب آپ کو خوش آمدید کہتا ہے۔
ناولز حب کا کام صرف ویب سائٹ پر پبلش نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ناولز حب کے فیسبک گروپ، ناولز حب فارم کمیونٹی پر بھی شائع کیا جاتا ہے۔
لیکن یاد رہے ناولز حب کسی بھی قسم کی غیر اخلاقی تحریر اور بولڈ ناولز کو سپورٹ نہیں کرتا۔
اپنی تحریر کو ناولز حب کے کسی بھی ادارے پر ارسال کر سکتے ہیں یا پھر درج ذیل دیے گئے لنکس اور نمبر پر رابطہ کریں..!

SEND US YOUR NOVEL IN MS WORD FILE OR IN TEXT FORM WITH FOLLOWING DETAILS

📍 **STORY NAME :**
📍 **WRITER NAME:**
📍 **STORY THEME :**
📍 **STORY STATUS (COMPLETE OR ONGOING) :**
📍 **STORY DESCRIPTION (IN URDU) :**
📍 **INSTAGRAM ID (WITH SAME SPELLINGS):**

ON OUR EMAIL ADDRESS.
NOVELSHUB.PK@GMAIL.COM

EMAIL US YOUR NOVEL/EPISODE ON GIVEN ABOVE DETAILS.
ALL DETAILS ARE COMPULSORY TO SEND.

لکھاری اپنا کام فارم کمیونٹی اور فیسبک گروپ میں پوسٹ کر سکتے ہیں ۔

FACEBOOK GROUP LINK :

HTTPS://WWW.FACEBOOK.COM/GROUPS/303089327711821/

FORUM COMMUNITY LINK :

HTTPS://NOVELSHUB.PK/COMMUNITY/

کسی بھی قسم کی معلومات کے لئے دیئے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں

03205397046

یا ہمارے انسٹاگرام پیج پر ہماری ٹیم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

HTTPS://WWW.INSTAGRAM.COM/NOVELSHUB/

منجانب
انتظامیہ ناولزحب

وہ گھر سے بھاگنے جا رہی تھی۔

اس فعل کا تصور نیازی ہاؤس کے در و دیوار نے کبھی نہ کیا تھا۔

وقار سے کھڑی وہ سلطنت اپنے بے ابرو ہونے پر بین کرنے لگی۔

نیازی ہاؤس میں طوفان کی آمد سے پہلے کا سناٹا چھا گیا۔

وہ طوفان جو وہاں کے باسیوں کی زندگیاں الٹ کر رکھ دینے والا تھا۔ جیسا انھوں نے تصور بھی نہ کیا تھا۔

——*—*—*—*

کیف نے ارسلان کو فون کر کے فوراً ہوٹل کا کمرہ صاف کروانے کا کہنے کے بعد اشوع کو ہوٹل کے غیر استعمال شدہ راستے سے پارکنگ تک لے آیا۔

اشوع کو گاڑی میں لیٹاتے وہ پلٹنے لگا جب کسی نے اسکو کالر سے پکڑتے سامنے کیا۔

"کہاں جانے کی تیاری ہے؟" انس نے مکہ اس کے جبڑے پر مارتے اسے گھسیٹتے ہوئے زمین پر لٹا کر پیٹنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ اضرار اور آفسرز بھی تھے۔ وہ پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی نیازی خاندان کی عزت کو تصور کرنے کی بھی۔۔۔ بکو۔۔ کیا سمجھا تھا ایسے ہی لے جائے گا۔" انس کا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا۔ انس نے کیف کو اٹھا کر بونٹ پر اچھالا۔

"بے غیرت مرد تو نے اسے ان ہاتھوں سے پکڑا تھا۔" انس نے اس کے ہاتھوں کے جوڑوں پر باری باری گھٹنے سے ضرب لگائی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

احتشام رات کو لاہور پہنچا تھا اور جب اسے ساری صورتحال کا علم انعمتہ سے ہوا تو وہ اپنے ذرائع سے اضرار کو لیے کیف کو پکڑنے کی تیاری کرنے لگا۔

اضرار نے انس کو پیچھے کرتے کیف کو ٹھوکروں سے پیٹنا شروع کر دیا۔ آفسرز نے انھیں روکنے کی کوشش کی لیکن وہ دونوں سختی لیے ہوئے تھے۔

ہوٹل میں موجود اسٹاف کو یہاں موجود صورتحال کو ان کرنے سے آفسرز نے روک دیا تھا۔

انس گاڑی میں پڑی اشوع کی سمت آیا۔

"اشوع۔۔۔اشوع!" وہ اسکا چہرہ تھپک رہا تھا۔

اس کی بے جان سی صورت دیکھ کر اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ گھبراہٹ اور بے قراری کے عالم میں اسکی آواز کانپ رہی تھی۔ "اشو, آنکھیں کھولو۔۔۔دیکھو، میں یہاں ہوں، تمہارے پاس۔ کچھ نہیں ہو گا تمہیں، تم محفوظ ہو۔ خدا کے لیے آنکھیں کھولو۔۔۔میری بات سنو... پلیز! تم میری زندگی ہو، تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"

انس اسکے خون سے لتھڑے وجود کو جھجھوڑتا دیوانہ وار اسے پکار رہا تھا۔ اشوع کے جسم میں ہلکی سی جنبش ہوئی ی۔

"پلیز، تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا، میں وعدہ کرتا ہوں۔"

اس کے ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہو گئی، جیسے اسے چھونے سے ہی زندگی لوٹ آئے گی۔

"یہ خون۔۔۔اتنا خون کیوں؟ تمہیں کچھ نہیں ہونے دے سکتا۔۔۔اشو! آنکھیں کھولو۔۔۔دیکھو، میں آیا ہوں۔۔۔۔تمہارے پاس۔۔۔۔تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

وہ بے ساختہ بولے جا رہا تھا، جیسے اپنی بے بسی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا ہو۔

انس نے اسے احتیاط سے اٹھاتے باہر کی سمت دوڑ لگا دی۔ اسکے گردن میں بانہیں ڈالے اشوع کا کپکپاتا وجود جھٹکے کھا رہا تھا۔

"اشو لیسن۔" وہ اسے گاڑی میں لیے بیٹھا چلا رہا تھا۔

"پلیز، میری بات سنو۔۔۔ اشوع، میں یہاں ہوں۔۔۔ کچھ تو بولو۔۔۔۔ مجھے مت چھوڑنا!" اس کی آواز ٹوٹنے لگی، اور وہ بے اختیار اشوع کے چہرے پر اپنی پیشانی رکھ کر آنکھیں بند کر کے دعائیں مانگنے لگا۔

اشوع نے ہلکی سا ہوش آتے خود پر کسی کی مضبوط گرفت کو محسوس کرتے آنکھیں موند لیں۔ وہ اسکی آخری سسکی تھی۔ اسکی نتھوں سے میٹھے کلون کی خوشبو ٹکرائی ی۔ اسکا ذہن مکاں لامکاں کے درمیان میں کہیں اٹکا ہوا تھا۔ دوبارہ غشی اسکے وجود پر طاری ہو گ ئی ی۔ اشوع کا بے بسی میں ڈوبے اندھیروں میں جاتے ذہن کی وجہ سے سر اسکے سینے پر لڑھک گیا۔

——*—*—*—*

صبح صادق کا وقت آ پہنچا تھا۔ فجر کی اذان اس کی سماعت سے ٹکرائی ی تو وہ نماز کی نیت سے اٹھ آیا۔

احتشام سے اس کی ملاقات راہداری میں ہوئی ی تھی۔

"تم سوئے نہیں؟" انس کی چغلی کرتی آنکھوں کو دیکھتے وہ تشویش سے بولا۔

"جب آپکا محبوب شخص تکلیف میں ہو تو پھولوں کی سیج پر بھی آرام نہیں آتا۔" اس کے انکشاف پر احتشام کی آنکھوں میں حیرت در آئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"انس یہ کب ہوا؟" اس سب میں پہلی دفعہ احتشام کے چہرے پر تبسم لمحہ بھر کے لیے آیا۔

"تصورات کے جہاں میں وقت کی بندش نہیں ہوا کرتی۔" اس کے جواب نرالے تھے۔ احتشام نے اس کا کندھا تھپکا۔

"اشوع کی گھڑی سکین ہو گئی ہے وہاں پر ہوئی تمام صورتحال کا ہم جائزہ لے سکتے ہیں۔ وہی بتانے آرہا تھا۔"

"بھائی اشوع کا نام اس سب میں کہیں بھی نہیں آنا چاہیے۔ یہ صورتحال اشوع کے متعلق ڈسکس نہیں کی جائے گی نہ خاندان میں نہ انکوائری میں۔ اشوع نیازی رات کے پہر شاپنگ سے گھر لوٹی تھی اور وہ اپنے کمرے میں محفوظ سو رہی ہے۔ گاٹ اٹ۔" اس کا انداز اتنا سرد ہو گیا تھا۔ احتشام کو اس کی سنجیدگی پر خوف آیا تھا۔

"اضرار سے ڈسکس کر چکا ہوں۔ اشوع کا ذکر کہیں نہیں آئے گا۔ کیف کو اب کوئی دنیا کی طاقت آفسرز سے نہیں بچا سکتی۔ آؤ رات کی فوٹیج لوڈ ہو گئی ہے۔ اضرار انتظار کر رہا ہے۔" اس کے سرد انداز پر وہ سنجیدگی لیے ہوئے تھا۔

"میں زرہ اشو کو دیکھ آؤں آپ چلیں۔" وہ اسے بھیجتا سڑھیاں پھلانگتا اوپر آگیا۔

وہ ہنوز بے ہوش تھی۔ انعمتہ تھوڑی دیر پہلے عمران نیازی کے ناشتہ کے لیے نیچے گئی تھی۔

وہ بستر کے قریب آکھڑا ہوا۔ اس کی پٹیوں سے جگڑے سر کو دیکھتے انس کی آنکھ سے ایک قطرہ گر کر اشوع کے ہاتھ میں جذب ہو گیا۔

"میں کسی کو اجازت نہیں دوں گا تمھاری ذات کو بکھیرنے کی۔ یہ انس نیازی کا خود سے عہد رہا۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

وہ پلٹ آیا۔

اضرار نے انس کے آتے لیپ ٹاپ پر فوٹیج آن کی۔ انس کی آنکھوں میں خون اترا آیا۔ احتشام کے غصے سے جبڑے بھینچے ہوئے تھے۔ اروحہ کے نام پر اضرار کو لگا آسمان اس کے سر پر آ گرا ہو۔

"نہیں، میری بہن ایسا نہیں کر سکتی۔" وہ سکتے میں چلا گیا۔ احتشام سب سے پہلے التمش ہاؤس سے نکلتا عزیز ہاؤس کی سمت بڑھا تھا۔ اضرار اس کے پیچھے آیا تھا۔

انس وہیں بیٹھا سکرین پر تکلیف سے اسے پکارتے اشوع کے خون سے لت پت وجود کو دیکھتا لمبے سانس لے رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیف کو اپنے ہاتھوں سے پھانسی چڑھا دے۔

سڑھیاں پھلانگتا وہ اروحہ کے کمرے کی سمت آ رہا تھا جب عمارہ نے اس کے پیچھے آتے اضرار کو مضطرب انداز میں پکارا۔

"اروحہ کدھر ہے۔" وہ دونوں دھاڑے۔

عمارہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ریلا نکلنے لگا تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا صفحہ اضرار کی سمت بڑھا دیا۔

اس کے چہرے پر کئی رنگ آ کر گزر گئے اور سب سے خوفناک سرد تاثرات اس کے پلٹتے وقت تھے۔ عمارہ نے آج سے پہلے اپنے بھائی کو کبھی وحشت زدہ انداز میں نہ دیکھا تھا۔ نا جانے اب نیازی ہاؤس پر کیا قیامت آنے والی تھی۔ عمارہ نے آنکھیں رگڑتے احتشام کو کاغذ لیے اضرار کے پیچھے بھاگتے دیکھتے کرب سے سوچا۔

"آپی آپ نے اچھا نہیں کیا۔"

——*—*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

"عمران کدھر ہے تمھاری اولاد جس نے اروحہ کو یہ حرکت کرنے پر حوصلہ دیا ہے۔" عمران نیازی کے ڈرائی نگ روم میں تینوں بھائی یوں کی فیملی موجود تھی۔ شادی کی تیاریاں مکمل تھیں مہمانوں کی آمد ہونا شروع ہو گئی تھی۔ عین موقع پر دلہن گھر سے بھاگ گئی تھی۔ عزیز نیازی کو ابھی بھی اپنی ہی بیٹی معصوم اور عمران نیازی کی اولاد گناہگار لگ رہی تھی۔

"بھائی صاحب اب اروحہ کو بے قصور تصور کرنا بند کر دیجیے۔ اشوع کی طبیعت خراب تھی وہ ساری رات اپنے کمرے میں موجود تھی۔" التمش کو بیٹوں نے پہلے ہی حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا مگر اشوع کی رسوائی نہ ہو اس کی خاطر سب کے سامنے اصل بات پر پردہ ڈالنا لازم تھا۔

"تمھیں میں عقل سے پیدل لگتا ہوں؟ میری بیٹی کو کسی چیز کی کمی نہیں وہ ایسا قدم کبھی خود نہیں اٹھا سکتی۔ اشوع نے اسے ورغلایا ہو گا۔ بلاؤ اسے یا میں خود جا کر اس سے سب اگلواؤں۔" وہ پھنکارے تھے۔ عمران نیازی کا سر شرم سے یوں جھکا تھا جیسے انکی بیٹی گھر سے بھاگی ہو۔

"عقل کا مظاہرہ کیجیے بھائی ی ساری برادری کو معلوم ہے آپکی بیٹی کا نکاح ہے۔ احتشام کی شادی اگر نہ ہوئی ی تو پورے شہر میں آپکی خوب بدنامی ہو گی۔ اشوع شکل سے تو سیدھی لگتی تھی۔ ایسی نکلے گی ہم نے تو تصور بھی نہیں کیا تھا۔" بڑی پھوپھو جو کل تک اشوع کے واری صدقے جا رہی تھی آج اس کے خلاف زہر اگل رہی تھیں۔

انعمتہ ماں کا بازو تھامے کھڑی تھی وہ چلانا چاہتی تھی کہ۔ "میری بہن بے قصور ہے وہ بے چاری خود تکلیف سے گزر رہی ہے۔ اور اروحہ کو کوئی ی غلط نہیں کہہ رہا تھا۔ ساری رسوائی ی اس کی بہن کے حصے ڈالی جا رہی تھی۔"

انس اشوع کو دیکھنے عمران نیازی کی چوکھٹ تک آیا تھا۔ لاؤنج سے گزرتے اس کی سماعت سے جب انکی گفتگو ٹکرائی ی تو اس نے فوراً ادھر کا رخ کیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"انعمتہ جاؤ اشوع کو نیچے لے کر آؤ وہی بتائے گی اروحہ کدھر ہے ورنہ میں اس کی جان نکال دوں گا۔" عزیز نیازی کی دہاڑ پر انعمتہ سہم گ ئی ی۔ انس کچھ بولتا کہ التمش نیازی بول اٹھے۔

"بھائی ی صاحب اگر اروحہ کو احتشام سے نکاح میں دلچسپی نہیں ہے تو ہم یہ فیصلہ یہیں ترک کر دیتے ہیں۔ وہ ہمارے گھر کی عزت کو بے مول کر گ ئی ی ہے اور آپ ایک بے قصور بچی کو اس کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں۔ بہتر ہے یہ رشتہ نہ کیا جائے۔" انکے فیصلے پر چھوٹی پھوپھو چلا اٹھیں۔

"واہ بھ ئی ی اپنے بیٹے کی بات آئی ی تو پیچھے ہو لیے۔ اگر آج اس کا رشتہ لوٹا تو برادری میں ہماری عزت خاک میں مل جائے گی۔ احتشام کی شادی مقررہ وقت پر ہی ہو گی۔" انکے لٹھ مار انداز پر عزیز نیازی مزید بھڑکے۔ التمش نیازی نے انکار کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ عزیز نیازی نے جو فیصلہ سنایا۔ سب کو گویا سانپ سونگھ گیا۔

"خبردار التمش! زبان سے پھر جانا ہمارے خاندان کے اصولوں میں نہیں آتا۔ احتشام کا نکاح ہو گا اور اس کا مداوا وہی کرے گی جو فساد کی جڑ ہے۔ اشوع کو التمش کی بیٹی بناؤ گے تم عمران۔ اگر اس کا نکاح احتشام سے نہ کیا تو انعمتہ کی ڈولی بھی اس گھر سے اٹھ کر میرے گھر کبھی نہیں آئے گی۔" احتشام اور اضرار جو صدمے سے انکی بحث سنتے بے حس و حرکت کھڑے تھے اس بات پر انکی روحیں کانپ گ ئی ی۔

"ابو یہ زیادتی کر رہے ہیں۔" احتشام التمش سے کہتے آگے بڑھا۔

"ابو نہیں اشوع بے قصور ہے۔" اضرار باپ کے فیصلے سے متفق نہ تھا۔

انس نے کرب سے مٹھیاں بھینچ لیں۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس دوغلی سیاست کو یہیں ختم کر دے۔ اس کے اندر کا شور انکی لڑائی ی کے شور سے کہیں زیادہ تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اضرار اگر وہ بے قصور ہے تو تمھاری چھوٹی بہن کا بھی کوئی ی قصور نہیں۔ آج اروحہ کی بارات لوٹے گی تو کل کو کوئی ی عمارہ کی بارات لے کر نہیں آئے گا۔" بڑی پھوپھو کے الفاظ عزیز نیازی کی انا کو لگے تھے۔

"ابو پلیز یہ غلط ہے اشوع میری بہنوں کی طرح ہے میں اس معصوم کی قربانی نہیں دینے دوں گا۔" اضرار نے باپ کی منت کی۔

"ابو یہ مت ہونے دیں۔" احتشام نے باپ کے سامنے التجا کی اس کی نظر پیچھے کھڑے انس کے سفید چہرے پر پڑی تو اس کا سانس رک گیا۔ وہ بے یقینی سے انھیں تک رہا تھا۔

احتشام نے التمش کا بازو دبایا۔ التمش سے بیٹوں کے دل کا حال چھپا نہ تھا۔ انھوں نے کرب سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ انکے دل نے اللہ سے انصاف کی دعا کی تھی۔ وہی اب معجزہ کر سکتا تھا۔

"بڑے بھائی ی اگر گھر سے اروحہ بھاگی ہے تو اس کی جگہ قربانی عمران بھائی ی کی بیٹی کیوں دے۔ آپکی اولاد کا فعل ہے اس کا خمیازہ بھی آپکو بھگتنا ہو گا۔" چھوٹے پھوپھا جی کی بات پر سب نے حیرت سے انھیں دیکھا۔ عمران صاحب صوفے پر ڈھے گ ئی ے۔ انکی ہمت جواب دے رہی تھی۔ انکی اولاد کو نا کردہ گناہ کی سزا سنائی ی جا رہی تھی۔

"اصولاً اگر احتشام کی بارات آئے گی تو اس کا نکاح آپکی بیٹی سے ہی ہونا چاہیے۔ اروحہ نہ صحیح عمارہ سے کر دیجیے۔ آپکا نام بھی بچ جائے گا اور عزت بھی۔" بڑے پھوپھا نے بھی سمجھایا۔

عمارہ نے سہم کر پہلے احتشام اور پھر انس کی سمت دیکھا۔ اس کا دل پھٹنے والا تھا۔ وہ انس کے سوا کسی دوسرے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

وہ چلانے لگی جب عزیز نیازی کی آواز نے سکوت کو چیر ڈالا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"التمش کیا تمھارا بیٹا احتشام میری بیٹی عمارہ سے نکاح کرے گا؟" سوال اتنا اچانک تھا۔ التمش نیازی نے بیٹے کی جانب دیکھا۔

"مجھے منظور ہے۔ میرے دل میں کوئی کھوٹ نہیں۔" احتشام نے انس کی سمت ایک نظر دیکھتے حامی بھر لی۔ اضرار نے سر تھام لیا۔ وہ زبردستی کے جڑتے رشتے برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے مقررہ وقت کے مطابق نکاح کی تقریب کی جائے گی۔" عزیز نیازی نے تفکر سے کہا۔ التمش نیازی نے عمران نیازی کے قریب صوفے پر بیٹھتے انکا ہاتھ تھاما۔

"میرے بھائی تم پریشان مت ہو۔ تمھاری اولاد بے قصور ہے۔" انکے کہنے پر عمران نیازی کی آنکھیں بھر آئیں۔ التمش نیازی نے بھائی کا کندھا تھپکا۔

ایک فیصلہ لیا جسکی خواہش انکی اولاد کی بھی تھی۔

"ٹھیک ہے چونکہ اضرار اور انعمتہ کی شادی سے پہلے احتشام کا نکاح ہو گا عمارہ سے۔ میں چاہتا ہوں انکے ساتھ میرے چھوٹے بیٹے کی بھی ذمہ داری پوری کر دوں۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو؟" بڑی پھوپھو چونک کر پوچھنے لگی۔

"عمران کیا تم اپنی بیٹی اشوع کا ہاتھ میرے انس کے لیے دو گے۔" انکے اتنے مان سے کہنے پر عمران نیازی بھائی کے گلے لگ گئے۔

"تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ یہ لڑکی ہمارے خاندان میں اب نہیں رہے گی۔ اس کا قصور معافی کے لائق نہیں۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"ایسا کیا کر دیا ہے اشوع نے؟ آپکے پاس کیا ثبوت ہے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ آپکی معصوم اولاد کا گھر کی خواتین کے زیورات لے کر بھاگ جانے میں اس لڑکی کا ہاتھ ہے جو خاندان میں زیادہ گھلتی ملتی بھی نہیں۔ وہ انسان ہے تایا ابا۔ اس کی خاندان کی بیٹی ہے۔ عمران نیازی کی جائز اولاد۔ اس کے ساتھ یوں لاوارثوں والا سلوک رکھنا بند کر دیجیے۔" انس نے کرب سے کہا جس پر سارے میں سناٹا چھا گیا۔

فاتینہ نے آگے بھر کر رانیہ کے ہاتھ تھامتے بڑے مان سے اپنی بات کہی۔

"انعمتہ کو میں نے ہمیشہ اپنی بیٹی کی طرح سمجھا۔ وہ میری اپنی بیٹی ہے رانیہ۔ یونہی مجھے اشوع بھی بہت عزیز ہے۔ انعمتہ تو شگفتہ بھابھی کے آنگن میں رخصت ہو کر چلی جائے گی۔ میری بہت خواہش ہے اشوع میرے انس کی دلہن بنے۔ یہ بات ان حالات میں ہم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ہم نے ایسی صورتحال کا تصور بھی نہ کیا تھا۔ لیکن اب ایک ماں تم سے اپنی بیٹی کو ہمیشہ اپنے گھر کی رونق بنانے کی فریاد لے کر آئی ہے۔"

"مجھے امید ہے آپ لوگ ہمارا مان رکھیں گے۔" التمش نیازی نے امید سے ان کی طرف دیکھا۔ انعمتہ حیرت سے اپنے والدین کو دیکھ رہی تھی۔ آہ میری بہن کی قسمت کا فیصلہ یوں ہونا تھا۔ اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

عزیز نیازی کچھ سخت کہتے اس سے پہلے التمش نیازی نے عمران نیازی کی رضامندی ملنے پر کھڑے ہو کر انھیں گلے لگا کر مبارک باد دی۔

"اشوع نیازی کی دہلیز پر بارات لانے کا حق صرف انس نیازی کو حاصل ہے۔" انس دل میں اس سے مخاطب تھا۔ جس سے اس کا سکون کا رشتہ جڑنے جا رہا تھا۔

فاتینہ نے رانیہ کو گلے لگا کر مبارک باد دینے کے بعد انعمتہ کی سرخ آنکھیں پونچھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میری بیٹی رومت اللہ نے ہمارے بچوں کے لیے بہترین تصور کیا ہو گا۔" اس نے لمبی تھکی سانس خارج کی۔ بلآخر اس کی بہن کو ناحق قصوروار مزید نہیں ٹھہرایا جائے گا۔

——*—*—*—*—*

کمرے میں سورج کی روشنی پردوں کی اوٹ سے جھانک رہی تھی۔ انعمتہ نے کمرے میں کاری مشاری کی خوبصورت آواز میں سورہ الرحمٰن کی تلاوت لگائی ہوئی تھی۔

اشوع کریم کلر کے ڈھیلے ڈھالے کرتے میں ملبوس ٹیرس کے پاس رکھی ایزی چیر پر بیٹھی جوس کے ساتھ ناشتہ کر رہی تھی۔

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔" عمارہ کمرے میں میں آتی چلائی۔

اشوع نے حیرت سے گردن گھوما کر اس پر نظر ڈالتے تلاوت بند کی۔ آنکھوں میں حیرت در آئی۔

جب عمارہ نے اسے پٹی میں جھگڑے سر کے ساتھ دیکھا تو وہ چونکی۔ "تمہارے سر پر کیا ہوا" وہ آنکھوں میں تپش لیے اسے گھور رہی تھی۔

"کچھ نہیں تم بتاؤ یہاں کیوں آئی ہو؟" اشوع کے کہنے پر وہ بغیر اس کی حالت کی پرواہ کیے دوبارہ درشتگی سے بولی۔

"پوچھ تو ایسے رہی ہو جیسے تمھیں معلوم ہی نہیں گھر میں کیا چل رہا ہے۔"

اشوع کے نفی میں سر ہلانے پر وہ طنزیہ مسکرائی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ہاں اب تمھیں فکر بھی کیسی جب تم نے آپی کا ساتھ دیا اس وقت تمہیں ذرا بھی گھر والوں کا خیال نہیں آیا تھا۔بس اپنی نفرت میں تم نے انھیں گمراہ کر لیا۔"

"میں نے کیا کیا ہے مجھ پر ایسے کیوں بھڑک رہی ہو؟" اشوع نے سختی سے کہا۔

"تم حقیقت جانتی ہوں میں ایسے احتشام نیازی سے نکاح نہیں کر سکتی میں تمہں وارن کر رہی ہوں۔تم اپنی غلطی تسلیم کر لو اور اس کی سزا خود بھگتو یہ تمہارا پٹی باندھنے والا ڈرامہ نہیں چلے گا میں سب کو بتادوں گی تمہیں کیا لگتا ہے تم بہانہ بنا کر بچ جاؤ گی۔"

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو اور اروحہ؟ مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔" اروحہ کے ذکر پر اس کے ذہن میں وہی رات ہے نظر واضح ہو گئے اشوع کی آنکھوں میں وحشت در آئی۔

"ایسا نہیں ہو سکتا تم ابھی میرے ساتھ چلو سب کو حقیقت بتاؤ۔تم کیسے مجھے برباد کر سکتی ہو۔"

"برباد؟" اشوع کو گہرا زخم لگا۔

اس کی بدلتی رنگت دیکھ عمارہ کو زرہ ترس نہیں آیا۔اور ڈائی نگ روم میں ہوئی تمام باتیں اسے بتانے لگی۔ اشوع نڈھال ہوتی جا رہی تھی۔

"ابو مجھ پر یقین نہیں آپکو۔" وہ بس اتنا کہہ سکی۔

"میں نے کسی کی زندگی برباد نہیں کی ہے ہر شخص اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہے مجھے اکیلا چھوڑ دو۔" دونوں ہاتھوں میں سر ڈالتے جس میں درد کی شدت گردن کے پٹھوں سے نیچے کو جا رہا تھا۔

وہ لڑکھڑاتے قدم اٹھاتی بیڈ کی طرف بڑھی۔عمارہ نے اسکو بازوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"تم ذمہ دار ہو میری محبت کی بربادی کی۔ تمھاری شادی احتشام سے ہو کر رہے گی۔ میں کبھی انس کے علاوہ کسی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ سمجھی تم۔" اشوع اس کی بات پر زخمی سا مسکرائی۔

"تم سب لوگ اپنی جنونیت کا تصور کرتے کتنی بے دردی سے میری ذات کو زخمی کرتے جا رہے ہو۔ کسی کی انا تو کسی کی نفرت اور اب تمھاری محبت۔۔۔ مجھے ہی کیوں استعمال کرنا چاہتے ہو۔ میری ذات ہی کیوں نشانہ بنے۔" خود کو اس کی گرفت سے چھڑواتے وہ درشتگی سے کہہ گئی۔

"کیونکہ تم آجاتی ہو ہماری خوشیوں میں رکاوٹ بن کر۔ ہر کوئی تمھارے گن گاتا ہے۔۔۔ ایسا کیا ہے تمھاری شکل میں جو خاندان میں سب تمھارے واری صدقے جا رہا ہوتا ہے۔ نفرت ہے مجھے تمھارے وجود سے تمھاری صورت سے اور تمھارے نام سے۔ آئی جسٹ ہیٹ یو اشوع نیازی۔ میرا بس چلے تمھارے نام کے ساتھ سے نیازی کا ٹیگ اتار کر تمھیں کہیں پھینک آؤں۔ ہمیشہ مجھ پر میرا بھائی تمھیں ترجیح دیتا ہے۔ احتشام اور انس تمھارا خیال رکھتے ہیں۔ میری امی تمھاری سادہ طبیعت کی مثال مجھے ہر وقت دیتی ہیں۔ اشوع ایسی اشوع ویسی ہے۔ اشوع بدتمیزی نہیں کرتی۔ اشوع اشوع اشوع۔۔۔ واٹ دا ہیل آر یو گرل اور اب تمھاری وجہ سے میرا وجود محبت میں ہجر برداشت کرنے کو دکھیل دیا گیا۔ میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں اگر تم نے یہ نکاح کیا۔" وہ جنونی انداز میں اسے جھنجھوڑنے لگی۔ اشوع کے جسم میں درد کی لہر دوڑی لیکن یہ جسمانی تکلیف اس زخم کے سامنے بہت چھوٹی تھی جو عمارہ کے الفاظ اس کی روح پر لگا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر اذیت رقم تھی۔

تکلیف سے اس کی آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگے۔ وہ اس کے جھٹکوں سے سنبھل نہیں پائی جب کسی کی موجودگی پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ انس نے کھینچ کر اسے عمارہ کی گرفت سے آزاد کروایا تھا۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئے اسے تکلیف دینے کی۔ اپنی وقعت دیکھو خود کیا ہو۔۔۔ تمہاری بہن کی حرکتوں کی سزا فضول میں اس کو کیوں ملے۔ اشوع نے اروحہ کو نہیں بھگایا۔ وہ کوئی فیڈر پیتی بچی ہے جو اشوع نے چوسنی دی اور

WWW.NOVELSHUB.PK

وہ اس کے کہنے پر گھر سے نکل گ ئی ی۔ ہوش کرو اور دیکھو تمھاری زندگی کا انجام اشوع نے نہیں تمھاری بہن نے یہ کیا ہے۔ اتنی نفرت کیوں؟ کیا کبھی ہنس کر تم لوگوں نے اس سے بات کی۔ کوئی ی ایک سکھ جو کبھی اسے دیا ہو جو آج اس سے بے شرموں کی طرح قربانی مانگنے آگ ئی ی ہو۔ اروحہ کی بہن تم ہو اس کے فعل کی ذمہ داری اشوع کے سر مت ڈالو۔" وہ دہاڑا تھا۔ اشوع نڈھال سی کھڑی تھی۔

"انس میرے ساتھ ایسے بات مت کرو۔ میری روح ختم ہو رہی ہے۔ تم مجھ سے شادی کر لو ایسے گھر والے میرا نکاح احتشام سے نہیں کروائیں گے۔" وہ اس کا ہاتھ تھامنے لگی جب وہ جھٹکے سے دور ہوا۔

"شٹ اپ تم دونوں بہنوں کا یہی مس ئی لہ ہے اپنی تصوراتی دنیا میں تم لوگ اپنے من چاہے شخص کے حصول کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہو۔ جو اروحہ نے کیا تم بھی اسی راستے کو چننا چاہتی ہو۔ یاد رکھو بدی کی راہ کبھی تمھیں سرخروہی نہیں دے گی۔ ہمیشہ بدنامی مقدر بنے گی۔ بھیک میں محبت نہیں دی جاتی۔ شکر کرو احتشام جیسا کھرا بندہ اتنی رسوائی ی کے بعد بھی نکاح کے لیے تیار ہے۔ اپنی قسمت پر رشک کرو۔ اور تم مجھ سے محبت نہیں کرتی۔" اس کے آخری جملے پر وہ سہم گ ئی ی۔

"چپ کیوں ہو۔ بولو تمھیں کبھی میری ذات کی چاہ نہیں رہی۔ تمھارے لیے میرا وجود محض انعمتہ، اشوع سے حسد میں انھیں تکلیف دینے کا ذریعہ ہے۔" اس کے انکشاف پر وہ غصے سے پھنکاری۔

"انس نیازی تم میری چاہت نہیں میری ضد ہو۔ میں تمھیں ان دونوں بہنوں سے چھیننا چاہتی تھی۔" وہ ٹھہر گ ئی ی۔ اس کا وجود ان چاہی اذیت کا شکار تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"چلاؤ مت اور قدر کرو جو عزت سے مل رہا ہے۔" اس کے سختی سے کہنے پر وہ کمرے سے نکل آئی ی۔ گھر آکر وہ اپنے کمرے میں بند ہو گ ئی ی۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اس کی بہن اس کی ذات کو اندھیروں میں پٹک گ ئی ی تھی۔

"اتنا غصہ، نفرت، بغض اور حسد۔" اشوع زمین پر بیٹھتی چلی گ ئی ی۔ اس کا وجود رونے سے کپکپانے لگا تھا۔

"میرا وجود ان کے لیے اتنی اذیت کا باعث کیوں بنا؟ میرا کیا قصور تھا؟" وہ منہ زمین کی جانب جھکائے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

"تمھارا کوئی ی قصور نہیں۔ اشوع اٹھو طبیعت بگڑ جائے گی۔" وہ گھٹنوں کے بل اس کے مقابل بیٹھا۔

"میں تو اتنی پیاری بھی نہیں ہوں پھر وہ آدمی مجھے کیوں اٹھا لے گیا۔ نفرت ہو رہی ہے مجھے خود کے وجود سے۔ کاش میں گھر ہی نہ آتی کم از کم میرے ابو کو اتنی بے عزتی تو نہ سہنی پڑتی۔" اس نے دونوں ہاتھوں سے چکراتے سر کو تھامتے اذیت سے کہا۔

"بکواس بند کرو اپنی۔ جو منہ میں آرہا ہے کہی جا رہی ہو۔ تمھیں کس نے اجازت دی خود کے لیے اتنا فضول سوچنے کی۔" وہ دہاڑا تھا۔ اشوع نے زخمی آواز میں اسکو جواب دیا۔

"مجھے کسی نے اجازت ہی تو نہیں دی اپنی زندگی میں خوشآئند ثابت ہونے کی۔ جب میرے والدین ہی میرے وجود سے ناخوش ہیں تو کیوں باقی لوگوں سے میں امید رکھوں۔" وہ کرب سے دبی آواز میں کہتی مزید چہرہ جھکا گ ئی ی۔ انس نے فوری اسکے چہرے کے نیچے اپنے ہاتھوں کا ہالہ بنایا۔ وگرنہ اس کا چہرہ زمین سے ٹکرا جانا تھا۔

تکلیف میں دوست کو سناتے نہیں ہیں۔ اس کی سن لیتے ہے۔ دوست کی تکلیف سن کر اسے سنبھال لینا ہر کسی کی بس کی بات نہیں ہوتی۔ دوست کے دکھوں میں اسے مشورے نہیں اپنا ساتھ دیا جاتا ہے۔ اپنی موجودگی کا احساس دلا

WWW.NOVELSHUB.PK

کر اسے مضبوط بنایا جاتا ہے۔ ایسے دوست کے کرب کم نہیں ہوتے لیکن اسے حوصلہ ہو جاتا ہے وہ ان تکلیفوں کو اکیلا نہیں جھیلے گا۔ اس کا دوست ہمیشہ احساس اور مضبوط شیلڈ کی طرح اس کی ڈھال بن کر اس کا ساتھ کھڑا ہوا گا۔ حالات جیسے بھی ہو لیکن دوست وہ ہستی ہوتا ہے جو آپکو جج کیے بغیر آپکے آنسوؤں پونچھتا ہے۔ جس کے سامنے روتے آپ کو شرمندگی نہیں ہوتی۔

"میرا دم گھٹتا ہے جب میں اس کھلی فضا میں سانس بھرتی ہوں۔ مجھے اس محفوظ پناہ گاہ میں ہوتے ہوئے بھی وہی حبس زدہ میرے خون سے بدبو مارتا کمرا یاد آتا ہے۔ میں بغیر دواؤں کے آنکھیں نہیں موند پارہی۔ میرے سینے میں وہی گھٹتی سانسیں دم ٹورتی ہے جن کو بھرنے کے لیے میں نے سر پٹک پٹک کر کرب سے فریاد کی تھی۔ مجھ میں کسی کا سامنا کرنی کی ہمت نہیں۔ میں یہاں سے کہی چھپ کر جانے کا بھی تصور نہیں کر سکتی۔ مجھے معلوم ہے میرے باپ کے گھر کے علاوہ میرے لیے کوئی ی محفوظ پناہ گاہ نہیں۔" وہ ہچکیوں سے روتی جارہی تھی۔

"تم محفوظ ہو صحیح سلامت ہو۔ کچھ دن پھر تم ہر ایک سے مل سکو گی۔ جسمانی زخم جلد بھر جائے گیے۔"

"ان زخموں کا کیا جو میری روح پر لگے ہیں۔ میرے سگے باہر مجھے اس گناہ کی سزا سنا رہے ہیں جو میں نے کیا ہی نہیں۔ مجھ میں مزید نیازی ہاؤس کے سربراہ سے الجھنے کی ہمت نہیں بچی۔ میں نے اروحہ کی مدد نہیں کی۔ وہ اپنی بیٹی کا قصور میرے وجود کو قربان کر کے نہیں ڈھانپ سکتے۔" وہ اٹل تھی اسے مزید ٹارچر نہیں ہونا تھا۔

"اشووہ آزمائش تھی گزر گ ئی ی۔ اب تم بے فکر رہو تمھیں کوئی ی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ چپ ہو جاؤ۔"

وہ جھکی ہوئی ی روتی گ ئی ی۔

وہ اس کی سسکیاں سنتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

وہ کرب میں تھی۔

وہ اس کے لیے تکلیف میں تھا۔

اگر وہ چہرہ اٹھا کر اپنے مقابل بیٹھے شخص کی آنکھوں میں رقم اپنا عکس دیکھ لیتی تو خود کو کبھی تنہا تصور نہ کرتی۔

کافی دیر بعد اس کی سسکیاں رکیں۔ انس نے اس کا چہرہ اٹھایا تو وہ نڈھال ہو کر سو چکی۔

"افففف لڑکی کتنا ستاتی ہو۔" وہ زخمی سا مسکرایا۔

انعمتہ کمرے میں داخل ہوتی پریشانی سے اس کی طرف آئی ی۔

"اسے کیا ہوا۔ اللہ اشویوں زمین پر کیوں بیٹھی ہے؟" وہ انس سے تشویش سے پوچھتے اشوع کو اٹھاتی بستر پر لے آئی ی۔

"نڈھال ہو گ ئی ی تھی۔ خیال کرنا زیادہ دیر کمرے سے باہر مت رہنا۔ دوائی ی وقت پر لے رہی ہے؟" انس بیڈ کے ساتھ پڑے میز پر رکھی دوائیں دیکھتا پوچھ رہا تھا۔ اس نے انعمتہ کی طرف سے منہ موڑ لیا تھا۔ اگر وہ اس کی شکل دیکھ لیتی تو اس کا حال جان لیتی۔ وہ اپنی بہن کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"بے فکر رہو ساری دوائیں وقت پر دیتی ہوں۔ میڈم نخرے تو بہت کرتی ہیں۔ لیکن تم لوگوں کا ڈر ہے۔ جو نہی احتشام، اضر اریا تمھیں بلانے کا کہتی ہوں تو سیدھی طرح دوائی ی کھا لیتی ہے۔" وہ اس کے سر پر پیار کرتی مسکرائی ی۔

"مطلب محترمہ پر ہمارا بہت رعب ہے۔" اس کے لب مسکائے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"شکر ہے کسی کا تو رعب ہے میرے رعب میں تو بالکل نہیں آتی۔" وہ اس کے ساتھ باہر چلی آئی ی۔

"احتشام سے بات ہوئی ی تمھاری؟ وہ زبردستی تو نکاح کے لیے راضی نہیں ہوا۔ نجانے کیوں یہ بڑے بچوں کے رشتے کرتے انکی پسندیدگی کو ترجیح نہیں دیتے۔ والدین کے زبردستی کیے فیصلے اکثر اولاد کو اذیت میں دھکیل دیتے ہیں۔" وہ پریشان تھی۔

"احتشام گریٹ آدمی ہے۔ اسے اپنی قسمت کے سامنے سر جھکانا آتا ہے۔ رب کی رضا میں راضی رہنے والے کبھی خوار نہیں ہوتے۔ اس نے نیک نیتی سے یہ رشتہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی ذات کا تصور کرنے والی خود پر رشک کرے گ ئی ی۔ بے فکر رہو اور کم پریشان ہوا کرو۔ ابھی سے تمھارے چہرے پر جھریاں آنے لگی ہیں۔ بے چارے اضرار بھائی ی کا ہی کچھ سوچ لو۔ ابھی تو مایوں بھی نہیں بیٹھی۔" وہ شرارت سے بولا۔

"کہاں جھریاں میرے چہرے پر۔" انعمتہ نے ہاتھ سے چہرہ چھوتے اسے مسکراہٹ روکتے دیکھا تو چلائی ی۔

"انس میرے ہاتھوں بہت پٹو گے۔" اس نے مکہ لہرا کر اس کے بازو پر مارا۔ وہ انجانے میں اس کا موڈ اچھا کر گیا تھا۔ وہ سب کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کا ہنر باخوبی رکھتا تھا۔

"کبھی اپنی بھوتنی بہن پر تو رعب جھڑا نہیں، معصوم بھائی ی کو ہی دو ہاتھ لگایا کرو۔"

"انس مجھے تمھارے جذبات کی قدر ہے لیکن اشوع کو یہ بات بتانے کی مجھ میں ہمت نہیں۔ وہ بہت چیزیں برداشت کر رہی ہے۔ اس کی حالات کسی قسم کے جھٹکے کی اجازت نہیں دیتے۔ نکاح میں دن ہی کتنے رہ گ ئی ے ہیں۔

اتنی جلدی نکاح جیسا فیصلہ کرنا۔" وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کچھ وقت دو اسے سنبھلنے کا پھر اسے اعتماد میں لے کر یہ فیصلہ بتانا ہو گا۔ لیکن میں اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔ تمھاری بہن ہے بھی بہت ٹیڑھی وہ اتنی آسانی سے مانے گی بھی نہیں۔" وہ تھوڑی کھجاتا کمرے پر نظر ڈالتا کسی گہری سوچ میں لگتا تھا۔

"خبردار جو تم نے اسے ڈرایا۔ میں خود ہی اس سے بات کروں گی۔" اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتی وہ رعب سے بولی۔

"نکاح کے لیے راضی کر لو باقی سب تمھارا بھائی سنبھال لے گا۔" وہ مسکراتے ہوئے نیچے اتر آیا۔

"شریر۔" وہ کمرے میں لوٹ آئی۔

--*-*-*-*-*

"میری وقعت خاندان میں بس اتنی ہی ہے کے تایا کی اولاد کی خاطر میری قربانی دے دی جائے۔ نکاح۔۔۔ میرا۔۔۔ وہ بھی انس بھائی سے۔۔۔ یا اللہ کس آزمائش میں ڈال دیا۔" ڈبڈباتی آنکھوں سے کھڑکی کے پار غروب آفتاب دیکھتے وہ رب سے مخاطب تھی۔

"مجھے اتنا بھی حق نہیں دیا گیا کہ میری رضامندی ہی لے لی جائے۔" انعمتہ نے رات اسے تمام معاملات سے آگاہ کیا تھا۔ خلاف توقع اشوع نے کسی قسم کا جذباتی رد عمل نہیں دیا۔ وہ بس خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

"اللہ آپ کے علاوہ میں کس سے اپنی کیفیت کہوں۔ آپی کو میری حالت کا خیال نہیں آرہا کیا۔ اس نکاح کا تصور ہی میرا کلیجہ بیٹھا رہا ہے۔ انس بھائی راضی کیسے ہو گئے۔ اوہ خدایا۔" اس نے اپنا دکھتا سر تھامتے آنکھوں میں آئی نمی اندر اتارنی چاہی۔ لیکن بے سدھ۔ درد اس کی گردن سے اٹھتا سر کے پیچھلے حصے سے ہوتا کھوپڑی تک

WWW.NOVELSHUB.PK

آ پہنچا تھا۔ دیوار سے ٹکرانے سے لگی چوٹ اور حد درجہ سے بڑھ کر ذہنی دباؤ نے اسے پٹھوں کے مس ئی لے کا شکار کر دیا تھا۔ کچھ دیر پہلے اس نے دوا لی تھی۔ درد کی بڑھتی شدت سے تنگ آتے وہ بستر سے اٹھ کر ٹیرس پر آ کر ٹہلنے لگی۔ یکا یک اس کی نظر التمش نیازی کے گھر کے داخلی دروازے سے بائی یک پر اندر داخل ہوتے انس پر پڑی۔ اس کے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار کے باوجود اطمینان تھا۔

"یہ شخص ایک معمہ ہے جسے میں کبھی حل کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔" اشوع مکمل یکسوئی سے انس کے چہرے دیکھتی رہ گ ئی ی۔

انس نے کسی مقناطیسی کشش اپنے چہرے پر محسوس کرتے چونک کر سر اٹھا کر عمران نیازی کے گھر کی بالائی منزل کے ٹیرس پر نظر ڈالتے اپنے جسم سے تمام تھکاوٹ کو دور ہوتے محسوس کیا۔ اس کے چہرے کو دیکھتے ہی انس نیازی کی آنکھیں مسکرانے لگتی تھیں۔

ماتھے تک ہاتھ لے جاتے سلوٹ کے انداز میں اسے اشارے سے سلام کرتے وہ پوری جان سے مسکرایا۔

اشوع کے زخم بھرنے میں وقت لگنا تھا سو وہ کمرے تک ہی محدود ہو کر رہ گ ئی ی تھی۔ اس کے چہرے پر پھیلے اضطراب کو بھانپتا وہ تایا کے لان سے ہوتا انکے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ احتشام کی کال پر وہ آج جلدی گھر آ گیا تھا۔ کمرے کی فضا تلخ ہوتی جا رہی تھی اس کی وجہ کمرے میں چلتا موضوع تھا جو گھمبیر ہی ہوتا چلا جا رہا تھا۔

اروحہ کی تلاش ہو گ ئی ی تھی۔ وہ ہوٹل میں صفران کے ساتھ رہ رہی تھی۔ تفشیش سے انکے نکاح کی خبر بھی کنفرم ہو گ ئی ی۔ عزیز تایا کے چہرے پر انس نے زندگی میں پہلی مرتبہ شرمندگی کے تاثرات دیکھے تھے۔ وہ افسوس سے سر جھٹکتا رہ گیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

تایا کمرے میں اضطرابی انداز میں ٹہلتے التمش سے کچھ کہہ رہے تھے۔ لیکن انس کی ساری محسوسات وہیں جڑی تھیں جہاں کچھ لمحے قبل وہ کھڑی تھی۔

اس کا اضطراب انس کو کھٹکنے لگا تھا۔ وہ چاہ کر بھی سکون کی سانس نہیں لے پا رہا تھا۔ اتنی بے چینی۔۔۔ وہ موم ہو جائے اگر وہ ایک مرتبہ حکم کر دے لیکن اس کی آنکھوں میں دیکھی خود کے لیے بے گانگی۔ اسے پہچاننے کی بے چینی لیے وہ خود سے بے نیاز کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔ بے تحاشہ سوالات اور انکے جوابات میں حاصل ہونے والی بے بسی سے پھیلی تکلیف اس کے چہرے پر رقم تھی۔

انس نے تصور کرتے پہلو بدلا تھا۔

وہ تکلیف میں ہے تو مجھ پر مرہم ہونا فرض کر دیا گیا ہے۔

اس کی ذات بے چینی کے بھنور میں پھنس کر گم ہو رہی ہے تو میرا وجود اس کی مسرت کی فضا بن کر اس کے گرد سکون کا حصار بننا چاہتا ہے۔

وہ سورج سی تپش لیے اپنا وجود ان گنت سوالات لیے جلا رہی ہے تو میں افق پر سجا وہ چاند ہوں جسے یہی سورج اپنے وجود سے پھوٹتی روشنی سے منورہ کرتا ہے۔

میرا دل وہ سوکھا کنواں ہے جسے اس چہرے کی نظر سراب کرتی ہے۔

انس کو تصوراتی سوچوں سے اضرار کی چنگاڑتی ہوئی سی آواز ہوش کی دنیا میں کھینچ لائی ی۔

"ہر مرتبہ انکار کر کے یہ لڑکی ہمارا ضبط آزما کر ثابت کیا کرنا چاہتی ہے۔ اسی لڑکے کے ساتھ اسے رخصت کریں گے۔ لوگوں کو کچھ بھی کہانی سنا کر نکاح کے بعد ساتھ فوری رخصتی کا بھی جواز پیش کر لیا جائے گا۔ لیکن اس

WWW.NOVELSHUB.PK

خود سر لڑکی کو محض ایک مرتبہ یہاں آکر عزت سے رخصت ہونا گوارا نہیں۔ ہمارا اپنا خون ہمارے خاندان کی عزت کی دھجیاں اڑا کر غیروں کے پاس جا کر پناہ لے کر ہمیں ہی بے عزت کر رہی ہے۔" بہن کے باغی پن پر اضرار کا غصے سے دماغ آؤٹ ہو رہا تھا۔

"اس کا کہنا ہے ہم زبردستی کر کے اسے یہاں لانے کے بعد ان کو نقصان پہنچانے کے علاوہ اس کا نکاح احتشام سے کروا دیں گے۔"

التمش نے اروحہ کا موقف بتایا۔

"کام تو اس نے فائی رکھانے والا کیا ہے لیکن کسی صورت تو اس گھمنڈ کو توڑنا ہے۔" اروحہ کے ماموں چنگاڑے تھے۔

"جوش کے بجائے ہوش سے کام لینا ہے۔ تحمل رکھیں۔" احتشام نے انھیں ٹھنڈا کرنا چاہا۔

کمرے کے باہر دروازے سے لگی عمارہ نے اپنے پسینہ پسینہ ہوتے وجود کو سنبھالتے پہلوؤں بدلا۔

"اگر وہ صلح صفائی سے یہاں آکر رخصتی کروا کر معاشرے میں ایک گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کا خطاب لیے بغیر عزت سے زندگی گزارنا چاہتی ہے تو ٹھیک ہے وگرنہ۔" عزیز تایا کو اب بھی اپنی بیٹی کی حرکت سدھارنے لائق معلوم ہوتی تھی۔ احتشام نے کوئی تاثر نہیں لیا۔

"وگرنہ ہمارا اس گھمنڈی اور بے شرم اولاد سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا التمش ہمارا پیغام اس تک پہنچاؤ۔ اب نیازی ہاؤس کے دروازے ہمیشہ کے لیے اس پر بند ہوتے ہیں۔ اگر کسی فرد نے اس خود سر لڑکی سے رابطہ رکھا تو اسے بھی خاندان سے عاق کرنے میں سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

عزیز نیازی کی قہر آلودہ آواز وہاں موجود نفوس پر یکے بعد دیگر سنسنی طاری کر رہی تھی۔

عزیز تایا صور پھونک کر بحث ختم کر چکے تھے۔ عمارہ نے غصے سے لاؤنج میں آتے صوفے کو پوری قوت سے ٹھوکر لگائی ی۔

"میری بہن نے کوئی ی گناہ تو نہیں کر دیا جو جرم بنا کر یہ سب اس کے گلے میں توک ڈال رہے ہیں۔ محض اپنے من پسند شخص سے منسلک ہوئی ی ہے۔ شرعی نکاح کر کے اس کے ساتھ گھر سے گ ئی ی ہے۔ زنا تو نہیں کیا جو یہ سب دیوانے ہوتے جا رہے ہیں۔" فائی رکا سنتے ہی اس کے دماغ پر ضربیں لگ رہی تھیں۔ اروحہ سے صبح ہی اس کا رابطہ ہوا تھا۔

"سارے فساد کی جڑ وہ اشوع ہے نہ وہ ہوتی نہ مجھے صفران کے ساتھ گھر سے بھاگنا پڑتا۔ اس نے مجھ سے میرا من پسند کھلونا چھین لیا۔ کسی صورت اسے پھولوں کی سیج پر سجی زندگی نہیں نصیب ہونی چاہیے۔ اس کی خوشحالی کا تصور کرتے ہی میرا وجود انگاروں پر جلتا ہے۔" اروحہ نے اسے من گھڑت کہانیاں سناتے اشوع کے حصے میں اپنے تمام افعال کا ذمہ ڈال دیا تھا۔

"ہماری زندگیوں کا تماشہ بنا کر اپنی خوشیوں کے ڈھول پیٹنا چاہتی ہے۔" عمارہ کا سوچتے دماغ آگ میں جھلس رہا تھا۔

گھر میں مہمانوں کی آمد تھی۔ اس صورت میں بہت مشکل سے اروحہ کی غیر موجودگی کو چھپایا جا رہا تھا۔ لیکن کب تک یہ حقیقت چھپی رہ سکتی تھی۔

عمارہ نے نظر میز پر دوائیوں کی تھیلی پر ڈالی۔ اضرار دفتر سے آتا اشوع کی دوائیں لایا تھا اور التمش کی آمد پر وہ انھیں یہاں رکھتا عزیز نیازی کے کمرے میں چلا گیا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کیا یہ اتنی اہم ہے کہ میرا بھائی ی دفتر سے فوری واپسی پر بھی راستے سے انھیں لانا نہیں بھولا۔" عمارہ نے آنکھوں پر حسد کی پٹی مزید کس کر باندھ لی۔ دوائی یں اٹھاتے ان کے نام گوگل کرتے اس کے چہرے پر حیرانگی چھانے لگی۔

"اتنی تکلیف میں ہوتے ہوئے بھی ہماری جان نہیں چوڑ رہی۔" عمارہ نے غصے سے کچھ دیر سوچنے کے بعد اپنے ذہن میں آئی ی شیطانی ترکیب پر عمل کرتے امی ابو کی دواؤں کے ڈبے سے شوگر، بلڈ پریشر، نیند اور بھی کچھ احتیاطی طور پر رکھی دوائی یں اس تھیلی میں موجود ڈبیوں سے بدل ڈالی۔

تھیلی واپس احتیاط سے رکھتی وہ کچن کی طرف بڑھ گ ئی ی۔ شام کی چائے بناتی ملازمہ کی واپسی اب تک نہ ہوئی ی تھی۔ لان میں کھلتی کھڑکی سے اندر جھانکتے درختوں نے افسوس سے اس حرکت کو دیکھا تھا۔ گھر کے باقی نفوس نے تصور بھی نہیں کیا تھا ان کے گھر موت کے چکر کا آغاز ہونے جا رہا ہے۔

——*—*—*—*

کھانے کے نام پر نرم غذا بامشکل اس کے حلق سے اترتی تھی۔ کمرے میں موجود میز پر دودھ کا گلاس اور دوائیں جو انعمتہ اسے دینے آئی ی تھی یونہی پڑی تھیں۔ امی کی پکار پر انعمتہ نیچے چلی گ ئی ی تھی۔ شادی والے گھر میں سو کام کرنے کے تھے۔ وگرنہ وہ خود اسے وقت پر دوائی ی دیتی تھی۔

"اشو جان دوائی ی لے لو۔" انعمتہ کمرے میں آکر الماری میں کچھ سامان رکھتی اجلت میں اسے یاد دہانی کرواتی واپس پلٹ گ ئی ی۔

"ان دواؤں سے میرا درد کم نہیں ہوتا البتہ جسم کے اعضا وقتی بے جان ہونے لگتے ہیں۔" اشوع نے تلخی سے سوچتے دواؤں سے نظر ہٹا کر انس کا نمبر فون پر ملایا۔ اتنے دنوں سے بے جان پڑا فون اس کے آن کرنے پر پھڑ پھڑایا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

لاتعداد اس کی خیریت کے پیغام موصول ہونے لگے۔ لیکن فلحال وہ اس کیفیت میں تھی کہ انس سے رابطہ کر کے اسے اس ہمدردی کے نکاح سے باز رہنے کا کہنا چاہتی تھی۔ اس کے مدمقابل آنے کی وہ ہمت نہیں رکھتی تھی۔ آخری حل کال کا ہی نظر آیا تھا۔

مزید وہ اس اذیت اور سوچوں کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھ پا رہی تھی۔ معاملات عقل و فہم سے کہی آگے کے تھے۔

"اشو تم نے دوائی لے لی۔" انس نے سلام دعا کے بعد پوچھا۔ وہی اپنائیت بھرے احساس نے اشوع کو لپیٹ میں لیا۔ وہ شاور لے کر نکلا تھا۔ فون رنگ پر اشوع کا نام دیکھ کر وہ حیرت و بے چینی سے اس سمت لپکا۔ آواز میں بشاشت دھر آئی تھی۔

"ظاہری زخم ان دواؤں سے بھر سکتے ہیں لیکن روحانی زخم نہیں۔" وہ چاہ کر بھی اپنی تلخی دبا نہ سکی۔ بے دھیانی میں اس نے غصے سے دوائیں کھاتے دودھ کا کلاس لبوں سے لگایا۔

"ذہنی دباؤ کے باوجود بہادری سے حالات کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔ مجھے تم پر فخر ہے نہ صرف تم کوشش کر رہی ہو بلکہ بغیر رکے منزل کی سمت بڑھ رہی ہو۔" اس نے بغیر اس کے لہجے کا نوٹس لیے تفکر کا اظہار کیا۔

"میرے سفر کے راستے آپ تک نہیں جاتے۔" اشوع نخوت سے بولی۔

"تمھارے سفر کی منزل میں ہوں اور اپنے ہر راستے پر تم مجھے اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گی۔" وہ اس کا پر یقین انداز اشوع کو باور کرواتا ہوا تھا۔

"مجبوری میں باندھے تعلق، دائی می رویوں کو نہیں مٹا سکتے۔ مجھے اس قربانی میں آپ کے تعاون کی ضرورت نہیں۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"میڈم کسی خوش فہمی میں مت رہو۔ ضرورت کے تحت کیے جانے والے کام میں انجام نہیں دیتا۔ تم جب مکمل اپنے حواس میں ہو گی پھر بات کرے گیں۔" اس نے قطیت سے اس کی بات کاٹی۔ وہ فلحال معاملے کی نزاکت کی وجہ سے مزید تفصیلی بحث نہیں کر پایا تھا۔

"میں مر بھی رہی ہوں گی پھر بھی آپکے ساتھ کا احسان اپنے وجود پر نہیں چڑھنے دوں گی۔" اس نے بھی کرخت کر جواب دیا۔

"آہ اتنی خوش فہمیاں۔" انس مزید کچھ کہتا اس سے پہلے دوسری سمت سے اشوع کی اضطرابی چیخ نے اس کے پورے جسم سے جان کھینچ لینی چاہی۔ کراہتے ہوئے فون اس کے ہاتھ سے گرا تھا۔ انس اس کو پکارتا رہ گیا۔ لیکن دوسری جانب سے رابطہ ختم ہو چکا تھا۔

--*-*-*-*-*

دو دو چار چار سڑھیاں تیزی سے پھلانگتا وہ لاؤنج میں آتا اپنے گھر سے نکلتا عمران نیازی کے گھر میں داخل ہوا تھا۔

لان میں پھوپھو کی فیملی سمیت دوسرے مہمان رات کے کھانے کے بعد میٹھے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

انس کے چہرے کے سامنے اندھیرا چھایا۔ وہ دروازے کے قریب گھر کی دہلیز پر گرتا بچا۔ اس کے کانوں میں اشوع کی رکتی سانسوں کا ارتعاش تھا۔

"ارے انس سنبھل کر کیا ہو گیا۔ ایسے کیوں بھاگ۔" بیرونی دروازے سے باہر آتی انعمتہ اس کی بگڑی حالت دیکھ کر پوچھنا چاہ رہی تھی لیکن وہ اسے چھوڑتا اس تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔ جو اس کی زندگی تھی اور اس وقت تکلیف میں تھی۔ یہی تکلیف انس کے جسم کو درد سے توڑ رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

انس کا تنفس بگڑ رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا۔ ایک مرتبہ پھر وہ اسے تکلیف سے نہیں بچا سکا تھا۔ وہی خون میں لپٹا وجود اس کا منتظر ہو گا۔

اشوع کے کمرے کے نزدیک پہنچ کر وہ چلایا۔

"اشوع!"

دروازہ پار زمین پر بلکتے وجود میں حرکت ہوئی ی۔ اس کا خون میں گھرتا وجود نڈھال ہوتا کسی کو پکارنا چاہتا تھا۔

ایک مرتبہ پھر وہ رات کی تاریکی میں بند کمرے میں خون میں رنگتا وجود لیے بے بس زمین پر پڑی تھی۔

"کیا موت ان اندھیروں کا نام ہے۔ جن میں اپنا کوئی ی دیکھائی ی نہیں دیتا۔ جہاں آواز گلے میں دب جاتی ہے اور تڑپتی روح فریاد کرتی ہے۔ مجھے بچاؤ۔۔۔ میں مرنا نہیں چاہتی۔ مجھے خوف آرہا ہے۔" اشوع کے ذہن میں سب گڈمڈ ہو رہا تھا۔

انس کو لگا اس کے جسم سے کسی نے روح کھینچ لی ہو۔ وہ اپنے پورے قد سے گھٹنوں کے بل اس کے نزدیک گرا تھا۔

خوف میں گرا وجود، خون آلودہ تھرتھراتے لب، آنسوؤں سے متوارم آنکھیں، وہ تکلیف سے اپنا گلہ تھامتے ترچھی زمین پر لیٹی آبی مچھلی کی طرح درد سے تڑپ رہی تھی۔ خون اس کے ماتھے سے ہوتا چہرے اور بازؤں کو بھگوتا اس کے ارد گرد بہت تیزی سے پھیل رہا تھا جبکہ منہ سے نکلتے خون نے اس کی گردن سے گریبان کو سرخ کر دیا تھا۔

"انس۔۔۔ انس۔۔۔ انس!"

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع نے بلکتے ہوئے اسے اپنی تکلیف بتانی چاہی۔ انعمتہ جو انس کے پیچھے ہی بھاگتی آئی ی تھی۔ اپنی آنکھوں کے سامنے پھیلے منظر کو دیکھتے اپنی چیخ نہ دبا سکی۔

انسان اتنا بے بس ہے کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے پیاروں کو تکلیف کی آغوش میں لپٹتے سسکتے دیکھتا ہے لیکن اس تکلیف کو نوچ کر علیحدہ کرنے کا اختیار اس کے پاس نہیں ہوتا۔ یہ اختیار تو محض ایک ذات نے اپنے پاس رکھا ہے۔ اگر یہ اختیار انسان کو مل جاتا تو کسی کا اپنا تکلیف میں سسکتا نہ ملتا۔ بات ہی ساری اس اختیار کی تھی۔

"ابھی میں اسے صحیح سلامت چھوڑ کر گ ئی ی تھی۔ اچانک کیا ہو گیا۔ اتنا خون!" اشوع کے خون میں لپٹے وجود کو دیکھتے انعمتہ کو اپنا وجود درد سے لرزتا محسوس ہو رہا تھا۔

——*—*—*—*

انتہائی نگہداشت کمرے کے دروازے کے پار کھڑی لڑکی بار بار آنکھیں رگڑتی۔ زور سے پلکیں جھپکتی کہ سامنے کا منظر واضح ہو جائے۔ لیکن آنسو اس کی برداشت کا امتحان لے رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے پھر چہرہ بھگو کر نظر دھندلا دیتے۔

"اے شفا دینے والے شفا عطا فرما۔" وہ زیر لب دعائیں پڑھ کر تصور میں دروازہ پار زندگی موت کی جنگ کرتی لڑکی پر پھونک رہی تھی۔

قریب کھڑا نوجوان سفید خون آلودہ قمیض میں بے چینی سے، سختی سے ہونٹ بھینچے، آنکھیں بند کیے برداشت کی آخری حد پر تھا۔ اس کا بے چین، مضطرب اور تھکا ہوا وجود سراپا دعا بنا مکتوب کے مقابل کھڑا تھا۔

جانچ میں معلوم ہوا تھا اس کے معدے میں غلط ادویات کے ساتھ زہریلی شے بھی شامل تھی۔ کیڑے مارنے والی دوائی ی جو کھلے دنوں میں گھر کے کونوں میں ڈالی جاتی تھی وہ اشوع کی دوائیوں کے ساتھ ملی تھی۔ معدہ واش

WWW.NOVELSHUB.PK

کر دیا گیا تھا لیکن وہ دو راتوں سے مسلسل بے ہوشی کی حالت میں تھی۔ وجہ اس کا مسلسل اضطرابی جھٹکوں کا شکار ہوتا ذہن تھا۔ اس کا امیون سسٹم ریکوری کی کوئی کوشش نہیں کر رہا تھا۔ ہسپتال کے بہترین ڈاکٹروں کے زیر اس کا علاج ہو رہا تھا۔ لیکن انکا کہنا تھا کہ اگر کل صبح تک اسے ہوش نہیں آجاتا تو وہ کومہ کی بے ہوشی میں داخلی ہو جائے گی پھر اس کا دوبارہ آنکھیں کھول پانا معجزہ ہی ہو گا۔

"آؤ فلاح کی طرف"

دور فجر کی اذان ہونے لگی تھی۔ انس کو اپنے سینے میں دباؤ محسوس ہوا۔ وہ آنکھیں تیزی سے کھولتا دروازے پر گہری نظر ڈالتا بھاری قدم اٹھاتا راہداری سے ہوتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ عمران اور التمش نیازی کے قریب بینچ پر بیٹھے احتشام نے پریشانی سے اس کے پیچھے قدم اٹھائے۔

ہر طرف رات کی تاریکی چھائی ہی تھی۔ تصور میں انکی زندگی میں بھی اتنا ہی اندھیرا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا ہسپتال کے میدان میں آگیا تھا۔ دور ایکا دکا ہسپتال کا عملہ اپنی ڈیوٹی پر تھا۔ وہاں اس وقت اذان کی صاف الفاظ اور اس کی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کے علاوہ کوئی آواز نہ تھی۔ سارا میدان ساکت تھا۔ اشوع کے کمرے جیسا ساکن۔ جہاں زندگی کے قدموں کی چال تک نہ آتی تھی۔ مارچ کی ہلکی ٹھنڈی ہوا اس کے جسم سے ٹکرائی۔ اذان ہوتی جا رہی تھی اور انس کا تنفس مزید بگڑ گیا تھا۔ دو دن سے وہ اتنا بے چین تھا کہ غفلت میں پڑ گیا تھا۔

جس شخص کی کبھی نماز قضا نہ ہوئی ہی تھی اس نے دو دن سے وضو کیا نہ خون آلودہ لباس بھی بدلا۔

آنسوؤں سے اس کا چہرہ بھیگنے لگا تھا۔ اگر اب اس کا کرب آنکھوں کے راستے باہر نہ آتا تو شاید وہ اپنا ذہن ماؤف پاتا۔ وہ قبلہ رخ گھٹنوں کے بل زمین پر گرا ہچکیوں سے روتا فلک کی سمت چہرہ اٹھائے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں سے فریاد کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اللہ میں اس کی تکلیف میں ایسا ٹوٹا اپنا آپ بھول گیا۔ میرے رب میری غلطی کی سزا اسے مت دے۔ میں غفلت میں پڑا رہا۔ لیکن میں تصور میں آپ سے گڑ گڑا کر فریاد کرتا رہا ہوں۔ مجھ سے میری سانسیں لے لے لیکن اس کی زندگی کی دوڑ نہ کھینچ۔ اللہ میں اب میں نہیں رہا۔ مجھ میں وہ روح بستی ہے جسے آپ قفس سے آزاد کر سکتے ہو۔" اس نے درد سے بلکتے اپنا سر سرسبز گھاس پر سجدے کی حالت میں جاتا پایا۔

"میں سر جھکا کر اس کائی نات کی سب سے قادر ہستی سے اپنے محبوب کی زندگی مانگتا ہوں۔ یونس کو مچھلی کے پیٹ سے زندہ سالم نکالنے، موسی کو سمندر سے راستہ دینے، ابراہیم کو آگ سے بچانے، حضرت محمد ﷺ کو صحیح سلامت مکہ سے ہجرت کروانے والے رب الہی میں گمان رکھتا ہوں آپ مجھے رسوا نہیں ہونے دے گے۔ میرے اعمال اس قابل نہیں اللہ، میں آپ کی رحمت کے صدقے اس محبوب جان کی زندگی کی نوید مانگتا ہوں جسے میرے لیے اس زمین پر اتارا گیا۔ جس کا ساتھ مجھے مکمل کرے گا اور اس کا خیال مجھے اپنا آپ بھلا دینے کے لیے کافی ہے۔ مجھے اس کائی نات سے کچھ نہیں چاہیے محض میری فریاد اللہ رد نہ کرو۔" روتے ہوئے اس کی آواز سرگوشیوں میں بلند ہوتی فرش سے عرش تک جا پہنچی تھی۔

محبت دی دنیا دے دستور وکھرے

محبت دی نگری دے مجبور وکھرے

محبت دلاں دی کدورت مٹاوے

محبت ہی بندے نوں رب نال ملاوے

محبت نے یوسف نوں مصرے وکایا

محبت زلیخا نوں وی آزمایا

WWW.NOVELSHUB.PK

محبت دے وکھرے تانے تے بانڑے

ایہہ جس تن نوں لگدی اے او تن جانڑے

"انس اٹھو۔" احتشام نے اسے کندھے سے پکڑتے اٹھانا چاہا۔

"بھائی ی اگر وہ نہ اٹھی تو میں کبھی اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو پاؤں گا۔ وہ میری رگوں میں دوڑتا احساس ہے۔ جو ہے تو میرا دل چل رہا ہے نہ رہا تو میرا جسم خاک کا ڈھیر ہونے میں وقت نہیں لگائے گا۔" انس نے سر سجدے سے اٹھاتے آنسوؤں سے سسکتی آواز میں کرب سے سرگوشی کی۔ احتشام اس کے قریب زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔

"تصور کرو آج طلوع ہونے والی سنہری صبح کا اجالا وہ بھی محسوس کرے گی۔ وہ اٹھے گی۔ تمھارا اللہ سے گمان اس کی زندگی لوٹا لائے گا۔" احتشام کے بازو سے لگا وہ بھیگی پلکیں اٹھائے تکلیف سے بولا۔

"اسے زندہ ہونا پڑے گا۔ اللہ ہمیں رسوا نہیں ہونے دے گا۔ میرا تصور بہت پر یقین ہے۔ میری دعا اتنی شدت سے ہو گی کہ مکتوب کا لکھا بدلے گا۔ اللہ نے مجھے دعا کا ہتھیار دیا ہے اور اس کے لیے میرا اللہ سے گمان ہے وہ اٹھے گی اور پھر کبھی اسے گرنے نہیں دوں گا۔" انس نے تیزی سے آنکھیں ہتھیلوں سے ملتے قدم اٹھائے اسے جلد از جلد لباس تبدیل کر کے پوری تیاری کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرنی تھی۔ وہ اللہ کی یاد لیے وہاں سے اٹھا تھا۔ تو اللہ کیسے اس کی فریاد رد کر دیتا۔

عمران نیازی کی ذات سناٹوں میں زد میں تھی۔ بستر مرگ پر زندگی اور موت کی جنگ لڑتی لڑکی انکے وجود کا حصہ تھی۔ جسے کھونے کا انہوں نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میری بیٹی، میری اولاد، میرا جگر اشوع عمران نیازی جسے میں نے کبھی باپ کی محبت نہیں دی لیکن اس کے بن میری کائی نات ادھوری ہے۔" باپ کی محبت نصیب بھی تب ہوئی ی جب زندگی ہی روٹھ گ ئی ی۔ کیا باپ کی موجودگی سے تحفظ سے بھر کر بھی کوئی ی اطمینان بھری گھڑی انسان نے جی ہوں گی؟ کیا باپ کی شفقت جیسا میٹھا احساس بھی کائی نات میں کہی اور پایا؟ باپ بن زندگی کے میلے ویران، مکان اجاڑ اور زندگی ناہموار ہے۔ جب باپ روٹھ جائے تو زندگی جینا کہاں گوارا ہے؟

اشوع کے بستر سے سوالات کی پوچھاڑ تھی جو ان کا دل آڑی کی طرح چیرتے جاتے تھے۔

"اتنے پتھر دل نہ بنو کہ تمھارا اپنا گوشہ تم سے بے گانہ ہو جائے۔" التمش نے کھوئے انداز کو بھانپتے ہوئے بات کرنا چاہی۔ وہ ایک مرتبہ بھی اشوع کے کمرے میں نہیں گ ئی ے تھے اور یہی چیز سب کو ہلا کر رکھ گ ئی ی تھی۔

کیا باپ ضرورتیں پوری کرنی والی مشین ہے۔۔۔ جو احساس سے بالاتر بس اولاد کی غلطیوں پر اسے ڈانٹتا اور سختی کرتا ہے۔ جس کے لیے اولاد کے جذبات و پسند ناپسند کی کوئی ی اہمیت نہیں؟ کیا آپ نے باپ کو ایک ایسی ہستی سمجھ لیا ہے جس سے آپ زمانے بھر میں سب سے زیادہ تنگ ہیں؟ اے اولاد کبھی باپ کی اہمیت اپنی زندگی میں جاننا چاہو تو اس کے ساتھ گھل مل کر بیٹھنا۔۔۔ اسے سمجھو، جانو اور سیکھو وہ گن جو کسی جماعت میں تمھیں نہیں سیکھائے جائیں گے۔ باپ وہ واحد شخصیت ہے جو تمھیں اپنی جان مار کر خود سے زیادہ آگے جاتا دیکھنا چاہتا ہے۔ جو خود زمانے کا سرد گرم سہتا ہے اور اولاد کو ٹھنڈی چھاؤں مہیا کرتا ہے۔ اولاد کبھی جان ہی نہیں پاتی باپ کا وہ سمان جو قدرت نے اسے عطا کیا ہے۔ باپ ایک ایسی چٹان ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے ہر دکھ تکلیف برداشت کرتے افف نہ کرے لیکن اولاد کا غم اس کے وجود کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔

"میں خود میں ہمت نہیں رکھتا اس کا سامنا کرنے کی؟ وہ کیا سوچے گی ابو اس کا غم بھی نہیں لینا چاہتے؟" لہجے میں گہرا کرب چھپا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

مجاہدین نے ایک قیدی کو گرفتار کر کے مسجد نبوی کی دیوار سے باندھ دیا۔ اور یہ سوچا کہ نبی کریم ﷺ قیدی کے متعلق جو فیصلہ فرمائی ینگے اس پر عمل کیا جائی یگا۔

نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور دیکھا کہ ثمامہ بن اثال مسجد نبوی کے ستون سے بندھا ہوا ہے۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا گمان کرتے ہو کہ تم نے کسے گرفتار کیا ہے۔

سب بیک وقت کہا کہ "یارسول اللہ! ہمیں تو علم نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو ثمامہ بن اثال ہیں۔ اب انکے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ گھر میں جو کھانا ہو وہ ثمامہ بن اثال کے لیے بھیج دیا جائے۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میری اونٹنی کا

دودھ صبح شام اسے پلایا جائے۔

آپ ﷺ کے حکم کی فوراً تعمیل کی گ ئی ی۔ پھر نبی کریم ﷺ ثمامہ بن اثال کی جانب متوجہ ہوئے۔ تا کہ اسے اسلام کی دعوت دے سکیں۔

آپ ﷺ نے بڑے ہی مشفقانہ انداز میں دریافت کیا۔ ثمامہ کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا بہتر ہے۔ اگر آپ ﷺ مجھے قتل کرینگے تو یقیناً آپ ﷺ ایک ایسے شخص کو قتل کرینگے جس نے آپ ﷺ کے اصحاب کو قتل کیا ہے۔ اگر معاف کر دیں تو ایک قدر دان پر مہربانی ہو گی۔ اور اگر مال چاہے تو اس قدر آپ ﷺ فرمائے تو حاضر خدمت پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گ ئی ے اور انہیں دو دن تک اسی حالت میں رہنے دیا۔ لیکن کھانا پینا اور دودھ باقاعدگی سے فراہم ہوتا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ ثمامہ کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا بات تو وہی ہے جو پہلے عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ ﷺ معاف کر دیں تو ایک قدر دان پر مہربانی فرمائی ینگے۔ اور

WWW.NOVELSHUB.PK

اگر قتل کر دیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کرینگے جس نے آپ ﷺ کے ساتھیوں کا خون بہایا ہے۔ اور اگر مال چاہے تو آپ ﷺ کی منشا کے مطابق مال آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

وہ عرب سرداروں میں سے تھا جو ایمان نہیں لائے تھے اور اسے اپنی طاقت اور مال کا غرور تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے اب بھی اسی حالت میں رہنے دیا اور آپ ﷺ تیسرے دن تشریف لائے۔ "التمش نیازی مدھم آواز میں مزید کہہ رہے تھے۔

اور دریافت کیا کہ اب تمہاری کیا رائے ہے؟

انہوں نے کا کہ میری رائے تو وہی ہے جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ کہ اگر آپ معاف کر دیں تو ایک مہربان پر احسان کرینگے اور اگر قتل کر دیں تو یقیناً ایک ایسے شخص کو قتل کرینگے جس کی گردن پر خون ہے۔ اور اگر مال تو آپ ﷺ منشا کے مطابق حاضر خدمت کر دیا جائی یگا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انکو آزاد کر دیا جائے۔ جب ثمامہ آزاد ہونے کے بعد مسجد نبوی کی جانب چل دی ئے تو مدینہ منورہ کی جانب بقیع کے نزدیک ایک نخلستان تھا۔ وہاں ایک مقام پر پانی بھی جمع تھا۔

اپنی اونٹنی کو وہاں بیٹھا کر خوب اچھی طرح غسل کیا۔ اور واپس مسجد نبوی آکر سب لوگوں کے سامنے باآواز بلند کہا۔ "اشھد لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ۔ "میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی ی معبود حقیقی نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"

اور پھر کہا کہ "میرے پیارے محمد ﷺ اللہ کی قسم! اسلام قبول کرنے سے پہلے روئے زمین پر مجھے آپ ﷺ کے چہرے سے برا کوئی ی چہرہ نہ لگتا تھا۔ لیکن آج میرے لیے تمام چہروں سے زیادہ محبوب آپ ﷺ کا چہرہ ہے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"اللہ کی قسم آپ ﷺ کا یہ شہر تمام شہروں سے برا معلوم ہوا تھا۔ لیکن اب یہ مجھے تمام شہروں سے زیادہ محبوب دکھائی دیتا ہے۔"

پھر اس کے بعد درد بھرے لہجے میں عرض کیا کہ یارسول ﷺ مجھے بے انتہا افسوس ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے صحابہ کا بے دریغ خون بہایا ہے۔ بھلا میرے اس جرم کا مداوا کیسے ہو گا۔

یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ثمامہ آپ گھبرائیں نہیں اسلام پہلے سب گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور آپ ﷺ انہیں خیر و برکت کی بشارت دی۔ اللہ رب العزت نے اسلام قبول کرنے کی بدولت انکے نصیب میں لکھ دی تھی۔

التمش نیازی واقعہ اس وقت کیونکر سنا رہے تھے عمران نیازی بخوبی سمجھ رہے تھے۔

"لہجے کی نرمی انسان کی شخصیت کو مثبت سانچے میں ڈھالتی ہے۔ تمہاری اپنائیت کے لیے وہ بچی ساری عمر ترستی رہی اور بلآخر اس چاہت کے چشمشے سے جب محبت نہ پھوٹی تو وہ اپنا سر پٹختی خود کب پتھر ہو گی وہ بھی نہیں جانتی۔ تمھارے زہریلے لہجے نے اپنی ہی اولاد کی زندگی بنجر کر دی۔ ساری عمر معاشرے میں اپنا فرزند نہ ہونے کی وجہ سے تم نے اپنا وجود شرمندگی کے دلدل میں ڈوبائے رکھا اور اپنی بیٹی کو اسے دلدل میں گھٹی سانسیں بھرنے کی سزا بھی دیتے گئی ے۔ اب وہ گھٹ کر کیا۔ سانس ہی نہیں لینا چاہتی۔" التمش نیازی کا دکھایا آئینہ عمران نیازی کو زلزلے کی زد میں لے آیا۔

"لہجے کی نرمی معاملات سلجاتی ہے۔ اپنے پیارے ہونے لگتے ہیں۔ انکے افعال قبول کر کے انھیں راہ دیکھائی ی جاتی ہے۔ اصلاح میٹھے الفاظ میں کی جائے تو اپنا اثر قائم کرتی ہے۔ وگرنہ پتھر سے سر پھوڑنے کا کوئی ی فائدہ نہیں ہوتا۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

عمران نیازی بھائی ی کی باتیں سمجھ رہے تھے۔ انکے لہجے کی نرمی اور اپنائیت کے احساس کو ترستی بیٹی کو چاہت سے قبول کرنے میں انھیں وقت لگنا تھا۔ لیکن کیا انکا تصور جانتا تھا قسمت انھیں یہ مہلت دینے بھی والی تھی یا نہیں؟

--*-*-*-*-*-*-*-*

تصور راستہ دکھاتا ہے۔ معجزوں کا۔۔۔ کامل یقین سے اللہ کا گمان اتنا مضبوط تصور ہے کہ ڈیمنشنز خود بخود بننے لگتی ہیں۔ پھر تصور کو حقیقت بنانے کے لیے پوری کائی نات کی طاقتیں جت جاتی ہیں۔ اور وہ کام ہو کر رہتا ہے۔ وقت کی قید سے آزاد تصور زندگی کو رسوا نہیں ہونے دیتا۔ کام بن جاتا ہے، چیزیں سیٹل ہو جاتی ہیں اور منزل مقدر بن جاتی ہے۔

انس نے آنکھیں بند کرتے بہار کی تازگی لیے مہکتے وجود کو اپنے ہمراہ کھڑے پایا تھا۔

آنکھیں کھولتے اس نے خود کے اداس دل میں اطمینان اترتا محسوس ہوا تھا۔

وہ فجر پڑھ کر کئی دیر مسجد میں آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو سجدے میں جھکائے دعا کرتا رہا تھا۔

محبت دے رونے تے ہاسے نے وکھرے

محبت دے جھڑکاں دلاسے نے وکھرے

محبت نے کڈھیاں نے دودھ دیاں نہراں

محبت نی منگدی کسی دیاں خیراں

محبت دی سب توں اے وکھری کہانڑی

WWW.NOVELSHUB.PK

نہ سکھی راجہ، نہ سکھی رانی

محبت نے جنے وی گائے ترانے

ایہہ جس تن نوں لگدی اے او تن جانڑے

--*-*-*-*-*-*-*-*

عمران نیازی فجر کے بعد ہسپتال کے انہتائی نگہداشت وارڈ میں رکھے بینچ پر بیٹھے تسبیح پڑھتے رو دیے۔

"عمران حوصلہ کرو بچی کو ان شاءاللہ ہوش آجائے گا۔ وہ کیا کہے گی جب اپنے باپ کو ایسے روتا دیکھے گ۔" التمش نے بھائی کو دلاسہ دیتے انکا ہاتھ دبایا۔

محبت کا چشمہ سے پہلی بوند ٹپکی تھی۔ ابھی اسے رواں ہونے میں مہلت چاہیے تھی۔ وہ لمحہ بہ لمحہ گھٹتی ہی جارہی تھی۔

"بھائی وہ کچھ کہتی ہی تو نہیں تھی۔ اس کی ماں کو ہمیشہ شکایت رہتی تھی کہ وہ بہت تیکھا بولتی ہے لیکن میں باپ ہوں مجھے معلوم ہے وہ کبھی دل سے بولی ہی نہیں۔ بجب بھی کچھ کہا بہت ناپ تول کر۔ مجھے ساری عمر لگتا رہا انعمتہ کے بعد اشوع کی پیدائی ش آزمائش بن گ ئی ی ہے لیکن اصل آزمائش تو اب آئی ی ہے۔" انکی ہچکی بندھ گ ئی ی۔ التمش نے کندھے سے اپنے ساتھ لگاتے حوصلہ دیا۔

"آج میں چاہتا ہوں وہ کچھ بولے۔ شکایت کرے۔ چڑتی جائے لیکن خاموش نہ ہو۔ لیکن وہ تو روٹھ گ ئی ی ہے۔ مجھ سے ہم سے یا شاید خود سے بھی۔" عمران نیازی نے کہتے کمرے کے دروازے کی طرف آس سے دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"وہ اٹھ جائے گی بابا۔ آپکی بیٹی بہت بہادر ہے۔ وہ آرام کر رہی ہے۔ بس تھوڑی دیر میں اٹھ کر کہے گی آپی میں تو سو سو کر تھک گ ئی ی ہوں۔ اب گھر چلتے ہیں۔" انعمتہ جو انکے پیروں کے نزدیک گھٹنوں کے بل بیٹھ گ ئی ی تھی۔ انکے ہاتھ تھام کر مضبوط لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"میر اتصور کہتا ہے وہ اٹھے گی مجھ سے ناراض ہو گی۔ میں سنوں گا اس کی ہر وہ بات جو وہ مجھے کبھی کہہ نہ سکی۔ جن کے لیے وہ بچپن میں مجھے ترستی آنکھوں سے دیکھتی کب میں مصروفیت میں سے وقت نکال کر اسے گود میں بیٹھا کر اس کی باتیں سنو جیسے میں بچپن.ں س تمھاری سنا کرتا تھا۔"

عمران نیازی کا دل بھاری ہوتا جارہا تھا۔ انعمتہ نے کرب سے انکے آنسوؤں پونچھے۔ وہ دوبارہ آنکھیں بند کیے تسبیح کرنے لگے۔ انعمتہ اشوع کو دیکھنے کمرے میں چلی گ ئی ی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*

اس کا دماغ مختلف سانچوں میں بٹا ہوا تھا۔ اندھیروں میں ڈوبے ذہن نے اپنی موت کی تصدیق کرنی چاہی۔ تو کیا اس کی روح کے عالم برزخ کا سفر شروع ہونے والا تھا۔ اس کی یاداشت میں محفوظ عالم برزخ کی تفصیل ابھری۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری صحابی کے جنازہ میں شرکت کے لئے نکلے تدفین میت سے پہلے ہم قبرستان پہنچ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے ارد گرد اس طرح کمال ادب سے بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جسے سے آپ زمین کرید رہے تھے تین مرتبہ آپ نے اپنی نظر زمین و آسمان کی طرف اٹھائی اور پست کیا پھر فرمایا۔ اے لوگو عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ کہا پھر آپ نے یہ دعا پڑھی ﴿الھم انی اعوزبک من عذاب القبر﴾ اے اللہ عذاب قبر سے میں تیری پناہ

WWW.NOVELSHUB.PK

چاہتا ہوں اس دعا کو بھی آپ نے تین مرتبہ دہریا پھر آپ نے فرمایا۔ جب بندہ مومن کا دنیا سے رخصتی اور عالم آخرت کی طرف کوچ کرنے کا وقت ہوتا ہے تو اس کے پاس انتہائی خوب رو مثل آفتاب روشن چہرے والے فرشتے آتے ہیں ان کے ہمراہ جنت کا کفن اور خوشبو ہوتی ہے اور میت کے قریب تا حد نظر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت علیہ اسلام آتے ہیں اور مومن کے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں اے پاکیزہ روح اور دوسری روایت میں ہے اے مطمئن روح اپنے رب کی مغفرت اور اس کی رضا کی طرف چل آپ نے فرمایا پھر یہ روح جسم سے ایسے نکلتی ہے جیسے مشکیزے کے منہ سے پانی ٹپکتا ہے ﴿یعنی بآسانی نکلتی ہے﴾ اس روح کو ملک الموت اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ مومن کی روح جب اپنے جسم سے جدا ہوتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان اور آسمان میں تمام فرشتے اس کے لئے مغفرت کرتے ہیں آسمان کے تمام دروازوں کو اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور تمام دروازوں پر حاضر ملائکہ اپنی طرف سے اس کی آمد کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جونہی ملک الموت روح قبض کر کے اپنے ہاتھوں میں لیتے ہیں پلک جھپکنے سے پہلے میت کے قریب موجود فرشتے اسے ان سے لے لیتے ہیں اور ساتھ لائے ہوئے کفن میں اسے رکھ لیتے ہیں قبض روح کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ہمارے فرشتے اس کی جان لے لیتے ہیں اور ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں کرتے ﴿سورہ الانعام آیت ٦١﴾ اس پاکیزہ روح سے روئے زمین پر موجود مشک کی سب سے بہترین خوشبو پھوٹتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے اس روح کو لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں فرشتوں کی جس جماعت سے ان کا گزر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں اس قدر پاکیزہ روح کس کی ہے؟ ہمراہ فرشتے جواب میں بہترین سے بہترین نام اور ولدیت بتاتے ہیں جس سے دنیا میں اسے پکارا جاتا تھا غرض یہ فرشتے اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں دروازہ فوراً کھول دیا جاتا ہے ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کے ہمراہ ﴿اس کی دل جوئی کے لئے﴾ اگلے آسمان تک جاتے ہیں تا کہ ساتویں آسمان تک اس کی رسائی ہو جاتی ہے اس وقت حکم الہیٰ ہوتا ہے۔ میرے بندے کے نامہ اعمال کو علیین ﴿جنت میں ایک بلند و بالا مقام﴾ میں لکھ دو ﴿علیین کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے﴾ اور آپ کیا جانیں بلند پایہ لوگوں کا

WWW.NOVELSHUB.PK

دفتر کیا ہے وہ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی جس کے پاس مقرب ﴿فرشتے﴾ حاضر رہتے ہیں ﴿سورہ المطففین آیت ۱۹۔۲۱﴾

تو اس کے نامہ اعمال کا اندراج علیین میں کر دیا جاتا ہے پھر ارشاد الہیٰ ہوتا ہے۔ اس روح کو زمین پر واپس کر دو اس لئے کہ ہمارا ان سے وعدہ ہے کہ ہم نے انہیں اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں ہم انہیں لوٹائیں گے پھر اسی سے ہم انہیں دوبارہ نکالیں گے پھر روح اس کے جسم میں واپس کر دی جاتی ہے۔ تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے پھر اس کے پاس دو سخت ڈانٹ والے فرشتے آتے ہیں جو سے ڈانٹتے اور بٹھاتے ہیں اور سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ مومن بندہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر سوال کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر اس سے وہ دونوں فرشتے سوال کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جنہیں تم میں بھیجا گیا تھا؟ تو وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ کے رسول ہیں فرشتے اس سے کہتے ہیں

تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے میں نے قرآن مجید کو پڑھا اس پر ایمان لایا اس کی تصدیق کی پھر فرشتہ اس سے کہے گا تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرے نبی کون ہیں؟ یہ مومن پر پیش ہونے والی آخری آزمائش ہو گی اور یہی مطلب اس آیت کریمہ کا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے انہیں اللہ تعالیٰ قول ثابت ﴿کلمہ طیبہ﴾ سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت رکھے گا۔ ﴿سورہ ابرہیم آیت ۲۷﴾

وہ جواب دے گا میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس وقت آسمان سے ندا آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بستر لگا دو اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے ﴿قبر میں﴾ جنت کا ایک دروازہ کھول دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھلتے ہی جنت کی خوشبو اور اس کی تر و تازہ ہوائیں اس کے پاس آنے لگتی ہیں اس کی قبر تا حد نظر کشادہ ہو جاتی ہے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اس کے پاس ایک خوبصورت خوش پوشاک خوشبو سے بسا ہوا شخص نمودار ہوتا ہے اور کہتا ہے تمہیں اس چیز کی بشارت ہو جس سے تم خوش ہو جاوگے تمہیں اللہ کی رضا اور لازوال نعمت والی جنت مبارک ہو یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا مردہ کہے گا اللہ آپ کو بھی اچھی بشارت دے آپ کون ہیں؟ آپ کا چہرہ ہی مسرت کا پیغام دیتا ہے وہ خوش پوشاک آدمی کہے گا میں تیرا نیک عمل ہوں قسم ہے اللہ کی ہمیشہ ہم نے آپ کو اللہ کی اطاعت میں جلدی کرنے والا اور اس کی نافرمانی میں سست پایا ہے جس کا اللہ نے تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمایا ہے پھر اس کے سامنے جنت و جہنم کا ایک دروازہ کھولا جائے گا﴿جہنم کی طرف اشارہ کرے ہوئے﴾ اگر تم اللہ کی نافرمانی کرتے تو یہ تمہارا ٹھکانہ ہوتا جس کے عوض اللہ نے تمہیں یہ﴿جنت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے﴾ عطا فرمایا ہے جب وہ جنت اور اس کی نعمتوں کو دیکھے گا تو کہے گا اے رب قیامت جلدی قائم کرتا کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال و متاع سے جاملوں اس سے کہا جائے گا ابھی ٹھہرو جا کے آرام کرو﴿تاکہ قیامت قائم ہو جائے﴾

یہ مومن روح کا عالم برزخ کا سفر ہے جسے اللہ رب العالمین کی مکمل حفاظت اور نگہداشت حاصل ہوتا ہے تاکہ خوشی بخوشی اپنے رب اور معبود تک وہ پہنچ جائے جس کی دنیا میں اس نے معرفت حاصل کی اور عبادت کی۔

اس کا سارا وجود سناٹوں کی زد میں تھا اس کا وجود سراپا سوال بنا ہوا تھا۔ کیا ساری عمر اپنے رب سے ملاقات کی تیاری کی تھی؟ کیا وہ خود کو اتنا پاک محسوس کرتی تھی کہ یہ سفر بغیر خوف وڈر کے طے کر پاتی۔ اس کی چٹختے اعصاب پر موت اور زندگی کے درمیان کی تلخ حقیقت واضح ہوئی ی۔ نہ فرشتے اس تک آئے نہ زندگی کی روشنیوں کا سامنا کرنے کی امید دیکھائی ی دے رہی تھی۔ وہ یونہی ہسپتال کے بستر پر بے سدھ لیٹی ہوئی ی تھی کہ اچانک اس کے بے جان ہوتے وجود میں احساس کا کرنٹ جاگا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ایسے پریشان کبھی نہیں ہوئے۔ کیا میں مر چکی ہوں جو وہ اتنا برا منہ بنا کر میرے بستر کے نزدیک کھڑے ہیں۔" اشوع نے ماؤف دماغ پر زور ڈالا۔

"تم تکلیف میں ہو میں جانتا ہوں۔ مجھ پر شفا بننا واجب آتا ہے۔" انس نے تصور میں اس کا ہاتھ تھاما۔

"میرا جسم اسے محسوس نہیں کر رہا؟ کیا میں بے جان ہو چکی ہوں۔" اس نے پکارنا چاہا لیکن لب بند رہے۔

"میری روح کی ساتھی۔ میرے تصور میں بس تم نہ ہو تو سب ہوتا ہے بس میں نامکمل ہوتا ہوں۔" انس نے اس کا ہاتھ پکڑے اپنے دل پر رکھا۔

"یہ سب کیا ہے۔ مجھے اٹھاؤ۔" اشوع کے جسم میں کرنٹ کی مانند احساس دوڑا تھا۔

"تم کہتی تھی میں خوش قسمت ہوں۔ تبھی ہنستا رہتا ہوں لیکن دیکھو میں کتنا بد قسمت بن بیٹھا تمھارے بغیر مسکرایا بھی نہیں جاتا۔" انس اس کا اپنے دل پر رکھا ہاتھ سہلا رہا تھا۔ وہ ساری دنیا کو فراموش کیے بس اس سے باتیں کر رہا تھا جو بولتی ہی نہیں تھی۔

محبت نے ہیر اں نوں زہر اں پلائیاں

محبت دی نگری چوں گیاں نہ آئیاں

محبت دے اجڑے کدی وی نہیں وسدے

محبت دے روندے کدی وی نہیں ہنسدے

محبت نے مہینوال نوں آزمایا

WWW.NOVELSHUB.PK

محبت نہ ویکھے اپنڑا پرایا

محبت دے بدلن کدی نہ زمانے

ایہہ جس تن نوں لگدی اے اوتن جانڑے

"جو بولتے جا رہے ہو سب سن سکتی ہوں۔ لیکن پکار نہیں سکتی۔ ہمت نہیں تم تک رسائی میں بہت دشواری ہے۔ میری ذات مزید نہیں برداشت کر سکتی۔" اس کا احساس ہاتھ کی انگلوں سے منتقل ہوتا خون میں گردش کرنے لگا تھا۔

"مرے ہوؤں کے ساتھ مرا نہیں جاتا لیکن یہ میرے ساتھ کیوں مرنے چلے ہیں۔" اشوع کا ذہن الجھا۔ اب اس کے قریب مانوس احساس جاگا۔ انعمتہ نے اس کا پکڑا ہوا بے جان ہاتھ لبوں سے لگاتے اللہ شفا دے۔ کہتے بند آنکھوں سے دعا کی تھی۔

اور اشوع کا تاریک ہوتا ذہن روشنیوں سے الجھتا واپس اجالے کی طرف آنے لگا۔

احساس کے چکر میں ساری کائنات کا نظام دوڑتا ہے۔ چاہے جانا، اہم ہونے کا تصور محسوس کرنا دنیا کا سب سے قیمتی احساس ہے۔

دلفریب، خوبصورت اور دل سوز۔

احساس کا مرہم کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ یہ روح کو نکھارتا ہے۔ جس کے تصور سے جسم مہکنے لگتا ہے۔ روح سرشار ہوتی ہے تو رونقیں جلوہ افروز ہوتی ہیں۔

--*-*-*-*-*

WWW.NOVELSHUB.PK

اضرار نے اسے آکر اشوع کے ہوش میں آنے کی خبر دی تھی۔ وہ کتنی دیر اپنی سماعت پر یقین نہیں کر سکا۔ پھر ایک مرتبہ شکرانے کا سجدہ کرتا وہ احتشام اضرار کے ساتھ اس کے کمرے تک بھاگتا ہوا آیا تھا۔ انعمتہ کمرے کے دروازہ کے قریب روتے ہوئے اندر جانے کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔ انس نے آگے بڑھ کر اسے خود سے لگایا۔

"بس تھوڑی دیر ڈاکٹر اس کی جانچ کر لے پھر میمنی نے جتنا ہمارا آنسوؤں کا اسٹاک ختم کروایا ہے اس کی مل کر پٹائی کرے گیں۔" اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔ انعمتہ کے لب چاہ کر بھی مسکراہٹ میں نہ ڈھلے۔ لیکن اس کی آنکھیں مسکرا دیں۔

--*-*-*-*

اشوع کو گھر آئے ایک پہر بیت چکا تھا۔ وہ آنکھیں بند کیے بستر پر لیٹی تھی۔ دواؤں کے زیر اثر اس کا جسم نیم بے ہوش تھا۔ ابھی آنکھیں کھولنے اس کی نظر کمرے میں داخل ہوتے انس پر پڑی۔

اس شخص کی آمد سے ناموس تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔ ایسے ہی کئی مناظر میں آنکھیں بند کرتے آخری چہرہ اسی کا دیکھا اور حالت ہوش میں آتے بھی سب سے پہلے اسی کا دیدار ہوا۔" اشوع محض سوچ سکی۔ انس بیڈ کی پائی نتی کے قریب ٹھہر کر اس کے نڈھال چہرے کو دیکھتا پیمائش کرنے لگا۔

اتنی تکلیف اشوع کے ذاتی زخموں نے اسے پہنچائی ہو گی جتنی انس نے اپنے سینے میں ہوتی محسوس کی۔ جواب میں پیمائش نہ کر پانے پر اسے پکار بیٹھا۔

"اشوع کیسا فیل کر رہی ہو؟" اس کے لہجے میں اپنائیت، خیال اور تکلیف کو اشوع نیازی نیم بے ہوشی میں بھی محسوس کر سکتی تھی۔

"فائی ین۔" اس نے زیرے لب کہتے آنکھیں جھپکائی ی۔ اس نے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ لانے کی کوشش کی لیکن یہ کوشش اپنی موت آپ مرئی ی جب جبڑے ہلانے پر اس کے منہ سے کراہ نکلی۔

"تمھاراوجود اتنابے مول نہیں ہے جو تم موت کی آغوش میں لیٹی کسی اپنے کو اپنا آپ پکارتی نہ سنو۔ تمھیں کیا لگتاہے موت آنے سے سارے مس ئی لے حل ہو جاتے ہیں؟ نہیں!" وہ اضطرابی انداز میں کمرے میں ٹہلتا کہہ رہا تھا۔

"تمھاری زندگی کی بقا کی امید لگائے کوئی ی وجود مرتا کبھی زندہ ہوتا، کبھی نیم مردہ حالت میں جھلستا رہا۔ اور تم بے پرواہ بنی موت سے آنکھ مچولی کھیلتی زندگی سے ہار جانا چاہتی ہو۔"

اشوع کی آنکھوں سے آنسوؤں مسلسل گالوں سے بہتے اس کے سر تلے پڑے تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔

"میں۔۔۔ میں مرنا نہیں چاہتی تھی۔" وہ بامشکل کہہ پائی ی۔

"جینا بھی تو نہیں چاہتی تھی۔" وہ انگاڑہ ہوتی آنکھیں بند کر کے کھولتا مسلسل اپنا غصہ دبانے کی کوشش میں تھا۔ دروازے میں کھڑی انعمتہ کی آنسوؤں بھری آنکھیں تکلیف سے بستر پر لیٹی بہن کو بڑی آس سے تک رہی تھیں۔

"جینے کی وجہ باقی نہیں رہی تھی۔" اس نے زور سے آنکھیں جھپک کر کھولتے اعتراف کیا تھا۔ درد ہوا تھا لیکن یہ کرب جسم سے زیادہ روح نے محسوس کیا تھا۔

"جب تک سانسیں ہیں جینا تمھارا فرض ہے۔ تمھیں ان عارضی تکلیفوں پر اپنی زندگی کا بائی یکاٹ کرنے کی اجازت نہیں۔ تمھیں اپنے وجود کی بیساکھی نہیں اپنا ساتھ مہیا کرنا چاہتا تھا۔ اور اب سے میری ذمہ داری تمھیں زندہ رکھنا اور جینا تمھارا فعل زرہ سی ہمت تمھیں ان جھمیلوں سے نکال لے گی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

It's all temporary, get up and face it

".and let go all of this mess. Be brave

وہ شخص کیسی پیمائی ش کر رہا تھا جس سے اس کی کبھی بنی نہیں۔ ساری عمر کیا بننی تھی۔

"آپ زندگی بھر کا بندھ باندھنے کی بات کر رہے ہیں۔ لیکن میں جانتی ہوں یہ شادی ان مسائی ل کا حل نہیں۔ اور عارضی آس اور جھوٹی تسلیاں انسان کے وجود کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہیں۔" وہ اب کہ غصے سے جان چھڑانے والے انداز میں گویا ہوئی ی۔

"خوش فہمیاں دھوکے میں ڈالتی ہیں اگرچہ غلط فہمیاں دھوکے سے زندگی کی حقیقت چرا لیتی ہیں۔"

"سب ہمیشہ یہی کرتے ہیں۔ اپنی مرضی مجھ پر لاگو کرنے کی خواہش جس نے مجھے چابی سے چلنے والی گڑیا بنا دیا۔ یہ چابی ختم ہوئی ی وہ میرا وجود کرچی کرچی ہو گیا۔" وہ چھنگاڑتی ہوئی ی بولی تھی اگرچہ ایسا کرتے اس کی رنگت سرخ پڑتی جا رہی تھی۔

"تم کانچ کی گڑیا نہیں۔ جیت جاگتی انسان ہو۔ تمھارے جذبات، احساسات اور خود اعتمادی سب سے اول ہے۔ اگر تم اپنا وقار ان رشتوں کے ناطے کھوتی گ ئی ی تو جی لی تم نے زندگی اور ہو گیا تمھارا مقصد حیات سب خیر آباد!" وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔

"تو کیا کروں، ان لوگوں کو اپنی عزت کا جنازہ نکالنے دوں۔ بیٹی تایا کی بھاگی اور نکاح میرا زبردستی پڑھوانے لگے ہیں۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"کوئی زبردستی نہیں کرے گا۔ تمھاری رضامندی کے بغیر کوئی معاملہ طے نہیں ہو گا۔" انس نے اسے وہ مان بخشا تھا۔ جسے محسوس کرنے سے وہ ساری عمر محروم رہی تھی۔

"میں خود میں اتنا حوصلہ نہیں رکھتی کہ آپ سے منسلک ہو جاؤں۔ مجھ میں اب مزید لڑنے جھگڑنے ضبط کرنے اور طنز اپنی ذات کی دھجیاں بکھرتے دیکھنے کی سکت باقی نہیں رہی۔" اس نے آہستگی سے اعتراف کیا تھا۔ وہ اس حسد پرستی کا شکار ہوتی تھک چکی تھی۔ آخر وہ بھی انسان تھی۔ کتنا برداشت کرتی۔

"ایک موقع دو۔ ان تمام محرومیوں اور کمزویوں کو تمھاری طاقت میں ڈھال دوں گا۔ انس نے فریاد کی۔

"یہ من اب راضی نہیں ہوتا۔" وہ بے چارگی سے بولی۔

کون ہے طالب خوان سے اس کے ملا نہ ہوئے اسے نصیب

کیوں نہ شفا دلدار آسے ہو جس کا ایسا ہوئے طبیب

پنجابی میں کہتے ہیں کہ۔ "جس تن نوں لگدی اے اوتن جانڑے۔" انس نے نیچلا لب دبا کر کہا۔ "دل لگی سے زیادہ دلی لگن دل سرشار اور انسان کو معتبر کر سکتی ہے۔" انس نے آسودگی سے کہتے کھڑکی کے پردے ہٹاتا اسکی مڑا۔ "یاد ہے، اشوع؟" انس کی آواز نرم مگر گہری تھی۔ "ہم نے ایک دوسرے کے جینی ہونے کا وعدہ کیا تھا؟ اور تم نے مجھ سے کہا تھا، انس، جب تم کچھ مانگو، تو کہنا۔ آج میں تم سے کچھ مانگ رہا ہوں۔" وہ چند قدم بڑھا، اشوع کے قریب آیا، اور جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"اشوع، میں تمہیں ہارنے نہیں دوں گا۔ میں تمہیں زندگی کی ہر جنگ میں جیتتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور اس لیے، میں تم سے نکاح مانگتا ہوں۔ کیا تم میرے ساتھ زندگی کی ہر جنگ لڑو گی؟ میرے ساتھ جیتو گی؟"

روشنی چھن کر آتی کمرے میں چھاتی افسردگی کو دور کرنے لگی تھی۔ دور کہیں ظہر کی اذان ہونے لگی تھی۔ دل کے معاملات میں جلد بازی اچھی نہیں ہوتی۔" اس نے کبھی خوش فہمیاں پالی ہی نہیں تھیں۔

"تم ایک مرتبہ مکمل رضامندی سے مجھ پر بھروسہ کر کے نکاح قبول کر لو۔ تمھارے وجود پر کوئی ی دھبہ نہیں لگنے دوں گا۔ یہ میرا خود سے اور تم سے وعدہ ہے۔" اس نے سینے پر ہاتھ رکھتے اشوع سے زیادہ خود کو یاد دہانی کروائی ی۔

نیم تاریک کمرے میں داخل ہوتی روشنی کے درمیان وہ کھڑا تھا۔ اس کے وجود سے بندھ بننے سے روشنی اس تک حائل ہو رہی تھی۔ اشوع کے وجدان نے مثبت پیش گوئی ی کی۔ اس نے اپنا سر ہاں میں ہلتے محسوس کرتے انس کو کھڑکی سے آگے بڑھتے دیکھا۔ روشنیوں کا ایک سیلاب تھا جو اس کے پاس ہر سمت پھیلتا چلا گیا۔ کمرے میں داخل ہوتی انعمتہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی ی انس اور اشوع کی خوشیوں کی دعائیں کر رہی تھی۔

محبت ایک شگفتہ احساس ہے جسے چھولے اسے صندل کر دے۔ جس سے بچھڑ جائے اسے تباہ کر کے رکھ دے اور جس کا ہو جائے اسے جینا سیکھا دے۔

--*-*-*-*

لاہور جو محبت کا شہر ہے۔

گلشنوں کا جو آشیانہ ہے۔

افسانے جہاں جنم لیتے ہیں۔

ایسا شہر لازوال جس میں

WWW.NOVELSHUB.PK

محبتیں سانس بھرتی ہیں۔

جس میں بسنے والے اپنی خوابوں کی سرزمین مہکاتے بلندیوں کو چھوتے جاتے ہیں۔

اسی خوابوں کے شہر میں ایک خواب انس نیازی کے دل کے گلشن میں آبسا تھا جس ک تعبیر اس کے روبرو آکھڑی ہوئی ی تھی۔

کامدار سفید فراک میں ملبوس گلابی گوٹے والا دوپٹہ سر پر ٹکائے، قیمتی نگینوں سے سجا جھومر ماتھے پر لگائے، سرخ چنری جس پر انس کی دلہن لکھا تھا، کا گھونگٹ اوڑھے، ہاتھوں کو سفید گلابی گجروں اور مہندی سے مہکائے، وہ پھولوں کی پھلوار میں چلتی اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

انس سفید کاٹن کے شلوار سوٹ میں ملبوس سفید واس کوٹ زیب تن کیے ہوا تھا جس پر ہلکے گلابی پھولوں کا ڈیزائن بنا تھا جو اشوع اور اس کے لباس کے امتزاج کے لیے کیا گیا تھا۔ اپنی مردانہ وجاہت سے بھرپور شخصیت کے طلسم سے ہر ایک آنکھ کو خود کو دیکھنے پر مجبور کر رہا تھا۔ خوشبوں میں نہایا اس کا وجود اس پری وش حسینہ کی آمد پر مہکنے لگا تھا۔ انس کو اپنی ہتھیلیوں میں پسینہ آتا محسوس ہوا تھا۔

"افف میں اتنا نروس کیوں ہو رہا ہوں؟"

یہ ایسے ہی زندگی کی شناخت بدل کر رکھ دینے والے لمحات کی آمد تھی۔ جن کا تصور ہی اس قدر خوبصورت تھا۔ دیکھنے والی آنکھ رشک کرتی ہے اور محسوس کرنے والی ذات عجب رتوں پر سفر کرتی ہے۔

برقی بتیوں سے سارے نیازی ہاؤس کو سجا کر اسے جگمگاتا چھوڑ کر لان میں سفید پھولوں کی لڑیاں لٹکا کر نسشت گاہیں سجائی ی گ ئی ی تھیں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

التمش نیازی کے لان میں میز لگا کر کھانے کا انتظام ادھر سیٹ کیا گیا تھا۔ عزیز نیازی کے لان میں لگی کرسیوں پر مہمان براجمان تھے۔ سامنے اسٹیج پر احتشام اور عمارہ کا نکاح ہو رہا تھا۔ احتشام نے کریم رنگ کی شلوار قمیض پر اسی رنگ کی واسکوٹ زیب تن کر رکھی تھی۔ عمارہ کریم کلر کی فراک پر سرخ رنگ کی احتشام کی دلہن کی چنری اوڑھے بڑے ضبط سے نکاح نامہ سائن کر رہی تھی۔

خاندان کے تمام مرد حضرات، نوجوان بچے سفید شلوار سوٹ اور خواتین، لڑکیاں اور بچیاں بھی سفید رنگ زیب تن کیے ہوئے تھے۔

سفید رنگ سب رنگوں میں اجلا اور پاک رنگ۔

ایسے لگتا تھا پاکیزہ رنگ کا سیلاب امڈ آیا ہو۔ ہر طرف پھیلی سفیدی کی چمک نے ماحول پر طلسم بکھیرا ہوا تھا۔

احتشام اور عمارہ کے نکاح کے بعد اشوع کو عمران نیازی کے لان میں لایا جا رہا تھا جہاں سفید پھولوں کی لڑیاں لٹکا کر دیوار بنا کر پردہ کیا گیا تھا۔ اطراف میں چکور گدیاں پڑھی تھیں۔

انکے نکاح کی رسم کی باقاعدہ ابتدا کی گئی۔

نکاح کائی نات کا سب سے خوبصورت عمل ہے۔

تمام عمر ساتھ نبھانے کا عہد عالم ارواح میں ہی کر آئے تھے۔ اب عہد کے تصدیق کی گھڑیاں تھیں۔

"میری زیست کا سب سے مکمل احساس تمھارا مجھ سے منسلک ہونا ہے۔" انس اشوع کے چنری میں چھپے چہرے کو دیکھتا تصور میں اس سے مخاطب ہوا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میں نے اس شخص سے منسلک ہونے کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ یہ ساتھ مکتوب میں لکھا جا چکا تھا۔ میں اللہ ﷻ رسول ﷺ کو حاضر جان کر اس ساتھ کو قبول کرتی ہوں۔ میرے پیارے اللہ ﷻ میرا دل اس بندھن میں مکمل رضامندی سے باندھ دینا۔"

تین مرتبہ "قبول ہے" کہتے اشوع نے تصور میں فریاد کی تھی۔ نکاح نامہ سائن کرتے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

"اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کو حاضر جان کر میں اشوع کو ساری عمر اپنی ذات کے ذریعے تحفظ پہنچانے کا عہد کرتا ہوں۔ ہر غم، خوشی اور زندگی کے ہر اچھے برے وقت میں یہ مجھے اپنے ساتھ کھڑا پائے گی۔ بہت سجدوں کرب اور فریادوں کے بعد حاصل ہونے والی اس کی ذات کو میں کبھی بھی اذیتوں کا سفر طے نہیں کرنے دوں گا۔ اشوع نیازی کا ساتھ انس نیازی جنت میں بھی نبھانے کا روادار رہے گا۔ میں اپنے دل کی مکمل رضامندی سے یہ ساتھ قبول کرتا ہوں۔"

تین مرتبہ "قبول ہے" کہتے اس نے عہد کے ساتھ تصور میں اللہ ﷻ سے فریاد بھی کی تھی۔

وہ پر اعتماد انداز میں سائن کر رہا تھا البتہ اندر سے

وہ اتنی بڑی ذمہداری قبول کرنے پر نروس ہو رہا تھا۔

نکاح کی سنت ادا ہونے کے بعد وہ اشوع کا ہاتھ تھامتے اسٹیج پر لگے صوفوں کی سمت آیا۔

قدرت کے اتنے نایاب تحفے کو تھامتے وہ لمحہ بھر کو ہچکچایا تھا۔

آج صحیح معنوں میں انس نیازی نے اپنا دل اشوع نیازی کو سونپ دیا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اس کے پہلوؤں میں بیٹھی وہ آج ن ئی ے انداز میں انس کو اتنی دل کے قریب محسوس ہوئی ی تھی۔

البتہ اشوع بے تاثر چہرہ لیے سب سے مبارک باد موصول کر رہی تھی۔

انس نے بھی اسے نہ چھیڑنا ہی مناسب سمجھا تھا۔

جو وجود عطا ہوا تھا وہ نایاب تھا اب مزید

کسی طلب کی گنجائی ش باقی نہیں رہتی تھی۔

اشوع نے زرہ سی گردن موڑ کر خود کی جانب تکتے انس کی سمت دیکھا۔

"سامنے دیکھیں کتنا عجیب لگ رہا ہے۔ سب ادھر ہی دیکھ رہے ہیں۔" اشوع کی بات پر وہ مسکرایا۔

"دنیا والوں کو بھی دیکھ لینے دو محبت کی شادی میں دلہے کا حال ایسا دلفریب ہوتا ہے کہ اپنا شعور تک کھو بیٹھتا ہے۔" وہ اس کے صاف جھوٹ پر آنکھیں پھاڑے اسے غصے سے گھورنے لگی۔ ایسا کرتے اس کی ناک، کان حتی کہ سارا چہرہ سرخ ہونے لگا۔ لوگوں کے نزدیک وہ شرم سے انس کے کسی شرارتی جملے پر لال ہو رہی تھی لیکن انکے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کی اصل وجہ ن ئی ے نکاح شدہ جوڑے کی پہلی گفتگو ہی ایک دوسرے کو زچ کرتے پائے جانا تھی۔

"مسٹر انس نیازی آپ ہوش میں تو ہیں؟" اب وہ باقاعدہ سرخ چہرہ لیے اس کی طرف رخ ک ئی ے ہوئے تھی۔

"اصل ہوش تو اب آیا ہے مسز اشوع انس نیازی۔" وہی دلفریب مسکراہٹ لٹاتے انس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے پر سجا مڑا ہوا جھومر سیدھا کیا۔ جو اچانک اس کی طرف مڑنے پر جگہ سے ہل گیا تھا۔ اس کی انگلیوں کا لمس

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع کو اپنے ماتھے پر لمحہ بھر کے لیے محسوس ہوا تھا۔ اس نے پلکیں زور سے جھپکا کر اپنی کیفیت چہرے پر عیاں ہونے سے روکی تھی۔ وگرنہ وہ اس کا ہر رنگ پہنچاننے میں سیکنڈ نہ لگاتا تھا۔

محبوب کا دسترس میں ہونے کا احساس ہی تصورات میں نرالہ ہے۔ اس دلفریب احساس پر وہ روز مرنا اور پھر مزید نکھر کر جی اٹھنا تصور کرنے والے تھے۔

ان تمام یادگار لمحات کو فوٹو گرافر نے کیمرہ کی آنکھ میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا۔

انعمتہ نے ان دونوں کے نام والی رنگز ان دونوں کو ایک دوسرے کو پہنانے کے لیے پھولوں سے سجی تھال لیے اسٹیج پر آئی ی تھی۔ دونوں انگھوٹیوں کے درمیان کی جگہ پر انکے نام اور نکاح مبارک کے ساتھ آج کی تاریخ درج تھی۔

انکے ایک دوسرے کو اپنے نام کی انگھوٹیاں پہنانے کے بعد درمیان میں لٹکا سیاہ فیتہ انعمتہ نے کاٹا تھا۔ سارے لان میں تالیوں کی گونج کے ساتھ ن ئی ے نکاح شدہ جوڑے کو فرشتوں نے بھی دعائی یں دی تھیں۔ انعمتہ تحفہ دینے کے بعد مسکراتی ہوئی ی اضرار کے ہمراہ دونوں جوڑوں کو بیک یارڈ میں لے جانے کے لیے اٹھی تھی۔

انھیں فوٹو شوٹ کے لیے اسٹیج سے اتر کر گھر کے بیک یارڈ تک جانا تھا۔

"مسز اشوع نیازی مابدولت کے ساتھ چند قدم چلنے کا شرف بخشنا چاہیے گی؟" انس نے خیر کی مسکراہٹ اس کی سمت اچھالتے اپنا ہاتھ آگے پھیلاتے عقیدت سے پوچھا۔

عالم ارواح سے عالم برزخ تک ساتھ چلنے کا عہد لے چکے ہیں۔ یہ چند قدم نہ اٹھانے کا خمیازہ تاعمر نہیں بھگتایا جائے گا۔" اشوع نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے دیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ ساتھ جنت تک نبھانے کی چاہت ہے۔" انس نے سرگوشی میں جملہ ادا کیا۔

جس شخص کی کبھی چاہ نہیں رکھی وہ بن چاہے عطا ہو گیا۔ اشوع نے انس کا ہاتھ تھامتے آنکھیں بند کر کے دل سے اس کا ساتھ قبول کرنا چاہا۔

وہ اسٹیج سے اترتی اپنے بھاری لباس کو سنبھالنے میں ناکام ہو رہی تھی۔ جب انس آگے بڑھا تھا۔

"فنا ہونے تک تمھیں یونہی متاع جاں کی طرح سنبھالتا رہوں گا۔" انس نے اس کے گھیر دار فراک کو قیمتی پوشاک جانتے جھک کر ایک کونے سے ہلکا سا اٹھایا۔

اور اسے چلنے میں مدد دینے لگا۔ اشوع نے چونک کر

اپنے لیے جھکے مرد کو دیکھتے پلکوں پر اترتی نمی کو پیچھے نہیں دھکیلا۔ ان آنسوؤں کے راستے کرب باہر آنے لگا تھا۔ اپنے ان چاہے، بے وقعت وجود کی اتنی پرواہ کہاں اسکے تصور میں تھی۔ نوازنے والے نے اس کی اوقات سے بڑھ کر عطا کیا تھا۔

انکا یادگار دن کا ہر لمحہ ایک دوسرے کے ساتھ سے مہکتا جا رہا تھا۔ اور انھیں احساس بھی نہیں ہو رہا تھا۔ یہ رشتہ انکی زندگی کو کس موڑ لے جانے والا تھا۔

تصورات حقیقت میں نکھر کر روبرو آئے تھے۔ مہکتی فضا محبت کا راگ الاپتی سرخ گلاب کی پتیوں کی ان پر بارش کرتی واری صدقے جاتی تھی۔ محبت کا طلسم افق سے زمین تک پھیلتا جا رہا تھا۔ محبت کے گیت چھپکے سے ان کی سماعت سے ٹکرائے تھے۔ لمحوں کا فسوں نگاہوں میں جذب ہو رہا تھا۔

انکا فوٹو شوٹ ہو رہا تھا۔ وہ دونوں چہرے پر مسکراہٹ سجائے ایک دوسرے کے روبرو تھے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"مجھے معلوم ہوتا تم مسکراتے ہوئی ی اتنی اچھی لگتی ہو تو پہلی فرصت میں تمھارا نکاح پڑھواتا۔" انس نے اس کے پہلی مرتبہ اتنا کھل کر مسکرانے پر چوٹ کی تھی۔ اشوع اس کی شرارت محسوس کرتی اداسے مسکرائی ی تھی۔ مقابلہ ہمیشہ دونوں جانب سے ٹکر کا ہوا کرتا تھا۔

اشوع نے اس کے بازوؤں پر فوٹو گرافر کی ہدایت پر ہاتھ ہاتھ رکھتے پوچھا۔ "مطلب اس مسکراہٹ کے لیے آپ کسی بھی دوسرے تیسرے کے ساتھ میرا نکاح پڑھوا سکتے تھے؟" اس نے ایک ہی جملہ میں اپنی بھڑاس نکال لینی چاہی۔ انس نے اسے جھک کر اٹھاتے، خود سے بلند کرتے گول گھمتے اس کا دماغ بھی اپنے جملے سے گھمایا تھا۔

"تمھارا نکاح کیا، پہلی دلفریب مسکراہٹ بھی میرے ہی نام کی مکتوب میں لکھی تھی۔ اور یہ سوچ اپنے ذہن سے نکال دو کہ مجبوری بنتا یہ تعلق مکمل رضامندی سے جوڑا گیا ہے۔ جو میرے مرنے تک تو ختم ہونے سے رہا۔ ہاں میری آخری سانس کے بعد سب تمھارے اختیار میں ہے چاہے جو کرنا۔" اس کی آخری بات پر اشوع کے چہرے کے رنگ بدلے تھے۔ وہ اس کا ہر رنگ پہنچانتا تھا۔ وہ اس طرح اسے اٹھائے ہوا تھا کہ اشوع جھک کر اسے دیکھ رہی تھی اور وہ گردن اٹھائے اسے تک رہا تھا۔ وہ مسلسل گردش محبت میں تھا۔ چاروں اطراف سے ان پر گلاب کی پتیاں نچھاور کی جا رہی تھیں۔

مختلف پوز میں تصاویر بنواتے اب انس نے فوٹو شوٹ کے لیے اشوع کے ماتھے پر عقیدت کا بوسہ دیا۔ اشوع نے حیرت سے اس کے چہرے پر عیاں ہوتے دھنک کے رنگ پھونٹتے دیکھ آنکھیں موند لیں۔ وہ خود کو اسی تصور میں بھی محسوس کرنے کی سکت نہیں کر پا رہی تھی۔

نکاح کی تقریب انکے ساتھ سے مکمل ہو گ ئی ی تھی۔

——*—*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

ہلکی چلتی مست ہوا نے فضا کو تقویت بخش دی تھی۔ ٹمٹماتی بتیوں سے سجے گھر میں مہمان اپنی آرام گاہوں میں جا چکے تھے۔ اشوع کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر اتنی گرمی میں بھی اے سی کمبل اوڑھے دیوار سے سر ٹکائے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا دماغ خالی اور چہرہ بے تاثر تھا۔ انعمتہ شام میں اسے کمرے میں چھوڑ کر نیچے مہمانوں کو دیکھنے گئی تو اب تک نہ لوٹی تھی۔ وہ تھکی ہوئی ٹیرس پر آ بیٹھی تھی۔ فرش پر جیولری اتار کر رکھتی وہ ہوش سے بے گانہ ہوتی خاموش سی ہو گئی تھی۔ نہ کوئی جذبات نہ کوئی خیالات اس کے دل و دماغ میں سجے تھے۔ اس کی رنگت زرد پڑی ہوئی تھی۔ کب شام رات میں ڈھلی اسے معلوم نہ ہو سکا۔ وہ وہیں بیٹھی رات بھی گزار دیتی اگر ٹیرس پر ہوتی ہل چل اس کا دھیان نہ بٹھا دیتی۔ اس کے قریب ٹیرس پر سجے پودوں میں سے زن زن کی آواز پر وہ چونکی۔ وہ مائی یکروفون سے آتی آواز تھی جو اسے بچپن سے حفظ تھی۔

انس شاید اس کی کیفیات سمجھتا تھا تو جانتا تھا وہ نکاح کے بعد ٹیرس پر لازماً تنہا آ بیٹھے گی۔

تبھی اس نے اس سے بات کرنے کا یہ سیٹ اپ کر رکھا تھا۔

"اشوع، جا کر ٹیشو سے اپنا چہرہ صاف کرو۔ نکاح کے دن میک اپ خراب کر کے اپنی شکل بگاڑنے والی بیوی، میرے جیسا ڈیشنگ شوہر ڈیزارو نہیں کرتا۔" اس نے ان کے لیے استعمال ہوتی اصلاحات پر کان نہ دھرے تھے۔

"تم ابھی تک یونہی بیٹھی ہو۔" وہ غیر سنجیدہ باتیں بڑی سنجیدگی سے کیا کرتا تھا۔

اشوع نے اپنا سر گھٹنوں پر ٹکا دیا۔ یہ اس کا ہٹ دھرمی دیکھانے کا طریقہ تھا۔

ایسے نکاح جس میں اس کے جذبات کا عمل دخل نہ تھا سے اسے کوئی دلچسپی نہیں ہو پا رہی تھی۔ اس کے ٹرامازایک ساتھ اس پر حاوی ہوتے ٹوٹ پڑے کہ اسے خود بھی سمجھ نہ آئی وہ کیا کر رہی تھی۔ اسے تکلیف اپنے سر

WWW.NOVELSHUB.PK

کے پیچھلے حصے میں محسوس ہو رہی تھی۔ وہ رونا چاہتی تھی۔ لیکن اس کی محسوسات بھی اس کا ساتھ نہیں دے پا رہی تھی۔

"وقت کے چکر کا سراب دکھا کر مجھ سے کہتے ہیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن اب کچھ نہیں بدلے گا۔۔۔ سب الجھ گیا۔ ہماری زندگیاں۔۔۔ تصوراتی جہان کی خوبصورتی کچھ بھی تو باقی نہیں رہا۔ ایسے ہوتے ہیں رشتے جو تین حرف پڑھے تو بندھ گ ئی ے؟" وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اسے شکوہ کس سے تھا۔

"مکتوب کے فیصلے بدلے نہیں جاتے۔ ایسے ہی ہماری زندگیوں کا جوڑ لکھا تھا۔ تم خود کو فضول سوچوں میں مت الجھاؤ۔" انس نے لان میں ٹہلتے اشوع کے کمرے کی کھڑکی سے جھانکتی مدھم روشنی کو دیکھا۔ اس نے یقینا ٹیرس کی بتیاں بھی نہیں جلائی ی تھیں۔ وہ ان نازک لمحات میں اس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔ اس کی ذہنی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ اس وقت خوشگوار خیالات کا تصور کرتی پر سکون ہوتی۔ وہ اشوع نیازی تھی جسکی زندگی کے ٹرامازا تنے بڑھ چکے تھے کہ اب اس کا دل و دماغ بھی انھیں قبول کرتا تھک چکا تھا۔ لیکن اس وقت انس کو اسے کمرے میں جانا مناسب نہیں لگا تھا۔ اس ماڈرن زمانے کے رومیو نے جیولٹ کی کھڑکی پر مائی یکرو فون لگا دیے تھے۔ جس سے وہ نیچے کھڑا اس سے رابطہ رکھ کر اس کے الجھے خیالات کو مزید نہ الجھنے دے۔

"میرے پاس سوچنے کے لیے کچھ بھی نہیں۔" اشوع نے اس سے زیادہ خود کو سنایا تھا۔

"تکلیفیں بھی انہی کو دی جاتی ہیں جنہیں لاڈلہ بنایا ہوتا ہے۔ تم اس وقت تکلیف میں ہو تمھاری دعائیں زیادہ گہرا اثر رکھتی ہے۔ تمھارا کوئی ی تم سے بچڑھ کر اس جہان سے نہیں گیا نہ تمھارے زخم ایسے ہے جو کبھی بھر نہ سکیں۔ پھر اس طرح خود کو قصوروار ٹھہرنا کہاں کی سمجھداری ہے۔" انس نے رسانیت سے اسے سمجھانا چاہا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"سمجھداری تو آپ نے دیکھائی ہی ہے۔ ٹھیک ہے مجھے نہیں کرنا تھا احتشام بھائی سے نکاح لیکن عمارہ کا جوڑ ان سے زبردستی کیوں ملادیا۔ وہ آپ کو چاہتی تھی۔ احتشام بھائی یہ ڈیزرو نہیں کرتے۔" اسے غصہ آیا تھا۔

"تو میں کیا ڈیزور کرتا تھا۔۔۔ جو ہمارے نصیب میں لکھ دیا جائے اسے ملنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ حالات جیسے سہی لیکن سب کی قسمت کا فیصلہ تصور میں ہو چکا تھا۔ ہماری کہانی لوح قلم میں یونہی لکھی تھی۔ تم راضی رہو یا اندھیرے میں بیٹھی جوڑ توڑ کرو۔ یہ تم پر منحصر کرتا ہے۔" اس نے بھی اسی کے انداز میں بولا۔ اشوع کی نظر لان میں کھڑے انس پر پڑے جو غیر معمولی سنجیدگی لیے کھڑا تھا۔

"پہلے دولہے ہو جو نکاح کی رات ہی جھگڑا اس بات پر کر رہا ہے کہ اس کا نکاح اگر ہو ہی گیا ہے تو اس کی زوج اس سے راضی کیوں نہیں؟" اشوع کے لبوں سے جملہ پھسل کر نیچے کھڑے نوجوان کا غیر سنجیدہ پن واپس لے آیا۔

"پہلی دولہن ہو جو خوشبو کے مطہرات کے برعکس پایوڈین میں رچی بسی ہے۔ چہرے پر سرخی شرماہٹ کی نہیں بلکہ غصے کی نمائندگی کر رہی ہے اور میک اپ بھی چہرے کی زردی کو ڈھانپ نہ سکا۔ پھر بھی روپ ایسا آیا ہے کہ چاند بھی بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا ہے۔" اس کے چلبلے پن پر اشوع کو بیک وقت غصہ اور ہنسی آئی۔

"عمارہ ہماری زندگی اجیرن بنادے گی۔ سب اتنا الجھا ہوا ہے کہ میں بے بس ہو گئی ہوں۔" اس کے دل و دماغ اس کے جسم کے مختلف حصوں کو تکلیف بانٹ کر برداشت کا حساب برابر کر رہے تھے۔ دکھتے پٹھوں کو دباتے اس نے کڑھا کر ٹانگیں سیدھی کیں۔ سر سے کمر تک کھچ سی اٹھتی اس کی سسکی میں ڈھل گئی۔

"دکھ جتنی تیزی سے آتا ہے اتنی جلدی جاتا نہیں ہے۔ تکلیفوں پر بے بس نہیں ہوا جاتا۔ انکا سامنا کیا جاتا ہے۔ بہادروں کی طرح اس کا مقابلہ تبھی کیا جاسکتا ہے جب اس تکلیف کا مقصد جاننے لگو۔ ہر لوز کی کوئی وجہ مقصود ہوتی ہے۔ کبھی آپکو توڑ کر مضبوط بنانا یا کچھ چھین جانا۔ یہ انسان، صحت، رشتے، مال اولاد میں سے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

لیکن ہر درد اپنی کہانی لے کر آتا ہے۔ اور اچھی شفاوہ ہوتی ہے جو سست روئی سے ملے۔ تندروست ہونے کا ایک پروسیس ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ زخم مندمل ہوتے ہیں۔ جو اچانک ہو وہ نظر کا دھوکا ہوتا ہے، جو روح جسم کو دیتی ہے اور یہی زخم ٹراما بن کر انسانی جسم کے پٹھوں اور مختلف حصوں میں درج ہوتا جاتا ہے۔ پھر یہی تکلیفیں وقفہ وقفہ سے جسم میں اٹیک کرتی ہیں۔ ان کا حل فوری نہیں ملا کرتا۔"

"میرے مسائل میری برداشت سے بڑھتے جارہے ہیں۔ نہ ظاہری زخم بھرتے ہیں نہ روحانی۔۔۔ زخم کھا کر لاغر وجود پھر کھڑا ہو جاتا ہے۔ نہ مکمل گرتا ہے نہ مکمل شفایاب ہوتا ہے۔ آخر کب مجھے کوئی سکون نصیب ہو گا۔" اس کی محسوسات تکلیف بھلانا چاہتی تھی۔ جسم کے محسوسات اور پٹھوں میں مقابلہ چل رہا تھا کون سا حصہ زیادہ تکلیف برداشت کر کے اسے ذہنی سکون فراہم کرتا ہے۔

"اچھی شکل وصورت، صحت، پیسہ شہرت، ہر شے ہونے کے باوجود اگر انسان ناخوش ہو تو اس سے بڑا غریب کوئی نہیں۔" انس نے سنجیدہ ہونا چاہا۔ معاملہ اس کی سوچ سے زیادہ سنگین تھا۔

"یہ کس دانش ور کا قول ہے؟" اپنے سوال پر وہ جانتی تھی یہ بے تکی بات تھی پھر بھی کہہ گئی۔ ایک وہی تھا جو اس کی بے تکی باتیں بھی بڑی فرصت سے سنا کرتا تھا۔

"مابدولت انس نیازی کا۔" جواب فٹ سے آیا تھا۔ چہرے پر دوبارہ مکمل غیر سنجیدگی سجالی گئی تھی۔

"آپکو لگتا ہے میری صحت بحال ہوتے ہی میں خوش رہنے لگوں گی۔ یہاں لوگ مجھے زندہ برداشت نہیں کر پارہے۔ آپ خوشی کی بات کرتے ہیں انس نیازی صاحب!" اس کا لہجہ کڑوا تھا اب مزید کڑواہٹ گھل گئی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"لوگ؟ وہ جو اپنی زندگی کے مسئلوں میں اتنا الجھے ہوئے ہیں کہ انھیں یہ تک یاد نہیں رہتا تم سے حسد کرتے وہ خود کو ضائع کر رہے ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی چیز فری آف کاسٹ نہیں ہے۔ چیزیں بھی نہیں اور احساسات بھی نہیں۔ کیا تمھیں لگتا ہے کینہ، حسد اور تکبر ایسے جذبے ہیں جن سے محض دل کڑھتا ہے اور انسان جنونی ہو جاتا ہے؟

یہ ایسے جذبے ہیں جن کی قیمت روح ادا کرتی ہے۔ اپنی سوچیں گڑوی رکھ کر، خود کو آہستہ آہستہ بربادی کی طرف لے جا کر، اپنا گول کسی کی خوشی کو دیکھ کر اذیت محسوس کرتے بھول جانے پر۔ جو لوگ حسد کرتے ہیں اور دوسروں کو تکلیف دینے کے راستے کا انتخاب کرتے ہیں۔ سکھ چین بچتا انکے پاس بھی نہیں۔ بہت کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں رہتا۔ اس جذبے کی اللہ نے نفی کی ہے۔ اس رستے پر بہت خسارہ اٹھانا پڑتا ہے۔

اور تم ایسے ہارے اور کم ظرف لوگوں کی خاطر اپنی زندگی مزید الجھا رہی ہو۔ ٹھیک ہے تمھاری ذہنی اور جسمانی صحت ڈیمج ہو رہی ہے۔ لیکن کیا تم نے کبھی جاننا چاہا اس سب کا قصوروار کون ہے؟" وہ سر اٹھا کر براہ راست اسے دیکھتا کہہ رہا تھا۔

"کیا آپ کو لگتا ہے میں قصوروار ہوں اس سب کی۔ مجھے معلوم تھا یہاں کوئی بھی مجھے نہیں سمجھتا۔ میں کیوں جان بوجھ کر خود کو اذیت دوں گی؟" اس نے سر دونوں ہاتھ میں گرا لیا۔ وہ ہچکیوں سے رونا چاہتی تھی۔ لیکن بے بس تھی۔ اس کی محسوسات اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھیں۔

"نہیں! قصور تمھارا نہیں ہے۔" وہ تحمل سے بولا۔

"لاعملی!" اس کے جواب پر اشوع نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"عدم توجہی!" زبان نے یک حرفی کہا جو نیچے کھڑے ساتھی نے باخوبی سنا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ہاں بالکل۔ تمھاری ناخوشی کی وجہ خود کی ذات سے لاعلمی ہے۔ اپنی صلاحیتوں سے عدم توجہی۔ تم یہ جانتی ہو فلاں تم سے چڑتا ہے۔ فلاں تمھیں ناپسند کرتا ہے لیکن تم خود کو یہ یاد دہانی کیوں نہیں کرواتی کہ کون تمھیں پسند کرتا ہے یا چاہتا ہے۔ کس نے تمھارے ساتھ سے اپنی زندگی میں خوشی کا احساس محسوس کیا ہے۔ تم بے خبر ہو اپنی اچھی، بری اور ایسی کئی عادات سے جن میں تم اعتدال رکھنا جانتی ہو۔ خوش قسمت لوگوں کی فہرست میں خود کو دیکھنا چاہو گی تو مقابلہ مشکل ہوتا تمھارے حلق کو آجائے گا۔ اور بدقسمتی تم برداشت نہیں کر پاؤ گی۔ تو تمہیں مقابلہ کرنا ہی کیوں ہے؟ تمھیں ہزاروں لاکھوں اربوں کی گنتی میں خود کو کیوں کھڑا کرنا ہے۔ تم چاہو تو بغیر درجے کے بھی اعلی ذات کہلا سکتی ہو۔ صرف ایک کام کر کے؟" انس ایسے آہستگی سے اس کے تاریکی میں ڈوبتے دماغ کو روشنیوں سے متعرف کروانے جا رہا تھا کہ وہ خود پکار بیٹھی۔

"اور وہ کیا ہے؟" اس نے بے یقینی سے خود کو کہتے پایا۔

"خود شناسائی ی۔۔۔ خود کو جاننا۔۔۔ اپنی ذات کی آگاہی۔ خوشی ناخوشی مسلسل زندگی کے دو پہلو ہیں لیکن ہر وقت خود کا لوسٹ مائنڈ رہنا سہی نہیں۔ تکلیفیں آتیں ہیں زندگی میں درد بھی ہوتا ہے لیکن وہ دکھ محسوس ہو گا۔ ضرور وہ تمھیں رولائے گا، تکلیف تمھاری روح کو بے چین کرے گی۔ اور اس دکھ سے فوری فرار ممکن بھی تو نہیں ہے۔ درد آہستگی سے ہیل ہوتا ہے۔ اور جو بہادر ہوتا ہے وہ درد محسوس کرتے گلٹی فیل نہیں کرتا۔ وہ جانتا ہے تکلیف زندگی میں آنے والا ایک فیز ہے۔ اس میں ہنسا نہیں جاتا۔ سب برا لگتا ہے۔ لیکن یہ مسلسل ناخوشی کو جنم نہیں دیتا۔ نہ اس دکھ کی مدت اتنی طویل ہوتی جائے گی کہ وہ کبھی بھرے گا ہی نہیں۔ درد بھر جاتے ہیں۔ انھیں بھولنے کی کوشش نہ کرو۔ بس خود کو وقت دو اس تکلیف کو ہیل کرنے کے لیے۔ ان سے نظر بچا کر نکل جانے سے محض انسان خود کو الجھاتا ہے۔ حل نکالنا سیکھو۔" اس نے طویل گفتگو سے سمجھانا چاہا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ہر وقت انسان کی صلاحیتں کام نہیں آتیں۔ کبھی باشعور ہوتے ہوئے بھی وہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔" اشوع نے اذیت سے لفظ ادا کیے۔

"یہی تو ہم انسانوں کا المیہ ہے۔ ہمیں معلوم ہے فلاں کو ہم سے چڑ ہے یا فلاں چیز ہمارا موڈ خراب کر دے گی۔ لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم ہم کس چیز میں بہت اچھے ہیں۔ وہ کونسا فعل ہے جو میں بہت اچھا نہ صحیح لیکن ہنسی خوشی کر لیتا ہوں یا وہ کونسی عادت ہے جسے مجھے سدھارنے کی ضرورت ہے۔ ہم خود کے متعلق اگر اپنے قریبی لوگوں سے بات چیت کریں، اپنی عادات کو جانچیں تو انسان کے ہاتھ بہت کچھ آتا ہے۔ کتنے ہی سرے ملتے جائیں گے جن کو جانتے انسان خود اعتمادی بحال کرے گا۔ اپنے ہونے کا مقصد جانے گا، خود کے حالات کو سمجھنے لگے گا اور اپنی ناخوشی کے برعکس خوشی کے سراب کو حقیقت بنا کر لمحے جینے لگے گا۔"

"خود پسندی انسان کو متعبر نہیں کیا کرتی۔" اشوع نے تلخی سے کہا۔

"خود شناسائی ی انسان کو کامل نہیں بناتی۔ بلکہ انسان جب خود کا جائزہ لینے لگتا ہے تو اس کے دماغ کی گرہیں کھلنے لگتی ہیں۔ سوچ کے زوایے وسیع ہونے لگتے ہیں۔ پھر زندگی بے مول نہیں کارآمد لگنے لگتی ہے۔ اور اللہ ﷻ فرماتا ہے۔

جس نے خود کو پہچان لیا گویا اس نے مجھے پہچان لیا۔

"پہچان کا سفر پاؤں شل اور قوت برداشت مجروع کر دیتا ہے۔ کلامی باتیں اتنا اثر نہیں رکھتی۔ تجربہ عمر سے نہیں حالات سے آتا ہے۔ اور مجھے فلحال حالات کے چکروں نے چکر کر رکھ دیا ہے۔ عجیب جنونیت کا کھیل ہے۔ جس میں تماشائی بھی میں اور مداری بھی میں۔ کب نجانے کسی کی جنونیت حاوی ہو اور میری ذات کرچی کرچی بکھیر دی جائے۔ غلط کہاں اور کس نے کیا ہے واضح نہیں لیکن مجھے یہ زبردستی کی جنگیں نہیں پالنیں۔ کون راضی اور کون

WWW.NOVELSHUB.PK

سسکتا۔کسے خبر۔میری ذات توڈگمگاتے بادبان سی ہے کس سمت طوفان سے لہک جائے خدا جانے۔پھر یہ علم صلاحیت یاامتحان کیسا؟"اس نے اس پر سے نظریں ہٹا کر افق کو تکنا شروع کر دیا۔نجانے وہ وہاں کس مہربان کو تلاش کر رہی تھی۔جو اس کے الجھے بہکے احساسات کو نہایت باریک بینی سے جانتا تھا۔

"تمھیں اس لڑکی سے ہمدردی ہو رہی ہے جو اس وقت کیپٹن احتشام نیازی سے منسلک ہو کر رشک کرتی ہو گی اور خود تم اسی الجھن میں اپنے تصور میں آتی نعمت سے راضی نہیں ہو۔تمھارے لیے یہ رشتہ اتنا ہی ناقابل قبول ہے کہ تم اس پر راضی تک نہیں۔"اشوع نے فوری افق تلے کھڑے اس نوجوان کو دیکھا جو زندگی میں کبھی سنجیدہ نہیں ہوتا تھا اور آج اس نے ایسی سنجیدگی اوڑی کہ اشوع انس نیازی کا دل چیر گ ئی ی۔

"میں نے ایسا نہیں کہا!"وہ یکدم سنبھلی تھی۔اچانک جیسے ان میں کچھ بدلا تھا۔کچھ مختلف سا احساس اس کی روح سے ٹکرایا تھا۔

البرٹ ائی ین سٹائی ین کہتا ہے:

"ایک پر سکون اور معمولی زندگی مسلسل بے چینی کے ساتھ مل کر کامیابی کے حصول سے زیادہ خوشی لاتی ہے۔"

عطا کی گ ئی ی نعمتیں انسان کو خوش ناخوش نہیں کرتیں بلکہ اس کی سوچ کی وسعت اسے لوگوں کے پاس موجود نعمتوں سے بالاتر کرتی خود میں معتبر کرتی ہے۔تمھارا فوکس یہ ہونا چاہیے مسز اشوع انس نیازی کہ اب ایک انمول رشتہ تم سے منسلک ہو گیا ہے جسے مکمل رضامندی سے خوش آمدید کہنا ہے۔اور اچھا ساتھی وہ ہوتا ہے جو اپنے پارٹنر کو کسی جنگ میں تنہا لڑنے نہ دے۔ان ایوری وار آئی یم یور پروٹیکٹر۔ٹرسٹ می یو ویل ہیل سون۔ڈونٹ وری

WWW.NOVELSHUB.PK

تھینگزول بھی سیٹل ڈاؤن۔ڈونٹ فیل گلٹی اباؤٹ اینی تھنگ۔ آئی فیل پراؤڈ آف یو فور ایور۔سٹے کالم اینڈ ویلکم انٹو نیو فیز آف یور لائی ف۔"

اور اس کے کہنے کے ساتھ ہی آسمان پر آتش بازیاں ہونے لگی تھیں۔ویلکم مسز نیازی

کے بڑے بڑے ہندسے آسمان پر چمکتے اسے مبہوت کرتے گ ئی ے۔وہ ریلنگ کو تھامے کھڑی ہوتی افق سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔اس کی محسوسات کب بیدار ہوئی یں وہ نہیں جانتی تھی۔ایک موتی اس کی آنکھ سے نکلتا گال پر لڑکھڑا گیا۔اتنا خوبصورت خوش آمدید دیکھنے والی بصارت خود پر رشک کرنے لگی۔

کیا یہ تصور تھا یا حقیقت یا کوئی ی ن ئی ی آزمائش؟

اب افق پر پھیلی روشنیوں میں ایک ڈبیہ سے انگھوٹی نکل کر مصنوعی ہاتھ کی تیسری انگلی میں ڈالی جا رہی تھی۔

"کچھ خوشی ہوئی ی؟"انس نے اس کی مبہوت توڑی۔

اب وہ سیڑھی سے چڑھتا اس کی بالکونی تک آیا تھا۔ایسا کہ انکے درمیان ریلنگ حائی ل تھی۔اس نے مہرون نگنیہ لگے سفید چمکتی انگھوٹی اس کی اپنے نام کا چھلا ڈالے تیسری انگلی میں بڑے حق سے پہنائی ی تھی۔

"یہ ہمارے نکاح کا چھوٹا سا تحفہ۔"کہتے وہ دلفریب مسکراہٹ اس کی سمت اچھالتا اس کا ہاتھ پہلوؤں میں چھوڑ گیا۔نہ کوئی ی تحکم بھرا انداز نہ کوئی ی زور زبردستی کا احساس دلایا گیا۔اشوع چونک ہی تو گ ئی ی تھی۔وہ واپس نیچے اتر آیا تھا۔

"اتنی منفرد خوشی کا احساس میں نے زندگی میں پہلی بار محسوس کیا ہے۔"وہ بڑبڑائی ی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"چلو اب اندر چلو اور سو جاؤ۔" انس نے اسے نرمی سے کہتے اپنا ویڈیو بنا تا ڈرون لان میں اپنے قریب اتارا۔ وہ ان قیمتی لمحات کو یادگار کے طور پر محفوظ کر چکا تھا۔ اس کا محبت اور چاہت سے کیا گیا سیٹ اپ رائی یگاں نہیں گیا تھا۔ انس نے آیت الکرسی اور چاروں قل زیر لب پڑھ کر اس پر دور سے پھونک کر اسے نور والے کی امان میں دے دیا۔ یہ اسے ہر طرح کے وسوسے اور بلاؤں سے محفوظ کرنے کی تدبیر کی گ ئی ی تھی۔

"او کے شب بخیر مجھے نیند آ رہی ہے۔" وہ کمرے کی جانب پلٹ آئی ی۔ وہ واش روم میں جا کر لباس تبدیل کرتی بستر پر لیٹ گ ئی ی۔ اسکو اپنے جسم میں تھکاوٹ کا احساس محسوس ہوا اور وہ نیند کی آغوش میں جانے لگی۔

انس ڈرون اس کی کھڑکی پر لے جاتے اس کے سونے کی تصدیق کے بعد اپنے کمرے کی سمت چل دیا۔

نہ کوئی ی تھینک یو کہا نہ کوئی ی لفظی اظہار کیا۔

پھر بھی ان کے رشتے کی پہلی گرہ کھل گ ئی ی تھی۔ ان میں کچھ بدل گیا تھا۔ ایسا جس کا تعلق روح سے ہوتا ہے۔ دو سول میٹس ایک دوسرے کے ساتھ کی یقین دہانی کرتے پر سکون ہو گ ئی ے تھے۔

——*—*—*—*—*

سورج غروب ہوتے ہی پرندے اپنے گھونسلوں کو لوٹنے لگے تھے۔ نیازی ہاؤس میں جھانکو تو عزیز تایا کے لاؤنج میں سب کزنز نے ڈھولک رکھی ہوئی ی تھی۔ اتوار کی لاپرا شام کا آغاز ان سب کی آمد سے ہوا تھا۔ بچے بے فکر قہقے لگاتے کھیلتے پھر رہے تھے، خواتین اندر کمرے میں انعمتہ کو گھیرے بیٹھی گیت گانے میں مگن تھیں۔ چونکہ ایک ہی گھر کے علیحدہ پورشنز میں رہائی ش تھی سو اسے ادھر بلوانے پر تامیل نہ کی گ ئی ی۔ اشوع کے زخم اب بھر رہے تھے۔ وہ باقاعدگی سے دوائیں کھاتی اور اپنی جسمانی صحت کا خیال رکھ رہی تھی۔ لیکن کیا وہ واقع بہتر ہو رہی تھی؟ انس جو کچن میں چائے کی ٹرے لینے آیا تھا۔ اشوع عمارہ کے ساتھ چائے اور دیگر لوازمات مختلف برتنوں میں ترتیب سے

WWW.NOVELSHUB.PK

رکھتے کھوئے انداز میں کچن کی کھڑکی سے لاؤنج میں بیٹھے گھر کے نفوس کو دیکھ رہی تھی۔ نہ تو وہ پلک جھپک رہی تھی اور نہ سانس ٹھیک بھر رہی تھی۔ انس عمارہ کے اس کی آمد پر ٹرالی گھسیٹ کر باہر نکل جانے پر سست روی سے چلتا ہوا اس کے روبرو آ کھڑا ہوا۔ اسے تب اندازہ ہوا منظر میں دیوار حائل ہو جانے پر بھی اس کی پلکوں میں جنبش نہ ہوئی تھی۔ وہ یونہی ساکت کھڑی تھی۔

موم کا ساکن وجود لیے جو زرہ سی جنبش سے پگھل سکتا تھا۔

تخیل و حقیقت کے درمیان میں ڈولتا اس کا ذہن تصور کے کسی اور جہان میں گردش کر رہا تھا۔ گہرے نیلے رنگ کے گھٹنوں تک آتے کرتے کے ساتھ سکن کیپری اور ڈوپٹہ اوڑھے، بالوں کو ڈھیلی چٹیا میں باندھے، آگے کی کچھ آوارہ لٹوں کو ماتھے سے کان کے پیچھے اڑسنا وہ بھول گئی تھی یا کام کرتے نکل آئی تھی۔ میک اپ سے عاری چہرہ لاپرواہ سادہ انداز لیے وہ اس رف سے حلیے میں بھی انس نیازی کے دل میں اتر رہی تھی۔

جب وہ اس کے اتنے قریب کھڑے ہونے پر بھی ٹس سے مس نہ ہوئی تو انس کو ہی آگے بڑھ کر اسے تصور سے جگانا پڑا۔ وہ اس کے چہرے پر رقم مزید اذیت دیکھنے کی سکت خود میں نہیں رکھتا تھا۔ وہ اس کا ذہن پڑھ چکا تھا اور بیتے تکلیف دہ لمحوں کی یاد جتنی باریک بینی سے آئے اتنے پرانے زخم مزید کریدے جاتے ہیں۔ ظاہری طور پر زخم بھر جانے سے اس کی اذیت ختم نہیں ہوتی۔ یہ تکلیف تو ہمیشہ دل کے کونے میں اپنی قبر پر پھول سجاتی اسے مہکائے رکھتی ہے۔ جب تک اس برے تجربہ سے سبق نہ حاصل کیا جائے تکلیف لاحاصل ہی رہتی ہے۔

انس کے اس کے چہرے سے آوارہ لٹوں کو ہٹانے پر اشوع کے جسم میں کرنٹ دوڑا۔ وہی احساس جو ہسپتال میں بے جان پڑے اس کے وجود نے محسوس کیا تھا۔ کون تھا وہ جو اس کے لاشعور اور شعور کے درمیان میں بھی اپنائیت کی گرمائش دیتا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اس کے ہذیانی انداز میں ہڑبڑا کر پیچھے ہٹنے پر انس نے سرد لمبی سانس خارج کی۔ وہ خود میں الفاظ کی ادائی یگی کی ہمت محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔ یہ ان دونوں کی نکاح کے بعد پہلی ملاقات تھی۔

"آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں؟" وہ خود کو نارمل ظاہر کرنے کے چکر میں گفتگو کا آغاز کر چکی تھی۔

"جو تم کرنے آئی ہو؟" جواب سیدھا تھا لیکن اشوع کو عجیب لگا۔

"میں کیا کرنے آئی ہوں؟" سوال پہ سوال آنکھوں میں حیرت، جذباتی سادہ انداز انس نے پہلو بدلتے اس کا موڈ فریش کرنا چاہا۔

"تم یہاں مجھ سے ملنے آئی ہو؟" دوٹوک جواب پر اشوع کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑیں۔ پھر جیسے وہ واپس ٹون میں آئی تھی۔ "میں تو آپی کے ساتھ لائی گئی تھی۔"

"ہاں تو اب آپی کے بھائی سے بھی ملاقات ہو گئی۔" شرارتی، میٹھا ٹھہرا انداز۔ اشوع نے پہلو بدلتے اس کے موڈ کو جانچا تھا۔

"بہت فارغ لگتے ہیں جو ٹرے اٹھائے پھر رہے ہیں۔" جب بات نہ بنا پائی تو وہ سر جھٹکتی اصل موضوع پر آئی تھی۔ "مابدولت فینس ہی بہت ہیں، سب کزنز میرے ہاتھوں سے چائے لانے کی فرمائش کرنے لگے۔" جب کہ حقیقتاً وہ اضرار کے ننھیال والوں کی آمد پر امی کے اشارہ پر لڑکیوں کو چائے سمیت لوازمات لانے کا کہنے آیا تھا۔ جو سب پہلے سے ہی تیار تھا۔

"سیدھی طرح بتائیں کیا چاہیے۔ میری جان مت کھائیں۔" وہ چڑی تھی۔

"بس طلب چائے کی پیالی ہے

WWW.NOVELSHUB.PK

ہم سا بھی کوئی ی سوالی ہے۔" بڑے سادہ انداز میں موقف رکھا گیا۔ اشوع نے بغیر مزید تردد کے دوبارہ چائے کی دیگچی چولہے پر چڑھائی ی۔

"تمھاری انگھوٹی کہاں ہے؟" اس کے چینی ڈالتے ہاتھ انس کے غیر متوقع سوال پر لمحہ بھر کو ٹھہرے تھے۔ کتنا مان تھا اس جملے میں، مطلب وہ اس کی دسترس میں دی جانے والی چیز تھی۔ جس پر وہ مکمل حق رکھتی تھی۔

"امی نے لاکر میں رکھ لی تھی۔" وہ سنبھل کر جواب دیتی اب کپ اٹھانے مڑی تھی۔

"لاکر میں رکھنے کے لیے نہیں ہاتھ میں پہننے کے لیے دی تھی۔" اس کا لہجہ بدلا تھا وہ ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہ گ ئی ی۔

"ایسی بھی کیا خاص بات ہو گ ئی ی قیمتی انگھوٹی تھی حفاظت سے رکھ دی۔" وہ جھنجھلائی ی تھی۔

"نگینہ بغیر چمکے شوپز میں پڑا کوئی ی خاص وقعت نہیں رکھتا، ہیرا تب ہی کمال ادا کے چمکتا ہے جب وہ اپنے اصل حقدار کی دسترس میں ہو۔ انگھوٹی کی قیمت تمھارے ہاتھ میں ڈالنے سے بڑھی تھی۔" آخری جملہ انس نے اشوع کو واضح کہا تھا جبکہ وہ سمجھی پیچھے کچن کے دروازے میں کھڑی عمارہ کو سنانے کو محض کہا گیا ہے۔

"ہونہہ۔" وہ چائے کپ میں انڈیلنے لگی تھی۔

"شاباش مجھے انگھوٹی تمھاری انگلی میں نظر آنی چاہیے۔ چچی جان سے میں بات کر لیتا ہوں۔ بھلا ہم میاں بیوی کے درمیان قاضی کا کیا کام۔" اب وہ اپنا کپ لیے شرارتی انداز میں گویا ہوتا اس کا دل جلا گیا تھا۔

چائے پینی اور پلانی پڑتی ہے

کسی بہانے بات بڑھانی پڑتی ہے

WWW.NOVELSHUB.PK

جو اک شعر سے بات پر غور نہیں کرتا

ان کو پوری غزل سنانی پڑتی ہے

جہاں یہ داد نا ہو تو چپ بہتر

اپنی عزت یار بچانی پڑتی ہے

بات اگر ہو اپنی ہی منوانی

تو پھر سو بار دہرانی پڑتی ہے

پچیس سال کا جینا کوئی ی کھیل نہیں

اس کے پیچھے ایک کہانی پڑتی ہے

انس مسلسل گنگناتا ہوا باہر نکل آیا تھا۔

عمارہ پہلے ہی پلٹ کر جا چکی تھی۔ اشوع بھی سر جھٹک کر اس کے پیچھے ہی لاؤنج کی سمت بڑھ گ ئی ی تھی۔

——*—*—*—*

تمام مہمان ہال کے لیے نکل چکے تھے۔ گھر والوں کی بھی گاڑیاں روانگی کو تیار تھیں۔ مہندی کی تقریب اکٹھی ہونا طے پائی ی تھی۔ انعمتہ کو پارلر سے سیدھا تقریب میں آنا تھا۔

"چچی جان گاڑی میں بیٹھئیے دیر ہو رہی ہے۔" انس پورچ میں کھڑی گاڑیوں کے نزدیک آتا بولا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"بیٹا اشوع ابھی تیار ہو رہی ہے۔ اور سب تقریباً نکل رہے ہیں۔" وہ فکر مندی سے تھال اٹھائے عمران نیازی کو بتانے جانے لگی تھیں۔

"افففف یہ لڑکیاں بھی ناں۔" اس نے تاسف سے احتشام کی جانب دیکھا۔

"صبح سے کاموں میں میرے ساتھ الجھی رہی اور شام میں اچانک مہمانوں کی آمد پر کچن سے فارغ ہوتے دیر ہو گئی ہے۔" آج بیٹی کی اتنی فرمانبرداری پر ماں کی سائیڈ لینی تو بنتی تھی۔

"تم ایک کام کرو اشوع کو دیکھو تیار ہوئی یا نہیں۔ میں جا کر انعمتہ کو پارلر سے پک کرتا ہوں۔" احتشام نے اس کی مشکل آسان کی۔ عمران نیازی کو مختصر بتاتے وہ انھیں روانہ کرتا اندر کی جانب بڑھا۔

اوپر آکر کمرے کے بند دروازے پر دستک دی۔ دو مرتبہ وقفے سے عمل دوہرانے پر بھی جب اندر سے کوئی آواز نہ آئی تو وہ غصے سے پٹ دھکیلتا اندر داخل ہوا تھا۔

سامنے کا منظر اسے چونکا گیا تھا۔ ڈریسنگ میز کے سامنے ادھر ادھر تیزی سے ہاتھ مارتی اشوع صاحبہ کچھ تلاش رہی تھیں۔

ہرے اور گلابی امتزاج کے کامدار لہنگے پر ہم رنگ چولی پہنے، لمبے سیاہ بال کمر پر بکھیرے، روتے ہوئے سر جھٹکتی مسلسل بڑبڑا بھی رہی تھی۔

دوپٹہ بیڈ سے آدھا تر چھا لٹکا کچھ زمین بوس تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میمنی یار یہ غلط بات ہے تمھاری مہندی نہیں ہے جو تم دلہنوں والے سنگھار کرنے بیٹھ گ ئی ی ہو۔ جسکی اصل مہندی ہے وہ پارلر سے نکل گ ئی ی ہو گی اور تم ابھی تک ادھر کھپ رہی ہو۔" اس کی غصے سے بھری آواز پر بھی اشوع کی بڑبڑاہٹ بند نہ ہوئی ی تھی۔

"دلہن کی اک لوتی بہن میں یہاں مہمانوں کو چائے شائے پیش کرتی رہ گ ئی ی ہوں اور باقی سب مزے سے تقریب میں پہنچ بھی گ ئی ے ہوں گے۔ اللہ ان مہمانوں کا الگ حساب لے جو وقت سے پہلے ہی گھر آجاتے ہیں۔ بندہ پوچھے سیدھے اپنے گھر سے تقریب میں آؤ۔ یہ کیا پہلے آگ ئی ے۔ اب گھر والے تیار ہوں یا مہمانوں کی خدمتیں کریں؟" مسلسل رونے سے اس کا جسم ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا۔ کچھ سر سے گردن تک اٹھتا درد شدت اختیار کرنے لگا تھا۔ اس کے ہاتھ سے جھمکا چھوٹ کر پیچھے کی جانب آگرا۔

انس نے اپنے قدموں کی جانب دیکھتے افسوس سے سر جھٹکا۔ "افففف کہاں پھنس گیا۔ ابھی تو محترمہ تیار ہی نہیں ہوئی ی۔ آہ۔"

"امی کو بھی کام والی سے نہیں بلکہ اپنی اولاد کو ہی نوکرانی بنانا تھا۔ آج کے دن تو بخش دیتیں۔ آہ اب یہ منحسوس جھمکا کدھر گیا۔" وہ انس کی موجودگی سے بے خبر گھومتی ہوئی ی جھمکے کی تلاش میں نیچے جھکی تبھی انس بھی اس کے برابر جھمکا اٹھانے جھکا تھا۔ دونوں کا زور سے تصادم ہوا تھا۔

غصے سے سرخ چہرہ لیے انس مزید تپا تھا۔

غصے سے بڑبڑاتے ہوئے اشوع کے ہونٹ تھمے تھے۔

دونوں سر سہلاتے دو قدم پیچھے ہٹتے چند سیکنڈز کے لیے ساکت ہو گ ئی ے تھے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

دونوں ایک دوسرے کے نکھرے روپ کے سامنے ٹھہر ہی تو گ ئی ے تھے۔انس سفید کرتے شلوار پر پیلی ویسکٹ زیب تن کیے ہوئے تھا۔اشوع نے ہڑبڑا کر بیڈ سے اٹھا کر اپنا پیلا ڈوپٹہ گلے میں ڈالا۔

"آپ کب آئے؟" وہ اس کے نک سک حلیے سے نظر ہٹاتی واپس آتی ماتھا پٹی تلاشنے لگی۔سارا رونا ہی تو اسی پر آرہا تھا۔

"جب تم رونے کا شغل فرمارہی تھی۔کونسی آفت آگ ئی ی تھی جو میڈم سے تیار ہی نہیں ہوا جارہا۔" وہ بھڑکا تھا۔

"ابا کی پھوپھو کے بیٹے اپنے اہل خانہ سمیت تقریب میں جانے سے پہلے ادھر تشریف فرما ہوئے تھے بس اس لیے دیر ہو گ ئی ی لیکن اب میری ماتھا پٹی پتہ نہیں کہاں چلی گ ئی ی ہے۔مل ہی نہیں رہی۔" اس کی رونی صورت دیکھتے انس زرہ نرم پڑا تھا۔

"اچھا تو رونے سے جلدی مل جانی ہے کیا؟" اشوع دائیں بائیں نفی میں سر ہلاتے جھمکے پہننے لگی۔

"آپی کا نمبر بند جارہا ہے۔شاید بیٹری لو ہو گ ئی ی ہو گی صبح انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ انکا فون چارجنگ پر لگا دوں۔کاموں میں ایسا الجھی تھی کہ لگانے انکا آئی ی تھی اپنا لگا دیا۔اور اب ان سے رابطہ نہیں ہو رہا۔شاید انکے سامان کے ساتھ نہ چلی گ ئی ی ہو۔مجھے نہیں معلوم میرا لائی نر بھی نہیں لگایا کسی نے۔آپی ہوتی تو لگا دیتی۔میرے بال کرل کر دیتی۔افففف اوپر سے یہ مسکارا بھی پھیل گیا ہے۔۔۔واٹر پروو آپی لے گ ئی ی ہے۔منہ بھی نہیں دھو سکتی آپ میرے سر پر نازل ہو گ ئی ے ہیں۔میں کہی نہیں جارہی ماتھا پٹی کے بغیر۔اللہ جی میں کہاں جاؤں کیا کروں؟" وہ ایک ہی سانس میں ساری روداد سناتی روتے ہوئے ڈریسنگ کے خانے دیکھنے لگی۔

انس نے آگے بڑھ کر اسکو کندھوں سے تھامتے سیدھا کھڑا کیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"آخر تمھارا اصل مسئلہ کیا ہے؟ لائی نر نہیں لگا، رونے سے مسکارا بہہ رہا ہے، بال کرل نہیں ہوئے یا ماتھا پٹی نہیں مل رہی۔"

"آپی یہاں ہوتی تو اب تک ڈوپٹہ بھی سیٹ کر چکی ہوتی" آئی بینے میں خود کو دیکھتے نیا انکشاف واضح ہوا۔ انس کا اپنا سر اسی ڈریسنگ میں مارنے کو چاہا۔

"ماتھا پٹی اتنی ضروری ہے اس کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا کیا۔" وہ چڑا تھا۔ اشوع نے ماتھے پر بکھرے بینگز ہٹاتے گیلی سانس خارج کی۔ وہ چاہ کر بھی اس شخص کے سامنے اپنے مسئلوں کا پردہ نہیں رکھ پاتی تھی۔ ہمیشہ کیسے وہ اس کے لیے ساتھی بن کر آجاتا تھا۔

ماتھے پر چوٹ کا واضح نشان تھا۔ جو آہستہ آہستہ ٹیوب کے استعمال سے مندمل ہونا تھا۔ وہ لڑکی اس کے ساتھ تقریب میں نہیں جا سکتی تھی۔

کچھ زخم جسم سے زیادہ روح پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

"اشوع کوئی ی مسلہ نہیں تم" انس نے اس کا رخ اپنی سمت موڑا لیکن وہ اس کی گرفت سے آزاد ہوتی دکھ سے بولی تھی۔

"جس کو برداشت کرنا پڑے تکلیف کی شدت وہی جانتا ہے۔" انس نے اپنے ہاتھ جھٹکے جانے پر تاسف سے سر ہلایا۔

"تو سب سے پہلے بال بناتے ہیں۔" انس نے اشارے سے سٹیٹنر اٹھا کر اس کے متعلق پوچھتے اس کی ہدایت پر اشوع کا رخ آئی بینے کی جانب کرتے، اس کے بال سیدھے کرنے شروع کر دیے۔ حیرت زدہ اپنے عقب میں کھڑے وجود پر نظر ڈالی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کرل نہ صحیح تمھارے بال سٹیٹ کرنے میں مدد کر سکتا ہوں۔" وہ بہت احتیاط سے کر رہا تھا کہ اچانک اس کی سی کی آواز پر اشوع چونکی۔

"کیا ہوا؟" وہ اس کی حرکت پر رونا بھول چکی تھی۔

"کچھ خاص تجربہ نہیں ہے لڑکیوں کے بال سٹیٹ کرنے کا تو بس۔" وہ شرارت سے نچلا لب دباتے گویا ہوا۔ اس کی انگلی زرہ سی جل گ ئی ی تھی۔ لیکن اس کے رونے سے جو دل جلا تھا اس کے سامنے سب خاک برابر۔

"مطلب کہنا کیا چاہتے ہیں۔ لڑکیوں کا تجربہ چاہیے۔" وہ اس کے ہاتھ سے سٹیٹنر جھپٹ کر تیزی سے بولی۔

"خیال سے میمنی گرم ہے بس ہو گیا۔" وہ سوئی چ بند کرتا لاتعلقی سے بولا تھا۔

"ادھر دیکھیں میری بات کا جواب دیں۔" وہ کتنے حق سے اس کا بازو پکڑتی گویا ہوئی ی یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

"میری توبہ جو اپنی اکلوتی ظالم بیوی کے علاوہ کسی لڑکی کی زلفوں کا سوچوں بھی۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا اب لائی نر کے متعلق پوچھ رہا تھا۔

"رہنے دیں آپکے بس کی بات نہیں ہے۔" وہ لوشن سے پھیلا ہوا مسکارہ صاف کر کے چہرہ تھپتھپاتے رسانیت سے بولی۔

"چیلنج نہیں کرو۔ کیونکہ ایسا کوئی ی کام نہیں جو انس نیازی نہ کر سکے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"لڑکیوں کا لائی نر کوئی ی مذاق نہیں ہوتا۔ جسے کوئی ی بھی لگادے۔ کمال مہارت سے لائی نر لگانا بھی ایک آرٹ ہے جو ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔"

"ادھر بیٹھو آج یہ آرٹ بھی ٹرائے کر لیتے ہیں۔" اسے ڈریسنگ کے سامنے پڑی نشست پر بیٹھا کر وہ خود آئی ینے کے سامنے کھڑا اس کی آنکھوں پر لائی نر لگانے لگا۔ جب وہ لگا چکا تو اشوع نے دیکھا اور اس کے دیکھتے ہی وہ دونوں بے ساختہ ہنسے تھے۔

"یہ کیا ایک آنکھ موٹی اور ایک پتلی۔" اس نے ہنستے ہوئے انکشاف کیا تو وہ کھسیانی ہنسی ہنس دیا۔

"اچھا اب دوسری آنکھ کا بھی موٹا کر دیں خیر ہے۔" وہ دوبارہ آنکھیں بند کرتی اس کے سامنے تھی۔ انس کے اس کے انداز پر کنفیوژن سے زرہ ہاتھ تھمے پر وہ فورا سنبھلا تھا۔

جیولری میں سے مانگ ٹکا نکال کر اشوع کے سر پر لگاتے وہ کہہ رہا تھا۔

"اشوع ہر لمحے حالات بدلیں گے، انسانوں کا ساتھ عارضی ہوتا ہے۔ کب کہاں کون ہماری زندگی سے کیسے نکل جائے کیا معلوم۔ تمھیں خود کو اتنا سمجھدار بنانا ہے کہ اپنا سیویر خود بن سکو۔ جب تک اپنے ڈر کو سراہتی رہو گی وہ تمھارے سر پر منڈلاتا رہے گا۔ انسان کی سیرت اچھی ہونی چاہیے صورت کا کیا ہے وہ تو ڈھل ہی جانی ہے۔ اسی طرح اپنے کردار کو تراشنا چاہیے ظاہری بناوٹ سے انسان محض خود کو تھکاتا ہے۔" اس کے بینگز باقی ماتھے پر پھیلاتے وہ اسے جو سمجھانا چاہتا تھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی سمجھ گ ئی ی تھی۔

"جب تک تمھارے اندر سے خوف نہیں نکلے گا زخم تمھیں تکلیف دیتا رہے گا۔ کبھی بھی بدلاؤ باہر سے نہیں آتا میری جان۔ ہمت کر کے انسان کو اپنے اندر سے تبدیلی کرنی پڑتی ہے خیالات ٹھہراؤ اپنی بھاگتی پریشان تھکی سوچ کو زرہ آرام بخشو پھر دیکھو تمھارے ارد گرد مثبت تبدیلیاں روشناس ہوں گی ان شاءاللہ۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

Yesterday I was clever,so I wanted to change the world.Today I am "
Rumi-".wise,So I wanted to change myself

اشوع نے پیلا ڈوپتہ بائی یں جانب سے لہنگے میں اٹکاتے دائی یں جانب سے گھما کر کندھے پر پھیلایا۔انس کے ہارن دینے کی آواز پر وہ رومی کی بات ذہن سے جھٹکتی تیزی سے جوتے پہنتی نیچے کی سمت بھاگی۔اس کے بیٹھتے ہی وہ گاڑی بھگالے گیا۔

مارکی کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔رنگ برنگے ملبوسات میں چلتے بے فکر لوگ مہندی میں دلہا دلہن کی اینٹری کا انتظار کر رہے تھے۔

درمیان میں ہیوی بائی یک پر اضرار اور اس کے اطراف میں سب لڑکے اپنی اپنی ہیوی بائی یک اڑاتے مہندی میں اینٹری مار چکے تھے۔شور شرابے اور گیتوں میں بھرپور دھول دھماکے کے ساتھ اب انعمتہ کو پالکی میں بیٹھائے احتشام انس لا رہے تھے۔

دلہا دلہن کے آنے کے بعد مہندی کی رسم کا باقاعدہ آغاز ہوا۔بڑوں کے بعد اب نوجوان پارٹی رسم کر رہی تھی۔عمارہ نے دل مار کر احتشام کے ساتھ اسٹیج پر آتے رسم کی۔احتشام کی شخصیت کے باعث کسی نے بھی عمارہ کے اچانک نکاح کے متعلق بظاہر کوئی ی بات نہیں کی تھی لیکن عمارہ اپنی طرف لوگوں کی سوالیہ نگاہیں باخوبی پڑھ سکتی تھی۔احتشام اب ہنستے ہوئے اضرار کا منہ میٹھا کروا رہا تھا اور وہ نہیں نہیں کرتا اپنا بچاؤ کر رہا تھا۔

"یار میں تو صحت مند آدمی ہوں لیکن اپنی بہن کا ہی خیال کر لے بیچاری کا بی پی اتنا میٹھا کھانے سے لو ہی نہ ہو جائے۔"اضرار کے جملے پر انعمتہ کی ہنسی چھوٹ گ ئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کل کی ہیڈ لائی نز میں ہو گا۔ مہندی کی رسم میں اضافی میٹھائی کھاتے دلہن صاحبہ ہوئی بے ہوش۔"
احتشام کے کہنے پر دلہا دلہن سمیت اسٹیج پر موجود سب لوگوں ہنسنے لگے۔ احتشام کی موتیوں سے سجی مسکراہٹ پر عمارہ کا دل جل کر رہ گیا۔ "اپنی بہن کی جگہ آج وہ اس شخص کی ہمراہی میں دنیا کے سامنے کتنے حق سے برجمان تھی۔" اس کا حلق تک انھیں سوچوں سے کڑوا ہو رہا تھا۔ وہ انکی طرف سے لاتعلق فوراً ہی سنجیدہ چہرہ لیے انعمتہ کے ساتھ سے اٹھتی اسٹیج سے ہی اتر آئی ی۔

احتشام کی پر سوچ سنجیدہ نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔ اس کا رویہ احتشام سے چھپا نہ رہ سکا۔ وہ تو اڑتی چڑیا کے پر گننے والا آدمی تھا۔ اس کی نظریں باریک بینی سے صورتحال کو جانچ رہی تھیں۔

اشوع اپنی کزنز کے ساتھ تصاویر بنواتی آرہی تھی جب اس کی اپنے تایا کے ہمراہ ابو پر نظر پڑی۔ عمران نیازی کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔ انعمتہ کے لیے خوشی اور محبت انکے ہر انداز سے چھلک رہی تھی۔ التمش اور عزیز نیازی کے ہمراہ اور بھی دوست احباب وہاں کھڑے خوش گپوں میں مصروف تھے۔ لیکن عمران نیازی کی نظریں بارہا اسٹیج پر سجی سنوری بیٹھی اپنی دلعزیز بیٹی کی جانب اٹھتیں تو ڈھیروں دعائیں کرتے وہ تھکتے نہ تھے۔ اور انکی ہر نظر پر اشوع کا دل بھر جاتا تھا۔ وہ غیر ارادی طور پر خود کا موازنہ کر رہی تھی۔ اس کی ذہنی حالت انتشار کا شکار تھی۔ خود کو نارمل ظاہر کرتے وہ ابنارمل محسوس کرنے لگی تھی۔

"میں آپی کی خوشیوں کو رشک سے دیکھتی کہی انھیں نظر ہی نہ لگا دوں۔" اس نے کرب سے سوچتے سر جھٹکا اس کی حسرت بھری نگاہوں سے عمران نیازی یکسر لاپرواہ بنے برف کا مجسمہ لگتے تھے۔

اس کے حلق میں کئی ی آنسو جمع ہوتے گئے جب کوئی ی آرام سے اس کے شانہ بشانہ آ کھڑا ہوا تھا۔ وہ چہرہ موڑتی اس کی طرف متوجہ ہوئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

انس جو نرم دل، شوخ جذبے آنکھوں میں سجائے، خیال یار کا مجسمہ تھا۔

وہ اس کے روبرو کھڑا ساری محفل سے بے نیاز اس کی طرف متوجہ تھا۔

اشوع جو گلاب چہرہ، اداس تنہائی سے جھانکتی آنکھیں اٹھائے، پگلتی چاندنی کا مجسمہ تھی۔

وہ ادر گرد سے غافل بس اس کی آنکھوں میں موجود اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی۔

دنیا کی محفل کہیں پس منظر میں غائب ہو چکی تھی۔

اشوع کے ساحلی ہوا سے سرد کپکپاتے جسم کو انس کی چمکتی آنکھوں کے سمندر سے راحت ملتی محسوس ہوئی ی۔

"کیا اپنائیت کا احساس اتنا راحت بخش ہوتا ہے کہ اپنے سنگ فلک پر بادلوں کی اوٹ میں چھپا لینے کی طاقت رکھتا ہے۔" اس نے جانا کہ اسی احساس کہ زیر اثر اس کا دل دھڑکتا ہلکے سانس لیتا پر سکون ہونے لگا تھا۔

انس اپنا دل بچھائے اتنے قریب سے اس کی مہکی مہکی سانسوں کی پھوار شمع کی صورت اپنے گرد بھکرتی محسوس کر رہا تھا۔

محبت جو آسمانی کلام ہے اس کا انکے دلوں پر الہام ہونے لگا۔

اشوع نے خود کو انس کے سنگ ہوا میں جھومتے پایا۔

انس نے خود کو اشوع کو سنبھالتے وادیِ محبت میں گم ہوتے پایا۔

برقی قمقموں کی روشنیوں سے سجے کونے میں نورانی محبت کا مطلع برسنے لگا۔

انس کی نظر اشوع کے ہاتھ میں چمکتے اپنے رشتے سے منسلک ہیرے پر پڑی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

وظیفہ پڑتی اس کی آنکھیں عقیدت کے رنگوں سے جھلملائی یں۔ اشوع نے قوس کے جھل مل کرتے رقص کو ہاتھ بڑھا کر چھونا چاہا۔ لیکن وہ چاہ کر بھی اس کی آنکھوں تک سفر نہ کر سکی۔ مدھم سانس بھرتے ہوئے بس اپنے ہاتھ کی انگلی کو چھوتی اس کی آنکھوں کی چمک محسوس کرنے لگی۔

"ایسا کیا ہے اس میں؟"

"احساس!"

جواب کھوئی ی کھوئی ی آواز میں دیا گیا۔ شاید وہ ان لمحات میں گم تھا۔

"کس چیز کا؟" فوراً پوچھا۔

"ہمارے رشتے کا۔" بغیر وقت لیے مہر ثبت کی۔ لیکن وہ خود میں اس کے ہاتھ کو چھونے کی ہمت نہ کر سکا۔ وہ ان جادوئی ی لمحات کا طلسم توڑنا نہیں چاہتا تھا۔

"وہی رشتہ جو انجانے میں باندھا گیا تھا۔" تکلیف کا خنجر دل میں پیوست ہوا تھا۔

"وہی رشتہ جو عالم ارواح میں بندھ گیا تھا۔" انس نے آگے بڑھ کر اس کی روئی ی روئی ی آنکھوں میں بدگمانیوں کے دریچے دیکھے تھے۔

"رشتوں میں اتنی اعتمادی اچھی نہیں ہوتی۔" دنیا کے دیے دکھ کی چادر میں لپٹے وجود کا دامن محبت سے خالی تھا۔

"اصل رشتہ بنتا ہی اعتماد کی بنیاد پر ہے۔" عقیدت سے انس نے اس کے ہاتھ کو تھامنے کی جراءت کر ہی لی تھی۔ وہ اشوع کے من کے آنگن میں پھول کی بنیاد ڈال گیا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

زمانے کے دکھوں کی خاطر کالے بادلوں میں سمٹی وہ اس مہربان شخص کے سامنے اپنے زخم نہ چھپا سکی۔

دل کی زمین انس کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے ہری ہوئی ی تھی یا بے چینی کا زور تھا وہ سسک کر چونکی تھی۔

بھیگی پلکیں جھکی گلابی ناک اٹھی ہوئی ی اور زکام زدہ آواز میں وہ اتنی بے دردی سے سامنے کھڑے شخص کی روح کھینچ گ ئی ی۔

"دوبارہ مجھے چھونے کی ہمت کی تو تمھاری جان لے لوں گی۔" اشوع کے زور سے ہاتھ جھلانے پر انس کے منہ پر اشوع کی انگھوٹی لگتی اس کا ہونٹ پھاڑ گ ئی ی۔ سرخ خون کی بوچھاڑ اشوع کے ہاتھوں پر گری۔ وہ ہڑبڑا کر سہمی آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوش میں آئی ی۔

انس کے چھونے سے کیف کا ٹارچر کرنا اس کے سب کانشیس میں دبے زخموں کو ایک بار پھر سے متحرک کر گیا تھا۔

"یہ مجھ سے کیا ہو گیا؟" اس کے ہونٹ پر اپنا ہاتھ رکھ کر خون روکنا چاہا۔ انس اس کی حرکت پر مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔ درد کی ٹھیس محسوس کرتے وہ سسکا تھا۔

اشوع نے اپنے دوپٹے کا پلو اس کے منہ پر رکھا اور پانی لینے قریبی ٹیبل کی طرف بڑھنے لگی جب دوپٹے پر بھاری گرفت سے اسے رکنا پڑا۔

"انھیں ہونٹوں نے جسارت کی ہے سزا تو ملنی چاہیے۔" وہ جس کرب سے بولا تھا اشوع نے پلٹ کر بے چینی سے اسے دیکھا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"نہ۔۔۔ نہیں" وہ مزمت بھی نہ کر سکی۔ روح میں سوئی ی چھبتی محسوس ہوئی ی۔ اتنے پیارے دل والے شخص کی نیت پر شک کر کے اس نے خود کو شرمندہ پایا تھا۔

"میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔" اپنا دوپٹہ انس کے ہاتھ میں تھمے اس کے زخم پر رکھے دیکھتے بس پھنسی آواز میں اتنا بول سکی۔

انس کی پر سوچ نگاہیں ابھی کچھ فیصلہ کرتی کہ وہاں انکے کچھ کزنز کی آمد ہوئی ی۔

"اووو ہوو وو یہ ہنسوں کا جوڑا ادھر کونے میں کھڑا کیا راز و نیاز کر رہا ہے۔" انکی شوخ نظریں ان ہی دونوں پر جمی ہوئی ی تھیں۔

"تم لوگوں سے مطلب۔" انس بے نیازی سے کہتے اشوع کے دوپٹے کا پلو یونہی ہونٹوں پر رکھے پلٹ گیا۔

"لڑکا بیگم کے ہوتے رانجھا بنا بیٹھا ہے۔" انکی توپوں کا رخ اب اشوع کی طرف ہوا۔

"وہ بیٹھا نہیں کھڑا ہوا ہے کمبخت۔" اشوع غصے سے اونچا بڑبڑاتی اپنے کزن کو لتاڑتی انس کی طرح ہی رخ پلٹ گ ئی ی۔

"مجھے بچاؤ ان سے۔" وہ منمنائی ی وہ دوپٹے کے پلو کو تجسس سے دیکھتے انکے سامنے آ کھڑے ہوئے۔

"یہ تمھارے ہونٹ پر کیا ہوا ہے۔" باسل نے تشویش سے پوچھتے پلو ہٹانا چاہا۔ انس ابھی جواب دیتا کہ اشوع نے ہڑبڑا کر اپنا ہاتھ انس کے ہونٹوں پر رکھ لیا۔

"ک۔ک۔ک کچھ نہیں۔" وہ جواباً چیخی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اتنی پوزیسو کیوں ہو رہی ہو میں تو بس۔۔۔" وہ بے چارہ پوچھ کر بچھتایا۔ اشوع کی آگ بگولہ آنکھوں سے ڈرتے مضنوعی ڈر سے ہاتھ اٹھاتا دو قدم پیچھے ہوا تھا۔

"بھائی ی تیری جھانسی کی رانی بخشتی نہیں۔" وہ آخر میں قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔

انس نے گردن موڑ کر معصوم بننے کی اداکاری کرتے اشوع کو دیکھا جس پر اس کا دل گدگدایا اور وہ کھل کر ہنسنے لگی۔ انس ہونٹ پر اٹھتی ٹھیس کے باوجود گہری مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھتا دل ہی دل میں اس مسکراہٹ کی ہمیشہ شادبادی کی دعا کرنے لگا۔

وہ لوگ پلٹے تو اشوع بھی جانے لگی۔ لیکن دوپٹے پر پڑتی کھینچ سے وہ غصے سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولتی پلٹی تھی۔

"اب کیا مصیبت ہے؟"

"معافی ملکہ معافی۔" اس کے پلو کا کنارہ انس کے کف میں پھنسا ہوا تھا۔ اس کے انداز پر وہ ہنسا تھا۔

"ہاؤ رومینٹک۔"

افشاں نے دور سے دیکھتے تبصرہ کیا تھا۔ باسل نے دور سے اس لمحے کو یاد کے طور پر کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر لیا تھا۔

جبکہ وہ دونوں اپنی جگہ پر شرمندہ کھڑے تھے۔ انس نے پلو اپنے کف سے نکالتے ٹھہر کر شعر پڑھا۔

ایک آئینہ روبرو ہے ابھی

WWW.NOVELSHUB.PK

اس کی خوشبو سے گفتگو ہے ابھی

اشوع کا چہرہ گلابی سے سرخ ہوا تھا۔ انس نے پلو آرام سے چھوڑا اور اس کا ہاتھ تھام کر کھڑا ہو گیا۔ اشوع اس اچانک آفت پر حیران ہوتی کہ عمارہ کی آمد پر انس کو دیکھ کر رہ گ ئی ی۔

"گھنا میسنا۔" زور سے اپنی ہیل اس کے جوتے پر ماری۔

"انس تم یہاں ہو تبھی تقریب میں سے رونق غائب ہے۔" اس نے یکسر اشوع کو نظر انداز کرتے انس کو دل جمی سے دیکھا لیکن جوتے والی حرکت اس کی آنکھوں سے مخفی نہ رہ سکی۔

"انس نے اس لڑکی کو کچھ کہا کیوں نہیں۔ وہ اتنے آرام سے کیسے کھڑا ہے۔ کیا اسے پاؤں میں تکلیف نہیں ہو رہی؟" عمارہ سراپا سوال بنی کھڑی تھی لیکن سامنے والے کی سماعت اپنے ہمراہ کھڑی بیوی کی طرف تھی۔ وہ اشوع کے منہ ہی منہ میں خود کو دیے جاتے القابات سے محظوظ ہوتا تحمل سے بولا تھا۔

"میری رونق تو ادھر ہے مجھے محفل و تقریب سے کیا لینا بھابھی جی۔" آخر میں دانت پیس کر وہ بولتا مزید اس کی سنے بغیر اشوع کا ہاتھ تھامے چل دیا۔ عمارہ اس کے زخم کے بارے میں پوچھتی رہ گ ئی ی۔ غصے سے لب بینچھے وہ اشوع کو زندہ سلامت اپنے پیروں پر انس کے ہمراہ جاتے دیکھ کر کڑھ گ ئی ی۔

"کاش تم مر جاتی اشوع۔ تو اب اس کے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہوتا۔" حسد سے اس کا دل سیاہ ہو چکا تھا۔

ہلکی نوک جھوک کرتے دور جاتے جوڑے کو نہ معلوم ہو سکا کہ انھیں کتنی بڑی نظر لگ چکی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"بری نظر جو قبر تک ہنستے پھولتے انسان کو لے جاتی ہے، خوشیوں کی وادی کی چوٹی سے گہرے پاتال میں لا پٹکتی ہے۔"

انکی اسٹیج پر آمد پر جہاں ک ئی ی نظریں رشک سے اٹھیں وہی انعمتہ نے انکی دائی می خوشی کی دعا کی کی تھی۔

"نیک دعا جو برے وقت میں سائی بان بن کر انسان کو بچانے سامنے آجاتی ہے۔"

"یہ تمھارے چہرے کو کیا ہوا۔" انعمتہ نے اضرار کے ساتھ بیٹھتے انس کو دیکھتے تشویش سے پوچھا۔ وہ ٹھنڈے پانی سے زخم صاف کر آیا تھا۔ مگر اس کی بہن سے آج تک کچھ چھپا تھا جو یہ چھپتا۔

"ایک جنگلی بلی نے اپنا پنجہ مارا ہے۔" اس کے لقب پر اشوع نے آنکھیں گھمائی یں۔ اس بات کا حوالہ وہ باخوبی جانتی تھی۔

"میں جو دو گھنٹوں سے تمھارے ساتھ بیٹھا ہوں اس کا چہرہ دیکھنے کی فرصت نہیں اور اپنے لاڈلے بھائی ی کو اسٹیج پر آئے دو سیکنڈ ہوئے ہیں اور محترمہ نے اتنی توجہ دی۔" اضرار کے انداز پر انعمتہ اس کی طرف متوجہ ہوئی ی۔

"آپ تو بس رہنے دیں میری گردن اکڑ گ ئی ی ہے ایک سمت بیٹھتے ہوئے اور آپ کو مسخریاں سوجھ رہی ہیں۔" وہ امی کی سرزنش کرتی نظروں سے خائف ہوتی سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"افففف دلہن بننا بہت تھکانے والا کام ہے اشوع تم ایسے بالکل مت کرنا۔"

"توبہ ہے آپی میری دلہن کو الٹے مشورے مت دیں ویسے ہی اس کا ذہن پلٹنے میں سیکنڈز لگتے ہیں۔"

اس کے انداز وہ پر سر جھٹک کر رہ گ ئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"افففف میں اسے ایسے ایک جگہ روبوٹ کی طرح گردن ٹکا کر بیٹھنے نہیں دوں گی۔" انعمتہ کی بات مکمل کرنے پر جس طرح انس نے سانس خارج کی سب ہنس پڑے۔

"یہ شخص پاگل ہے۔ اشوع نے اسکو دیکھتے نظروں میں کہا۔

"جی آپکی چاہت میں۔" جواباً پرجوش نظروں سے کنفیوز ہوتے اشوع نے رسم کرتے لڈو اٹھا کر انعمتہ کی طرف بڑھایا۔ تبھی انس نے بھی برفی کا پیس دلہن کی طرف کیا۔

"پہلے میرا لڈو کھانا ہے۔" وہ بگڑی۔

"پہلے میری برفی کھانی ہے۔" وہ بھی بگڑا۔

"میں دلہن کی اکلوتی بہن ہوں۔" وہ اترائی۔

"میں دلہن کا اکلوتا بھائی ہوں۔" ایسے تو ایسے سہی۔

"میں دلہن کا اکلوتا دلہا ہوں مجھے بھی پوچھ لو ظالمو۔" اضرار کی بات پر تصویریں بناتے باسل کا قہقہ لگا۔

"تم دونوں ایسا کرو ایک دوسرے کو کھلا دو بیچارے دلہا دلہن کو میٹھائی کھلا کر سب رشتے داروں نے انکی مت مار دی ہے۔" افشاں کے مشورے پر اضرار نے انس کا ہاتھ پکڑا اور انعمتہ نے اشوع کا ہاتھ پکڑا اور یہ ان دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کے منہ کے قریب آگ ئے۔

باسل نے یہ نرالہ منظر کیمرے میں محفوظ کر لیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اب آپ دونوں ایک دوسرے کو آنکھوں کے راستے نگلنے کے بجائے میٹھی مٹھائی ی کھلائی یں۔" باسل کے مسخرے پن پر وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوڑ کر اسے گھورنے لگے۔

"تم اپنا منہ بند رکھو۔" دونوں ایک ساتھ بولتے اس کے ساتھ ہی ہنس پڑے تھے۔ ایک دوسرے کو برفی لڈو کھلاتے انکے چہروں پر مسکراہٹ سجی تھی۔ رسم کرنے کے بعد اسٹیج کی طرف باسل نے زبردستی ان دونوں کا فوٹو شوٹ کر دیا۔ ہنستے مسکراتے تقریب اپنے اختتام کو پہنچی تھی۔

——*—*—*—*

"افففف میرا سر درد سے پھٹ جائے گا لیکن آج یہ کپڑے استری نہیں ہوں گے۔" اشوع نے کراہ کر کہتے زور سے استری پٹخی۔

اسے ایک کام سے انتہائی چڑ تھی اور وہ تھا کپڑے استری کرنا۔ پیچھلے دو گھنٹوں سے وہ استری لیے فرش پر بیٹھی تھی۔ استری میز پر افشاں کل بارات کے فنکشن کے اپنے گھر والوں کے پیک استری شدہ کپڑے نکالتے ان سے ہلکی سلوٹیں نکال رہی تھی۔ اس لیے اشوع امی ابو کے جوڑے لیے نیچے دوسری استری لگا کر برجمان ہو گ ئی ی تھی۔

"اس لڑکی کو دو ہفتے پہلے سے کہہ رہی تھی سب کپڑے استری کر کے لٹکا دے پھر مہمان آجائی ے گے، کہاں وقت لگے گا لیکن مجال ہے ماں کی ایک سن لیتی۔" امی سے ہوتی عزت افزائی ی پر اشوع نے کان لپیٹ لیے۔ افشاں کھی کھی کرتی کپڑے اٹھا کر کمرے میں لٹکانے چل دی۔ اشوع کے قریب ممانی اور ک ئی ی چھوٹے بڑے اپنے کپڑوں پر ہلکی استری مارنے کو رکھ گ ئی ے تھے۔ چونکہ استری فارغ نہیں تھی تو وہ رکھتے گ ئی ے اور اشوع کڑھتی گ ئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اشو بہن میرا سوٹ درزی سے ابھی آیا ہے اسے بھی استری کر دو اب کہاں دھوبی کے چکر لگاتا پھروں گا۔" باسل کی آمد پر اس کا میٹر گھوما تھا۔

"ہاں میرے بھائی ی تم کیوں چکر لگاؤ گے چکر تو مجھے دے رہے ہو سب کے سب دھوبن لگتی ہوں تمھیں جو منہ اٹھا کر کپڑے لیے آگ ئی ے ہو۔ جاؤ تایا کے گھر کپڑے لے جاؤ اور اپنی بہن سے بولو کرے پریس۔" اس کی جھاڑ پر وہ منہ بناتا کپڑے اٹھا کر لے گیا۔

"کمال ہو گیا جسے دیکھو منہ اٹھا کر آتا جا رہا ہے۔ دو گھنٹوں سے میرے امی ابو کے کپڑے استری ہو نہیں رہے ان نوابوں کے بھی کروں۔" وہ دانت چبا کر بولی تھی جب انس کی آمد پر اسے سر اٹھانا پڑا۔

"میمنی ادھر ماسی بنی بیٹھی ہو باہر چچی جان تمھیں آوازیں دے رہی ہیں۔" وہ اجلت میں بولا تھا۔

"کام والی ماسی بھی آپکی چچی نے ہی بنایا ہے۔ کہا بھی تھا ایک ماسی کپڑے استری کرنے والی رکھ دیں صرف دو چار دن کی بات تھی یہ منحوس استری سے تو نجات مل جاتی۔" اس نے چڑ کر کہتے امی کا سوٹ پاس رکھی کرسی پر رکھا۔

"دو چار سوٹ تم نے مصیبت بنا دیے ابھی میرے کپڑوں کی پریس کون کھولے گا؟" وہ شرارت سے گویا ہوا۔

"میرا سر درد نہیں کام والی ماسی لگتی ہوں جو حکم دے رہے ہیں" وہ ابو کے کپڑوں کی پریس بٹھانے لگی۔

"اپنے سر تاج کے کپڑے استری کرتے سر درد نہیں ہو گا۔" وہ چڑا تھا۔

"ہاں جیسے آپ میرے کپڑے استری کر کے دیں گے؟" وہ چہرہ اٹھا کر اس کی سمت گردن کر کے غصے سے کہتی انس کو ہنسنے پر مجبور کر گ ئی ی۔

"لو بھ ئی ی ابھی کر دیتا ہوں وہ نیچے اس کے پہلو میں بیٹھا استری اس کے ہاتھ سے لیتا ابو کا سوٹ کرنے لگا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"رہنے دیں بس ہو گیا آخری سوٹ ہے" وہ ہڑبڑا کر اس سے استری لینے لگی۔

"اچھا تمھارے کپڑے ہو گ ئی ے؟" اس نے سرسری سا پوچھا۔ اشوع اس کے اتنے نزدیک بیٹھنے کا اثر لیے بغیر ابو کا سوٹ پریس کرنے لگی۔

"ہمم کچھ دن پہلے آرڈر دیا تھا آج ڈیلیور ہو جائے گا۔" اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"باہر تو اتنی بارش ہو رہی ہے لاہور میں ہر طرف پانی کھڑا ہے تم اس سے بہتر پہلے بازار جا کر لے آتی۔" انس کو تشویش ہوئی ی۔

"کس منہ سے باہر جاتی۔" اس نے آہستگی سے بولا۔

"جس منہ سے لڑ رہی ہو۔" اس نے بات مزاق میں اڑائی ی تھی۔

اشوع نے غصے سے چہرہ موڑ کر اسکو گھورا۔ انس کو اب خیال آیا وہ کتنا نزدیک بیٹھا تھا۔ اشوع کی چھوٹی سی ناک کی نتھیں غصے سے پھولی ہوئی ی تھیں اور تیز تیز سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔ اس کے برعکس اشوع رلیکس بیٹھی تھی ہر احساس سے بے خبر شکایتی آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔

"اب آپ بھی میرا مذاق بنائی یں گے؟" اس کے الفاظ پر وہ گھبرایا

"نہ۔۔ نہیں تو۔۔ کیا۔" انس کو بات سمجھنے میں دقت ہوئی ی۔ وہ جو ہر بات لمحوں میں سمجھ جاتا تھا آج اس کے پہلو میں بیٹھا کنفیوز ہو گیا تھا۔

"یہ چہرہ لے کر فلحال میں باہر نہیں جا سکتی۔" اس نے شرمندگی سے اپنے ماتھے پر زخم کی طرف اشارہ کیا۔ انس نے اس کی ہرنی جیسی آنکھوں میں بے بسی دیکھتے نظر اس کے بینگز میں کٹے بالوں پر ڈالی۔ بالوں کا ڈھیلا جوڑا کمر پر

WWW.NOVELSHUB.PK

جھول رہا تھا۔ڈوپٹہ گلے میں بے نیازی سے ڈالے آلتی پالتی ماری رف حلیے میں اس کے پہلو میں بیٹھی کتنی بے چین تھی۔

زخم بھر جاتے ہیں رویوں کا اثر اپنی چھاپ چھوڑ جاتا ہے۔

"تمھیں منہ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ظاہری زخم ہے لیکن اسے زرہ سی محنت سے ڈھانپا جاسکتا ہے۔" انس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بینگز کو چیڑا تھا۔بکھیرے بال سلجھ کر اس کے ماتھے پر گر گ ئی ے۔اشوع نے تاسف سے سر جھٹکا سارا طلسم بکھر گیا تھا۔انس نے پہلو بدلتے گہری سانس لی۔

"مجال ہو جو یہ بندی دو گھڑی رومانی لمحے مجھ غریب کو میسر آنے دے۔" وہ کڑھ ہی تو گیا تھا۔

"کیا؟" اشوع اس کی سرگوشی سن نہ سکی۔

"میری بیوی بہت بہادر ہے اس لیے وہ میرے کپڑے استری کر سکتی ہے باقی اس کے حصے کے میں کر دیتا ہوں۔" انس نے فٹافٹ ابو کے کپڑے استری کر دیے۔

"اشوع۔۔۔اشوع کان لپیٹ کر ایسے کپڑے استری کرنے لگتی ہے یہ لڑکی باہر بے شک ماں آوازیں دیتی رہے۔" امی کی آمد پر انس چھپ کر استری میز کی دوسری جانب بیٹھ گیا۔

"جی کیا ہوا امی؟" اشوع گھبرا کر استری میز کے سامنے کھڑی ہو گ ئی ی۔

"اتنی دیر سے بیٹھی ہو۔اب کچن میں چلو، میں ن ئی ے شیشے کے کپوں کا سیٹ نکال لو ادھر سے۔" امی اس کی پیچھلی دیوار پر سجی برتنوں والی الماری کی طرف بڑھیں۔

"نہیں نہیں میری عزت کا جنازہ نکل جائے گا۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

نیچے بیٹھے انس نے پیچھے سے اشوع کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ "نہیں۔" وہ رکیں۔

"میں نکال لاتی ہوں امی آپ چلیں۔" اس نے ہڑبڑاتے ہوئے انس کو زور سے پیچھے ہاتھ لہرا کر مارا تھا۔

"ہاں تاکہ مزید دو گھنٹے ادھر ہی لگا کر آؤ۔" انکی جھڑک پر انس کو اچھو لگا۔ اس نے فوراً ہتھیلی منہ پر رکھتے اپنی آواز دبائی ی۔

"اچھا نا امی بس کریں۔ لاتی ہوں میں ابھی۔" اس نے انھیں کندھوں سے پکڑتے واپس موڑا۔

"ایک تو یہ آج کی اولاد کا کوئی ی حال نہیں مجال ہے جو زرہ ہل جل جائے۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی یں باہر کی طرف بڑھ گ ئی یں۔

"آہ۔" دونوں نے ایک ساتھ رکی ہوئی ی سانس خارج کی۔

انس جھلاتا ہوا اس کی جوڑے میں سے نکلتی لٹ کھینچتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ وہ پیر پٹختی رہ گ ئی ی۔

——*—*—*—*

شہر لاہور بارش میں بھیگ رہا تھا۔ ہر طرف جل تھل نے موسم خوشگوار کر دیا تھا۔ نیازی ہاؤس کے لان میں جھانکیں تو اشوع منہ بسورے امی کے پاس اضطرابی انداز سے ہاتھ میں فون لیے ٹہل رہی تھی۔

"اشوع اب رونا لے کر میرے پاس آگ ئی ی ہو جب کہتی ہوں مت کیا کرو آن لائی ن شاپنگ تب ماں کی سنتی نہیں ہو اب پڑ گ ئی ی ٹھنڈ چلا گیا تمھارا بارات کا سوٹ گجرات بارش بھی اچانک ہی شروع ہو جاتی ہے۔" انھیں بیٹی سے زیادہ فکر لاحق ہو گ ئی ی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"اب کیا ہو گا میں آپی کی بارات پر کیا پہنوں گی؟" اشوع کا بس نہ چلتا کوریئر والے کو حلال کر دیتی جس نے اس کا سوٹ لاہور کی جگہ گجرات ڈلیور کر دیا تھا۔

"اب مٹکتی پھر و شادی والے گھر میں سو بکھیرے پہلے تھے جو تمھارا رونا بھی شروع ہو گیا۔" ماں کی ڈپٹ پر اشوع نے انعمتہ کو مدد طلب نظروں سے دیکھا۔

"تحمل رکھو بارش رک جائے پھر جا کر لانے کی کوشش کرو مل جائے گا کچھ نہ کچھ۔"

"کچھ نہیں مجھے ایک دم بیسٹ چاہیے تھا افف کراچی سے کتنا زبردست ڈریس آرڈر کیا تھا۔ میری قسمت ہی خراب ہے کبھی کچھ اچھا نہیں ہوا۔" وہ جھنجھلائی ی تھی۔

"اشوع بکو مت نصیب کو نہیں روتے زرہ سی تکلیف پر قسمت کو کوسنے نہیں لگ جاتے پریشانیاں اسی زندگی کا حصہ ہیں جس میں آسائشیں ملتی ہیں وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔ خوشی غمی ساتھ ساتھ ہوتی ہے یہ کیا زرہ سا دکھ آیا نہیں انسان ناشکری پر اتر آتا ہے مشکلات پر ثابت قدم وہی رہتا ہے جو صبر کرتا ہو۔ تحمل سے معاملات سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے ورنہ جلد بازی سے بنی بنائی ی بساط بھی پلٹ جاتی ہے۔" انعمتہ کے کہنے پر وہ رونی صورت لیے صوفے سے اٹھتی باہر نکل رہی تھی جب باہر سے آتے انس سے ٹکرا گ ئی ی۔

"اتنا بکرا ٹکریں نہیں مارتا جتنا آپ میرے سر سے ٹکراتے ہیں۔" وہ غصہ ضبط کرتے بولی۔

"یونو اوپوزٹ اٹریکٹ ایچ ادر سو ہم میں اٹریکشن ہی بہت ہے یونیورس بار بار کھینچ لاتا ہے۔"

"اللہ آپی انہیں کس خوشی میں دعوت نامہ بھیج دیا ہے پہلے ہی میرا دماغ خراب ہے اوپر سے انہوں نے اور مغز ماری لگا دی ہے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

"شرم کرو میاں ہے تمھارا۔" امی ڈپٹتے ہوئے اٹھ کر مہمان خانے کی جانب بڑھ گ ئی یں۔

"انس تمھیں بازار لے جا کر کل پہننے کے لیے کچھ لے دے گا۔ امید ہے اس بارش میں کچھ انتظام ہو جائے کیونکہ فلحال امی تمھیں کہیں بھی نہیں بھیجیں گیں۔"

مہندی اور بارات میں ایک دن کا وقفہ تھا۔ سب تیاریاں اختتام پر تھیں۔

"آپ ہی ہمیشہ میرے لیے آخری آپشن کیوں ہوتے ہیں؟" اس نے کڑھتے ہوئے انس کو غصے سے گھورا تھا۔

"اب ہمیشہ میرے علاوہ میڈم آپکے پاس کوئی ی آپشن نہیں ہوا کرے گا بیگم!"

"افففف کبھی سیدھی بات نہیں کر سکتے۔" وہ مزید چڑتی مڑی۔

"حرکتیں سیدھی کیا کرو کبھی حال کا کام نہ کرنا ہمیشہ روتی دھوتی رہا کرو۔ پھر قسمت کو کوسنے بیٹھ جاتی ہو۔" لگتا تھا وہ اس کی کچھ دیر پہلے والی باتیں سن چکا تھا۔

"ہاں تو کیا دیا ہے قسمت نے مجھے ایک جوڑا تو صحیح اڈریس پارسل نہیں ہوا۔ میں کل فقیرنی لگنے والی ہوں۔"

اس کا جی چاہا اپنا سر کسی دیوار میں دے مارے۔

"اتنا بڑا چھ فٹ کا نوجوان تمھارے نصیب میں آگیا ہے ابھی بھی ایک جوڑے کو روتی رہنا۔ کر دی نا فقیروں والی حرکت۔ ناشکری عورت!" انس نے ہاتھ جھلا کر ہوش دلایا۔

"انتہائی فضول آدمی ہیں بیوی کے جوڑے پر کمنٹ کر رہے ہیں یہ نہیں کہ جا کر نیا دلا دیں۔" اس کے ہاتھ جھلا کر کہنے پر انس کے چہرے پر مسکراہٹ آگ ئی ی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میڈم تو خادم محترم تشریف بھی اسی لیے لائے ہیں۔ چلیں؟" اس نے تابعداری سے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے باہر کی سمت جانے کی دعوت دی۔

"پہلے کہتے موت آتی تھی اتنی بے عزتی کروانی لازمی تھی۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی ی اپنے کمرے کی جانب جانے کی تیاری کرنے بڑھ گ ئی ی۔

"فکر نہ کرو میری بہن میمنی کو میں سنبھال لوں گا تم ریلیکس رہو اور اپنی تیاریوں پر فوکس کرو۔" انس نے انعمتہ کو اطمینان دلایا۔

--*-*-*-*-*-*-*

بازار کی رونق عروج پر تھی۔ ہر طرف رنگ برنگے لباس، چمکتی ہوئی جوتیاں اور مہنگے زیورات کی دکانیں نظر آرہی تھیں۔ اشوع جو اپنی بہن کی شادی کے لیے بہترین لباس کی تلاش میں تھی انس کے ساتھ بازار آگئی تھی۔ وہ پہلی دکان میں داخل ہوئے تو انس نے ایک خوبصورت سرخ سوٹ دیکھا۔ "یہ تو زبردست ہے! اشوع تم یہ لو گی۔" انس نے خوشی سے کہا۔

اشوع نے کچکچاتے ہوئے کہا "لیکن یہ بہت مہنگا ہے کیا آپ نے کبھی بجٹ کے بارے میں سوچا؟"

انس نے اسے اچٹتی نگاہ سے دیکھا۔

"بجٹ؟ یہ میری بہن کی شادی ہے اشوع یہ خاص دن ہے۔"

"اور کیا میں نے یہ سوچا کہ میں اس خاص دن پر اپنی جیب کو خالی کر دوں؟" اشوع نے ہنستے ہوئے کہا۔ انس نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تمہیں ہمیشہ شکایت ہی کرنی ہے۔ چلو یہ سوٹ پہن کر دیکھو۔"

کچھ دیر بعد جب اشوع نے سوٹ پہن کر آئینہ دیکھا تو وہ خوشی سے چمک اُٹھی۔

"یہ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے لیکن انس یہ بہت مہنگا ہے۔" انس جو کچھ پل اسے سرخ خوبصورت کام والے جوڑے میں دیکھ کر مبہوت رہ گیا تھا فوراً سنبھلا۔

"اشوع تم میری بیوی ہو اب میرا تم پر خرچ کرنا فرض اور عبادت ہے۔ بس تم یہی جوڑا لو گی اور کچھ ولیمے کے لیے بھی پسند کرو شاباش" اشوع اس کے اتنے مان پر دنگ رہ گئی۔

"ارے اس کی ضرورت نہیں۔" اس کی بات درمیان سے ہی انس نے اچک لی تھی۔ "رشتوں میں ضرورت اور قرض نہیں رکھتے بلکہ چاہ اور لاڈ پورے کیے جاتے ہیں اور تم تو میری اکلوتی بیوی ہو تم پر میرا تن من دھن سب جائز ہے۔" اس کے اتنے اچانک انکشاف پر اشوع لمحے بھر کے لیے ٹھٹک گ ئی ی۔

"صبح ستوں تو نہیں پی لیے تھے جو اتنی بے ساختہ باتیں کر رہے ہیں؟" اشوع اپنا بھاری کام دار جوڑا اٹھائے چینجنگ روم کی طرف بڑھی۔

"اتنی مہنگی بیوی افورڈ کرنے کے لیے سوچ رہا ہوں کہ لاٹری کے ٹکٹ ہی بیچنے شروع نہ کر دوں۔"

وہ شرارت سے اونچی آواز میں گویا ہوا۔

"چیچ مسٹر انس نیازی کیا دن آ گئے ہیں بیوی کو شاپنگ کروانے کے لیے اتنا تھرڈ کلاس بزنس اسٹارٹ کرنے کی دھمکی؟" جواب بھی فوراً آیا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کیا فائدہ میری اتنی فیاضی کا جب تم نے پھر بھی قدر نہیں کرنی میرے پیار کی۔" وہ اس کے باہر آنے کا منتظر تھا۔ جانتا تھا اس کا یہ جملہ تپانے کے لیے کافی تھا۔ اور انس نیازی کو اشوع کو تنگ کرنے کا بہانا چاہیے ہوتا ہے۔

"بھاڑ میں جائیں آپ اور آپکا لاٹری کا بزنس مجھے میرا غریب شوہر ایسے ہی قبول ہے۔" جواب اس کے گمان سے الٹ آیا تھا "تو کیا وہ اس کی اہمیت کو تسلیم کر چکی تھی؟" انس کی شوخی ہوا ہوئی اشوع باہر آکر اب گلابی اور پیچ کلر کی میکسیاں دیکھ رہی تھی۔ البتہ چہرے پر سرخی تھی۔

"یہ ٹھیک ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ تمہیں مزید رنگوں میں دیکھنا چاہیے۔" انس نے آنکھوں سکیڑتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟ آپکو ہر چیز کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں۔" اشوع نے جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں میں تو صرف چاہتا ہوں کہ تم بہترین دکھائی دو۔" انس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اشوع کے اعصاب ڈھیلے پڑے۔ "دیکھیں میں اپنے شوہر کی استطاعت کے مطابق ہی شاپنگ کرنے پر راضی ہوں۔" پھر ایک اور سوٹ اٹھایا جو کہ ہلکا نیلا تھا۔

"یہ کیسا لگ رہا ہے؟" انس نے چمکتے ہوئے کہا۔

"یہ زیادہ اچھا لگ رہا ہے۔ تم اس میں جادو کی طرح لگو گی۔" اس کے جملے پر ایک دم اشوع کے ہاتھ کانپے تھے۔ لیکن اگلے ہی لمحے وہ چوکنا ہو گئی۔

انس نے شرارتی انداز میں کہا "تو پھر بہن کی شادی میں میری دلہن بھی بہت چہکنے والی ہے۔" اب اشوع کا دل باقاعدہ دھڑکا تھا لیکن وہ اپنی بدلتی کیفیت پر انجان بنی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

آخر میں انہوں نے ان دو سوٹوں کا انتخاب کیا ہنستے، مذاق کرتے اور ایک دوسرے سے چڑھتے ہوئے۔ بازار کی گونج میں دونوں کا یہ چنچل انداز سب کی توجہ کا مرکز بن گیا۔

"چلو اب چائے پیتے ہیں اس سے پہلے کہ تم مجھے اپنی خریداری کے جھنجھٹ مزید میں پھنساؤ۔" انس نے کہا جس پر اشوع منہ بسور کر بولی "بس میچنگ چوڑیاں لینی ہیں اور چائے کے ساتھ سموسے لازمی لینا" وہ آدمی کو گرم تیل میں سموسے تلتے دیکھ کر چہکی۔ یہ لمحے ان کی دوستی کی خوبصورتی کو بھی بڑھا رہے تھے۔ ایک خاص دن کی تیاری میں خوبصورت یادیں بکھیر رہے تھے۔

——*—*—*—*—*

وہ لوگ گھر آئے تو فاتینہ نے انھیں دروازے سے ہی اپنے گھر کے ڈرائینگ میں بلا لیا تھا۔ شادی کی ہڑبڑی میں انہوں نے اپنی دونوں بہوؤں کے لیے مکلاوے کے دن کے لیے اسپیشل ساڑھیاں خریدنے کے لیے ڈیزائنر کو گھر ہی بلوایا لیا تھا۔ عمارہ کو بلوانے کا بھی وہ پیغام بھجوا چکی تھیں۔ احتشام نے اپنی بیوی کے لیے ایک خوبصورت ساڑھی خریدنے کا فیصلہ کیا۔ وہ چاہتا تھا کہ اسے اپنی پسندیدہ رنگ میں ایک ساڑھی دلوائے۔

"یہ دیکھو یہ ساڑھی کتنی خوبصورت ہے۔" فاتینہ نے احتشام کی پسند کی گئی ایک سرخ رنگ کی ساڑھی کی طرف اشارہ کیا۔

انس نے مسکراتے ہوئے کہا "یہ تو واقعی بہت اچھی ہے مگر تمہیں اپنی بیوی کی پسند کا بھی خیال رکھنا ہو گا۔" اس نے وہی ساڑھی پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑی اشوع کو دیکھانے کو بڑھائی۔ ابھی وہ کپڑا چیک کر ہی رہی تھی جب عمارہ کی آمد ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں حسد کی چمک تھی۔ جب اس نے دیکھا انس نے اشوع کی سمت ساڑھی بڑھائی ہے تو وہ اسی کی طرف لپکی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" عمارہ نے انس کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔ "تم اپنی بیوی کے لیے ساڑھی لے رہے ہو ارے یہ سرخ ساڑھی تو مجھ پر خوب جمے گی لاؤ ادھر مجھے دے دو۔" وہ جھپٹنے والے انداز میں اشوع کے ہاتھ سے لے کر اپنے کندھے پر رکھ کر احتشام اور انس کے سامنے کھڑی چہکی تھی۔

فاتینہ نے انعمتہ کے لیے بھی دو ساڑھیوں کا انتخاب کر لیا تو اچانک انس نے ایک زرد رنگ کی ساری اٹھائی۔ "یہ ساڑھی دیکھو یہ تو میری بیوی کے لیے بہترین ہے۔" احتشام عمارہ کے چہکنے پر اس کے چہرے پر سجی مسکراہٹ میں کھو سا گیا تھا۔ چونک کر احتشام نے اپنی بیوی کو چہکتے دیکھا۔ ایسے چہکتی ہوئی ی اپنے دل کے بہت قریب لگی۔ وہ کنفیوز ہوتا اس پر سے نظر ہٹا کر انس کی طرف متوجہ ہوا۔

"یہ بھی زرہ دیکھاؤ مجھے ہر ساڑھی اپنی بیوی کے لیے ہی منتخب کرو گے کیا؟" عمارہ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اشوع کو انس کے پہلو سے کہیں غائب کر دے۔

"نہیں بھابھی یہ ساڑھی میری بیوی کے لیے ہے جو آپ کے ہاتھ میں ہے وہ آپ کے سر تاج کی پسند کی ہے۔" انس نے تحمل سے کہتے ساڑھی اشوع کے کندھے پر رکھ کر دیکھی پھر فیصلہ کیا کہ وہ اس زرد ساڑھی کو لیں گے۔ اشوع تو بت بنی کھڑی یہ ساری کاروائی دیکھ رہی تھی جبکہ عمارہ کی آنکھوں میں حسد کی چمک تھی جب اس نے دیکھا کہ احتشام اور انس اشوع کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ فاتینہ اپنے دونوں بیٹوں کو اپنی بیویوں کے چاہ و لاڈ اٹھاتے دیکھ دل ہی دل میں انکی بلائیں لینے لگیں۔ انکے گھر خوشیوں نے دستک دی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*

شادی کا منظر ایک الگ ہی شان و شوکت اور رنگینی لیے ہوئے تھا۔ شامیانے کی روشنیوں سے پورا باغ جگمگا رہا تھا رنگ برنگے پھولوں کی خوشبو ہوا میں گھلی ہوئی تھی۔ ہر طرف قہقہوں اور گانے بجانے کی آوازیں گونج رہی

WWW.NOVELSHUB.PK

تھیں۔ عورتیں رنگین لہنگے اور جھلملاتے دوپٹے اوڑھے خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔ مرد حضرات شیروانیوں میں ملبوس دعوت کے پکوانوں کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ اسٹیج پر اضرار اور انعمتہ بیٹھے تھے۔ دلہا سنہری شیروانی میں بے حد شاندار لگ رہا تھا جبکہ دلہن کا عروسی لباس جس پر نفیس کام ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے ستارے زمین پر اتر آئے ہوں۔ ان دونوں کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے۔ ایک طرف بینڈ والے پرانے فلمی گانے بجا رہے تھے جن پر بچے اور جوان ناچتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ہر قدم پر جگمگاتی لائٹس اور رنگین غبارے ماحول کو مزید خوشگوار بنا رہے تھے۔ کھانے کے اسٹالز پر لاہور کے روایتی کھانوں کی خوشبو مہمانوں کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ بریانی، قورمہ، نہاری اور کڑاہی کے ساتھ گلاب جامن اور کھیر کی مہک ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اچانک ڈھول کی تھاپ سنائی دی اور دولہا کے دوستوں کی ٹیم میدان میں اتری۔ انہوں نے اپنی اینٹری ایسے کی جیسے کسی فلم کا سین ہو سب نے ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑا ڈالنا شروع کر دیا۔ مہمانوں کا شور، قہقہے اور تالیاں گونجنے لگیں۔ دلہن کے کزنز نے بھی چیلنج قبول کیا اور دونوں گروہوں کے درمیان بھنگڑے کا زبردست مقابلہ شروع ہو گیا۔ پوری شادی ایک خواب جیسی لگ رہی تھی جہاں لاہور کی ثقافت اور رنگوں کا ہر زاویہ جھلک رہا تھا۔ ہر چہرے پر خوشی اور ہر دل میں یادگار لمحوں کی چمک تھی۔

انس اور اشوع جو کہ ایک چنچل جوڑے کے طور پر خاندان میں متعارف تھے ایک کونے میں کھڑے تھے۔ افشاں اور بازل بھی انکے قریب ہی تھے۔ افشاں نے چالاکی سے باسل کے کان میں سرگوشی کی۔ "دیکھ رہے ہو؟ دلہے کی بہن عمارہ اور ننھیال والے کتنے چہک رہے ہیں۔ ہمیں بھی کچھ کرنا چاہیے۔"

"کیا تم لوگ دودھ پلائی کے وقت کچھ شرارت نہیں کر سکتیں؟" انس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

افشاں نے ہنستے ہوئے اپنی آنکھیں چمکائیں۔ "چلو ہم دودھ کے پیالے میں کچھ مٹھائی ڈال دیتے ہیں۔" اشوع نے ان تینوں کے انداز پر سر ہلا کر حامی بھر لی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

جب دودھ پلائی کا وقت آیا تو اشوع اور افشاں نے اپنی منصوبہ بندی پر عمل کیا۔ وہ دونوں پیالے بھرنے میں مصروف تھیں جب افشاں نے چپکے سے ایک مٹھائی پکڑ کر پیالے میں ڈال دی لیکن ساتھ تیکھی چٹنی ملانا نہیں بھولی تھی۔ انس نے اپنی آنکھیں پھیلائیں پھر ہنستے ہوئے کہا، "یہ تو مزہ آگیا۔"

جب اضرار کی بجائے عمارہ اور اس کے کزنز نے اس کے پیالے سے دودھ پیا تو انکے ہلق تک کڑوے ہو گئے۔

"اس میں کیا ملایا ہے؟" عمارہ چڑی تھی۔

"بس زرہ مزہ دینے کو مٹھائی ملائی تھی۔ دیکھا مزہ آیا نا۔" انس کے کہنے پر وہ سب بد مزہ ہو گئے اور پھر باسل کے لا کر دینے پر اشوع نے دوسرا پیالہ اضرار کی سمت بڑھایا۔

افشاں نے شرارتی انداز میں کہا "دیکھو کتنی مزے کی بات ہے اب دلہے بھائی کو بھی زرہ دودھ چکھ لینا چاہیے۔ آخر معلوم تو ہو کہ اسپیشل میٹھائی والے دودھ کا کیسا ذائقہ ہوتا ہے دلہا بننے کے بعد۔" باسل نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے کہا۔ "پھر تو یہ رسم دوگنی مزے دار ہے۔" پورا منظر دیکھ کر سب نے قہقہ لگایا۔

جب دودھ پلائی کی رسم ختم ہوئی تو دونوں گروپس ہنستے ہوئے ڈانس فلور کی طرف بڑھے۔ باسل نے ننھیال والوں کو چالاکی سے چھیڑتے ہوئے کہا "اگر تم لوگ ہمارے ساتھ ڈانس میں ہار گئے تو تمہیں آج رات تمام سلامیوں کے ساتھ ڈالی گئی مٹھائی ہمیں دے کر جانی ہو گی۔"

عمارہ نے اپنی آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا، "چلو ہم ہارنے کے لیے تیار ہیں کیونکہ اب وہ زمانہ گیا جب سلامیوں کے ساتھ ہر فرد مٹھائی بھی ڈالتا تھا۔" ان کی ہنسی اور خوشیوں نے فنکشن کو چار چند لگا دیے۔

——*—*—*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

شادی کی تقریب عروج پر تھی۔ رنگین روشنیوں اور مہکی ہوئی ہوا میں سب خوشیوں کا جشن منانے میں مصروف تھے۔ لیکن انس نےMoney Heist کے لباس میں آکر سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کرلی تھی۔ انس کا لباس مکمل سرخ اور سیاہ تھا جس میں ایک چھوٹا سا ماسک بھی تھا۔ وہ چالاکی سے اپنے کزنز کے درمیان ڈانس کے وقت گھومتا رہا اور اس نے فیصلہ کیا کہ وہ آج کچھ خاص کرے گا۔ اشوع کے ساتھ مل کر جوتے چھپانے کی رسم میں تھوڑی چالاکی سے کام لے گا۔

جب اضرار نے ڈانس کے وقت اپنا جوتا اتارا تو بازل نے موقع دیکھ کر چپکے سے جوتوں کو اٹھالیا اور انھیں کوسٹیوم پہنے انس کے حوالے کر دیا۔ اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی۔ ”اب دیکھتے ہیں وہ کس طرح مجھے پکڑتے ہیں۔“ اس نے اپنے کزنز کو اشارہ کیا کہ وہ اس کا ساتھ دیں۔ اضرار کے کزنز عمارہ کے ساتھ مل کر جوتے تلاشنے کے لیے اشوع کے پیچھے بھاگے لیکن اشوع اور افشاں انھیں دور سے دیکھ کر قہقہے لگا رہی تھیں۔ انس نے ایک بلند آواز میں کہا، ”کیا کوئیProfessor کی طرح چالاکی کر سکتا ہے؟“

جب سب لوگ حیرت زدہ تھے اور پھر وہ سب ڈانس فلور پر آگے پیچھے بھاگتے انس کو قابو کرنے کی کوشش میں تھے جبکہ سب مہمان ہنس رہے تھے۔

آخر کار جب انس اور اشوع کو بھاری رقم دینے کے بعد اپنی جوتی واپس اضرار نے پہنیں، تو اس نے اشوع اور افشاں کی طرف مشکوک نگاہیں ڈالی۔ ”کیا تمہارا اس میں ہاتھ ہے؟“ اس نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

”ہم نے تو کوئی چوری نہیں کی ہم صرف جوتے کی حفاظت کر رہے تھے۔“ انہوں نے چالاکی سے کہا۔

رات بھر ہنسی، محبت اور شرارت کا یہ سلسلہ جاری رہا اور انعمتہ اضرار کی شادی کی یہ رسم سب کی یادوں میں ہمیشہ کے لیے بس گئی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

رات خوشیوں، ہنسی، اور کچھ شرارتوں کے ساتھ اپنے اختتام کی جانب بڑھ رہی تھی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*

شادی کی محفل کی روشنی نے ہر گوشے کو اپنی چمک سے آراستہ کر رکھا تھا۔ انعمتہ کی رخصتی کے لمحے کی خوبصورتی اور دکھ میں ایک خاص قسم کی کشمکش چھپی ہوئی تھی۔ اشوع اپنی بہن کی رخصتی کے لمحات میں شریک ہونے والی تھی۔ دل کی گہرائیوں میں ایک غم چھپائے ہوئے تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک نمکین چمک تھی جیسے ایک پرانا درد ابھر کر باہر آرہا ہو۔ وہ بہن کی شادی میں مسکراتی اور خوش رہنے کو شش کر رہی تھی لیکن آج اس کی مسکراہٹ میں ایک عجیب سی اداسی تھی جو کہ اس کے دل کے اندر چھپی پریشانی کا عکس تھی۔ انس جو اشوع کی روح کا ساتھی بن چکا تھا اس کی پریشانی سے بخوبی واقف تھا۔ اس کی خاموشی، چپ اور سنسان سی نگاہیں انس سے چھپ نہ سکا۔ وہ جانتا تھا کہ اشوع کے دل میں کچھ نہ کچھ ایسا ہے جو اسے سکون سے نہیں بیٹھنے دے رہا۔ شادی کی محفل میں تمام لوگ دلہا دلہن کے ساتھ تصاویر بنوانے میں مصروف تھے۔ انس نے اشوع کو اکیلا دیکھا۔ وہ چپ چاپ ایک گوشے میں کھڑی کہیں دور نظر آرہی تھی۔ جیسے اس کا دل ان سب خوشیوں میں کہیں گم ہو گیا ہو۔ انس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس سے بات کرے گا اس کی حالت سمجھنے کی کوشش کرے گا۔

"اشوع تم ٹھیک ہو؟" انس نے اس کے قریب آکر آہستہ سے پوچھا۔

اشوع نے تھوڑی دیر کے لیے انس کی طرف دیکھا ہلکی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی لیکن وہ مسکراہٹ پوری نہ ہو سکی کہ اس کی آنکھوں میں ایک گہرا ادھورا غم تھا۔ "ہاں بس۔۔ بس تھوڑا تھک گئی ہوں۔" اشوع نے ٹوٹے ہوئے انداز میں کہا انس نے اس کی آواز میں چھپے ہوئے درد کو محسوس کر لیا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"تم جانتی ہو کہ میں تمہارے جذبات کو ہمیشہ سمجھتا ہوں اگر کچھ پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ اشوع۔" انس نے قریب آکر نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اس کی آواز میں مخلصی تھی جو اشوع کو سکون دیتی تھی۔ اشوع نے اس کی باتوں پر خاموشی اختیار کی اور پھر ایک گہری سانس لی۔

"یہ سب کچھ۔۔۔ کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اپنے پچھلے وقتوں سے کبھی باہر نہیں آسکوں گی۔ کچھ لمحے، کچھ یادیں، جو میرے ساتھ ہیں، وہ مجھے کبھی چین نہیں لینے دیتیں۔ اور اب تو آپی بھی جا رہی ہیں میں اکیلی کیسے رہوں گی؟"

انس نے فوراً اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا، اشوع اس کا ہاتھ کسی احساس کے زیر اثر جھٹک نہ سکی جبکہ وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ "میں جانتا ہوں کہ تم نے بہت کچھ جھیلا ہے، اشوع لیکن تمہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ ایک نیا موقع ہے تمہارے لیے خوشی کا ایک نیا آغاز ہے۔ اور میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں، تمہارے درد کو کم کرنے کے لیے۔"

اشوع نے اس کے ہاتھ میں دباؤ محسوس کیا انس کی موجودگی میں وہ خود کو محفوظ تصور کرتی اور غم کا بوجھ ہلکا ہو جاتا تھا۔

انس نے مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھا پھر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "تمہیں کبھی بھی اکیلا محسوس نہیں ہونے دوں گا اشوع میرے ہوتے ہوئے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔" ایک لمحے کے لیے دونوں خاموش ہو گئے ایک دوسرے کی موجودگی میں سکون محسوس کر رہے تھے۔ تبھی اشوع کی نظر انکی جانب تکتی عمارہ پر پڑی۔ انس کے مسکراتے چہرے کو دیکھتے اشوع کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

انس کی آنکھوں میں ایک اعتماد اور محبت دکھی تھی جس نے اس کے دل کو لمحہ بھر کے لیے پگھلایا تھا"شاید یہ لمحات ہمارے لیے بہت اہم ہوتے لیکن مجھ سے دیکھاوا برادشت نہیں ہوتا انس۔"وہ بدگمانی کے عروج پر تھی۔

"یہ لمحات ہمارے ہیں اشوع تم اپنے ماضی کو چھوڑ کر اپنا حال جیو اور میں ہمیشہ تمہاری مدد کے لیے یہاں ہوں۔"انس نے نرم سے لہجے میں اشوع کی طرف دیکھتے کہا۔اشوع کو دیکھتے ہوئے انس کی آنکھوں میں سکون ابھرا جبکہ اشوع کے دل سے بدگمانی کے بادل چھٹتے دکھائی دیے تھے۔دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اب باقی جوڑوں کی ہمراہی میں ہلکے ڈانس اسٹیپس لے رہے تھے۔

چاندنی رات کے تحت خاموش محبت اور پھولتی دوستی کا احساس پھیلا ہوا تھا۔انس کی موجودگی نے اشوع کے دل کی زخمی جگہ کچھ ہلکی کر دی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ اس کا غم انکے درمیان ضرور رہنے والا تھا۔وہ سرد سانس بھر کر رہ گئی۔

اک چاند کھڑا رہا، میرے آسمان سے ذرا پرے

میرے ساتھ ساتھ سفر میں تھا، میری منزلوں سے ذرا پرے

تیری جستجو کے حصار سے، تیرے خوابوں خیال سے

میں وہ شخص ہوں جو کھڑا رہا تیری چاہتوں سے ذرا پرے

کبھی دل کی بات کہی نہ تھی، جو کہی تو وہ بھی دبی دبی

میرے لفظ پورے تو تھے مگر تیری سماعتوں سے ذرا پرے

تو چلا گیا میرے ہم سفر ذرا دیکھ مڑ کے تو اک نظر

WWW.NOVELSHUB.PK

میری کشتیاں ہیں جلی ہوئی، تیرے ساحلوں سے ذرا پرے

--*-*-*-*-*-*-*-*

عمارہ کے بھائی کی شادی کی محفل اپنے عروج پر تھی مگر ایک کونے میں دو دلوں کی کہانی ایک پیچیدہ راہ پر گامزن تھی۔ احتشام اور عمارہ کی زندگی کا نیا باب اس دن کھلا تھا۔ نیا نیا نِکاح ہوا تھا احتشام کی نظریں عمارہ پر تھیں، جو اس کی بیوی بن چکی تھی لیکن اس رات کے لمحوں میں ایک اور دل کشمکش جھیل رہا تھا اور وہ دل عمارہ کا تھا۔ عمارہ کے دل میں ایک خفیہ جذبہ جنون کا انس کے لیے تھا جو وہ دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ ہمیشہ سے احتشام کے بھائی انس کی طرف مائل تھی مگر تقدیر نے اسے احتشام کی منکوحہ بنا دیا تھا۔ احتشام کی مسکراہٹ ہر لمحے دل میں خوشی کے پھول کھلاتی تھی وہ اپنی نئی زندگی کے آغاز پر خوش تھا۔ اس نے عمارہ کے ساتھ نِکاح کے بعد پہلی بار اسے قریب سے دیکھا اور اس کی آنکھوں میں ایک محبت بھری چمک تھی۔ اس نے اروحہ کے لیے کبھی بھی اپنے دل میں ایسی فیلنگز محسوس نہیں کی تھیں جو وہ صرف نکاح کی برکت سے عمارہ کے لیے محسوس کرنے لگا تھا۔ اس نے تقدیر کے فیصلے پر سر جھکا دیا تھا اور چاہتا تھا کہ اب اس کے ساتھ خوش رہے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی بیوی کا دل کہیں اور تھا اور یہ سچائی ابھی اس سے چھپی ہوئی تھی۔ شادی کی محفل میں جب اشوع اور انس ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ایک دوسرے کی مسکراہٹیں چوری کر رہے تھے۔ عمارہ کی نظر اچانک ان سے بھٹک کر احتشام پر پڑی۔ وہ خوشگوار محفل میں کھڑا مہمانوں سے بات کر رہا تھا اور اس کی مسکراہٹ میں ایک جذباتی کشش تھی جو عمارہ کو بے اختیار اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ عمارہ نے اپنے دل کی دھڑکن کو قابو پانے کی کوشش کی مگر اس لمحے میں اسے یہ احساس ہو گیا کہ وہ کبھی بھی اپنے دل کے جذبات کو مکمل طور پر نہیں چھپا سکتی۔ وہ انس کے جنون میں کھو کر احتشام کی موجودگی کیسے فراموش کر سکتی تھی۔

احتشام نے عمارہ کو گہری نظروں سے دیکھا اور مسکرا کر کہا، "تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو عمارہ میں بہت خوش ہوں کہ تم میری زندگی کا حصہ بن گئی۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

عمارہ نے نرم سی مسکراہٹ دی مگر اس کی آنکھوں میں ایک عجب سی جنونیت چھپی ہوئی تھی۔

"شکریہ مگر میں اپنی بہن کی جگہ آکر کمفٹیبل فیل نہیں کر رہی۔" عمارہ کی مدھم آواز میں سچائی واضح تھی۔

"میں جانتا ہوں حالات کچھ عجیب سے ہو گئے ہیں مگر میں چاہتا ہوں ہم دونوں دل سے اس رشتے کو نبھائیں۔"

احتشام نے بے خبر ہو کر اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا۔ "آج کی رات سے تم میرے لیے اس دنیا کی سب سے خاص لڑکی ہو شاید جب نکاح ہوا تبھی تمھارے لیے میرے دل میں جگہ بن چکی تھی۔"

عمارہ کی نظریں ایک لمحے کے لیے انس کی طرف پھر گئیں، اور اس کا دل مچل اُٹھا۔ انس کا چھوٹا سا قہقہہ جو وہ اشوع کی قربت میں لگا رہا تھا۔ اس کے دل میں کانٹے کی طرح چبھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص بات تھی جو وہ احتشام میں کبھی نہیں دیکھ پائی تھی۔ احتشام کی مسکراہٹ میں محبت کی ایک خاص چمک تھی اور وہ بالکل نہیں جانتا تھا کہ اس کی بیوی کا دل کہیں اور ہے۔ اس نے عمارہ کو اپنی طرف کھینچا اور ڈانس فلور کی طرف بڑھا جہاں کئی کپلز جوڑوں کی شکل میں ڈانس کر رہے تھے۔ "آؤ ہمارے ساتھ کے جشن میں زرہ ساتھ ڈانس کرتے ہیں۔"

مدھم موسیقی پر عمارہ کا دل انس اشوع کو ساتھ ڈانس کرتے دیکھ جل کر انگارا ہوا تھا۔ جبکہ احتشام اسکو دائرے میں گھماتے اپنی طرف واپس کھینچتے اس کے کان میں سرگوشی میں کہہ رہا تھا۔ "مسز احتشام نیازی میں نے کبھی تصور میں بھی نہیں سوچا تھا میری بیوی اتنی کیوٹ ہو گی۔ میں تمہیں اپنی زندگی میں دل سے خوش آمدید کہتا ہوں ہماری زندگی کے ایک نئے آغاز پر۔" ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک خوبصورت سرخ نگینے والی انگھوٹی جیب سے نکال کر عمارہ کی انگلی میں پہنا دی۔

عمارہ ایک لمحے کے لیے چونکی پھر بامشکل مسکراہٹ چہرے پر لاتے جھجھک کے ساتھ کہا "شکریہ احتشام۔"
سب کپلز ڈانس کر چکے تو لائٹس اچانک سے جگمگ کرتی روشن ہو گئیں۔

WWW.NOVELSHUB.PK

شادی کے اس خوبصورت لمحے میں عمارہ کے دل نے ایک سوال اٹھایا تھا کہ آیا وہ کبھی اپنے دل کی حقیقت احتشام کو بتا پائے گی یا پھر ہمیشہ کے لیے اس حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرے گی؟ اس کے دل میں محبت اور ذمہ داری کی کشمکش تھی وہ جانتی تھی کہ یہ راستہ آسان نہیں ہو گا۔

احتشام نے خوش ہو کر عمارہ کا ہاتھ تھام لیا لیکن عمارہ کے دل میں ایک اور کشمکش تھی۔ اس رات کی روشنی میں وہ خوشی کا سمندر اور غم کی لہریں ایک ساتھ محسوس کر رہی تھی نہیں جانتی تھی کہ اس کا دل ہمیشہ ایک سا نہیں رہ سکے گا۔

دکھ فسانہ نہیں کہ تجھ سے کہیں

دل بھی مانا نہیں کہ تجھ سے کہیں

آج تک اپنی بے کلی کا سبب

خود بھی جانا نہیں کہ تجھ سے کہیں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*

آسمان پر سورج دھوپ کی آخری کرنوں کے ساتھ غروب ہو رہا تھا۔ جس نے باغ پر ایک نرم سنہری چمک بکھیر رکھی تھی۔ سفید کرسیاں نرم لیونڈر ربن سے سجی ہوئی تھیں۔ ہوا میں کھلتے ہوئے گلابوں کی خوشبو اور خوشیوں کی مہک تھی۔ لاہور کی خوبصورت محفل میں رنگ و نور کی بہار تھی۔ جہاں مہمان خوشیوں سے چہکتے ہوئے بھرے ہوئے تھے۔ ہر طرف خوشبوؤں اور ہنسی کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ عمارہ کے بھائی کے ولیمے کی تقریب تھی مگر اس رات کا اصل مرکز کوئی اور تھا- اشوع اور انس!

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع اس وقت انعمتہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھی اس کے دل کی دھڑکن انس کے قریب بیٹھنے پر تیز ہو رہی تھیں۔ دونوں کے درمیان ایک بے آواز سا رابطہ تھا جیسے ان کی آنکھوں میں ایک کہانی چھپی ہوئی ہو جو کسی اور کو سمجھ نہیں آسکتی تھی۔ اس کے باوجود دونوں اپنے اپنے کردار ادا کر رہے تھے۔ اشوع اپنے پیاروں کی شادی میں خوش تھی اور انس اپنے بھائی والے فرائض انعمتہ کی شادی میں انجام دیتا اشوع کے ساتھ ہر وقت حمایت کا ستون بن کر بیٹھا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے اشوع کی نظر لمحے کے لیے انس کے چہرے پر پڑی۔ اُس کی آنکھوں میں کچھ تھا جو وہ محسوس تو کرتی مگر فوراً جھٹک دیتی تھی۔ انس نے سرگوشی کی۔

"ہمیشہ کی طرح تمہاری مسکراہٹ میں ایک خاص بات ہوتی ہے۔"

اشوع کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی مگر فوراً اپنے جذبات سے آنکھیں چرا لیں۔

مگر یہ منظر وہاں موجود عمارہ کے لیے کسی آتش فشاں سے کم نہیں تھا۔ وہ ان دونوں کے درمیان کی کشش کو واضح طور پر محسوس کر رہی تھی۔ اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا اور وہ سوچ رہی تھی کہ یہ جو لمحے، نظارے وہ دیکھ رہی تھی سب کچھ اس کے لئے کتنی اذیت کا سبب بن رہے تھے۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر جب اشوع اور انس کی آنکھوں میں ایک بے حد گہرا اور معصوم سا رشتہ نظر آیا تو جھنجھلا گئی۔ اس نے بے اختیار پانی کا گلاس اُٹھایا اور گھونٹ بھر کر پانی بامشکل اپنے حلق سے اتارتے غصے کو دبایا۔

"یہ سب کچھ ایک دکھاوا ہے سب کچھ بس تمہاری آنکھوں کا کھیل ہے۔" اشوع نے جھنجھلائے ہوئے انس سے کہا۔ وہ عمارہ کی آمد پر انسیکیور ہو جاتی تھی۔ انس نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے اُسے ٹوک دیا،

"کبھی کبھی دکھاوا بھی حقیقت بن جاتا ہے۔" اس نے اشوع کی طرف ایک نظر ڈالی، آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک تھی جو عمارہ کو مزید غصے میں مبتلا کر گئی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

یہ وہ لمحہ تھا جب محبت، جلن اور راز ایک دوسرے میں بُنے تھے اور لاہور کی شادی میں ان سب کی رنگینی واضح تھی۔

——*—*—*—*—*

رات کا وقت تھا۔ اشوع اپنے کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی۔ کمرے میں مدھم روشنی تھی، اور باہر بارش ہو رہی تھی۔ بارش کی بوندیں شیشے سے ٹکرا کر ایک اداس موسیقی تخلیق کر رہی تھیں۔ لیکن اس موسیقی میں وہ سکون نہیں تھا جو کبھی اشوع کو پسند تھا۔

کمرے میں پھیلی خاموشی عجیب سی تھی، گویا ہر چیز اس کے اندر کے سکوت کو آئینہ دکھا رہی ہو۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ تھام رکھا تھا، جیسے اپنی سوچوں کو روکنا چاہتی ہو، لیکن وہ یادیں مسلسل اس پر حملہ آور ہو رہی تھیں۔

چند ہفتے پہلے ہونے والے واقعے نے اشوع کی زندگی کو جیسے روک دیا تھا۔ وہ لمحے، جب اسے اغوا کیا گیا، اور اس کے وجود کی بے بسی کو کچل دیا گیا، اس کے ذہن میں قید ہو چکے تھے۔ وہ لمحے، وہ خوف، وہ بے یار و مددگار حالت۔۔۔ سب کچھ اسے اندر سے کھا رہا تھا۔

پھر بھی، اس نے خود کو سنبھالا تھا۔ اپنی بہن کی شادی پر سب کے سامنے وہ ہنس رہی تھی، مسکرا رہی تھی، یہاں تک کہ سب کو لگا جیسے وہ ٹھیک ہو چکی ہے۔ لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کے اندر کیا طوفان برپا ہے۔ شادی کے ہال میں جب سب خوشی سے جھوم رہے تھے، اشوع کے دل میں ایک سوال بار بار گونج رہا تھا "کیوں میرے ساتھ ایسا ہوا؟"

WWW.NOVELSHUB.PK

وہ اپنے خاندان کے سامنے مسکراہٹ کا نقاب پہن کر کھڑی رہی، لیکن اندر سے وہ بری طرح ٹوٹ رہی تھی۔ ہر قہقہہ جو اس کے ارد گرد گونجتا، اسے اس کے اندر کی خاموشی کا مزید احساس دلاتا۔ وہ سب کی خوشی کا حصہ بنتی رہی، لیکن جب وہ اکیلی ہوئی، تو وہی یادیں اس پر حملہ آور ہو گئیں۔

اب، اس لمحے، وہ اپنی کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس نے اپنے گالوں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"میں سب کے سامنے مضبوط ہوں، مگر اپنے آپ کے سامنے کیوں ہار جاتی ہوں؟" وہ خود سے سرگوشی کرنے لگی۔

الماری کے ایک کونے پر اس کی نظر پڑی، جہاں ایک پرانی ڈائری رکھی تھی۔ اس نے ڈائری اٹھائی اور اسے کھولا۔ صفحات پر اس کے خواب لکھے ہوئے تھے، وہ خواب جو کبھی اس نے اپنی زندگی کے لیے دیکھے تھے۔

"یہ سب تو ختم ہو گیا۔" اس نے آہستہ سے کہا تھا۔

——*—*—*—*

"تم نے کبھی اس کی حالت پر غور کیا ہے؟" انس نے سوال کیا۔

انعمتہ نے حیرانی س پوچھا، "کس کی؟"

"اشوع کی۔۔ وہ دکھاوا کرتی ہے کہ سب ٹھیک ہے، لیکن اس کے اندر ایک اور ہی دنیا ہے۔ وہ روز بروز زیادہ افسردہ ہو رہی ہے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

انعمتہ نے اس کی بات سنی، لیکن وہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہی تھی۔ ”میں جانتی ہوں، لیکن وہ کبھی ہمیں بتاتی نہیں کہ کیا چل رہا ہے۔“

”بس یہی تو مسئلہ ہے۔ وہ نہیں بتاتی، لیکن ہمیں اسے سمجھنا ہو گا۔ مجھے لگتا ہے کہ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی ماہر سے بات کرے، تاکہ وہ اپنی زندگی دوبارہ ترتیب دے سکے۔“

”لیکن وہ کبھی نہیں مانے گی، وہ ہمیشہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتی ہے۔“ انعمتہ نے افسردگی سے کہا۔

”ہمیں اسے بتانا ہو گا کہ اس کی مدد کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ یہ کوئی کمزوری نہیں، بلکہ یہ اس کا حق ہے کہ وہ اپنے جذبات اور ذہنی حالت کے بارے میں بات کرے۔“ انس نے کہا، ”اگر ہم اس کی مدد نہیں کریں گے تو وہ مزید ٹوٹ جائے گی۔“

وہ خاموش ہو گئی، اس کی آنکھوں میں تشویش تھی، لیکن وہ جانتی تھی کہ انس کی بات سچ ہے۔

”وہ ڈپریشن میں ہے، اور ہمیں یہ قبول کرنا ہو گا۔ یہ کوئی چھوٹا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ہم نے اس کی مدد نہ کی تو اس کے لیے یہ بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔“

انعمتہ کا دل بھر آیا، ”لیکن وہ کبھی نہیں مانے گی۔“

”ہمیں اسے قائل کرنا ہو گا، اور اسے بتانا ہو گا کہ علاج کوئی کمزوری نہیں ہے۔ ہم سب اس کے ساتھ ہیں۔“ انس کی بات میں مضبوطی تھی۔

——*—*—*—*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

شام میں اشوع یونی کی اسائمنٹس پوری توجہ سے بنانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ بار بار زیادہ سوچا (overthinking) اسکے ذہن کو بھٹکا دیتی تھی۔

"یہ سب میرے ساتھ ہوا تھا۔" وہ دھیمی آواز میں بولی، جیسے خود کو یقین دلانے کی ناکام کوشش کر رہی ہو۔

ان کے نکاح کی تصاویر میں سب کے چہرے خوش تھے، مگر اشوع کے چہرے پر چھائے گہرے زخم کسی سے چھپے ہوئے نہ تھے۔ وہ زخم جو نظر نہیں آتے، مگر وہ انسان کے وجود کو اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہیں۔

چند ہفتے پہلے کے وہ لمحے، جب اسے اغوا کیا گیا، ایک ڈراؤنے خواب کی طرح بار بار اس کے ذہن پر چھا جاتے۔ وہ لمحے جب وہ بے بس اور بے یار و مددگار تھی، وہ چیخیں جو اس کے حلق میں گھٹ گئیں، وہ خوف جو اس کی روح تک کو ہلا گیا۔

ہر رات اس واقعے کی یاد اس پر حملہ کرتی تھی۔ جب وہ سونے کی کوشش کرتی، تو اس کے دماغ میں وہ لمحے گونجنے لگتے، اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے۔ وہ اپنے آپ کو الزام دینے لگی۔

"شاید میں نے ہی کچھ غلط کیا ہو گا۔۔۔ شاید میں نے خود کو محفوظ رکھنے کی پوری کوشش نہیں کی۔"

وہ آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ اس نے اپنے آپ کو دیکھا، لیکن وہ خود کو پہچان نہیں پا رہی تھی۔ اس کے چہرے کی زردی، آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے، اور ہونٹوں کی بے رونقی اس کے اندرونی انتشار کی گواہ تھی۔

"یہ میں ہوں؟" اس نے دھیمی آواز میں کہا، اور اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

کچھ دیر پہلے اس کی ماں نے اسے پھوپھو کے گھر دعوت پر جانے کے لیے تیار ہونے کو کہا تھا۔ لیکن اب اسکی طبیعت بگڑنے لگی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"کیا میں ہمیشہ کے لیے ایسی ہی رہوں گی؟" گھڑی کی سوئیاں ٹک ٹک کر رہی تھیں، جیسے وہ اس کی چیخوں کی بازگشت ہوں۔

اغوا کے اس صدمے نے اشوع کی شخصیت کو بدل کر رکھ دیا تھا۔ وہ جو کبھی ایک خود اعتماد اور زندگی سے بھرپور لڑکی تھی، اب ایک خاموش، ڈری اور ٹوٹی ہوئی عورت بن چکی تھی۔ وہ ہر کسی کے درمیان رہتے ہوئے بھی خود کو تنہا محسوس کرتی تھی۔

"میں سب کے سامنے مضبوط ہوں، لیکن اندر سے کھوکھلی ہوں۔" اس نے خود سے کہا، اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اغوا جیسے سانحات انسان کی روح پر ایسے زخم چھوڑ جاتے ہیں، جو وقت کے ساتھ بھرنے کے بجائے مزید گہرے ہو جاتے ہیں۔ یہ زخم انسان کی شخصیت کو توڑ دیتے ہیں، اور انسان اپنی زندگی کا ہر لمحہ خوف اور درد میں گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اشوع بھی اسی درد سے گزر رہی تھی، ہر روز ایک نئی جنگ لڑتے ہوئے، ایک نئی امید کی تلاش میں۔

——*—*—*—*—*

پھوپھو کی طرف دعوت تھی۔ تینوں خاندان مدعو تھے۔ اشوع طبیعت کی خرابی کے باعث گھر پر ٹھہری تھی۔

انس جب رات کو کام سے گھر آیا تو ابھی تک گھر والوں کی واپسی نہ ہوئی تھی۔ اشوع لان کے جھولے کے قریب اضطرابی انداز میں ٹہل رہی تھی۔ اس کی رنگت زرد پڑی ہوئی تھی۔

"اشوع تم ٹھیک ہو؟" انس تقریباً دوڑ کر اسکی جانب آیا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میری جان درد سے نکل رہی ہے۔۔۔میں اسپغول، میدے کے کیپسول، او آر ایس سب لے چکی ہوں مگر۔۔۔" وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتی ادھوری بات کہتی جھولے پر دوھری ہو کر گری۔واش روم کے بار بار چکر لگا کر اس کی ٹانگوں میں درد ہو رہا تھا۔اب بی پی لو ہونے کی وجہ سے وہ لیموں پانی بنا کر باہر لان میں چلی آئی تھی۔

"""تو کیا سارے لاہور کے ڈاکٹرز مر چکے ہیں جو تم ادھر درد سے مر رہی ہو۔" اسکے غصے میں بھی فکر کی جھلک واضح تھی۔

"گھر کوئی نہیں۔۔۔" اسکی بات درمیان سے اچک لی۔

"اشوع وہ سب شام میں نکلے ہیں تم ایک مرتبہ کسی سے ساتھ جا کر چیک کروا آتی۔" اس نے تفشیش کی۔

"خود ہی ٹھیک ہو جائے گا اکثر مجھے میدے کا مسئلہ ہو جاتا ہے۔اٹس اوکے۔پانی کم پیتی ہوں ناڈی ہائڈریشن ہو جاتی ہو گی۔" وہ سرے سے مکر گئی۔

ہمارا خون جو پی لیتی ہو تمہیں پانی پینے کی کیا ضرورت ہوں گی۔" وہ موڈ فریش کرتا اسے زبردستی اپنے فیملی ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے لے آیا تھا۔

وہ ایک عجیب سی حالت کا شکار تھی۔زیادہ تر وقت بھوک کا احساس ہی نہ ہوتا، جیسے معدہ بھی اس کے دکھ میں شریک ہو۔لیکن جب کبھی وہ کھانے بیٹھتی تو جیسے برسوں کی بھوک مٹا رہی ہو۔مگر یہ زیادہ کھانا بھی اس کے لئے عذاب بن جاتا۔پیٹ خراب ہو جاتا اور لوز موشن اس کے وجود کو مزید نڈھال کر دیتے۔شاید یہ اس کے ڈپریشن کا ہی اثر تھا کہ جسم بھی اس کی ذہنی کیفیت کے ساتھ کھیلنے لگا تھا۔

ڈاکٹر نے اسکے لوز موشنز روکنے کے لیے اسے ڈرپ لگا دی تھی اور اب وہ انس کو اپنے دفتر میں لیے بیٹھے کہہ رہے تھے۔اشوع سائیکو سومیٹک ڈس آرڈرز کا شکار ہو چکی تھی جس میں جسمانی علامات کا تعلق ذہنی صحت سے ہوتا ہے،

WWW.NOVELSHUB.PK

مثلاً معدے کے مسائل جو ذہنی دباؤ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور آئی بی ایس (Irritable Bowel Syndrome) ڈپریشن اور تناؤ کے اثرات نظامِ ہضم پر چکے تھے, جس سے زیادہ کھانے کے بعد لووز موشن یا دیگر معدے کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر نے اسے کسی ماہر نفسیات کو دیکھانے کا مشورہ دیا تھا۔

--*-*-*-*-*

وہ دونوں ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ باہر رات گہری غروب ہو رہی تھی، اور کمرے کی فضا میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اشوع صوفے پر ٹانگیں اوپر کیے بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے دماغ میں کوئی اور ہی بات چل رہی تھی۔ انس نے ایک لمبی سانس لی اور پھر اس کی طرف مڑ کر بولا، "تمہیں مجھ سے بات کرنی ہو گی، میں جانتا ہوں کہ کچھ ٹھیک نہیں ہے۔"

اشوع نے سر اٹھایا اور اس کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں تھکاوٹ اور چہرے پر ایک اکیلا پن تھا۔ "کیا؟" اس کی آواز میں شک اور غصہ تھا۔

انس نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا، "میں جانتا ہوں کہ تم کیا محسوس کر رہی ہو۔ تمہاری مسکراہٹ کا مقصد چھپانا نہیں ہے، بلکہ کچھ اور ہے۔ تمہیں وہ دکھاوا بند کرنا ہو گا کہ سب کچھ ٹھیک ہے، کیونکہ یہ حقیقت میں نہیں ہے۔"

اشوع کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے کرب اور غم کا عکس آیا، لیکن وہ خاموش رہی۔

"تم جانتی ہو کہ تمہاری حالت بہتر ہو سکتی ہے، تمہاری زندگی میں یہ جو دکھ اور درد ہے، وہ تمہارا حصہ نہیں بننا چاہیے۔ تمہیں ان سب سے باہر نکلنے کے لیے کسی سے مدد لینی ہو گی۔" اس نے دھیرے سے کہا۔

اشوع نے چپ چاپ اپنی نظریں جھکائیں، جیسے وہ اس بات کو تسلیم کرنے کی کوشش کر رہی ہو، مگر دل میں اب بھی ایک خوف تھا۔ "کیا آپ یہ کہہ رہے ہو کہ مجھے کسی ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے؟"

WWW.NOVELSHUB.PK

"ہاں، بالکل۔" اس کی آواز میں نرمی اور تسلی تھی۔ "یہ کوئی کمزوری نہیں ہے، یہ تمہاری طاقت ہے کہ تم اس بات کو تسلیم کرو کہ تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ تمہیں اپنی حالت سے باہر نکلنے کے لیے کسی ماہر سے بات کرنی ہو گی۔"

اسنے گہری سانس لی اور انس کی آنکھوں میں آنکھیں ملاتے ہوئے کہا، "لیکن میں نہیں چاہتی کہ کوئی اور یہ جانے کہ مجھے یہ سب ہو رہا ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ مجھے کمزور سمجھیں۔"

انس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے تسلی دی۔ "تمہیں یاد رکھنا ہو گا کہ تم کمزور نہیں ہو۔ تمہیں اپنی حالت سے لڑنے کی ضرورت ہے، اور اس کے لیے تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر تمہیں وہ راستہ دکھا سکتا ہے جس پر چل کر تم دوبارہ خود کو پا سکو گی۔"

اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی، وہ شک میں تھی۔ "آپ کو لگتا ہے کہ ڈاکٹر سے بات کرنا میری مدد کرے گا؟"

"بالکل، تمہیں اپنا ذہنی سکون واپس ملے گا۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں، اور تمہاری حالت کو بہتر بنانے کے لیے ہمیں کوئی بھی قدم اٹھانے میں شرمندگی نہیں ہونی چاہیے۔"

اس نے ہچکچاتے ہوئے سر ہلایا، جیسے اس کی تقدیر میں تبدیلی کا خوف اور امید ایک ساتھ جاگ رہے ہوں۔ وہ انس کی باتوں پر غور کر رہی تھی، اور شاید اندر سے وہ خود کو بہتر بنانے کے لیے ایک قدم اٹھانے کو تیار تھی۔

--*-*-*-*-*

اشوع اپنے دل کی گھٹن اور بے چینی کو لیے انس کی ہمراہی میں ماہرِ نفسیات کے کلینک میں داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر اداسی اور آنکھوں میں ایک عجیب سی شدت تھی، جو اس کے اندر جاری جنگ کا پتہ دے رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

ریسپشنسٹ نے مسکرا کر اس کا نام پوچھا اور بیٹھنے کو کہا۔ اشوع نے آہستہ سے گرمی میں بھیگتا اپنا دوپٹہ سنبھالتے ہوئے ایک کونے میں جگہ لے لی۔ انس اسے حد درجہ ریلیکس رہنے کی تلقین کر چکا تھا۔

کچھ دیر بعد ریسپشنسٹ نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔ اشوع نے گہری سانس لی اور دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔ سامنے ایک شفاف شخصیت بیٹھی تھی، جو ماہرِ نفسیات تھیں۔ سفید کوٹ اور نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ، انہوں نے اشوع کو بیٹھنے کا کہا۔

"اشوع آپ یہاں کس وجہ سے آئی ہیں؟" ماہرِ نفسیات کی آواز میں نرمی کا ایسا لہجہ تھا، جو اشوع کے دل کو لمحہ بھر کے لیے سکون دے گیا۔

اشوع نے کچھ دیر خاموش رہ کر اپنے ہاتھ آہستہ سے مسلے۔ پھر دھیرے سے بولی، "مجھے لگتا ہے میری زندگی کے رنگ ختم ہو گئے ہیں۔۔۔ جیسے سب کچھ ختم ہو چکا ہے، اور اب صرف اندھیرا باقی رہ گیا ہے۔"

ماہرِ نفسیات نے گہری نظر سے اسے دیکھا، لیکن فیصلہ سنانے کے بجائے اسے بولنے کا موقع دیا۔ "کب سے آپ ایسا محسوس کر رہی ہیں؟"

اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ "معلوم نہیں بچپن یا لڑکھ پن کے بعد اب حال ہی میں رونما ہوئے واقع کی وجہ سے دوستوں اور گھر والوں کے ساتھ تعلق جیسے کھو گیا ہے۔ ہر رشتے سے، ہر خوشی سے اور اب لگتا ہے جیسے میں خود سے بھی دور ہو گئی ہوں۔" ایک گھنٹے کے سیشن میں وہ صرف اسے سن رہی تھیں۔

ماہرِ نفسیات نے اپنی نوٹ بک پر کچھ لکھا، پھر اس کی طرف دیکھا۔ "اشوع، یہ صرف آپ کا دکھ نہیں ہے، یہ ایک جنگ ہے جو ہم مل کر جیت سکتے ہیں۔ آپ کو اپنے جذبات کو سمجھنے اور بیان کرنے کا حق ہے۔ چلیے، اس سفر کا آغاز کرتے ہیں۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع نے پہلی بار ایک ہلکی سی مسکراہٹ دکھائی، جیسے بارش کا پہلا قطرہ خشک زمین پر گرتا ہے۔

ماہرِ نفسیات نے اب انس کو بھی اپنے دفتر میں بلایا تھا۔ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہہ رہی تھیں,
"ڈپریشن کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں، اور یہ ہر انسان کے لیے مختلف ہوتی ہیں۔ کبھی کبھار زندگی میں ایسے واقعات پیش آتے ہیں جو انسان کو بہت متاثر کرتے ہیں، جیسے کسی قریبی شخص کا انتقال، رشتہ ٹوٹ جانا، یا مالی مسائل۔ ایسے حالات انسان کے اندر گہرے اثرات چھوڑتے ہیں۔ اگر آپ کے خاندان میں کسی کو ڈپریشن رہا ہو تو یہ جینیاتی طور پر بھی منتقل ہو سکتا ہے۔ کچھ بیماریاں، جیسے دائمی درد یا ہارمونی یا تبدیلیاں، بھی ڈپریشن کا سبب بن سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ذہنی بیماریاں، جیسے انزائٹی یا بائی پولر ڈس آرڈر، بھی ڈپریشن کے خطرے کو بڑھا سکتی ہیں۔ دماغ میں موجود کچھ کیمیکل، جیسے سیروٹونن اور ڈوپامین، انسان کی خوشی اور موڈ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان میں عدم توازن بھی ڈپریشن کا سبب بن سکتا ہے۔ جب انسان کو اپنے ارد گرد لوگوں کی محبت اور سپورٹ نہ ملے، تو وہ تنہائی محسوس کرتا ہے، جو ڈپریشن کو بڑھا سکتی ہے۔ کبھی کام یا ذاتی زندگی کی زیادہ ذمہ داریاں انسان کو تھکا دیتی ہیں، اور وہ ذہنی دباؤ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب انسان کو اپنے ارد گرد لوگوں کی محبت اور سپورٹ نہ ملے، تو وہ تنہائی محسوس کرتا ہے، جو ڈپریشن کو بڑھا سکتی ہے

کبھی کام یا ذاتی زندگی کی زیادہ ذمہ داریاں انسان کو تھکا دیتی ہیں، اگر آپ ہمیشہ خود کو کم تر سمجھتے ہیں یا اپنے بارے میں منفی خیالات رکھتے ہیں، تو یہ آپ کے ذہنی سکون کو متاثر کر سکتا ہے۔"

ماہرِ نفسیات نے اشوع کی طرف ہمدردی سے دیکھا اور کہا، "یہ ضروری ہے کہ آپ ان وجوہات کو سمجھیں اور ان پر بات کریں۔ یاد رکھیں، ڈپریشن کا علاج ممکن ہے، اور آپ اکیلی نہیں ہیں۔ ہم مل کر اس کا حل نکال سکتے ہیں۔"

ماہرِ نفسیات نے اشوع کی حالت کو دیکھتے ہوئے اسے ایک تفصیلی اسائنمنٹ دیا اور ساتھ ہی سیشن کے لیے ایک واضح پلان مرتب کیا۔ ماضی کے غم اور ڈپریشن سے نکلنے کے لیے وہ ان اقدامات اور تھراپیز پر عمل کرنے لگی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

——*—*—*—*—*

یونیورسٹی کا گراسی لان سورج کی ہلکی روشنی میں نہایا ہوا تھا۔ اشوع، جو ایک ماہ پہلے تک خود کو تنہائی میں قید محسوس کرتی تھی، اب اپنی کلاس کے دوستوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ایک ہاتھ میں اس نے اپنے نوٹس تھامے تھے اور دوسرے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑا ہوا تھا۔

"اشوع، تم نے آج کی اسائنمنٹ کتنی جلدی مکمل کر لی۔" اس کی دوست شائنہ نے حیرانی سے کہا۔ اشوع مسکرائی اور بولی، "اب میں کام کو وقت پر کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ یہ مجھ پر دباؤ کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔""

وہ اپنی سانس کی مشقیں کرتے ہوئے ماضی کے خیالوں کو روکنے میں کامیاب ہو رہی تھی۔ دوستوں کے ساتھ بات چیت اور ان کی مثبت توانائی نے اسے اس بات کا احساس دلایا کہ وہ تنہا نہیں ہے۔

رات کے وقت اشوع اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی ڈائری میں کچھ لکھ رہی تھی۔ اس نے اس دن کے بارے میں شکر گزاری کے الفاظ لکھے، خاص طور پر اس بات کے لیے کہ وہ اپنے والدین کے قریب ہو رہی تھی۔

اس کی ماں دروازہ کھول کر اندر آئیں۔ "اشوع، کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔"

اشوع نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا۔ اب وہ کھانے کی میز پر عمران نیازی سے بات چیت بھی کر لیا کرتی تھی۔

کھانے کے دوران اشوع نے اپنے والد سے اپنی یونیورسٹی کی پیش رفت کے بارے میں بات کی۔ "ابو، میں نے آج کلاس میں ایک پریزنٹیشن دی۔ پہلے مجھے بہت گھبراہٹ ہوتی تھی، لیکن میں نے اپنی تھیراپی میں سیکھے ہوئے طریقے آزمائے اور اعتماد کے ساتھ بولی۔" عمران نیازی خوش ہوئے، "یہ تو بہت اچھی بات ہے، بیٹا۔ ہمیں تم پر فخر ہے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

اگلی صبح اشوع اپنے لان میں پھولوں کو پانی دے رہی تھی۔ یہ کام وہ روز کرتی تھی تاکہ خود کو مائنڈ فلنیس کی مشق میں مصروف رکھ سکے۔ وہ خود سے دھیرے دھیرے بول رہی تھی، "زندگی کے یہ چھوٹے لمحات کتنے خوبصورت ہوتے ہیں۔"

بعد میں، اس نے یوگا کی مشق کی، جو اس کے جسم اور دماغ کو سکون دینے میں مددگار ثابت ہو رہی تھی۔ پھر اس نے اپنی پسندیدہ کتاب اٹھائی اور مطالعے میں وقت گزارا۔ یہ سب وہ عادات تھیں جو اس نے CBT کے سیشنز کے دوران اپنائی تھیں۔

کلاس کے دوران پروفیسر نے ایک سوال کیا، اور اشوع نے ہاتھ اٹھا کر جواب دینے کی ہمت کی۔ اس کے دل میں پہلے ہلکی گھبراہٹ تھی، لیکن اس نے خود سے کہا، "یہ صرف ایک چھوٹا سا قدم ہے، اور میں یہ کر سکتی ہوں۔"

پوری کلاس نے اس کی تعریف کی، اور پروفیسر نے کہا، "بہت اچھے اشوع، تمہارا جواب بالکل درست ہے۔" یہ لمحہ اشوع کے لیے ایک اہم سنگِ میل تھا۔

ایک شام، اشوع نے اپنے والدین کے ساتھ بیٹھ کر اپنی ماضی کی تکلیف دہ یادوں کے بارے میں بات کی۔
"امی، ابو، میں نے ہمیشہ سوچا کہ میں ناکام ہوں، لیکن میں نے سیکھا ہے کہ یہ صرف میرا خوف تھا۔ اب میں جانتی ہوں کہ میں اپنی غلطیوں سے سیکھ سکتی ہوں اور بہتر ہو سکتی ہوں۔" عمران نیازی نے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا،
"میرے بچے، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ تم نے جو سفر شروع کیا ہے، اس پر ہمیں فخر ہے۔"

اشوع کی زندگی میں CBT کی مدد سے تبدیلی ظاہر ہو رہی تھی۔ وہ نہ صرف ماضی کے زخموں کو قبول کر رہی تھی بلکہ حال میں جینے اور اپنی زندگی کو مثبت انداز میں آگے بڑھانے کا راستہ بھی تلاش کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع ایک مہینے کے سیشن مکمل کرنے کے بعد ماہرِ نفسیات کے کمرے میں بیٹھی تھی۔اس کے چہرے پر پہلی بار کچھ سکون کے آثار تھے۔ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا,"اشوع، یہ مہینہ کیسا گزرا؟ کیا آپ نے کوئی تبدیلی محسوس کی؟"

"جی،ڈاکٹر صاحبہ، پہلے جیسا بوجھ اب محسوس نہیں ہوتا۔مجھے لگتا ہے جیسے ماضی کے کچھ زخم بھرنے لگے ہیں، لیکن ابھی بھی کچھ چیزیں ہیں جن پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔"اشوع نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ بہت اچھا ہے کہ آپ کو بہتری محسوس ہو رہی ہے۔یہ عمل وقت لیتا ہے، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آپ آگے بڑھ رہی ہیں۔تو، کیا آپ کو جرنلنگ یا وہ مشقیں، جو ہم نے شروع کی تھیں، مددگار لگیں؟"

"جی ہاں، خاص طور پر جرنلنگ نے۔جب میں اپنے جذبات لکھتی ہوں، تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ بوجھ کاغذ پر منتقل ہو جاتا ہے۔اور وہ 'شکر گزاری' کی مشق۔۔۔اس نے مجھے وہ چھوٹی خوشیاں دیکھنا سکھائی ہیں، جو پہلے میں نظر انداز کر دیتی تھی۔"اب وہ بے وجہ مسکرانے لگی تھی۔

"یہ بہت زبردست ہے۔آپ اپنی کوششوں سے خود کو سمجھنے اور قبول کرنے میں کامیاب ہو رہی ہیں۔کیا آپ نے ماضی کی تکلیف دہ یادوں کے بارے میں کچھ نیا محسوس کیا؟"ڈاکٹر نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے تو وہ یادیں مجھے توڑ دیتی تھیں، لیکن اب، جب میں نے ان پر غور کیا، تو محسوس ہوا کہ وہ صرف ایک کہانی ہے، جو میرا حصہ تو ہے، لیکن میرا مکمل وجود نہیں۔شاید میں انہیں مکمل طور پر چھوڑ نہیں سکی، لیکن اب وہ مجھے اتنا پریشان نہیں کرتیں۔"اشوع بغیر اداسی لیے گویا ہوئی۔

"یہ بہت اہم بات ہے، اشوع۔ آپ نے سیکھ لیا ہے کہ ان یادوں کو اپنی زندگی کے ایک حصے کے طور پر دیکھیں، نہ کہ پوری زندگی۔ یہ مائنڈ فلنیس اور CBT کے اثرات ہیں، اور آپ نے ان پر بہت اچھے طریقے سے کام کیا۔" ڈاکٹر اس کے واپس زندگی کی طرف مائل ہونے پر خوش تھی۔

"لیکن ڈاکٹر، کچھ دن ایسے بھی ہوتے ہیں جب وہ غم دوبارہ سر اٹھاتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟"

"بالکل ٹھیک ہے۔ healing ایک سیدھا راستہ نہیں ہے؛ یہ اوپر نیچے چلتا ہے۔ ایسے دن آئیں گے، لیکن اب آپ کے پاس وہ اوزار اور تکنیک ہیں جو آپ کو ان دنوں کا سامنا کرنے میں مدد دیں گی۔ اہم بات یہ ہے کہ آپ ان جذبات کو قبول کریں اور ان پر قابو پانے کی کوشش کریں۔"

"شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اب میں ان دنوں کو ایک چیلنج کے طور پر لیتی ہوں، اور میں جانتی ہوں کہ وہ بھی گزر جائیں گے۔" اشوع نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی مضبوطی ہے، اشوع۔ یاد رکھیں، healing کا مطلب ہے اپنے آپ کو بہتر بنانا، خود کو معاف کرنا، اور زندگی میں موجود چھوٹے خوشیوں کو اپنانا۔"

"شکریہ، ڈاکٹر۔ میں خود کو پہلے سے زیادہ ہلکا اور مضبوط محسوس کر رہی ہوں۔" وہ ریلیکس انداز میں بات کر رہی تھی۔

"یہ سب آپ کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اگلے مہینے کے سیشنز میں ہم مزید گہرائی میں جائیں گے اور آپ کی خود اعتمادی کو مضبوط کرنے پر کام کریں گے۔ لیکن آج کے لیے، خود کو سراہیں کہ آپ نے کتنی ترقی کی ہے۔"

اشوع نے شکر گزار نظروں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا، جیسے ایک نئی امید کا دروازہ کھل چکا ہو۔

WWW.NOVELSHUB.PK

--*-*-*-*-*-*-*-*

شام کے وقت، آسمان پر نارنجی اور گلابی رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ اشوع اپنے کمرے کی کھڑکی کے قریب کھڑی تھی، باہر کے منظر کو دیکھتے ہوئے، جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

"اشوع؟" وہ ایک مانوس آواز تھی، جو اس کے دل کو ایک عجیب سی خوشی سے بھر دیتی تھی۔ اشوع نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے کھڑا تھا، اپنے مخصوص اعتماد بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے۔ "میں سوچ رہا تھا کہ آج شام تمہیں کچھ وقت کے لیے باہر لے جاؤں۔ زندگی میں خوشیوں کو محسوس کرنے کے لیے ہمیں کبھی کبھی اپنا وقت نکالنا چاہیے۔"

اشوع پہلے ہچکچائی، مگر پھر اس کی نظروں میں ہلکی سی شرارت دیکھ کر مسکرانے لگی۔ "کہاں لے جا رہے ہیں؟"

"یہ تو سرپرائز ہے۔ بس تیار ہو جاؤ۔"

وہ دونوں جھیل کے کنارے ایک پرسکون جگہ پر پہنچے۔ شام کی خنکی اور پانی کے ہلکورے ماحول کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔ اشوع ہلکی سی حیرت سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ "یہ جگہ کتنی خوبصورت ہے۔" اس نے مدھم آواز میں کہا۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا، "یہی تو بتانا چاہتا ہوں، اشوع۔ زندگی میں خوبصورتی دیکھنے کے لیے ہمیں اس پر توجہ دینی پڑتی ہے۔"

وہ دونوں جھیل کے قریب ایک لکڑی کے بینچ پر بیٹھ گئے۔ اس نے اشوع کی طرف ایک گلاب کا پھول بڑھایا۔ "یہ تمہارے لیے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع نے پھول لیتے ہوئے اس کی طرف دیکھا، "آپ ہمیشہ سے اتنے اچھے کیوں ہیں؟"

"شاید اس لیے کہ تم اس کی مستحق ہو۔"

اشوع ہنس پڑی۔ "آپ بہت چالاک ہیں۔"

"اور تم بہت خوبصورت، خاص طور پر جب تم ہنستی ہو۔" اس کے لہجے میں سچائی تھی، جس نے اشوع کے دل کی دھڑکن تیز کر دی۔

جھیل کے کنارے چلتے ہوئے، وہ ماضی اور حال کی باتیں کرتے رہے۔ "اشوع، میں نے تمہیں بدلتے دیکھا ہے۔ تم نے اپنے اندر جو ہمت پیدا کی ہے، وہ واقعی قابلِ تعریف ہے۔" اشوع نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا، "یہ سب کچھ آسان نہیں تھا، لیکن شاید آپکی حوصلہ افزائی نے مجھے مضبوط بنایا۔"

"میں ہمیشہ چاہتا ہوں کہ تم خوش رہو، اشوع۔ اگر کبھی کچھ مشکل لگے، تو یاد رکھنا، میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔"

اشوع نے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں وہ گہرائی تھی، جو اشوع کو یقین دلاتی تھی کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔

"شکریہ۔ آپ نے مجھے دوبارہ جینا سکھایا۔"

رات گہری ہو رہی تھی۔ جھیل کے کنارے سے واپسی پر، وہ اسے اس کے گھر کے دروازے تک چھوڑنے آیا۔

"آج کی شام واقعی خاص تھی۔" اشوع نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "یہ تو شروعات ہے، اشوع۔ زندگی کی خوشیوں کو محسوس کرنے کے لیے ہم مزید ایسے لمحے ساتھ گزاریں گے۔"

وہ ہلکے سے مسکرایا اور بولا، "اور ہاں، مسکراتی رہنا، کیونکہ یہ مسکراہٹ تم پر بہت جچتی ہے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اندر جاتے ہوئے دروازہ بند کیا۔ اس کے دل میں ایک نیا یقین اور خوشی کا احساس جاگا، جیسے اندھیرے میں روشنی کا ایک ننھا سا چراغ جل اٹھا ہو۔ اس کا تصور حقیقت میں بہت خوبصورت رنگ ڈھال کر اس کے مقدر میں رونما ہوا تھا۔

رات کے وقت، آسمان پر چاند ہلکی سی روشنی بکھیر رہا تھا۔ اشوع لان میں خاموش بیٹھی تھی۔ اس کے دل میں عجیب سی بے چینی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ انس اگلی صبح دو سال کے لیے ملک سے جا رہا ہے، لیکن اسے یہ سوچ ہی بے چین کر رہی تھی کہ وہ اتنا لمبا عرصہ اس سے دور کیسے رہے گی۔

انس لان میں داخل ہوا، اس کے ہاتھ میں ایک کافی کا کپ تھا۔ "تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟" انس نے نرمی سے پوچھا اور اس کے قریب بیٹھ گیا۔

اشوع نے آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا، "نیند کیسے آئے گی، انس؟ آپ جا رہے ہو۔۔۔ اور دو سال۔۔۔ یہ وقت بہت لمبا لگتا ہے۔"

انس نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔ "اشوع، میں جانتا ہوں کہ یہ آسان نہیں ہے۔ لیکن یہ وقت ہماری محبت کے امتحان کا حصہ ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں، ہر لمحہ تمہیں یاد کروں گا اور جلد واپس آؤں گا۔ یہ سب ہماری بہتر زندگی کے لیے ہے۔"

اشوع کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ "انس، میں سمجھتی ہوں کہ آپ کیوں جا رہے ہیں، لیکن آپکے بغیر یہ گھر کتنا خالی لگے گا۔ آپکی عادت ہو گئی ہے مجھے۔"

انس نے نرمی سے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا، "یہ آنسو تم پر بالکل اچھے نہیں لگتے، اشوع۔ ہم ایک دوسرے سے دور ضرور ہوں گے، لیکن دل ہمیشہ قریب رہیں گے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

انس نے اشوع کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔ "اشوع، تمہیں مجھ پر یقین رکھنا ہو گا۔ میں ہر روز تمہیں کال کروں گا، اور جہاں بھی ہوں گا، میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں گی۔"

اشوع نے سر جھکاتے ہوئے کہا، "انس، میں بھی آپکے بغیر جینے کی کوشش کروں گی، لیکن کیا آپکو بھی میرا اتنا ہی انتظار ہو گا جتنا مجھے آپکا ہو گا؟"

انس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا اور محبت بھری نظروں سے کہا، "اشوع، میں تمہیں اپنے دل کے قریب ایسے سنبھال کر رکھوں گا جیسے چاند رات کو ستاروں کے درمیان چمکتا ہے۔ یہ فاصلے ہماری محبت کو کمزور نہیں کریں گے، بلکہ اسے اور مضبوط کریں گے۔"

انس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا خوبصورت لاکٹ نکالا۔ "یہ دیکھو، اشوع۔ یہ لاکٹ ہمیشہ تمہارے قریب رہے گا، اور جب بھی تم اسے دیکھو گی، تمہیں میری محبت کا احساس ہو گا۔"

اشوع نے لاکٹ تھام لیا اور اسے قریب سے دیکھا۔ اس کے اندر ایک تصویر تھی، ان دونوں کی ایک ساتھ۔
"یہ بہت خوبصورت ہے، انس۔"

انس نے مسکراتے ہوئے کہا، "یہ میری محبت کی نشانی ہے۔ جب تمہیں میری یاد آئے، تو اسے تھام لینا، اور مجھے محسوس کرنا۔"

اشوع نے جذباتی لہجے میں کہا، "انس، آپ نے مجھے زندگی میں جو سکون دیا ہے، اس کے بغیر رہنا بہت مشکل ہو گا۔ لیکن میں وعدہ کرتی ہوں کہ آپکی غیر موجودگی میں بھی میں آپکی محبت کو اپنی طاقت بناؤں گی۔"

صبح ہونے تک انس نے اشوع کا ہاتھ تھام کر کہا، "اشوع، میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ خوش رہو۔ میں تمہارے لیے جلد واپس آؤں گا۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع نے نم آنکھوں سے کہا، "انس، آپ جا رہے ہیں، لیکن میرا دل ہمیشہ آپکے ساتھ ہو گا۔"

انس نے اشوع کو اپنی بانہوں میں لے کر گلے سے لگایا۔ "یہ فاصلے ہمیں الگ نہیں کر سکتے، اشوع۔ یہ محبت ابدی ہے، اور یہ انتظار جلد ختم ہو جائے گا۔"

رخصتی کے وقت انس کی گاڑی دور ہوتی جا رہی تھی، اور اشوع دروازے پر کھڑی اس وقت کو دیکھ رہی تھی جب وہ دوبارہ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ اس کے دل میں امید اور محبت کا ایک نیا عزم جگ گیا تھا۔

——*—*—*—*—*—*

شام ڈھل رہی تھی، اور گھر کے لان میں نرم ہوا کے جھونکے درختوں کے پتوں کو ہلا رہے تھے۔ عمارہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے قریب کھڑی تھی، نظریں دور سڑک پر جمی تھیں۔ احتشام چھ ماہ بعد اپنی چھٹیوں پر واپس آیا تھا، اور گھر میں ہر کوئی خوشی سے اس کا استقبال کر رہا تھا۔ لیکن عمارہ کے دل میں ایک عجیب سا اضطراب تھا، ایک کشمکش جس نے اس کی خوشی کو دھندلا دیا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی، اور وہ چونک کر پلٹی۔ "عمارہ، میں اندر آ سکتا ہوں؟" احتشام کی آواز میں ایک اپنائیت تھی۔ "جی، آئیں،" عمارہ نے دھیرے سے کہا اور خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔

احتشام اندر آیا، اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ "چھ ماہ ہو گئے، عمارہ۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ وقت اتنی تیزی سے گزر جائے گا۔ تم کیسی ہو؟"

عمارہ نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا، "میں ٹھیک ہوں، احتشام۔ آپ کا سفر کیسا رہا؟" احتشام نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا، "ٹھیک تھا، لیکن گھر جیسا سکون کہیں نہیں ہے۔ اور تم؟ کیا تم نے میرے نہ ہونے کا احساس کیا؟"

WWW.NOVELSHUB.PK

عمارہ نے نظریں جھکالیں۔ وہ جانتی تھی کہ احتشام اس سے محبت کرتا تھا، لیکن اس کے دل میں ابھی بھی وہ شخص بسا ہوا تھا جسے وہ چھوڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔ "آپ کی غیر موجودگی کا گھر میں سب کو احساس ہوا۔" اس نے گول مول جواب دیا۔

احتشام نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔ "عمارہ، میں جانتا ہوں کہ تمہارے دل میں میرے لیے وہ جذبات نہیں ہیں جو ہونے چاہیئے، لیکن میں تمہارے دل کو جیتنے کا انتظار کر سکتا ہوں۔"

عمارہ نے حیرانی سے احتشام کی طرف دیکھا۔ "احتشام، میں کوشش کر رہی ہوں کہ ماضی کو پیچھے چھوڑ دوں، لیکن یہ اتنا آسان نہیں ہے۔"

احتشام نے نرمی سے کہا، "میں تمہیں وقت دوں گا، عمارہ۔ لیکن ایک بات یاد رکھو، میں تمہارے ساتھ ہوں، تمہاری ہر خوشی اور دکھ میں۔"

رات کے وقت، احتشام اور عمارہ لان میں بیٹھے تھے۔ چاندنی ہر طرف روشنی بکھیر رہی تھی، اور احتشام نے عمارہ کے لیے چائے کا کپ بنایا تھا۔ "یاد ہے، عمارہ، بچپن میں ہم اسی جگہ پر کھیلتے تھے؟ تب اروحہ کو زیادہ توجہ دینے کی وجہ سے تم ہمیشہ ہم سے ناراض رہتی تھیں، اور پھر تمہیں منانے کے لیے اضرار اور میں آئسکریم لا کر تمہیں اور انعمتہ کو دیتے تھے۔"

عمارہ ہلکا سا مسکرائی، "آپ تب بھی ضدی تھے، اور آج بھی ہیں۔" احتشام ہنس پڑا۔ "ہاں، ضدی تو ہوں، لیکن یہ ضد صرف تمہارے لیے ہے، عمارہ۔"

عمارہ نے گہری سانس لی۔ وہ احتشام کی محبت کو محسوس کر سکتی تھی، لیکن اس کے دل میں ابھی تک ماضی کی یادوں کا بوجھ تھا۔ "احتشام، کیا محبت کو زبردستی پیدا کیا جا سکتا ہے؟"

WWW.NOVELSHUB.PK

احتشام نے سنجیدگی سے جواب دیا، "محبت کو پیدا نہیں کیا جا سکتا، لیکن اسے سمجھا جا سکتا ہے، محسوس کیا جا سکتا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اپنے دل کے زخم بھرنے دو، اور وقت کے ساتھ شاید تم مجھے دیکھنے کا انداز بدل دو۔"

عمارہ نے خاموشی سے چائے کا گھونٹ لیا۔ وہ جانتی تھی کہ احتشام ٹھیک کہہ رہا تھا، لیکن اس کے دل کی الجھن ختم ہونے میں وقت لگنا تھا۔

اگلی صبح احتشام نے عمارہ کے لیے ناشتہ تیار کیا اور لان میں لے آیا۔ وہ لان میں واک کر رہی تھی۔

"یہ لو، عمارہ۔ تم نے کہا تھا کہ تمہیں میری بنائی چائے پسند ہے، تو آج میں نے سوچا کہ تمہارے لیے کچھ خاص کروں۔"

عمارہ نے حیرانی سے دیکھا، "آپ کو یاد تھا؟"

"عمارہ، تمہاری ہر بات یاد ہے۔ اور جب تک تمہارا دل ٹھیک نہیں ہوتا، میں تمہارے زخموں پر مرہم رکھنے کے لیے یہی کرتا رہوں گا۔"

عمارہ کے دل میں ایک عجیب سا سکون آیا۔ شاید احتشام کی محبت کا لمس ہی اس کے زخموں کو بھرنے کا راستہ تھا۔

——*—*—*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

رات کا گہرا سکوت تھا۔ چاروں طرف ایک عجیب خاموشی چھائی ہوئی تھی، لیکن عمارہ کے دل میں ایک ہنگامہ برپا تھا۔ تہجد کا وقت شروع ہو چکا تھا، اور وہ اپنے کمرے میں مصلے پر بیٹھی تھی۔ مدھم روشنی میں قرآن پاک کا سایہ دیوار پر جھول رہا تھا، اور عمارہ کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"یارب، میں تیرے سامنے گناہگار بن کر کھڑی ہوں۔" اس کی آواز لرز رہی تھی، اور آنکھوں سے بہتے آنسوؤں نے اس کی گالوں کو تر کر دیا تھا۔

وہ سجدے میں گری، اور اس کا دل تڑپ اٹھا۔ "یا اللہ! مجھے معاف کر دے۔ میں نے حسد میں آ کر ایک ایسا گناہ کیا ہے جس نے میرے دل کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ میں نے اشوع کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی، اس کی زندگی کے خلاف سازش کی۔ یارب، میں نے اپنی انا اور جنون کے پیچھے انسانیت کو بھلا دیا۔"

عمارہ کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی، لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ الفاظ فرشتوں تک جا رہے ہوں۔ وہ دیر تک سجدے میں پڑی رہی، اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو مصلے کو بھگو رہے تھے۔

"میرے رب، تُو نے مجھے احشتم جیسا بہترین ہمسفر عطا کیا، میری زندگی کو نعمتوں سے نوازا، لیکن میں نے ناشکری کی۔ میں نے اشوع کی خوشیوں سے حسد کیا، اور اپنی روح کو گناہوں کے اندھیرے میں دھکیل دیا۔"

اس نے قرآن پاک کو کھولا اور بے اختیار ایک آیت پر نظر پڑی:

"وَلَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا"

(اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہے)

یہ آیت جیسے اس کے دل پر اثر کر گئی۔ عمارہ نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"میرے مولا، مجھے سکون عطا کر دے۔ مجھے معاف کر دے۔ میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ہے اور دل سے توبہ کرتی ہوں۔ اشوع کو نقصان پہنچانے کی خواہش نے میری روح کو زخمی کر دیا ہے۔ مجھے وہ ہمت دے کہ میں اس کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کروں۔"

اس کی دعا طویل ہوتی گئی، اور وہ اپنی ہر غلطی کو اللہ کے سامنے رکھتی گئی۔ ہر لفظ کے ساتھ اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو رہا تھا، اور آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کے ساتھ اس کی روح بھی صاف ہو رہی تھی۔

آسمان کی وسعتوں میں، تہجد کا وقت اللہ کے قرب کا وقت ہوتا ہے۔ عمارہ نے محسوس کیا کہ اس کے دل کی بے چینی دھیرے دھیرے کم ہو رہی ہے۔ جیسے اس کی توبہ کے الفاظ فرشتے لکھ رہے ہوں، اور اللہ کی رحمت اس کے گناہوں کو دھو رہی ہو۔

نماز ختم کر کے وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔ قرآن پاک کو سینے سے لگا کر اس نے آنکھیں بند کیں اور گہرے سکون کو محسوس کیا۔ یہ سکون اس کے ضمیر کی گواہی تھی کہ اس نے معافی کا پہلا قدم اٹھا لیا ہے۔

"اشوع!" وہ دل میں اس کا نام دہراتی رہی، جیسے اس سے معافی مانگنے کی ہمت جٹا رہی ہو۔

صبح فجر کی نماز کے بعد وہ لان میں چلی آئی۔ اشوع لان کے جھولے پر بیٹھی مصحف پڑھ رہی تھی، اس نے ورق پلٹتا، لیکن اس کی آنکھوں میں گہرا سکوت تھا۔

عمارہ دھیمے قدموں سے اس کے قریب گئی اور جھک کر اس کے سامنے بیٹھ گئی۔ اس کی نظریں زمین پر جمی ہوئی تھیں، اور زبان کانپ رہی تھی۔

"اشوع۔۔۔ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع نے چونک کر اسے دیکھا، وہ اسکی حرکت پر حیران ہو گئی تھی۔

عمارہ نے گہری سانس لی اور کہا، "میں جانتی ہوں، تمہیں میری بات سننا شاید مشکل ہو، لیکن میرا ضمیر مجھے چین نہیں لینے دیتا۔"

اشوع خاموشی سے اسے دیکھتی رہی، جیسے سمجھنا چاہ رہی ہو۔

"وہ دوائیں۔۔۔ جو تمہیں ٹھیک کرنے کے لیے دی گئی تھیں، میں نے انہیں بدل دیا تھا۔" عمارہ کی آواز ٹوٹنے لگی۔ "میں تمہاری زندگی ختم کرنا چاہتی تھی، اشوع۔ میں حسد اور نفرت کے اندھے جنون میں مبتلا تھی۔ مجھے لگا تھا کہ اگر تمہاری خوشیاں ختم ہو جائیں گی، تو میں سکون پالوں گی۔"

یہ سن کر اشوع کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ وہ سکتے میں عمارہ کی طرف دیکھتی رہی، جیسے یقین نہ کر پا رہی ہو کہ یہ سب سچ ہے۔

عمارہ کے آنسو بہنے لگے۔ "لیکن وہ سکون کبھی نہیں ملا، اشوع۔ میری روح ہر لمحہ بھٹکتی رہی۔ مجھے رب سے معافی چاہیے، لیکن اس سے پہلے مجھے تم سے معافی مانگنی ہو گی۔"

"زندگی نے مجھے احشتم جیسا شاندار ہمسفر دیا، لیکن میرے گناہ کی وجہ سے میری روح بے چین ہے۔ میں جانتی ہوں کہ میں معافی کے قابل نہیں، لیکن۔۔۔ کیا تم مجھے ایک موقع دو گی؟"

اشوع کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، لیکن وہ خاموش رہی۔ عمارہ کے اعتراف نے اس کے دل میں غم اور حیرت کا طوفان برپا کر دیا تھا۔ کچھ دیر کے سکوت کے بعد اشوع نے آہستہ سے کہا، "معافی۔۔۔ شاید وقت کے ساتھ آئے۔ لیکن میں دعا کروں گی کہ تمہیں سکون ملے۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

عمارہ نے سر جھکا کر رونا شروع کر دیا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ معافی آسانی سے نہیں ملے گی، لیکن اس نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کی پہلی کوشش کی تھی۔ اس نے تہجد کے ذریعے رب کی طرف رجوع کرنے کا عزم کر لیا تھا۔

——*—*—*—*—*—*—*—*

انعمتہ اور اضرار کے بیٹے عبدالغنی کی پیدائش کے بعد، پورا خاندان خوشی سے سرشار تھا۔ انس، جو بچے کا ماموں بن چکا تھا، پاکستان آنے کے لیے بے تاب ہو رہا تھا، کیونکہ وہ اپنے بھانجے سے ملنے کے لیے بے چین تھا۔ اشوع، عبدالغنی کی اکلوتی خالہ جو تھی، ویڈیو کال پر انس کو بچہ دکھا رہی تھی۔

جب بچے کا نام رکھنے کی بات آئی تو انس اور اشوع کے درمیان مزاحیہ انداز میں جھگڑا شروع ہو گیا۔ انس اپنے ماموں ہونے کی حیثیت کا دعویٰ کرتا رہا، تو اشوع اپنے اکلوتی خالہ ہونے کا۔ آخر میں جب دونوں ایک نتیجے پر نہیں پہنچ پائے تو فیصلہ ہوا کہ نام ماں اور باپ کو رکھنے دیا جائے، کیونکہ والدین کا سب سے زیادہ حق ہوتا ہے۔

اسی کے ساتھ دو مہینے بعد کی احتشام اور عمارہ کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی تھی۔ نیازی ہاؤس پر دوبارہ خوشیوں نے دستک دے دی تھی۔

——*—*—*—*—*—*—*—*

رات کے آخری پہر، جب سارا گھر گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا، اشوع اپنی میز پر جھکی فائلوں کا ڈھیر ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ٹیبل لیمپ کی مدھم روشنی میں اس کے چہرے پر عزم اور تھکن کے ملے جلے آثار صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے سامنے کمپیوٹر اسکرین پر اہم پروجیکٹ کی تفصیلات تھیں، اور اس کے ہاتھ میں ایک کپ نیم گرم چائے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

یہ وہ وقت تھا جب کمپنی کو ایک اہم کلائنٹ کی طرف سے بڑی ڈیل جیتنے کی امید تھی، اور اضرار نے اشوع کو یہ ذمہ داری سونپی تھی کہ وہ اس پروجیکٹ کو حتمی شکل دے۔

"اگر یہ کام وقت پر مکمل نہ ہوا، تو ہماری ٹیم کی ساکھ متاثر ہو سکتی ہے۔" اس نے خود سے کہا اور مزید تندہی سے کام کرنے لگی۔

کام کے دوران اسے کئی بار رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا، جیسے ٹیم ممبرز کے ساتھ رابطے کے مسائل، وقت کی کمی، اور ڈیٹا میں غلطیاں، مگر اس نے ہمت نہیں ہاری۔

ہر صبح اشوع دفتر وقت پر پہنچتی اور شام کو سب سے آخر میں نکلتی۔ اس کی میز پر ہمیشہ کام کا ڈھیر رہتا، لیکن اس کے چہرے پر کبھی شکوہ نہیں آتا تھا۔

"کامیابی کسی کو پلیٹ میں رکھ کر نہیں دی جاتی۔" اس نے اپنے آپ سے کہا تھا۔

اپنے کام کے دوران وہ ہر چھوٹی سے چھوٹی تفصیل پر دھیان دیتی، حتیٰ کہ اپنی غلطیوں سے بھی سیکھتی۔

جب بھی اشوع تھکن محسوس کرتی، وہ اپنے والدین کے پاس جا کر ان کے ساتھ وقت گزارتی۔

"بیٹا، ہم جانتے ہیں کہ تم بہت محنت کر رہی ہو، اور ہماری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔" اس کی ماں نے ایک رات کہا تھا جب وہ بہت پریشان تھی۔

یہ الفاظ اس کے لیے ایک نئی توانائی بن گئے، اور وہ دوبارہ اپنے مقصد کی طرف بڑھنے لگی۔

وہ دن بھی آ گیا جب اشوع نے اپنا پروجیکٹ مکمل کر کے کمپنی کے بورڈ کے سامنے پیش کیا۔ جیسے ہی اس نے اپنی پرزنٹیشن ختم کی، پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد، بورڈ کے چیئرمین اضرار نے مسکرا کر کہا،

WWW.NOVELSHUB.PK

"اشوع، تم نے یہ کام نہایت شاندار طریقے سے انجام دیا ہے۔ ہم یہ پروجیکٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔"

یہ سن کر اشوع کی آنکھیں خوشی سے بھر آئیں۔ اسے اپنی محنت کا صلہ مل گیا تھا۔

کامیابی کا جشن منانے کے بعد، جب وہ رات کو اپنے کمرے میں بیٹھی، تو اس نے اپنی کامیابی کو اپنی منزل کا اختتام نہیں سمجھا بلکہ ایک نیا آغاز مانا۔

"یہ صرف شروعات ہے، مجھے اپنے مقصد کو اور بلند کرنا ہے۔" اس نے خود سے عزم کرتے ہوئے کہا۔

یہی وہ لگن اور مسلسل محنت تھی جس نے اشوع کو کامیابی کے اس مقام پر پہنچایا جہاں وہ آج فخر سے کھڑی تھی۔

اشوع کی زندگی میں آج کا دن ایک خاص مقام رکھتا تھا۔ وہ صبح دفتر پہنچی تو ہر جانب خوشی کا سماں تھا۔ دفتر کے ساتھی، جن کے ساتھ اشوع نے محنت کی ہر حد کو پار کیا تھا۔ اسے مبارکباد دینے میں مصروف تھے۔ اس کے تایا اور اضرار بھائی بھی دفتر میں موجود تھے، ان کی آنکھوں میں فخر کے جذبات صاف جھلک رہے تھے۔ اشوع نے اپنے شعبے میں ایک سال کے اندر ایسی ترقی کی تھی کہ وہ اعلیٰ عہدے پر فائز ہو چکی تھی اور یہ سب اس کی مسلسل محنت اور خلوص کا نتیجہ تھا۔

نیازی اینڈ سن گروپس کی کمپنی میں اپنی قابلیت کی بنا پر جگہ بنا کر اشوع نے یہ ثابت کر دیا کہ کاروبار کی دنیا میں کامیابی کسی صنف کی محتاج نہیں ہوتی۔ اس نے اپنے والد کے کاروبار کو نہ صرف سنبھالا بلکہ اسے مزید ترقی دی، اور یہ دکھایا کہ بیٹیاں بھی باپ کا بازو بن سکتی ہیں۔ ان کے ہاں روایتی طور پر کاروبار کو لڑکوں کے لیے مخصوص سمجھا جاتا تھا، مگر اشوع کی محنت اور عزم نے ان دقیانوسی خیالات کو رد کر دیا۔ اس نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں اور ذہانت سے بزنس کو

WWW.NOVELSHUB.PK

ایک نئی سمت دی اور ایک کامیاب بزنس وومن کے طور پر خود کو منوایا۔ کیونکہ خوابوں کو حقیقت بنانے کے لیے صنف کی نہیں، ہمت اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔

شام کو جب وہ گھر پہنچی، تو اس کے والدین خوشی سے نہال تھے۔ عمران نیازی نے کہا، "بیٹا، یہ تمہاری ماں اور میری دعاؤں کا ثمر ہے۔ اور اب اللہ کے شکر کے لیے ہم سب عمرے کے لیے روانہ ہوں گے۔"

جدہ ایئرپورٹ پر جہاز لینڈ کرتے ہی اشوع کے دل میں عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔

جیسے ہی اشوع نے حرمِ پاک میں قدم رکھا اور اس کی نظریں کعبہ پر پڑیں، تو اس کے دل میں بے شمار جذبات کا طوفان برپا ہو گیا۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور دل میں سکون و محبت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس کے لبوں پر بے اختیار یہ الفاظ آئے،

"یا اللہ، یہ وہ جگہ ہے جہاں تُو نے اپنے نیک بندوں کو پکارنے کا موقع دیا ہے۔ میری دعاؤں کو قبول فرما۔"

اس لمحے اسے لگا جیسے وہ دنیا کی ہر فکر اور مصروفیت سے آزاد ہو گئی ہے۔

جب اشوع نے طواف شروع کیا، تو اس کے دل میں اللہ کے سامنے اپنے گناہوں کی معافی کا جذبہ شدت اختیار کر گیا۔ طواف کرتے ہوئے اس نے اپنے والدین کے ساتھ مل کر یہ دعا کی، "اے اللہ، ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہماری زندگیوں میں برکت ڈال اور ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔"

طواف کے دوران ہر چکر کے ساتھ اس کے دل کا بوجھ کم ہوتا محسوس ہوا۔ اسے یوں لگا جیسے وہ خود کو اللہ کے حضور پیش کر رہی ہو، اور اس کا ہر عمل اللہ کے قریب لے جا رہا ہو۔

WWW.NOVELSHUB.PK

کعبہ کی دیوار سے لگ کر، مقامِ ملتزم پر، اشوع نے ہاتھ اٹھائے اور روتے ہوئے دعا کی، "یا اللہ، تُو سب کا راز جانتا ہے، تُو میرے دل کے حال سے واقف ہے۔ میری مشکلات کو آسان فرما، میری محنت کو قبول کر، اور میرے والدین کو ہمیشہ سلامت رکھ۔"

اس لمحے اشوع کی ماں نے اسے گلے لگایا، اور دونوں ماں بیٹی اشک بار ہو گئیں۔ ان کی دعا میں ایسی طاقت اور اخلاص تھا کہ ارد گرد کے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

صفا اور مروہ کی سعی کرتے ہوئے اشوع کے دل میں حضرت ہاجرہؑ کی قربانی اور صبر کی کہانی تازہ ہو گئی۔ وہ سوچنے لگی، "اگر حضرت ہاجرہؑ نے اپنے بچے کے لیے اتنی بڑی آزمائش کا سامنا کیا تو میں بھی اپنے مقاصد اور ایمان کے لیے جدوجہد کر سکتی ہوں۔"

سعی کے دوران اس نے اللہ سے عزم و ہمت کی دعا کی اور اپنی کامیابیوں کو دوسروں کے فائدے کے لیے استعمال کرنے کا وعدہ کیا۔

جب عمرہ مکمل ہوا اور دعا کی گئی، تو اشوع نے اپنے والدین کی جانب دیکھا، جن کی آنکھوں میں سکون اور خوشی جھلک رہی تھی۔ عمران نیازی نے کہا،

"بیٹا، اس سفر نے ہمیں یاد دلایا کہ اللہ کے قریب ہونے کے لیے صرف نیت اور خلوص درکار ہے۔"

یہ سن کر اشوع کے دل میں ایک نیا ولولہ پیدا ہوا کہ وہ اپنی زندگی کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ بہتر بنائے گی۔

آزمائشوں سے ہار کر وہ بیٹھ نہیں گئی تھی اسنے اپنی بقا کی جنگ لڑی تھی۔۔۔اور آج وہ سب سے عظیم ہستی کے گھر میں اپنے والدین کے ساتھ آئی تھی۔ اس کے لبوں پر الرحمن کی آیت کا ورد تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ

(اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گیں)

——*—*—*—*—*—*—*

کوئی نئی چوٹ پھر سے کھاؤ! اداس لوگو

کہا تھا کِس نے، کہ مسکراؤ! اُداس لوگو

گُزر رہی ہیں گلی سے، پھر ماتمی ہوائیں

کِواڑ کھولو، دیئے بُجھاؤ! اُداس لوگو

جو رات مقتل میں بال کھولے اُتر رہی تھی

وہ رات کیسی رہی، سناؤ! اُداس لوگو

کہاں تلک، بام و در چراغاں کیے رکھو گے

بِچھڑنے والوں کو، بھول جاؤ! اُداس لوگو

اُجاڑ جنگل، ڈری فضا، ہانپتی ہوائیں

یہیں کہیں بستیاں بساؤ! اُداس لوگو

یہ کِس نے سہمی ہوئی فضا میں ہمیں پکارا

WWW.NOVELSHUB.PK

یہ کِس نے آواز دی، کہ آؤ! اُداس لوگو

یہ جاں گنوانے کی رُت یونہی رائیگاں نہ جائے

سرِ سناں، کوئی سر سجاؤ! اُداس لوگو

اُسی کی باتوں سے ہی طبیعت سنبھل سکے گی

کہیں سے محسن کو ڈھونڈ لاؤ! اُداس لوگو

لاہور کے جناح ہسپتال کا ماحول ہلچل سے بھرپور تھا۔ اشوع، جو اپنی ساس فاتینہ کے لیے دوا لینے آئی تھی، فارمیسی کے باہر انتظار کر رہی تھی۔ اچانک اس کی نظر ایک چہرے پر پڑی، جو قدرے تھکا ہوا اور زندگی کے بوجھ تلے دبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ چہرہ اروحہ کا تھا، جس نے ماضی میں اشوع پر بے شمار ظلم کیے تھے۔ اشوع کی نگاہوں میں ایک لمحے کے لیے حیرت اور تجسس چھا گیا، مگر وہ خاموش رہی۔

اروحہ کی گود میں ایک دبلی پتلی سی بچی تھی، جو کمزوری کی وجہ سے نقاہت زدہ لگ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں دوا کا نسخہ تھا، اور اس کی نظریں بے بس سی لگ رہی تھیں۔ اشوع کی نگاہیں اس کی حالت دیکھ کر ٹھہر گئیں۔ اروحہ کے چہرے پر ماضی کے غرور کی جگہ ایک عجیب سی عاجزی اور شکستگی نے لے لی تھی۔

اروحہ نے اشوع کو دیکھا اور تھوڑے لمحے کے لیے رک گئی۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی شرمندگی اور ندامت کا سایہ تھا۔ وہ کچھ دیر سوچتی رہی اور پھر ہچکچاتے ہوئے اشوع کے قریب آئی۔

"اشوع، کیا تم مجھے پہچانتی ہو؟" اروحہ کی آواز میں لرزش تھی۔

اشوع نے سنجیدگی سے جواب دیا، "ہاں، اروحہ۔ میں تمہیں پہچانتی ہوں۔"

WWW.NOVELSHUB.PK

اروحہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"اشوع، میں جانتی ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا تھا۔ میں نے اپنی انا اور غرور میں تمہیں بہت تکلیف دی۔ مگر اللہ نے مجھے میری غلطیوں کا صلہ دے دیا ہے۔"

"میرے شوہر نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ وہ باہر جا کر ایک گوری سے شادی کر چکا ہے۔ میری پہلی بیٹی کو میری ساس نے مجھ سے چھین لیا، اور میں اب اپنی دوسری بیٹی کے ساتھ تنہا ہوں۔ یہاں دوا لینے آئی ہوں، مگر جیب میں پیسے بھی پورے نہیں ہیں۔" اس نے گہری سانس لی۔

اشوع نے خاموشی سے اسے دیکھا۔ اس کے دل میں ماضی کی تلخ یادیں تازہ ہو گئیں، مگر ساتھ ہی اس نے اروحہ کی موجودہ حالت پر ترس محسوس کیا۔

اروحہ نے اشوع کا ہاتھ تھام لیا۔

"اشوع، مجھے معاف کر دو۔ میں نے تم پر جو ظلم کیے، ان کے لیے میں بے حد شرمندہ ہوں۔ میں نے اپنے ماں باپ کی عزت بھی برباد کی اور تمہارے ساتھ بھی زیادتی کی۔ مجھے اب احساس ہو گیا ہے کہ دوسروں کے ساتھ برا کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔"

اشوع کی آنکھوں میں نمی آ گئی، مگر اس نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا،

"اروحہ، اللہ معاف کرنے والا ہے، اور ہمیں بھی معاف کرنا سیکھنا چاہیے۔ میں نے تمہیں دل سے معاف کیا۔"

اشوع نے اپنا پرس کھولا اور دوا کے پیسے ادا کیے۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"یہ لو، دوا لے لو۔ اپنی بیٹی کا خیال رکھو۔ زندگی نے تمہیں بہت کچھ سکھایا ہے، اب اسے ایک نئی شروعات کے طور پر لو۔"

اروحہ کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"اشوع، تمہارے دل کی بڑائی کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔"

اروحہ اپنی بیٹی کو گود میں لیے واپس جانے لگی، مگر اس کے قدموں میں ایک عجیب سی ہلکی سی طاقت آگئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ معافی اور اشوع کی مدد اس کے لیے زندگی کا ایک نیا سبق بن چکی ہے۔ اشوع نے اسے دور جاتے ہوئے دیکھا اور دل میں سوچا،

"اللہ کبھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا۔ جو ہم بوتے ہیں، وہی کاٹتے ہیں۔ لیکن معاف کر دینا بھی ایک عظیم عمل ہے۔"

انہوں نے تصور بھی نہیں کیا تھا مستقبل میں وہ ان حالات میں ملے گیں۔

——*—*—*—*

انس کئی سالوں بعد اپنے ملک واپس لوٹ رہا تھا۔ ہوائی جہاز کی کھڑکی سے نیچے جھانکتے ہوئے وہ اپنے وطن کی سرزمین کو دیکھ رہا تھا، جہاں اس کی جڑیں اور خواب دونوں بستے تھے۔ دل میں ایک سکون تھا اور ساتھ ہی ایک نیا عزم کہ وہ یہاں اپنی محنت سے نہ صرف خود کو سنوارے گا بلکہ اپنے آس پاس کے لوگوں کی زندگی میں بھی بہتری لائے گا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

لاہور پہنچنے کے بعد انس نے فوری طور پر اپنے کاروبار کی بنیاد ڈالنے کی تیاری شروع کر دی۔ وہ سرمایہ جو سالوں کی محنت سے اس نے جمع کیا تھا، اب اسے اپنے خواب کی تعبیر میں لگانا تھا۔

فیکٹری کے لیے جگہ کا انتخاب کرتے وقت، انس نے اپنے والد کے ساتھ مشورہ کیا۔

"بیٹا، لاہور کی یہ جگہ نہ صرف تمہارے کاروبار کے لیے موزوں ہے بلکہ یہاں روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے،" التمش نیازی نے کہا۔

انس نے جدید مشینری اور مقامی افراد کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی فیکٹری قائم کی۔ چند ماہ کے اندر اندر اس کے کاروبار نے اپنی بنیاد مضبوط کر لی، اور لوگ اس کی ایمانداری اور پیشہ ورانہ انداز کے معترف ہونے لگے۔

لاہور میں اپنے کاروبار کو کامیابی سے سنبھالنے کے بعد انس اسلام آباد منتقل ہوا، جہاں اس نے ایک خاص منصوبہ بنایا۔ اشوع کے لیے ایک خوبصورت اور پرسکون گھر تعمیر کرنا اس کے دل کا خواب تھا۔

"یہ گھر صرف اینٹوں اور سیمنٹ کا مجموعہ نہیں ہوگا، بلکہ یہ اشوع کی محنت، محبت، اور ہمارے رشتے کا مظہر ہوگا۔" انس نے اپنے دل میں سوچا۔

گھر کے لیے جگہ کا انتخاب اسلام آباد کے ایک پرسکون علاقے میں کیا، جہاں سبزہ اور سکون ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ انس نے ہر تفصیل کا خود جائزہ لیا، چاہے وہ گھر کا ڈیزائن ہو، لان کا منصوبہ، یا اندرونی سجاوٹ۔

"یہ جگہ اشوع کی پسند کے مطابق ہونی چاہیے۔" وہ اکثر اپنے آرکیٹیکٹ سے کہتا۔

ایک شام، جب انس اپنے نئے تعمیر شدہ گھر کے لان میں بیٹھا تھا، تو اس نے التمش کو فون کیا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

"ابو، یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ میری محنت رنگ لا رہی ہے، اور میرا دل مطمئن ہے کہ میں نے اشوع کے لیے وہ سب کچھ کیا جو وہ حق رکھتی ہے۔"

التمش نیازی نے فخر سے جواب دیا،

"بیٹا، تم نے ثابت کیا کہ ایمانداری اور محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ یہ گھر تم دونوں کی خوشیوں کا مرکز ہو گا۔"

انس نے اشوع کو اسلام آباد کے گھر کے بارے میں بتانے کا فیصلہ کیا۔ ایک دن فون پر بات چیت کے دوران بتا دیا، "اشوع، میں نے تمہارے لیے ایک تحفہ تیار کیا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم اپنی زندگی کے خوبصورت لمحے گزاریں گے۔"

اشوع کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔

"انس، یہ سب آپکی محبت اور لگن کی علامت ہے۔ میں بے حد خوش ہوں کہ آپ نے اپنی محنت سے نہ صرف اپنے خواب پورے کیے بلکہ ہمارے مستقبل کو بھی محفوظ بنا دیا۔"

یہ انس کی تصوراتی عزم و محبت کی کہانی تھی، جہاں اس نے نہ صرف اپنا کاروبار کامیابی سے قائم کیا بلکہ اشوع کے لیے ایک پر سکون اور خوبصورت زندگی کی بنیاد بھی رکھی۔ انہوں نے تصور کی زندگی کو حقیقت بنانے کے لیے بہت لمبی مسافت کاٹی تھی۔

——*—*—*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

انعمتہ اور اضرار کسی عزیز کی عیادت کے لیے ہسپتال جاتے عبد الغنی کو انس اور اشوع کے پاس چھوڑ گئے تھے۔ یہ موقع دونوں کے لیے ایک آزمائش بن چکا تھا کیونکہ عبد الغنی، اشوع کی شکل کا اور انس جیسی شرارتوں کا مالک تھا۔

"یاد رکھنا اشوع! ماموں کا کوئی مقابلہ نہیں۔ میں اس کا پہلا دوست ہوں گا، اور میں اس کا سب سے بڑا حمایتی بھی۔" بچہ اشوع کی گود میں کھکھلا رہا تھا۔ انس نے کہتے ہوئے لاڈ سے بھانجے کے گال چومے۔ اسکی قلقاریاں بھرنے پر اشوع بھی ساتھ چہکی۔

"اور خالہ کا کیا؟ کیا آپ بھول گئے کہ میں ہی وہ ہوں جو اس بچے کو سب سے زیادہ پیار دے گی؟ میں نے اس کا پہلا لمس محسوس کیا تھا، اور اس کا پہلا ہنسنا بھی۔" انس اس کی بات پر مسکراتا جھک کر اٹھاتے بچے کو کھیلانے لگا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*

رات کا وقت تھا اور اشوع انس کی شادی کی محفل کی رنگینیاں دھیرے دھیرے مدھم ہو چکی تھیں۔ شامیانے کی روشنیوں کی جھرمٹ میں چاند کی نرم روشنی تھی، اور ہوا میں مہک تھی۔ مہمانوں کی محفل کے بعد عمارہ اور احتشام دونوں اکیلے صحن کے پچھلے حصے میں بیٹھے تھے، جہاں پر سکون تھا اور سب کچھ خاموش تھا۔

احتشام نے ایک طرف بیٹھے ہوئے عمارہ کو دیکھا، جو کافی کے کپ کو دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھی، مگر اس کی آنکھوں میں کہیں دور، ایک خاموش درد چھپ ہوا تھا۔ وہ جتنا چاہتی تھی کہ یہ لمحے خوشگوار ہوں، اتنی ہی وہ اپنے دل میں چھپے احساسات کی گرفت میں تھی۔ اُس کی نظریں کہیں اور، انس پر کبھی بھٹکتی تھیں لیکن اب یہ سب کچھ احتشام کے ساتھ بیٹھے ہوئے محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ لمحہ نہ عمارہ کے لیے تھا، نہ احتشام کے لیے، بلکہ اس کے دل کی کشمکش کا عکاس تھا۔ وہ اشوع سے بھی اپنے کیے کی معافی مانگ چکی تھی جو غلط دوائیں دے کر اس نے ماضی میں اس کی جان کو تکلیف دی تھی اور اشوع اسے معاف بھی کر چکی تھی مگر پھر بھی کہیں کچھ ادھورا تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

احتشام نے خاموشی توڑی، اس کے ہونٹوں پر ایک نرم مسکراہٹ تھی، مگر دل میں بے شمار سوالات تھے۔
"عمارہ، کیا کچھ ٹھیک نہیں ہے؟ تم کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی ہو۔" اس کی آواز میں ایک نرم سا درد تھا، جیسے وہ عمارہ کے دل کی آواز سننا چاہتا ہو۔

عمارہ نے تھوڑی دیر کے لیے نظریں جھکائیں اور پھر دل میں ایک گہری سانس لی۔ "احتشام، میں۔۔۔ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔" اس کی آواز ہلکی تھی، جیسے کچھ کہنا چاہ کر بھی وہ نہیں کہہ پا رہی تھی۔

احتشام نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھاما، "تم جو چاہو کہو، عمارہ۔ میں تمہاری ہر بات سننا چاہتا ہوں۔" اُس کی آواز میں محبت کی ایک گہری جھلک تھی، جیسے وہ عمارہ کو اپنے دل کی گہرائی سے چاہتا ہو۔

عمارہ کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک آئی، جیسے دل میں دبی کسی بات کا بوجھ اُتارنا چاہتی ہو۔
"احتشام۔۔۔ آپ سے نکاح سے پہلے میری نظریں ہمیشہ انس پر تھیں۔۔۔ میں۔۔۔ میں جانتی ہوں کہ میں آپ کے ساتھ ہوں، آپکی بیوی ہوں لیکن دل میں کوئی اور تھا، اور آج بھی کچھ۔۔۔ کچھ باقی ہے۔"

احتشام نے فوراً اس کے ہاتھ کو اور مضبوطی سے تھاما اور پھر گہری سانس لی۔ "تم کہہ رہی ہو، تم نے۔۔۔ تم نے کبھی مجھے نہیں سچ مچ دل سے چاہا؟" اس کی آواز میں ایک کڑواہٹ تھی، اور اس کا دل ٹوٹ چکا تھا۔

عمارہ نے اپنی آنکھیں بند کیں، "نہیں، احتشام۔ میں نے آپ کو دل سے ہمیشہ چاہا ہے۔ لیکن جو دل کی گہرائی ہے، وہ کبھی بھی مکمل نہیں ہو پاتی جب تک کہ آپ سچ کو تسلیم نہ کریں۔ آپ میرے ساتھ ہو، لیکن کہیں نہ کہیں میں نے خود کو کسی اور میں پایا تھا۔"

یہ الفاظ احتشام کے دل پر ایک چوٹ کی طرح لگے۔ اس نے عمارہ کا ہاتھ اور زیادہ مضبوطی سے تھاما اور پھر اس کے قریب ہوا، "عمارہ، تمہاری محبت میری زندگی ہے، اور تم اگر میرے ساتھ ہو، تو یہ سب کچھ ایک نیا آغاز ہو گا،

WWW.NOVELSHUB.PK

چاہے تمہارے دل میں کوئی اور کیوں نہ تھا۔"

عمارہ نے آہستہ سے اس کی طرف دیکھا اور پھر اُس کی آنکھوں میں جھانکا، "آپکی محبت نے مجھے اپنی حقیقت کو سمجھنے کا موقع دیا ہے، احتشام۔ اور یہ احساس، یہ تعلق، جو اب آپکے ساتھ ہے، یہ وہ ہے جس کی مجھے ہمیشہ سے ضرورت تھی۔"

اس کے بعد، ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔ پھر عمارہ نے اپنے جذبات کے بہاؤ کو روکا نہیں اور احتشام کو اچانک اپنے قریب کھینچ لیا۔ اس کا دل شدت سے دھڑک رہا تھا، اور اس کی آنکھوں میں ایک آہنگ تھا جو شاید پہلے کبھی نہیں تھا۔ احتشام نے اسے اپنے بازوؤں میں اس طرح لیا جیسے وہ اسے ہمیشہ کے لیے اپنے اندر سمو لینا چاہتا ہو۔

"عمارہ!" احتشام نے آہستہ سے کہا، اس کی آواز میں محبت کی شدت تھی۔ "تمہاری محبت میرے لیے سب کچھ ہے۔ میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا، چاہے کچھ بھی ہو۔"

عمارہ نے اس کے سینے سے سر ٹکا دیا، اور دونوں ایک دوسرے کی موجودگی میں گم ہو گئے۔ اس لمحے میں، ان دونوں نے اپنی محبت اور کشمکش کو ایک دوسرے کے دل میں پوری طرح سے سمو لیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ ان کے درمیان اب کوئی تیسرا نہیں تھا، اور اس رات کے اس لمحے نے دونوں کے دلوں کو ایک نیا راستہ دکھایا تھا، جو صرف محبت اور سچائی کی طرف لے کر جاتا تھا۔

رات کی سکونت میں، دونوں ایک دوسرے کے قریب بیٹھے، اپنی زندگی کے اس نیا آغاز کا جشن منا رہے تھے۔ ایک آغاز جس میں محبت، سمجھوتے اور جذبوں کا رنگ تھا۔

اپنے ماضی کے تصور سے حراساں ہوں میں
اپنے گزرے ہوئے ایام سے نفرت ہے مجھے

WWW.NOVELSHUB.PK

اپنی بے کار تمناؤں پہ شرمندہ ہوں

اپنی بے سود امیدوں پہ ندامت ہے مجھے

میرے ماضی کو اندھیروں میں دبا رہنے دو

میرا ماضی مری ذلت کے سوا کچھ بھی نہیں

میری امیدوں کا حاصل مری کاوش کا صلہ

اک بے نام اذیت کے سوا کچھ بھی نہیں

کتنی بے کار امیدوں کا سہارا لے کر

میں نے ایوان سجائے تھے کسی کی خاطر

اپنے خوابوں میں بسائے تھے کسی کی خاطر

مجھ سے اب میری محبت کے فسانے نہ کہو

مجھ کو کہنے دو کہ میں نے انہیں چاہا ہی نہیں

اور وہ مست نگاہیں جو مجھے بھول گئیں

میں نے ان مست نگاہوں کو سراہا ہی نہیں

--*-*-*-*-*-*-*-*-*

اسلام آباد کی پر سکون شام تھی۔ ہلکی ہوا کے جھونکے گھر کے باغ سے گزرتے ہوئے اندرونی ماحول کو مزید دلکش بنا رہے تھے۔ اشوع اور انس اپنے نئے گھر میں داخل ہو رہے تھے۔ یہ گھر، جو انس نے اشوع کے خوابوں کے مطابق بنایا تھا، خوشیوں اور محبت کی ایک نئی دنیا کی ابتدا کا مظہر تھا۔

WWW.NOVELSHUB.PK

اشوع نے گھر کی خوبصورتی پر نظر دوڑائی۔ ہر کونا انس کی محبت اور محنت کا گواہ تھا۔ شیشے کے بڑے دروازے سے باہر نظر آتے پہاڑ شام کے ملگجے اندھیرے میں جادوئی لگ رہے تھے۔ انس نے اشوع کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

"یہ سب کچھ صرف تمہارے لیے ہے۔ یہ پہاڑ، یہ سکون، یہ گھر۔۔۔ یہ سب ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔"

اشوع کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو جھلکنے لگے۔

"انس، آپ نے میرے لیے یہ سب کچھ کیا؟ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے خواب اس طرح حقیقت بنیں گے۔"

انس نے اشوع کو ہاتھ پکڑ کر کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے دروازہ کھولا۔ کمرہ خوشبوؤں سے مہک رہا تھا۔ سفید اور ہلکے گلابی رنگ کی آرائش، نرم روشنیوں سے جگمگاتے فانوس، اور کونے میں رکھا ہوا ایک چھوٹا سا وائلن جس پر انس کا ہاتھ تھا۔

"یہ تمہارے لیے ہے۔" انس نے مسکراتے ہوئے کہا اور وائلن بجانا شروع کر دیا۔ اشوع حیرت زدہ ہو کر انس کو دیکھنے لگی۔ وہ لمحہ کسی خواب سے کم نہ تھا۔

انس نے اشوع کا ہاتھ تھام کر بالکنی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا، "چلو، پہاڑوں کی طرف بیٹھتے ہیں۔ یہاں سے نظارہ سب سے خوبصورت ہے۔"

بالکنی میں رکھی میز پر چائے تیار رکھی تھی۔ دونوں پہاڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے چائے کے گھونٹ لینے لگے۔ انس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،

WWW.NOVELSHUB.PK

"اشوع، یہ چاند، یہ ستارے، یہ پہاڑ۔۔۔ یہ سب میرے دل کی گواہی دیتے ہیں کہ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں۔"

اشوع نے شرماتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا، "انس، آپ نے ہمیشہ مجھے خاص محسوس کروایا ہے۔ یہ گھر، یہ لمحے۔۔۔ میرے لیے سب کچھ ہیں۔"

انس نے اشوع کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ اس کی نظریں اشوع کی آنکھوں میں گہرائی تک جھانک رہی تھیں۔

"اشوع، یہ گھر صرف اینٹ اور پتھر کا مجموعہ نہیں ہے۔ یہ ہماری محبت کا مرکز ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا، چاہے کوئی بھی مشکل کیوں نہ ہو۔"

اشوع نے انس کے کندھے پر سر رکھا تھا۔

"انس، آپ نے میرے دل کو مکمل کر دیا ہے۔ میں بھی وعدہ کرتی ہوں کہ ہمیشہ آپکے ساتھ رہوں گی، ہر خوشی اور ہر غم میں۔"

وہ دونوں پہاڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے خاموشی سے بیٹھ گئے، مگر وہ خاموشی بھی محبت سے لبریز تھی۔ انس نے اشوع کے گال پر ہلکا سا بوسہ دیا اور اشوع نے شرماتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جہاں دونوں کی روحیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ چکی تھیں۔

یہ ان کی نئی زندگی کی ابتدا تھی، جہاں محبت اور سکون کا ایک نیا سفر ان کا منتظر تھا۔

——*—*—*—*—*—*—*

WWW.NOVELSHUB.PK

کچھ دور، ایک وادی میں، جہاں درختوں کی ہریالی میں نرم دھوپ کی کرنیں بازی کر رہی تھیں، اشوع اور انس ایک ساتھ چل رہے تھے۔ دونوں کا چہرہ ہنسی سے روشن تھا اور جب انس نے اشوع کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی۔

"اشوع، تمہاری مسکراہٹ میں کچھ خاص بات ہے جیسے تمہاری موجودگی نے پورے جہاں کو روشن کر دیا ہو۔" انس نے آہستہ سے کہا اور اشوع کا دل ایک لمحے کے لیے دھڑکنے لگا۔ انس نیازی اشوع نیازی کی مسکراہٹ کا دیوانہ تھا۔

"آپ ہمیشہ ایسے ہی باتیں کرتے ہیں انس مگر یہ آپکی باتوں کا جادو ہی ہے جو مجھے خاص لگتا ہے۔" اشوع مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

انس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور دونوں ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔ درختوں کی ٹھنڈی ہوا میں وہ ایک دوسرے میں کھو گئے تھے جیسے دنیا کا ہر لمحہ بس ان کے لیے ہی ہو۔ اشوع نے انس کی آنکھوں میں جھانکا "آپ کا ساتھ میری زندگی کا سب سے قیمتی تصور ہے، انس۔"

"اور تم اشوع، میری پوری دنیا ہو۔" انس نے محبت بھرے انداز میں کہا۔

دونوں کے درمیان ایک خاموش لمحہ آیا، لیکن اس لمحے کی گہرائی نے ان کے دلوں کو ہمیشہ کے لیے جڑ دیا تھا۔

ان کے ساتھ دو جڑواں بچے بھی تھے، ایک بیٹی اور ایک بیٹا، جو خوشی سے کھیتوں میں بھاگتے جا رہے تھے۔ بیٹا اور بیٹی کی ہنسی کی آواز وادی میں گونج رہی تھی، اور ان کے والدین کی مسکراہٹ اور محبت میں اور بھی اضافہ ہو گیا تھا۔

تصور کا سفر تمام ہوا

WWW.NOVELSHUB.PK

دل کی لکیریں اب گم ہو گئیں

وقت کے دھارے نے سب کچھ لے لیا

پر یادیں، تمہاری، باقی رہ گئیں

لفظوں کی چمک، کہانیوں کی رات

اب خواب بن کر، دل میں چھپ گئیں

ایک لمحے کی محبت، ایک پل کی بات

یہ یادیں، جیون کی روشنی بن گئیں

یادوں کی سرسراہٹ، دل کی گہرائی

کسی کتاب کی آخری سطر کی طرح

وہ لمحے اب بھی دل میں ہیں بسے

جیسے کوئی کہانی، جو کبھی نہ ختم ہو

ختم شد

WWW.NOVELSHUB.PK